صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۷	جیتنا	جیشنا
۴۴۰	۹	فالمھولہ	فالمھلہ
۴۴۱	۳	سہ	معہ
〃	۵	علاء	غلا
〃	۱۳	بت	بنت
〃	۱۵	سیلم	سلیم
〃	۱۷	وامناہ	وانما
۴۴۲	۲	شیبانیہ	شیبانیۃ
〃	۱۳	لقرابۃ	القرابۃ
〃	۱۰	عمرو	عمرو بن ہند
۴۴۶	۱۲	لذہ	ام ہذہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۵	حلفاء	حلفاء
۴۴۷	۸	بالعمامہ	بالیمامۃ
〃	۹	عیراء	عبراء
〃	۵	کا	کما
۴۴۸	۱۲	لغیرلہم	لغیرہم
۴۴۹	۱۶	تفن	نفق
۴۵۰	۲	اجراہم	اجرامہم
〃	۸	السرجعون	یسترجعون
〃	۳	والتفی	والنفی
〃	۵	تحریکم	تحریکہم
۴۵۴	۱۵	شہید علا	شہید علیہ
〃	۱۷	یولم	یوم

بالخیر

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۰	کہ بعد اوسکی	بعد اوسکے	۴۲۴	۱۳	بات کرو	بات یاد کرو
۴۰۶	۱۲	جس سو	جن	۴۲۸	۸	تقلیب	تقلبون
۴۰۷	۸	الاصطلا	الاصطلام	۴۲۹	۹	الالقاء	والالقاء
۴۰۸	۷	وبخت	وبخیت	۴۳۰	۱	ہمراہش	ہمراہش
〃	۱۵	الہقلہ	والہقلۃ	۴۳۳	۱۴	الدریدۃ	الدمدمۃ
۴۰۹	۱۳	چوگنے	چوکنے	۴۳۵	۱	تمنے	ہمنے
۴۱۲	۱	اذ	اذا	〃	۱۱	جنکے	جنکو
۴۱۴	۹	منادمجیب	منادیجیب	۴۳۷	۵	الغبراء	الغبراء
۴۱۷	۴	بکفہر	کمفہر	〃	۱۵	جہنماہم	وجہنماہم
۴۱۸	۲	تصلیہ	تصیبہ	۴۳۸	۵	بہرے	بہرے
۴۱۹	۱۱	تاکہ	〃	〃	۸	بلاے	بلاے
〃	۱۲	او	او	〃	۱۳	فہم	فیہم
〃	〃	یاد	یاد	〃	۱۴	جب	حب
۴۲۱	۴	امخاق	امحاق	〃	۱۷	الجوان	الجون
۴۲۲	۱	نہین	+	۴۳۹	۲	لعنی	لعلی
〃	۱۵	بپوتا	پوتا	〃	۳	لمنع	لیمنع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۱	〃	مولفۃ تخش	مولفۃ تخشے
۳۶۲	۱۴	نفیہا	خفیّہا
۳۶۳	۴	پوچا	بوچا
۳۶۴	۱۳	الحال	حال
۳۶۷	۱۲	ستور	سنور
۳۶۹	۱۴	جش	اجشّ
۳۷۰	۱۵	اعقد	اعقد
۳۷۲	۱۵	ومر	ومرا
۳۷۵	۱۷	والتنزہ	التنزہ
۳۷۷	۸	علی الاجل	علی العاجل
۳۷۸	۶	فاسالیم	فاسالیہم
۳۷۹	۷	الماہر	ماہر
۳۸۵	۱۶	بڑے	برے
۳۸۶	۱۲	چندان	وچندان
۳۸۷	۱۰	اصلہ	نصلہ
۳۸۰ ۳۸۹	۱۶ ۱۲	البال ویقین	بال ویقین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹۰	۱۳	وکند	ولد
۳۹۱	۶	عدو	وعسرہ
〃	۹	نفس	نفس
۳۹۳	۱۵	نہا	نہ بڑھا
۳۹۵	۱۲	الصہبل	الصہیل
۳۹۶	۱۱	السقم	سقم
۳۹۸	۳	للب	للب
۳۹۹	۵	جنی	جانیۃ
〃	۱۱	ما	ماوشما
〃	۱۵	تقتنی	اقتنی
۴۰۱	۷	تیلث	تیلث
〃	۷	والماضی	اوالماضی
〃	۱۳	میرا	جب میرا
〃	۱۵	اقسم	اقیم
۴۰۲	۹	اونقت	ونقت
۴۰۵	۴	جبالی	جبال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۶	۶	جاء	حیاہ	〃	〃	عطار	عطار کا
〃	۱۷	دہرکنا	دہڑوکنا	۳۵۵	۸	یفسدہا	مایفسدہا
۳۴۷	۱۴	علقت	وعلقت	〃	۱۱	للشبہ	تکمیل للشبہ
〃	۱۵	مومنا	قومہا	۳۵۶	۶	والسبن	والعین
〃	۱۷	یحمل	نحمل	۳۵۷	۵	غرد	غردا
۳۴۸	۱۱	یکفیہ	بالکیفیہ	〃	۱۱	رافع	الرافع
۳۵۰	۱۴	الحبۃ	لہ الحبۃ	〃	۱۲	الماکان یغزو	الی ان یغزو
〃	〃	فقدو	فقدوا	〃	۱۴	یاجین	ریاجین
۳۵۲	۲	اس سے	اس لئے کہ	۳۵۸	۷	یحک	الحک
〃	۵	الاسیر	الاسر	〃	۱۷	ہم	اوہم
〃	۸	الاصل فے	فی الاصل	۳۵۹	۱	الفرس	القرشی
〃	〃	للصغر	للشغر	〃	۳	الیہ	البہ
۳۵۳	۳	الضبی	الظبی	〃	۹	عبلے	عبل
〃	۶	بلوے	ہو	〃	۱۰	بلبیل	نبیل
〃	۱۴	لسلام	واللام	۳۶۱	۵	اوہان	وہان
۳۵۴	۲	جوش	خوشبو	〃	۱۲	الذرے	السرے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۵	ہین	۲
۳۳۶	۶	پکار	بگاڑ
〃	〃	ہین	ہن
〃	۱۵	مانی	پانے
۳۳۸	۱	کردنم	کردیم
〃	۲	ور	و
〃	〃	دریابد	دریارا
〃	〃	کنیم	کمے کنیم
〃	۶	لم یفطم	مالم یفطم
〃	〃	والخروط	والخزور
۳۳۹	۲	تمہارے	سارے
〃	۴	الہلاک	الاہلاک
〃	۱۱	الہ	اللہ
۳۴۰	۶	شقیتہ	۔
〃	۷	اغرتہ	اغرتہ
〃	۱۷	للاستفہام	الاستفہام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۱	۵	فالاقرب	فالاضراب
〃	۷	انکانت	وانکانت
〃	۸	الاقتصاب	الاقتضاب
〃	۱۱	المحبوبتیہ	المحبوبۃ
〃	۱۶	ماوہ	یاوہ
۳۴۲	۹	وسوال	سوال
۳۴۳	۱	کد	رکد
〃	۱۰	موضع آخر	فی موضع آخر
〃	۱۱	عقتہا	علقتہا
〃	۱۵	صبا	صباحا
〃	〃	واحکم	واسلم
〃	۱۶	واحکمی	واسلمے
〃	۱۷	خاما	خانہ
۳۴۴	۱۶	قسدن	فدن
۳۴۵	۸	یحل بالجوا	تحل بالجوا
〃	۱۷	یحل عنہ	وتحل عنہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۳	۲	معنا	معناہ	۳۳۰	۱۷	لنا	لہا
〃	۸	کتاب	کتایب	۳۳۱	۱	الورد	والورد
〃	۱۳	اون	اور	〃	۹	الجرابر	الحرایر
۳۲۴	۱	ینحنا	ینحنینا	۳۳۲	۱	فینظر	فینظیہ
۳۲۵	۱	مالیقوم	بالقوم	۳۳۳	۲	جینا	جنا
〃	〃	والجوان	والجون	〃	۳	من	*
〃	۱۰	الدروع	للدروع	〃	۸	بالضربات	بضربات
〃	۱۱	کل سابلۃ	کل سانغۃ	〃	۱۵	قیاہم	قبابہم
〃	۱۷	واموا ج	امواج	〃	۱۶	عمرو	عمروا
۳۲۶	۱۱	کہیں	ہین کہ	۳۳۴	۶	اخبرہ	اختبرہ
۳۲۷	۱۴	اراد	ارادوا	〃	۱۰	دھیم	مے دھیم
۳۲۹	۳	ذکر السلوب منہ	ذکر السلوب منہ وحذف السلوب منہ	〃	۱۱	مارا	را
〃	۹	بیضاتہم	بیضاتہم	〃	۱۲	کشتیم	کشیم
۳۳۰	۸	المشبہ لیہ	المشبہ اللیتہ	〃	۱۷	انا	وانا
〃	۱۴	ذا	اذا	۳۳۵	۱۴	بڑی	برے
〃	〃	فانہ	قاتہ	〃	〃	بین	من

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۴	المتاع	متاع
〃	۱۶	کری	گربن
۳۰۴	۵	تدلکی	تدلکین
〃	۷	فقعوا	فعقوا
〃	۱۰	باعاق	ماعاق
۳۰۵	۲	تضربہم	نضربہم
〃	۱۶	حتی	حتیٰ
۳۰۶	۱۰	او	و
۳۰۷	۸	ایسے	اور ایسے
۳۰۸	۱۵	یکال	یقال
۳۰۹	۱۰	ہمراہی	بہمراہے
〃	〃	باشد	میباشد
۳۱۰	۱۳	معناہ شاہ	من شاء
۳۱۱	۲	ارادت	وارادت
۳۱۴	۱۴	والشرف علقمہ	الشرف وعقمہ
۳۱۶	۱۰	لعمر	لعمرو
۳۱۶	۱۶	بمن میراث	مابمیراث
〃	۷	لکلیب	کلیب
۳۱۸	۲	البعیر	البعیرین
۳۱۹	۱۵	اخیہ	اخیہا
〃	۱۶	اوقدو	اوقدوا
۳۲۰	۷	ٹہرائی	ٹہرے
〃	۱۱	القتال	لقتال
〃	۱۶	الاشباع	للاشباع
۳۲۱	۷	انٹیان	اپنی اونٹوں
〃	۱۲	عذوہ	غدوۃ
〃	۱۳	بینا	ابینا
〃	〃	نہ	فانہ
〃	۱۴	فدینا	فدینا
۳۲۲	۸	پہلی	پہیلے
〃	۱۵	من شعب آہ	تعنب دہراء وایاہ
〃	۱۷	اتنا	ابنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۱	۲	علی	علیہا	〃	۱۱	اعرہ	اغر
〃	۸	می گبرد	مے گردد	〃	۱۵	طاعہ	اطاعہ
〃	۱۳۱۱			〃	۱۶	امام	ایام
〃	۱۳	اشتخر	اشخر	〃	۱۷	مرہ	امرہ
〃	۱۴	الاشباع	للاشبارع	۲۹۴	۱۵	یبجون	یتبجون
〃	۱۷	باانیکہ	تاانیکہ	۲۹۵	۸	مدہ	ہدہ
۲۹۲	۱	کشنگان	کشندگان	۲۹۵	۱۴	قوم الدین	القوم الدین
〃	۴	فال من داہم	فان من دھیم	۲۹۶	۱۰	ٹوڑی	توڑے
〃	۸	زلال	ہلال	۲۹۷	۲	الثقال	الثفنال
〃	۹	نخاسع	مجاشع	〃	۹	سا	سبا
۲۹۳	۱	فاخذ	فاحد	۲۹۸	۶	اوالقرے	والقرے
〃	۴	تدخل	تدخل	۲۹۹	۵	کی کہی	کی
〃	۴	ریاغنا	رماحنا	〃	۱۱	پرداریم	برداریم
〃	۵	من	ہن	۳۰۱	۱۲	فتقطعن	فتقطعن
〃	〃	حمرا	حمرا	۳۰۲	۱	تازی	ہری
〃	〃	بہامیون	بہالون	〃	۱۳	اظہر	ظہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۳	۱۴	حال	قال	۲۸۰	۱	ہواہ	تہواہ
″	″	التصال	النصال	″	۱۷	یاحیاہس	ویاچانس
″	۱۶	لامہ	لامتہ	۲۸۲	۱۲	دوشاق	دمشاق
۲۷۴	۱	مخاطب	یامخاطب	۲۸۳	۱	ہن	ہئی
″	۲	وہ ہن	زرہین	۲۸۴	۳	انقدان	لفقدان
″	۱۶	الامامۃ	الامانۃ	″	۱۱	عیونا	العیونا
۲۷۵	۱	نہوا	ہُو	″	″	المضاف	المضاف الیہ
″	۴	فیطیع	فیطیع	″	۱۲	تبرک	تبرک
″	۵	حرب دہم	حروبہم	۲۸۵	۵	برسون	پرسون
″	۱۴	ازلت	ارلت	۲۸۶	۶	تبریک	تریک
″	۱۷	فتہر	فتہتز	۲۸۹	۲	برنیۃ	برتنیہ
۲۷۶	۵	وان	اوان	″	۶	عاج	شکرسنگ
۲۷۷	۸	عند	عندہ	″	۱۷	ترجیع	الترجیع
″	۱۳	حاجتہ	صاحبتہ	۲۹۰	۲	فرلی	حزنی
″	۱۴	بالتعلب	یاتعلب	″	۵	والاشمطاء	ولاشمطاء
″	۱۶	بجانبہ	نجابہ	″	۶	سقاہا	شقاہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱۷	گرہ	کرہ	۲۶۶	۱۶	پہاڑون	بہارون
۲۵۹	۷	ٹورنے	توڑنے	۲۶۷	۱۰	البانے	البالے
۲۶۰	۴	سرخ	سرج	۲۶۸	۵ ۶	الخلیج ثردا	ثردا الخلیج
//	۹	اظہرہا	ظہرہا	//	۹	نتیم	یتیم
//	۱۰	اللم	اللحم	//	۱۶	نخشید	نخشند
//	۱۷	ولانیما	ولاسیما	//	۱۶	بڑے	بُرے
۲۶۱	۱۳	زیباع	زنباع	۲۶۹	۱۶	صقعہ	صعصعہ
//	۱۷	غلینا	غلبنا	۲۷۰	۶	بکسی بدید	بکسے ندہد
۲۶۲	۸	مہمان	مہمانان	//	۱۷	وخود	خود
//	۱۰	مہمانان	مہمان	۲۷۱	۲	کرتاہے	کرتاہے
//	۱۶	خیانۃ	جنایۃ	//	۳	بڑہتاہے	بڑمناسے
۲۶۳	۱۳	غلب وتعظیم	غلب وتعلیہ لتعظیم	//	۰	حتے تسنۃ	حتے انہاسنۃ
//	۱۵	یکہ وپیش	مکروہیش	//	۱۶	لامیل	اولامیل
۲۶۵	۵	مانتے	باشنے	//	۱۶	نیفد	نیفذ
//	۱۷	لوگون	لوگون کو	۲۷۳	۵	یطیعون	یطبعون
۲۶۶	۵	عبدالیمن	بلادالیمن	//	//	بطیع	یطبع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۱	۹	بیاسن البصبح	بیاض الصبح	۲۵۱	۳	سیا	شئیا
〃	۱۵	جارو ذہب	جاروذہب	۲۵۲	۱	یت	بتّ
۲۴۲	۴	فروعۃ	فزعۃ	〃	۸	بطریقہ	بطریفہ
〃	۱۱	الفطام	والفطام	〃	۱۲	اوگ	لوگ
۲۴۴	۵	ہنڈی ہنڈی	ٹہنڈی ٹہنڈی	〃	۱۳	دوکانوانکی	دوکانونکے
〃	۱۰	الاولی	الآتے	〃	۱۶	شعرہ	سعرہ
〃	۱۲	الکلاب الصید	کلاب الصید	۲۵۵	۸	وعن	عن
۲۴۵	۵	کہذا شتہ	کہذا شتند	۲۵۶	۱۲	نرکی	ترکی
〃	۱۵	الریاح	الرماح	۲۵۷	۲	اوالجبار	والجبار
۲۴۶	۱	کتنمجملہ	کتنے من جملۃ	〃	۲	وبحرج	والحرج
〃	۸		من جملۃ الحروف				
〃	۲	یتنے	تیرے	۲۵۸	۱	لاتلقوا	لاتلقوا
۲۴۸	۹	کتنی	کتے	〃	۴	ناگا	ناکا
〃	〃	کتنی	کتے	〃	〃	فکٹ	فکشت
〃	۵	اوسمین	اسمین	〃	۱۱	چہیپ	چہپ
۲۵۰	۶	فالجیم	بالجیم	〃	〃	کتکہی	کہٹکی
〃	۱۱	کریہہ	کرہہ	〃	۱۳	والجملۃ	والجملۃ جواب
				〃	〃	وانتقصب	اذاوانتصب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۱	۲	توسمات	ٹوٹ ٹاٹ	۲۲۹	۵	گہرٹے	گہڑے
〃	۲	یفید	یفید	〃	۸	السلح	السلح
〃	۱۰	بین	مین	〃	۱۷	ایک	تمت
				۲۳۰	۱۲	السلحی	باسفی
۲۲۲	۳	تضمنہا	تضمنہا	۲۳۰	۱۵	والدوابر جمع دبرہ	والد دابر جمع دبرہ
۲۲۳	۴	بعضم	بالضم				
۲۲۳	۹	والالا	والا	۲۳۱	۱۱	گہروںکے	گہروںکے
〃	۱۳	بڑا	بُرا	۲۳۱	۱۳	کا	کاسا
〃	۱۵	او	اور	۲۳۲	۱۰	سشدۃ	شدیدۃ
۲۲۴	۱	غمرت	غمزت	۲۳۵	۱۶	خنتا	خناء
۲۲۵	۵	تشہ	ثنہ	۲۳۶	۱	الالف	الالف
〃	۷	جبنبی	عیسی	〃	۱۴	لاتمن	لامین
〃	۱۰	البتعال	السعال	۲۳۷	۲	علی اشیاء	علی اشلاء
〃	۱۳	حمبی	حمّی	۲۳۸	۱	والبری	والبریتی
۲۲۶	۴	سوا	جواب	۲۳۹	۱	اغلاہ	عادہ
〃	۱۰	سقت	وسقت	〃	۱۲	اوروی	وروی
۲۲۷	۲	بجاجۃ	لجاجہ	〃	۱۴	تنبید	تنبذ
۲۱۰	۵	بڑی بڑی	بڑی بڑی	۲۴۰	۱۶	منہا	منہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۹	۹	بالجسزم	بالجبزم
〃	۱۵	الطرقیین	الفریقین
۱۹۰	۱۳	اقال	افال
۱۹۱	۱۳	الاخسلاف	الاختلاف
۱۹۲	۲	باسد وغطفان	باسد وغطفان وذبیان
〃	۴	بنے غطفان	بنی غطفان وذبیان
۱۹۳	۱۵	علمتم	علمتم
۱۹۴	۱۵	امام	الامام
۱۹۵	۱۶	للاستعداد	لاستعداد
۱۹۸	۹	لما یخرج	بما یخرج
۱۹۹	۱۰	الاوبجا	لاوبجا
۱۹۰	۶	اوجوب	ووجوب
۱۹۱	۷	اقدامی	قدامے
〃	۱۶	القار الرحل	القار الرحل
۱۹۲	۱	ہروی تاوان	وہروی تاوان
۲۰۰	۴	من یعیبت	من یعیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۰	۵	والخیط	والخبط
〃	۷	یقصبہ	تصبہ
〃	۸	لایرافقہم	لایرافقہم
۲۰۳	۱۲	بزدبانے	بزدبانے
۲۰۴	۱۴	بورہوسکے	بہوڑ یوسکے
۲۰۷	۴	آنا	آنان
۲۰۸	۴	شمارا	شما
۲۱۲	۶	المسترخے	المسترخے
۲۱۳	۴	فانا	فانہا
〃	۱۳	بالقضاء	بالقضا،
۲۱۶	۷	للخلود	للخلو
۲۱۷	۵	قبضۃ	قصبۃ
۲۱۸	۳	المتخذ	یتخذ
〃	۱۲	طبارہ	طبا
۲۱۹	۱	تمکنات	تکنات
۲۲۰	۱۱	والتقطین	والتقطن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۲	۱۱	تسیبہ	تشبہ	۱۲۶	۲	گرفت	گرفتہ ام
۹۴	۱۳	اچھی ابھی	اچھی اچھے	۱۲۷	۱۷	لاتستیطع	لاتستطیع
۹۵	۱۴	چراہون	چڑھاؤن	۱۲۸	۶	بجوزدم	بجوزم
//	۱۷	المضرخی	المضرجے	//	۱۲	وفذرنی	وذرنے
۹۸	۱۳	گرٹے	کرٹے	//	۱۶	اقام	قام
۱۰۰	۱۰	جبکی	جنکی	۱۳۹	۱۰	قرب	وقریب
//	۱۶	ولفعل	والفعل	۱۵۲	۱۵	بہی	سبعی
۱۰۱	۲	لحکمہ	الحکمۃ	۱۵۸	۵	معقولہا	مفعولہا
۱۰۳	۵	تشب	تثب	۱۶۱	۱۰	جوے	جوئے
//	۷	افرغہ	افزعہ	۱۶۰	۳	مجکو	تجکو
۱۰۹	۳	وغد	وعد	۱۶۵	۱۰	دیوما	دنویا
۱۱۰	۱۰	سرکیں	سرمہ آگین	//	۳	تذکر	بذکر
۱۱۱	۷	سمہا	سمعہا	۱۶۶	۱۰	دیا	و
۱۱۸	۱	اذاحتہ	واحتہ	۱۷۶	۳	استغلو	استغلوہ
۱۱۹	۵	پرے	پرمے	//	۱	تلافتہا	تلافیتہا
۱۲۲	۱	التقی	السقی	۱۰۹	۳	تبانا	تبانا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰	۷	الابصار	الصابر	۷۲	۱	بالذیال	بالذبال
۴۲	۲	الشمس	للشمس	۷۵	۷	یطر	یطیر
۴۴	۴	زمان	زنان	۷۷	۱۱	دنگ	رنگ
״	۷	السغیرة	الصغیرة	״	۱۵	یومدین	یودین
۴۷	۱۷	المتصی	المتمطی	۷۶	۵	المدایع	المزایع
۵۱	۱۷	الاستغراق	الاستعراق	״	۸	اصاب بہا	اصطابہا
۵۲	۱۱	الطائر	الطائر	״	۱۲	اذلہ	ادلہ
۵۶	۱۱	حیاش	جیاش	۸۰	۶	باطراف	بالطراف
۵۸	۱۰	گرے	گرتے	״	۱۵	لعل اللہ	فعل اللہ
۶۰	۱۰	[illegible]	[illegible]	۸۱	۳	لعمر	لعمرہ
۶۱	۳	بولا	جولا	״	۴	افضی	افضی
״	۱۵	[illegible]	[illegible]	۱۵	۱۶	گھڑے	گہری
۶۲	۷	[illegible]	[illegible]	۹۰	۱	البرق	التبرق
״	۸	[illegible]	[illegible]				
״	۱۲	[illegible]	[illegible]	״	۱	فاق	فان
۶۴	۱۱	[illegible]	[illegible]	۹۰	۱۷	الخفاف	الخفاف
۶۸	۱۰	[illegible]	[illegible]	۹۱	۱۳	ارجیہا	ارجیہا

غلط نامہ

باعث کثرت اغلاط این است کہ مصنف کتاب در اکثر سال گذشتہ یعنے ۱۸۸۱ء چنان مبتلای مرض شدید بود کہ او را زندہ نمی پنداشتند تا اینکہ بعض اخبار نگاران دروغ نگار خبر مرگش نگاشتند و آنانکہ در ایام بیمارش بمقابلہ کتاب پرداختند لیاقت مقابلہ نداشتند ع چہ تواں کرد مردمان نیند علاوہ ازین سنگ ساز ہم سنگ سازی خوب نمیداند و اصلاح مفاسد بخوبی نمیتواند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	ہذا الترکیب	ہذا التراکیب	۲۳	۱۲	بگرتی	بگڑتے
〃	۱۱	الی بمعنی الفاء	الفاء بمعنے الی	۲۴	۱۷	اپنے	اپنے سے
۵	۱۲	ہذا المعنی	ہذا المعنے	۲۵	۵	لمجوعہا	ولمجموعہا
۶	۱۷	نیت	نبت	۲۶	۱۴	بتتقت	تبتقت
۸	۷	پہلو	پہلون	۲۸	۱۶	ویقول	یقول
〃	۱۳	جمع مکسر	جمعا مکسرا	۲۹	۱۷	پاس	-
۱۱	۳	یراد	یرادبہا	۳۱	۶	الرجال	الرحال
۱۶	۱	لیلی	لیل	۳۴	۱۳	لدنہ	لدنۃ
۱۷	-	ٹکی	تکی	۳۶	۱۲	دکہانی	دکہانے
۲۱	۱۴	یتضوعا ویتضوع	یتضوع	۳۷	۱۴	وراء الہندیۃ	وامراء الہندیۃ

یقال بلوته بلاء و یقال لیلی فلان بلاء حسناً مجهولاً اذا قاتل قتالاً شدیداً واللام فیه عوض عن
المضاف الیه وتنکیر البلاء والشأنی للتعظیم والبلیة جاریة یقول وهو المالک للرقاب والشهید علی سرکة
یوم الجیارین وقد کان بلاء بلاء عظیماً میگوید که این بادشاه دریادل و مستدین مالک اسمان
مالک دو یلی ماست و حال روز موضع جیارین بخوبی میداند و حال این بود که بلای آنروز
بلای عظیم بود و مادران روز قائم و ثابت بماندیم یعنی یهوا دشناه یا اسکا باپ مالک اورمز
بلا بود و موضع جیارین کے روز کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو جب کہ حال یہہ تہا کہ قتال
اسکا سخت اور اتوان اوسکا نہایت دشوار تہا مگر وہ ہم ہی تہے کہ ایسے وقت مین غمزدہ
الحمد و المنة للہ علی ان وفقنا لشرح ہذہ القصایا کانت مفصلة شدیدة
الاعضال واسئلہ اعلم باکشمت نے کشف مبانیہا و معانیہا الی ان ظفرت
بالاردت بتوفیقہ عزوجل وہو المستعان علی ما یریدہ الانسان ۱۲
امر حقیر او عظیم وقد تم و بلغ النہایة یوم الاحد الی عشر من جمادی
الاولی سنة الف و مایتین و تسع و تسعین ہجری طبق الخامس عشرین ۱۲
اول مرتبہ الف و مایتین و ثمان و ثمانین فی بلدة لاہور حینما کنت
ملازماً فی بیت العلوم فنجاب لقد کتبت فی الدیباجة ۱۲
حمانی علی ذلک المرتبی بہ فالالہ الا ہو
الادعا من الذین
ینظرون فیہ ولا اصل الا عفداً ان کان فیہ زلل وسقط

یعنے تمہارے بعض بھائی بندون پر بنے تمیم کے اسی سوارون نے دھاڑا مارا جنکے ہاتھون
مین ایسے ہتھیار تھے جنکی بھالین موت یقینے یا حکم قطعے تھین اور تم سے کچھ ہو سکا قال
ترکوہم ملحبین وآبوا نہبا لیصم منہا الحداء الباز المرفوع للثمانین والنصوب
لمن غزوا علیہم لافادۃ المقام والجملۃ تبیان واستیناف ویقال لحبہ بالسیف مخففا وشددہ اذا
ضربہ بہ ضربا شدیدا ویقال صریع ملحب والادب الرجوع والنباء للابل المستہ والنہاب جمع نہب
ہو الغنیمۃ واراد بہا الابل یقریہ الحداء واصمہ جعلہ اصم ای لا یسمع شیئا ومنہ حبک الشئ یعمے
ویصم ای لا تبصر عیوبہ ولا تسمع ما یقال فیہ والحداء بالضم والکسر صوت الحادی وغناؤہ
وہو ان یحدو الابل علے الغناء والقہ سمعتہ لا یفہم وکنے باصمام الحداء عن کثرۃ الابل والحداۃ
یقول ترکوہم مقتولین قتلا شدیدا ورجعوا بغنایم ابل یقصم الاذان حداؤہا من کثرتہا
ثم تاخذ وانہاہم میگوید کہ آنقوم را بکشتند وبگذاشتند وچندین شتر غنیمت
بردند کہ حدے حدی خوانان آنہا گوشہا را کر مے کرد واز دست شما ہیچ نگشاد
یعنے اونہون نے تمہارے بھائی بندون کو جان سے مارا اور دیسے جو ہو گئے اور
اتنی غنیمت لیگئے کہ اونکے حدی خوانونکے آوازین کانونکو بہرا کر سکتے تھین اور تم
کان دبائے بیٹھے رہو قال لم یحیلوا لبنے رزاح ببرقاء نطاع لھم علیہم دعاء
یقال حل المکان وبہ اذا نزل بہ وکن واحلہ المکان وبہ اذا انزلہ فیہ والبرقاء
الارض التے تکون فیہا حجارۃ ورمل وطین ونطاع بالنون فالمہملتین کقطام کتاب قریۃ
بالبحرین یعنے رزاح وہم بطن من تغلب والمجرور فے لہم یعنے رزاح وفی علیہم للثمانین الذکور

الهاء الفعل الرجوع والضمير المجرور لبنى قضاعة والقصم بالقاف فالصاد المهملة الكسر والدق
وناصية الظهر كناية عن الآفة الشديدة التى تكسر الظهور وتدقها والجار والمجرور فى محل النصب على
الحالية من الضمير فى فاء واو اليا للملابسة والابراد التسكين بالبرد والتذليل بالمجمة العطش
وحرارة الجوف واللام عوض عن المضاف اليه والجملة عطف على الجار والمجرور من حيث انها حال
يقول ثم رجعوا انهم متلبسين بمصيبة تكسر الظهر لشدتها ولم يكن الما ليسكن فليل صدورهم برد
مے گوید کہ بعد ازاں ایشاں بافتے دمصیبتے باز گشتند کہ کمرے شکست وتشنگی
آناں آب سرد از سینہ ہا خود فرو نے کرد یعنے پہرہ وہاں سے ایسی مصیبت لیکر
پہرے جو کمر کو توڑتے تھے اور ٹھنڈا پانی اونکی پیاس کو نہیں بجھاتا تھا۔ قال
وشمالون من تميم بايديهم رماح صدور من القضاء رفع شمالون على انه فاعل
فعل محذوف والظرف الاول نعت اول والثانى نعت ثان وصدور الرمح سنانه والقضاء
الموت والحكم القاطع والجملة نعت رماح من حديثة ان عمرو بن عمرو التميمى السعدى خرج من
شمالين رجلا من تميم فاغار على بنى قطن من تغلب يقال لهم بنو رزاح بتقديم المهملة على المعجمة
وكانوا يسكنون ارضا يقال لها القطاع وهى فى البحرين فقتل منهم كثيرا ولم يوجد عندهم
فيه يقول عمرو بن كلثوم التغلبى بيت بان الماجد القرم ابن عمرو غداة القطاع تصدى
يقول وغر العدا منكم شمالون غارة من تميم كانت فى ايديهم رماح استها الموت القاطع الفاصل
مے گوید کہ برقومے از شما ہشتاد سوار ان بنی تمیم کہ چنیں نیزہا بدست خود داشتند
سناہائے تابانش مرگ قطعی و یا حکم فاصل بود دست غارت بکشادند و بسوار بکشتند

اتوا بالقوفاتیہ ولعلہ مصدر اتواہ اللہ اہلکہ یقول ام علینا جنایۃ بنی قضاعۃ من انہم اغاروا
علیکم وقتلوا منکم وذہبوا ما کان لکم بل لیس علینا فیما اجرموا علیکم او فی اجرامہم علیکم شیئ
من التلوث او شیئ من الاہلاک میگوید کہ آیا بر ما جریمہ بنی قضاعۃ کہ شمارا یا مال غارت
وعلف تیغ جلادت گردانیدند لازم مے آید بلکہ دامان ما از داغ جرایم آنان پاک وصاف
است ودر آنہا ہلاک ما متصور نیست یعنے کیا بنے قضاعۃ کا یہہ جرم کہ اونہون
نے تمکو تباہ کیا ہم پر عاید ہوتا ہے یہہ غلط ہو بلکہ ہمکو اونکے کوتکون کا کوئے
دہبا نہین لگتا اور نہ وہ ہمارے ہلاک کے باعث پڑ سکتے ہین۔ قال ثم جاءوا
الیستر جعون فلم یترجع لہم شامۃ ولا زہراء الضمیر المرفوع للذین اغارت علیہم
قضاعۃ وکانوا من تغلب والاسترجاع الاسترداد والجملۃ حال من الضمیر المرفوع فی جاءوا
ومفعول الاسترجاع محذوف وترجع یحتمل المجہول والمعروف والشامۃ الناقۃ السوداء والزہراء
الناقۃ البیضاء یقال مالہ شامۃ ولا زہراء اذا کان فقیرا معدما والغرض تعییر بنی تغلب بالاستلاب
ثم بالحرمان یقول ثم جاء الذین اغیر علیہم منکم بنے قضاعۃ الغیرین لیستردون منہم ما غنموا
من الاموال فلم یترد لہم ناقۃ سوداء ولا ناقۃ بیضاء فرجعوا خائبین خاسرین میگوید
کہ بعد آنان آنقوم بغارت بردہ پیش قضاعۃ آمدند ورد مال خود خواستند مگر قضاعۃ جواب
صاف داد چنانچہ ہیچ از شتر ماوگان سیاہ وسفید واپس کردہ نشد یعنے پہروہ شامت
کے مارے قضاعۃ کے سامنے کڑکڑائے اور مال اپنا چاہا مگر وہ نہ پسیجے چنانچہ وہ سوے
کالے کوئی واپس نہ ہوے قال ثم فاءوا منہم بقاصمۃ الظہر ولا یبرء العلیل

بیکار رفت از مالبوده اند بلکه از شما بوده اند یعنے جن لوگون نے تمکو مارا و بگاڑا وہ
ہم مین سے نہین ہین اور نہ قیس اور جندل اور خدا تمہارے لوٹنے والے ہمین سے
ہین یا وہ لوگ جو مارے گئے اور قیس اور جندل اور خدا جو یون ہی اکارت گئے ہم مین سے
تھے بلکہ وہ تم مین سے تھے قال ام جنا مابنی عتیق فانا منکم ان عذرتم ہبراء وردی من
یعذر فانا من خربہم ہبراء الجنایا جمع جنیۃ وہی الجریمۃ مرفوع علے الابتداء و خبرہ محذوف و
بنو عتیق لا الم نسبہم والخبہم والظاہر انہم من غطفان کانوا غدروا نقض العہد ونقیض الوفاء وحزب القوم
جماعتہم وردی من قہرہم والضمیر المجرور للموصول اعتباراً للمعنی ودو اللفظ والبہراء جمع بہری یقول
ام علینا جرایم بنے عتیق لاغانا بریون منکم ان عذرتم ومن حزب کل من یعذر وقہر یہ
میگوید کہ آیا گناہان بنے عتیق ہر مالازم مے آید واین نمے شود چہ ما از شما
اگر عہد بشکنید وہم اکردہ عہد شکنان وقہر الیشان سخت بیزاریم یعنے کیا ہم پر بنے
عتیق کے بُرے کو تک پڑینگے غلط ہم لوگ تم سے اگر تم بیوفائی کرو اور سارے
بیوفاؤن کے جماعت اور اونکے پاس پڑوس سے بہت بیزار ہین قال ام علینا
جرّی قضاعۃ ام لیس علینا فیما جنوا انداء الجری الجنایۃ وقضاعۃ حے
عظیم من احیاء الیمن ومر شے من بیانہ فی القصیدۃ الخامسۃ تام الثانیۃ بکمیے بل وحدہا
وجنی الرجل اذا اجرم وما موصولۃ او مصدریۃ والضمیر لقضاعۃ وحدیث جنایتہم انہم کانوا قد
اغاروا علے تغلب فقتلوا ونہبوا وبالجملۃ فعلوا بہم ما فعلت بہم کندۃ نقض علیہ فی الاغانی
والانداء جمع ندی وہو شئی من البتلۃ وہو کنایۃ عن قلیل من التلوث وفی الاغانی

والجوز الوسط والحمل اسم مفعول البعیر الذی حمل ثقیلاً والاعباء جمع عبء وھو الثقل وفی التشبیہ استعارۃ بان سبب تعذب قالوا علی بکر اقروا الاشتی وخذامنھا یقول ام علینا جنایۃ ایاد بن نزار من انھم اغاروا علیکم وذھبوا باموالکم فعلق بنا کما یعلق الاثقال بوسط البعیر المحمل اے فقیل علینا مع اقوال اخر میگوید کہ آیا این جرم آیاد بن نزار کہ دست غارت برشما کشادند و مال و متاع شما بغارت بردند بر ما عاید گشتہ و چنان بما بستہ شدہ کہ بارہائے دیگر بکمر شتر بار کردہ مے بندند یعنے کیا یہہ گناہ ایاد بن نزار کا کہ اونہون نے تمکو مارا دھاڑا ہم پر باندھا گیا جیسے لدے اونٹ پر اور بوجھ رکھا جاوے۔ قال لیس منا المقبرون ولا قیس ولا جندل ولا خذاء یقال ضربہ بسیف مخففا وشددا والجمع یحتمل ان یکون جمع مضرب اسم فاعل وان یکون جمع مضرب اسم مفعول فان کان الاول فالاسماء الثلثۃ اعنی بہا قیساً وجندلاً وخذاء اسماء رجال اغاروا علی تغلب وقتلوا منھم ولیسوا من بکر اومن تیم وفیہ ابراء لانفسھم وان کان الثانی فھی اسماء رجال قتلوا من بنی تغلب ولم یوخذ بثارھم وفیہ تعییر لھم والاول انسب بالمقام یقول لیس منا بنی بکر او بنی تیم ضربکم بالسیوف وقتلکم رجالا من اغاروا علیکم وھم قیس وجندل وخذاء حتی نوخذ بثاراتھم اولیس منا من ضربوا بالسیوف ولا قیس وجندل وخذاء المقتولون وقد بدرت دماءھم بل کلھم منکم + میگوید کہ آیا نہ شما ہمارا خوب زدند و کشتند از ما نیستند و نہ قیس و جندل و خذاء کہ بر شما غارت انداختند از ما بودہ اند پس ہیچ از افعال ایشان بر ما لازم نمے آید یا این کہ ایشان کہ زدہ و کشتہ شدند از ما نیستند و نہ قیس و جندل و خذاء کہ خون ایشانرا

ہذا الے المنذر لیسالہ الامان علے ان یخرج لہ من ملکہ رکن المنذر الیہ واقام الغلمان معہ
فقتلہ ثم غیلۃ فتفرق من کان مع المنذر وانما اسند فعلہ الے کل بنے حنیفہ اشعارا بانہم
کانوا راضین بہ علے انہم کانوا ینبغی فعل احد من القوم الیہم جمیعا ومنہ قولہ تعالے فعقروہا ای
ان العاقر کان ہو قدار بن سالف وفیہ تعییر لبنے تغلب بما صدر عن حلفائہم وکانت العرب
یعیرون بفعل الحلفاء واغرا عمرو بن ہند علے بنے تغلب وما موصولۃ عطف علی حنیفۃ و
ضمیر المفعول محذوف ومن بیانیۃ ومحارب بن ودیعۃ بن لکیز باللام فالکاف فالزاء المعجمۃ مصغرا
بن افصے لبطن من عبد القیس وہم من ربیعۃ وکانوا قد اجتمعوا علے غزو فساء وغارت علی بنی تغلب وغنموا
قبیرۃ بالجیم یقول ام علینا جنایۃ بنے حنیفۃ احلافکم من قتلہم المنذر غیلۃ ام علینا جنایۃ من جمعتم
غیرا من بنے محارب حیث کانوا قد اجتمعوا علے فساء فقتلتم یعنی کہ آیا بر ماست این گناہ
بنے حنیفہ احلاف شما کہ شما بن عمرو حنفی منذر بن ماء السماء پدر این ملک را تنہا وغافلہ
بقتل رسانید ومال ومتاعش را دستمال غارت گردانید وبا بر ما گناہ بنے محارب است
کہ در قبیرہ غبرا فراہم آمدہ بودند وعزم فساد داشتند یعنی کہا بھ گناہ بنے حنیفہ
تمہارے حلیفون کا کہ انہون نے منذر بن السماء اس بادشاہ کے باپ کو دھوکے
سے مار ہم پر پڑتا ہے یا کیا یہہ گناہ بنے محارب کا جو غبرا میں گانو میں بُرے ارادہ پر اکٹھے
ہوئے تھے ہم نے ذہبہ پر ڈالا جاویگا قال ام علینا جرمی ایاد کانیط بجزء المحمل الاعبا
آیا وبن نزار بن معد کے عظیم کانوا یسکنون نجلا والعراق وقد کانوا اغاروا علے بنے تغلب
فعیرہم والنوط التعلیق والفعل مجہول والماضی بمعنی المضارع والمشبہ محذوف یدل علیہ السیاق

لقب ثور بن عفیر ولقب به لانه کان کسدا ے انکر لغمته ابیه وعنی به القبیلة وهو ابو هم ولذا منع عن الصرف
وهو ے معروف منهم امر القیس الشاعر وامر القیس بن عابس الصحابی رضی الله عنه وان ینغم بدل
انتمال منه وغنم الرجل اذا اخذ شیئا من دون جهد ومشقة وحصل له الغنی وغزا الرجل اذا سار لقتال
العدو ومنا الجزا عطف علی علینا ومن حدیثه علی ما نقل فی الاغانی عن غیر الاصمعی
ان کندة کانت قد غزت بنی تغلب فقتلت منهم کثیرا وسبت نسوة منهم واستاقت ابلهم فلم
تدرک بنو تغلب ثارهم ولم یغیروا علی کندة فی نتیٔ وصبروا علی ما اصابهم فالشاعر
یعیرهم بذلک ویقول بل اعلینا حناح ان یغزوکم غازی کندة ویغنم مالکم ومنا مجازاة
ما فعلوا بکم ای لا ینبغی ان یکون الامر کذلک۔ مے گوید کہ بلکہ آیا گناہ تاراج بنو کندہ
کہ غازی آنان برشما دست افگندہ بوبرما عاید مے گردد وازما باداش او گرفتہ مے
شود یعنے بلکہ کیا گناہ ہے کندہ کا جنہوں نے تمکو لوٹا گھسوٹا تہا ہم پر لازم آتا ہے
اور ہم سے اوسکا بدلا لیا جاویگا واہ یہہ بہے خوب ہوئی کوئی کرے کوئی بہرے

قال ام علینا جرئی خنیفة ام ما جمعت من محارب غبرا ولبذه ایضا منقطعة کما فی
قوله تعالی ام لهم اعین یبصرون بها ام لهم آذان یسمعون بها والبجری بالجیم مفتوحة والراء
مشددة مقصورا الجنایة وبنو خنیفة بن لجیم بالام فالجیم مصغرا ابن صعب بن علی بن بکر ابن
من بکر وکانوا حلفاء بنی تغلب مع کونهم من بکر ولذلک لم ینصروا کونهم فی حربهم وعنی بجرائم
ما فعله شمر بن عمر المخفی بالمنذر بن ماء السماء ومن حدیثه علی ما فی الاغانی ان المنذر
بن ماء السماء لما حارب الحارث بن جبلة الغسانی وبعث الحارث ماته غلام تحت لواء شمر

راہ سے الگ جا پڑو اور نفسانی خواہشیں لکھی ہوئی عہدوں کو توڑ نہیں سکتیں تا

عدنا باطلاً وظلماً کما تعتر عن مجرة الربیض الظباء النفر مصدر عن الرجل اذا

اعترض امالک وسدک والظلم وضع الشئے فی غیر محلہ دکلاہما مصدر فعل محذوف والمعتر بالمہملۃ

بینہما فوقانیۃ الذبح وسنۃ العتیرۃ وہی الشاۃ التی کانوا یذبحونہا لالتہم والفعل مجہول عن المعاودۃ

والمجرۃ بضم المہملۃ المنقدۃ علی الجمیم الخطیرۃ وہو یا نیب حول مربض الغنم من دقاق الحطب وہو

منقحم فانہ اراد نفر الربیض والربیض الغنم بمعنی رعاتہا اذا احتمت فی مربضہا ولیس المراد ہہنا نفس الغنم

والظباء جمع ظبی معروف وکانت العرب فی الجاہلیۃ تذبح فیقول الرجل ان بلغت غنمہ مائۃ فعلیہ ان

یذبح شاۃ منہا علی الاصنام فاذا بلغت مائۃ ذبح ظبیاً او ظبیۃ بدلہا حتی استعمل ہذا الفعل فی ہذہ

ونقض العہد قال کعب بن زہیر ع فما عتر الظباء بکف کعب آ ما نقض العہد فیہم لتقول عنتم لنا ظلماً

وظلمتونا ظلماً فاحشاً جیث انتہبتم علینا ودشتیم بنا عند عمرو بن ہند فذبحنا او عسی ان

نذبح کما یذبح الظبی بدلاً عن الشاۃ المنذورۃ من غیر جرم منہا والتزام من الناذر سیگویند کہ

شما بر وجہ باطل معارض ما شدید و بستم ناحق بر ما ستم کردید چہ بر ما تہمت بستید و عمرو بن ہند را

بخشم آوردید چنانچہ حال ما بحال آن آہوان ماند کہ بجای بزہا و گاو نذر کردہ کشتہ مے

گردد چنانکہ در امثال شما جاری است یعنے تم بلا وجہ ہماری آڑے آئے اور تمنے ناحق

ہمکو ستایا کہ ہم پر چپٹا جوڑا اور عمرو بن ہند کو بھڑکایا سو اب ہم ایسے ماری گئے یا مارے

جاوینگے جیسے جنگل کے ہرن ہرنیاں مانے ہوئی بکریوں کے بدلہ میں ماری جاتے ہیں

قال ام علینا جناح کندۃ ان لغنم غازیہم ومنا الجزاء ام منقطعۃ والجناح الذنب وکندۃ

ورد وی حلف ذی المجاز وذو المجاز کانت سوقا لهم تقام فی الجاهلیة علی فرسخ من عرفة بناحیة کبکب
وکان عمرو بن هند ابو المنذر اصلح فیما بین بکر وتغلب واخذ العهود والکفلاء ومن کل حی
ثمانین غلاماً علی سبیل الرهن وقدم مجهول وعطف ما قدم علی العهد والکفلا جمع کفیل
بمعنی الضامن عطف علی العهود بالقول واذکروا العهد الذی اخذ منا ومنکم فی ذی المجاز یوم
الاحتلاف واذکروا ما قدم فیه المواثیق والکفلاء من الفریقین ولا تعتدوا عما التزم میگوید
کرآنچه که از عهد و پیمان وضمانت فصل ضامنان فریقین در موضع ذی المجاز واقع شده انرا یاد کنید و
بران قایم باشید یعنی تم اذن قول قسمون او فصل ضامنون کے ضامنون کو یاد کرو جو ذی المجاز میں
ہوئی تھین اور اوپر جے رہو قال حذر الجور والتعدی وهل ینقض ما فی المهارق
الاهواء الحذر المخافة منصوب علی انه مفعول له کما فی قوله تعالی حذر الموت والجور التجاوز عن الصراط
السوی وبالجملة تنقیض القصد اهی التوسط وهل للاستفهام الانکاری والنقض نقیض الابرام
والمهارق جمع مهرق معرب مهره ویعنی به القطعة من الثوب التی کانوا یصقلونها بالمهرق و
یکتبون فیها العهود والمواثیق ویستعمل فی صحایف العهود قال الطائی غیر تمسوا وسطهن مهارقه و
الاهواء جمع الهوی یقول واذکروا وذلک مخافة ان یصیبکم عکم الجور والتعدی ولا ینقض الاهواء النفسانیة
ما یکتب فی الصحایف من العهود والمواثیق میگوید کہ عہد و پیمان موضع ذو المجاز ازین
اندیشه یاد کنید که جور و تعدی از ذات شما صادر نگردد و آنچه که از عهود و شرایط در عهد نامها نوشته
مے کردد هوائے نفسانے این و آن آنرا نے شکند یعنے ذو المجاز کے قول قسمون کو
اس اندیشہ سے یاد کرو کہ مبادا تم سے کوئی کہوٹے بات ظہور مین آوے اور سید ہی

کے خیر خواہ اور مخلص رہیں اور ہمارا اونکے درمیان میں ایک بڑا واسطہ ہو جب کہ درہو اور بڑے

واسطے ہیں قال فاترکوا الیطنی والتعدی واما تتعاشوا فی التعاشی الداء الغاء

للترتیب والخطاب لبنی تغلب والیطغ بالمهملة المکسورة فالمثناة فالمعجمة التکبر والاضمحلاک فیہ

ولم ینصب التعدی للضرورة مع کونہ مفعولا بہ واصل اما ان ما فان شرطیہ وما زائدة والتعاشی

التعامی والتجاہل والداء المرض یقول وان کان الامر کما قلنا وقد سمعتم ذلک یا بنی تغلب فاترکوا

الکبر والتجاوز عن الحد وان تعامیتم عن نقض التعامی وارتهلک مسیلمہ گوید کہ چون حقیقت حال

این است کہ بیان کردیم وشما شنیدید پس اے بنی تغلب غرور وتعدی را بگذارید واگر دیدہ و

دانستہ چشم پوشید وحق نہ بینید پس دران مرضے است کہ شما را خراب ونفیحت خواہد کرد۔ یعنے

جب کہ بات یون ہے جو کہلم کہلا بیان کیے گئے اور تمنے اپنے کانون سنی تو اسی تغلب بہت نہ

اوچھلو اور بہت بڑھ کر نچلو اور اگر جان بوجھہ کر تم نہ دیکھو اور حق کو چھپاؤ تو اوس مین وبہتمارے

ہے جو حکم سوا کریگے۔ قال واعلموا اننا وایاکم فیما اشترطنا الیوم احتلفنا سواء۔

السواء مصدر بمعنے الاستواء یطلق علے الاثنین والجمع وبالجملہ یقتضے التعدد یقول واعلموا اما وایاکم سواء فیما

التزمناہ من الشروط الیوم تکالفنے ذوی المجاز فلا سبیل لنا ان نتجاوز ہا ولا لکم ان تتجاوز وہا ہمی گوید

کہ بدانید ہین کہ باوشما ہر دو دران برابر ہستیم کہ روز عہد پیمان بر جزو لازم گرفتہ ایم وکسی را از ہا شما

مجال تجاوز وتعدی باقے نماندہ ۔ یعنے یہہ خوب سمجھہ لو کہ ہم تم دونو اون شرطون مین برابر ہین

جو قول وقسم کے دن باہم ٹہرائے گئین اور التزام اونکا کیا گیا کسی کو ہم تم مین سے مخالفت کی مجال

ہرگز نہین قال واذکروا عہد ذوی المجاز وما قدم فیہ العہود والکفلاء

بکر وقریب لغت زمان وعنے بالجباء المھر ویقال فی الاصل للعطیۃ التی تکون بلا جزاء
ولا من وفیہ اشعار بان ام ایاس لم تکن من السبایا یقول وولدنا عمرو بن ام ایاس بنت محلم الشیبانی الذی
ہو خال ہذا الملک من زمان قریب حین اتانا مہرہا حیث کانت منکوحۃ نکاحا صحیحا فنحن اقارب ہذا الملک من
جہۃ امہ سے کہتا ہے کہ چندے سے گذرا کہ ما عمرو بن ام ایاس شیبانیہ را زاسیدہ ایم چہ ام ایاس
دختر مجلم شیبان برادران مالبود ولبطور نکاح صحیح در خانہ حارث کندہ کہ جد فاسد این ملک ابود در آمد
بود واو کابین او ادا کردہ وبمارسیدہ یعنے ہمنے عمرو بن ام ایاس شیبانیہ کہ جنا جسپر تہور طرا
عرصہ گذرا در دہ اس بادشاہ کا ماموں ہوا اور ام ایاس حارث کندی اس بادشاہ کے نانا کے گھر
مین بطور نکاح داخل ہوئے اور مہر اوسکا پورا پورا اوسکو وصول ہوا غرض کہ اس بادشاہ کا ماموں
ہمارا زاد ہوا تھا۔ قال مستلھما یخرج النصیحۃ للقوم فلاۃ من دونہا افلاء الضمیر المجرور للقرابۃ
المستفادۃ من قولہ وولدنا ویخرج مضارع معروف من الاخراج والنصیحۃ الخلوص وارادۃ الخیر یعدی
بنفسہ وباللام یقال نصحہ ونصح لہ قال تعالے اذا نصحوا للہ ورسولہ واللام ہہنا فی القوم للعہد ای
عمرو بن ہند واخوانہ والفلاۃ الصحراء الواسعۃ مبتدا محذوف الخبر والضمیر المجرور لہ والافلاء جمع فلا
جمع فلاۃ وقد استعیر الفلاۃ للقرابۃ الوسیعۃ یقول مثل ہذہ القرابۃ یخرج منہا الخلوص وارادۃ الخیر
لعمرو بن ہند واخوانہ وہی واسطۃ دونہا وسایط مسیگوید کہ مثل قرابت مذکورہ چنانکہ
اقتضا میکند کہ ما مخلص خالص وخیر خواہ عمرو بن ہند وبرادران وخویشانش باشیم ودیگر
ما ولیشان واسطہا ست فراخ کہ ورای او دیگر وسایط فراخ واقع شدہ یعنے ایں قرابت
جیسے ہمنے بیان کی ہے اسبات کو ہم سے ظاہر کرتے ہو کہ ہم عمرو بن ہند اور اوسکی

بدلہ مین برخلاف اوسکے مرضے کی قتل کیا اور وقت یہہ تہا کہ کوہی انتقام اپنا نہ لے سکتا تہا اور
معاوضہ مفقود تہا۔ قال **وایتیاہم بتسعۃ املاک کرام اسلابہم اغلاء** وفی الاغانی
وفدیناہم الضمیر المنصوب للمنذر واکرومن کان سعد والاملاک جمع ملک بکسر اللام وقد جاء جمع ملک
بفتحہا والاسلاب جمع سلب وہو ما یسلب من المقتول وما یکون علیہ من الثیاب والاسلحۃ والاغلاء
بالمعجمۃ جمع غلے وغال من غلا وضد رخص ومن حدیثہ ان المنذرین ماء السماء وجبہ خسیلاً من بکر
فی طلب حجر بن عمرو الکندی فظفر وابتعثہ من آل حجر واتوہم المنذر فاستردہم فی ظاہر الحیرۃ فذبحہا
بمکان یقال لہ جفر الاملاک وفیہ یقول امرء القیس ہمیت مدکاً من بنی حجر بن عمرو یساقون العشیۃ یقتدونا یقول
ایتیاہم وفدیناہم بتسعۃ مدک من بنی حجر بن عمرو کرام کان اسلابہم غالیۃ مے گوید کہ ما نہ شہزادگان
کریم الاصل را کہ جامہ وسلاح ایشان گران بہا بود گرفتار کردہ بخدمت منذر وآل واولاد وش آوردیم
وہمہ را فداے ایشان کردیم یعنے ہم ایسے نو شہزادوں کو پکڑ کر لائے جو خاندانی شریف اور بہتیار
اور کپڑے اوسکے قیمتی تہے اور خود منذر اور اوسکی ماں کچھ پیش نہ گیا **وولدنا عمرو بن**
ام ایاس عن ثریب لما اتانا الحباء کانت العرب تقول انا ولدنا فلاناً اذا کان من اولادہم وانتہم فلانۃ
ومنہ قول حسان ولدنا رسول اللہ صلعم حیث کانت سلمی بنت زید النجاریۃ ام عبد المطلب وقول بنی
سلیم ولدنا رسول اللہ صلعم حیث کانت عاتکۃ بنت ہلال منہم ام عبد مناف وعاتکۃ بنت مرۃ منہم ام ہاشم
وعاتکۃ بنت الاوقص منہم ام وہب جد النبی صلعم لامہ ومنہ قول صلعم انا ابن العواتک من سلیم وعنی
بہن ہذا عمرو بن الحارث بن حجر آکل المرار والحارث جد عمرو بن ہند لامہ وام عمرو بن الحارث ہذا
ام ایاس بنت عوف بن محلم الشیبانی وانما قال ہذا الشاعر ولدنا لان بنی لشکر وبنی شیبان کلہم من

به عن اشتداد الحرب یقول ما جزعنا تحت الغبار شیأ من الجزع حین فروا وادبروا عنا متفرقین وحین اشتدت الحرب اشتدادا شدیدا۔ مے گوید کہ چون جون کندے وہمہ ہمراہیانش پریشان وبرگشتند لیکن نیختند وآتش پیکار بسیار تیز تابان گردید ما زیر گرد وغبار از جائے بجائی نگردیدیم ودرشتہ صبر از دست ندادیم یعنے جب جون کندی اور اوسکے ہمراہی نوک دم بہاگے اور لڑائی بڑی گرم ہوئی تو ہم گرد وغبار کے تلے جمے رہے اور ہرگز نہ گھبرائے قال واقد ماہ رب غسان بالمنذر کربا اذ لاکان الدماء یقال اقاده به اذا قتله به قود افرب غسان اما بدل من الضمیر المنصوب بدل الکل من الکل او تمییز یرفع ابهام الضمیر المذکور کما فی قوله علیه السلام ویله مسعر حرب وعنی برب غسان ملک غسان واسحا بلیته کانت تقول ذلک قال الذبیانی فغدی لک من رب طریقی وتالدی وغشتا بالمعجمة فالمهملة المشددة ابن خذام بالمهملة بن ضنة بکسر الدال قبیلة فهم ملوک غسان وقیل ان غسان ماء بین زبید ورمع فمن شرب منه من آل مازن بن الازد عند مسیرهم الی الشام سموا به وهم بنو جفنة وبنو الحارث وبنو ثعلبة وبنو عوف وبنو مالک وبنو ظفر بجمة وقد ملک الشام بنو جفنة والمنذر بن ماء السماء وکان قد قتل یوم عین اباغ فی قتاله الحارث الغسانی والکره خلاف الرضا والکال مجهول من کال الشیء بالشیء اذا سوی بینهما بالکیل وقاسه به وبالجملة یستعمل فی التساوی یقال هما یتکایلان ای یتساویان یقول وقتلنا ملک غسان بالمنذر علی اباءه وخلاف رضاه حین لا تساوی الدماء من حیث لا ینتقم احد من احد ولا یقتل قاتل بمقتوله مے گوید کہ بادشاہ غسان را بعوض منذر بن ماء السماء بر خلاف رضاء او بکشتیم وحال این بود کہ باب معاوضہ مسدود بود وقاتلان مقتول انتقام گرفتن نمے توانستند یعنے ہمچے شاہ غسان کو منذر بن ماء السماء کے

بل کلاهما بنو غسان
منه رحمه الله

جون آل بنی الاوس عنود کانہ وفواء الجون الثانی بدل من الاول کما فی قولہ تعالے
یعنی ابلغ الاسباب اسباب السموات ولفظ الآل مقحم وفذلیقحم وسنۃ قولہ تعالے مما ترکہ آل موسے وآل
ہارون قال فی الاغانی وجون ہذا ابن عم قیس بن معدیکرب وکان قد جاء لیمنع بنے آکمل المرار
ومعہ کتیبۃ خشناء فحاربتہ بنو بکر وہزموہ ولاکید لم بین الاوس فان ارید بہ معاویۃ بن حجر
آکمل المرار الملقب بالجون لشدۃ سوادہ فلا یوجد فی تمام نسبۃ اوس والعنود بالمہملتین بہمنا قولہ
کصبور السحابۃ الکثیرۃ المطر یقال صحابۃ عنود اذا کانت کذلک والسحابۃ یستعار للجیش الکثیر قال الحماسی
غلما ونواصلنا تفرق جمعہم سحابتنا تندی اسرتہا وماسے جیشنا الذی یقطر الدم والدفواء
بالدال المہملۃ فالفاء العقاب یقال لہ لعوج فی منقارہ ویشبہ بالرجل الشجاع وقد قال فی السابق کانہم
القاء اے عقبان والمناسبۃ بین العقاب والسحابۃ ان العقاب اذا اصابہ المطر یکون فی نشاط قال
یصف العقاب صاریغدا ینفض صیبان[1] المطر واخذ بعضہم العنود من العناد وفسر الدفواء بالہضبۃ
الممتدۃ ولا یساعدہ اللغۃ ولا ادعے التصغ التام یقول وکان مع الجون بنی الاوس کتیبۃ کالسحابۃ الکثیرۃ
الماء کانہا عقاب واحدۃ فی وقوعہا وفغۃ واحدۃ او کان کل رجل فیہا کان عقابا میے گوید کہ ہمراہ
جون بنے اوس لشکری بود کہ بسیان ابر بسیار آب و مجموع او و یا ہر دلاور او چون عقاب شکار جو بود یعنے
جون بنے اوس کندے کو ساتھ ایک ایسا بڑا لشکر تھا جو ہری بادلوں کی مانند اور ہر جوان اوسکا
سکاری عقاب تھا۔ قال ماجزعنا تحت العجاجۃ اذ ولوا شلالا واذ تلظے الصلاء الجزع
نقیض الصبر والعجاجۃ الغبار الذی تہیجہ الریح واظرفیۃ ویقال ولاہ الدبر اذا فر وذہب واذا ادبر قال تعالی یولوکم الادبار
ہذا وشلالا حال معناہ متفرقین والتلظی الاشتعال الشدید والصلاء بالفتح وقد یکسر النار وکنے

[1] قطرات المطر

الماء والدلوی البیر المطویۃ فارسیہ چاہ برآوردہ یقول قاتلناہم وردوناہم اوضربناہم علی
جنباتہم لطعن تحرک رماحہ فی مناقذہا ومواضعہا کما تحرک الدلاء فی الماء الکثیر من البیر المطویۃ
او فی البیر المطویۃ الکثیرۃ الماء مے گوید کہ آنانرا روگردان ولپس پای گردانیدیم ویابر
پیشانیہای ایشان بتر ویم بزدونیزہ ہاکہ در مواضع طعن چون دلوہا جنبانیدہ مے شدکہ در
آب فراوان چاہ برآوردہ جنبانیدہ مے شود یعنے ہم اون سے لڑے بھڑے اور اونکے
سونہہ پھیر دئے یا اونکے ماتھون پر وہ بھالی لگائے جو اپنے لگنے کے جگون مین ایسے ہلائے
جاتے تھے جیسے ڈول اوبھاری ہوئی کنوئین کے گہری پانے مین خوب بھرنے کی غرض سے
بلائے جاتے ہین۔ قال وفکاکنا غل امرء القیس عنہ بعد ما طال حبسہ والعناء الفک القطع
والکسر ولذلک تنحصر القسمۃ الفکیۃ فیہا والغل الطوق ویقال لہ بالجامعۃ فارسیہ گردن بند والجرد فی
عنہ لامرء القیس والعناء الحبس والاسر ومنہ العانی للاسیر وکانوا یفتدون بفک العناۃ وفی
البیت فخر لا تفہم ومنقصۃ علی عمرو بن ہند وعنی بامرء القیس ہذا امرء القیس بن المنذر اخا
عمرو بن ہند وذلک لانہ کان قد اسرتہ غسان بعد ما قتل ابوہ المنذر یوم عین اباغ فبقی اسیرا
بہم مدۃ ثم اغارت بکر علی بعض بوادی الشام وقتلوا ملکا من ملوک غسان وافتدوا امرء القیس
بہذا من اسرہم ففیہ یقول وقطعنا غل امرء القیس بن المنذر عنہ فانجیناہ بعد طول حبسہ واسرہ
مے گوید کہ ماگردن بند امرء القیس از وی بریدیم واز قید رہائی دادیم بعد انیکہ
مدت گرفتاریش بطول انجامیدہ بود یعنے ہم نے امرء القیس بن منذر کا گلا چھوڑایا
اور غسانیون کے قید سے نکالا بعد اسکے کہ اوسکی قید مین بہت عرصہ گذر گیا تہا۔ قال ومع الجواد

جمع شبل وهو ولد الاسد والاسد اذا کان له اشبال یدوم عضبان میکنه به عن دوام
عضبه وشدته وعنی بالربیع ربیع الازمنة الذی یاتی فیه النور ویتهز فیه الارض
ویثمر الاشجار وهو تشبیه معروف عندهم قال النابغة بلغت فان یهلک ابو قابوس یهلک -
ربیع الناس والشهر الحرام وشمرت قامته مشمرة عن الساق ای استدت وشغفت
اذا کثرت شناعتها الغبراء سنة القحط لوجود الغبار وکثرته فیها یصف حجرا بالشجاعة والسخاوة
اشعارا بسبب اجتماع الناس علیه ویعرض بالنعمان بن هند فانه لم یکن شجاعا ولا سخیا فیقول هو اسد
فی معرکة القتال من اشد اصناف الاسد ورد الی اللون کسار للفراسین شدید الغضب کما یکون
عند ما یکون له اشبال وربیع للناس حین تقوم الشتاء الغبراء مستعدة وکثرت شناعتها -
مے گوید کہ او در میدان جنگ شیر گلابے رنگ است کہ بسیار قوی وزور آور مے باشد و
شکار ہا را مے شکند و در غیظ و غضب مے ماند کہ گویا بچہ ہا دارد و اگر سال قحط کمر بستہ بر خیزد
درشتی اور بسیار گردد و در حق مردمان ابر بہار مے شود و موسم ربیع مے گردد یعنے وہ
میدان کا شیر اور شیروں میں سے ورد یعنے گلابے رنگ ہے جو بڑا دلیر دولاور ہوتا ہے
اور شکار کو توڑتا ہے اور رات دن برابر بھنکتا غراتا رہتا ہے اور جب کال کے
برسے دن زور پر آویں اور برائی اونکے حد سے بڑھ جاوے تو ابر بہار کے طرح برسے
اور بہار کا مہینا ہو جاوے - قال جهبنا هم بطعن کما تنهز فی جمة الطوی الدلا، عطف
علی الماضی وفاعل الذکور والجبهة الرد والروع والضرب علی الجبهة ونهز الدلو بالنون فالها، فالجمة
ذا حرکها فی البیر لتمتلی من الماء والفعل مجهول والجمة بالجیم المفتوحة الماء الکثیر والبیر الکثیرة

المسرد ای الدرع الفارسیۃ المنسوجۃ ومعنی خضرہ الدرع اجتماع الصدء والوسخ علیہا لدوام
اللبس ولا یبعد ان یراد بہا الکتیبۃ الفارسیہ ومعنی خضرہا کثرتہا فانہ یقال کتیبۃ خضراء اذا
کانت عظیمۃ کثیرۃ صرح بہ فی القاموس والحجلۃ الظرفیۃ حال من حجر ومن حدیثہ علی
ما فی الاغانی ان حجر بن ام قطام کان قد غزا مرۃ القیس اللخمی جد عمرو بن ہند فی جمع کثیر من کندۃ
وغیرہم وکان ابو بکر مع امرء القیس فقاتلوہ عنہ حجرا ورددوہ خائبا خاسرا یقول ثم قاتلنا من
جد ہذا الملک حجر بن ام قطام الکندی وقد کانت لہ دروع فارسیۃ علاہا الوسخ والصدء
او کتیبۃ فارسیۃ کثیرۃ مے گوید کہ بعد ازاں بحمایت جد ایں پادشاہ بجانب حجر بن ام قطام
الکندے گردیدیم وچنان کردیم کہ او را پس پائے گردانیدیم وحال ایں بود کہ زرہ ہائے فارسے
زنگ آلودہ ویا لشکر عظیم ہمراہ خود داشت یعنے پس ہم اس پادشاہ کی وادے
کے طرف ہو کر حجر بن ام قطام کندی سے لڑے پڑے اور اوسکو مار کر بھگایا اور حال
یہ تہا کہ فارس کے زرہ بکتر پیلے کچیلے یا فارس کا ایک بڑا لشکر ہمراہ اوسکے تہا قال اسد
فی اللقاء ورد ہموس وربیع ان شمرت غبراء وفی الاغانی بیت اسد فی
اللقاء ذو اشبال وربیع ان شنعت غبراء رفع اسد علی الخبریۃ وہو تشبیہ بلیغ حیث حمل
المشبہ بہ علی المشبہ واللقاء کنایۃ عن القتال والورد نوع من الاسد یقال لہ ذلک تشبیہا لہ
بلون الورد وشبہ بہ الرجل الشجاع لکونہ شہما وقولہ بیت ورد عریض الساعدین حدید الناب
بین ضراغم عشر الفرائم الاسود القویۃ والعشر بالضم جمع الاعشر بالمعجمۃ فالمثلثۃ فالمہملۃ الاسد
الاعثر والہموس فعول من الہمس وہو الکسر یوصف بہ الاسد لانہ یکسر الصید والاشبال

پراگندہ و رگھای پاہلے ایشان ہمہ خون آگندہ بود یعنے تمنا و نکو کوہ ثہلان کی چوٹے
پر چڑہایا اور حال اونکا یہ تھا کہ وہ الگ الگ متفرق تہے اور اونکے ٹکڑے رگیں لہو سے بہر گئی تہیں قال و فعلنا ہم
کما علم اللہ و ما ان للحاسدین و ماء الفعل و ما شیق منہ اذا عدے بالباء کان بمعنے
الاساءۃ و اذا عدے بالی کان بمعنے الاحسان قال کذلک نفعل بالمجرمین و قال ہل علمتم ما فعلتم
بیوسف و اخیہ و قال الآن تفعلوا الی اولیاءکم و قولہ کما علم اللہ تاکید مثل حقا و غیر شک فان
ما علمہ اللہ یکون واقعیا و کلمۃ ان فیہ زایدۃ و الخائن من خان اذا ہلک و کل من لم یوفق للرشاد فہو
خائن و الدم قد یراد بہ الشار و قد یراد بہ الدیۃ و منہ قولہم لہم علی دم یقول و اساناہم کما علمہ اللہ
اے حقا من غیر شک و لیس للذین لم یوفقوا للصدق و الرشاد و ہلکوا علے ضلالہم دیات و لا ثارات
مے گوید کہ ما بدیشان بد نہ خواستیم و نیک نا خواستیم چنانکہ خدائے تعالی بخوبی میداند و برائے
کسانیکہ بی توفیق باشند و بجرکات ناشائستہ خود ہلاک شوند بدل و خونبہائیت یعنے ہم او بنے
بری طرح پیش آئی جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے اور ایسے لوگون کے لئے جنکے بہلائے کے توفیق
ندے گے اور وہ اپنے کوتگون سے تباہ ہوئے نہ بدلا ہے نہ خونبہا ہے قال ثم حجرا اعنے
ابن ام قطام و لہ فارسیۃ حضرا ثم للتعقیب فی الذکر او فی الواقع و عنی بحجر ہذا حجر
بن الحارث بن عمرو الکندی ابا امرء القیس الشاعر فان ام حجر ہذا ام قطام بالقاف بنت سلمۃ
الغیثریۃ و یدل علیہ قول امرء القیس ع و ابی ابو حجر بن ابی قطام قال شارح دیوانہ و کلمۃ ابو زایدۃ
و انما قال اعنے بہ لیمیزہ من حجر بن معاویۃ فانہ جد الحجر المذکور و نصب حجرا الفعل محذوف و الواو
حالیۃ و الفارسیۃ الدروع الفارسیۃ کما فی قول درید بن صمۃ ع سراتہم فی الفارسی

الغزیۃ لبنت الاغزۃ
اسد و ہم قوم من ہوزۃ

سوی کوسے ہٹا نہیں سکتا ہتا جس میں چکتے زمین اور چھلکتی خون میں ہوویں اور نجام
سے نڈھے اور بہت چوڑا چکلا موسے اٹھا ہوا تھا قال فردد ناھم لطعن کما یخرج
من خربۃ المزاد الماء عطف علی مخذوف والمشبہ محذوف والخربۃ بالمعجمۃ فالمہملۃ فالموحدۃ کثقبۃ عروۃ المزادۃ
اوادنہا وکل ثقب مستدیر والمزاد بالمعجمۃ فالمہملۃ تجمع مزادۃ وہی الزق الملوء من الماء والتشبیہ
بہ معروف عندہم قال الزمانی بیت وطعن کفم الزق غداۃ الزق ملاان ومن اخذہ بمعنی المزود یعنی
توشہ دان فقد احطا بقول قتلناہم فردد ناہم عن افناء الملک بطعن نافذ یخرج الدم من منفذہ کما
یخرج الماء من عروۃ الزق الملوء مے گوید کہ ما مبدافعت ایشان کوشیدیم چنانچہ از صریر ایشان پادشاہ
آنرا بطعنے گرداندیم کہ خون از منفذ او چنان میرفت کہ آب از دہانہ ویا گوشہ مشک سبز
میرود یعنے ہم نے اونکو ایسا یا اور ایسے مارسے نیزہ کے بھگایا جسکے منفذ سے یون لہو جاتا تہا
جیسے بہری پکہال کے مہری یا اوسکی بڑی مشک سے پانی جاتا ہے قال وحملناہم علی خرم شہلان
شلالا ودمی الانساء یقال حملہ علی الامر اذا اغراہ علی فعلہ وحملہ علی الفرس اذا کرکبہ
والخرم بالمعجمۃ فالمہملۃ مفتوحا انف الجبل فارسیہ بینی کوہ وشہلان بالشلثۃ جبل غیر منصرف والشلال
بکسر المعجمۃ معناہ مستمرقین حال یقال جاؤا شلالا ودمی مجہول من دماہ اذا املاہ من الدم والانساء
جمع نسا محرکۃ وہو عرق فی الفخذ ومن ابتلی بتلیۃ رجمہ کمشلے تتغیر علیہ المشی واللام فیہ
عوض عن المضاف الیہ یقول وحملناہم علی انف جبل شہلان بان اضطررناہم الی ان صعدوا
الی انف ہذا الجبل وقد کانوا مستمرقین ودمیت انساہم من الصعود مے گوید کہ بر بینی کوہ
شہلان آنان را سوار گردانیدم چہ بر ہمین مضطر شدند کہ بر بینی او برآیند وحال این بود کہ خود پریشان و

السمر البحری یرید بالحلود یکنی بالقرظ عن الیمانی فان القرظ لایکون الا فی الیمن یقال کبش قرظی
ای یمانی صرح بہ فی القاموس وغیرہ فقیس المذکور علی سبیل التجرید ای لعدم بلوغہ فالموحدۃ
المضمومۃ الصلبۃ والعرب تشبہ الجلید الشدید بالحجر الصلب یقول اجتمعوا حول قیس بن معدیکرب
لابسین دروعا کالحجر بسیط یمانی جلید شدید کانہ حجر صلب مے گوید کہ گرد قیس بن معدیکرب
فراہم آمدند وہمہ زرہ پوش وہمراہ آن سالار یمانی بودند کہ در شدت وصلابت بسنگ خارا
مے ماند یعنے قیس بن معدیکرب کندی کی گرد اکٹھی ہوئی اور حال اونکا یہہ تھا کہ زرہ بکتر پہنے
ہوئی اور ایک ایسی یمنی رئیس کی ہمراہ تھی جو کڑی پتھر کے مانند تھا قال وصفیت من الفوارس
لانتہاہ الابیضۃ عند علاء الصفیت بالمہملۃ فالفوقانیۃ کنایۃ عن سید الشجاعۃ ورفعہ علی الابتداء
وتنکیرہ للتعظیم والتکثیر والعوانک جمع عانکۃ من عنکت المرۃ علی زوجہا اذا نشزت وعضلت امرہ
ویکنی بہ عن المحن المکرثۃ ویکنی بابن العانکۃ عن الکریم الشجاع کما یکنی عنہ بابن حرۃ بتقدیر المضاف
والمعنی المنع والجملۃ الفعلیۃ صفۃ للمضاف المحذوف المضاف الیہ للصفیت والبیضۃ نعت کنیۃ ومعنی اضافۃ الکنیۃ ان یکون ذات
ورع وعفافیۃ وبیضات لامعۃ والرعلاء بالمہملتین تانیث الارعل وہو ان یحمق ولعلہ کنی بہا
عن الکنیۃ التی لایخاف العواقب وہو من لوازم الشجاعۃ ومنہ قولہ تعالی ولایخاف عقباہا اے
عقبی الامر وقیس بن معاد الممدۃ بطویلۃ مے گوید کہ مخبر آنہا این است کہ گروہ عظیم از لشکریان
زمان کریہہ کہ دماغت او بجز لشکرے نتوانست کرد کہ زرہ ہای رخشان وخودہاے تابان
داشتہ باشد واز انجام کار نیندیشد ودراز و بسیار باشد بعزم فاسد فراہم آمدند یعنے
اونمیں سے ایک یہہ ہے کہ ایک بڑا غول اچھی اچھی عورتوں کی پوتوں کا جنکو ایسے لشکر کی

شقاوت و ولایت بدان دقوعه مے گوید کہ پیشوای آنان گردید و یا این کہ آب و خرما ہمرا نیش
یا ہمراہ ایشان بود و آنچنیہ کہ خدا مے خواہد بظہور مے آید و بخبتان شود از وقوعش
میسوزند و میبخبت یعنے پہرہ اگی بڈھا یا او نکو روانہ کیا اور حال یہہ کہ پانی اور چھوارے ساتھہ
اوسکی یا ساتھہ او نکے تھی اور حق یہہ ہے کہ خدا کا کام پورا ہوتا ہے اور شامت کے مارے بدبخت
چلتے رہتے ہیں قال اذ تمنونھم تخضم غروا فاقتھم الیکم امنیۃ اشراء
منصوب بفعل محذوف و الغرو مصدر غرۃ اذا خدعہ و نصبہ علی انہ حال من الضمیر المنصوب
فی تمنونھم یعنی خادعین بدلیل قولہ تکم و امنیتھم ہم خادعین و لم یدعوکم الضمیر الرفع فیہ بمعنی خدعین و ہذا احتمل العینین الاخیرتین
منھما او مخدوعین بشوکتکم و یدل علیہ قولہ امنیۃ اشراء فان الاشر یکون مخدوعا و السوق منقبض
العقود و الامنیۃ ما یقدرہ الانسان فی نفسہ و الاشر افتعال من الاشر و ہو البطر و المرح فارسیہ
فریبگی و مال مستی و ہنیدہ انانا و او چنین بقول اذکروا اذ کنتم تمنونھم خادعین علے ان یاتوکم علے
غرۃ و خداع لیکون لکم عذرا و قد کنتم مخدوعین بسلاحکم و شوکتکم فاقتھم الیکم امنیتکم التے کانت
نامشیۃ من بطرکم مے گوید کہ یاد کنید آنرا کہ شما آرزوے ایشان چنین میکردید کہ ظاہر و باہر سیاہ شما کہ در صورت
خرابی شما را غدر خواہند دید و ما فریفتہ شوکت خود فریفتہ بودید چنانچہ آرزوے خراب شما ایشان را بجانب شما
روانہ گردانید معنی تم جب کی بات یاد کرو کہ تم یہہ آرزو کرتی تھی کہ وہ کہلم کہلا نہ آویں تاکہ اگر
ایسی ویسی ہو جاوے تو کوے عذر قایم رہے و یا تم دہوکہا کھاے ہوے تھے اور اپنے شان و شوکت
پر اترا تی تھے سو تمہارے آرزو نی جو اوچی پن سے تھی او نکو تمہارے طرف چلتا کیا قال لا غرو لکم
غرو او لا کون رفع الا ان تخضھم و النصب غرو ا علے المصدریۃ و الا ان الشرا

بنفسه فلا یوجد فی الکتب لکن تتبعی قاصر لعبیر بنے تغلب و بین علی عمرو بن ہند فیقول اذکروا اذ انزل
ہذا الملک واخوہ النعمان قبۃ میسون بنت ملک غسان فی الارض العالیۃ او المکان العالی فکان اقرب
دیار نزولها موضع الاعوص مے گوید کہ یاد کنید آن روزرا کہ خود این پادشاہ و برادر عزیز او
نعمان قبہ میسون دختر شاہ غسان را بر مکان بلند فرود آوردند پس اقرب مقامات نزول او موضع
اعوص بود یعنے تم جبکے بات یاد کرو کہ آپ اس پادشاہ نے یا اوسکے بھائی نعمان نے شاہ غسان
کے بیٹی میسون کا ڈولا ایک اونچی جگہ پر اوتارا پہر سب مکانوں سے بہت قریب موضع اعوص تھا قال
فباتوت له قراضبة من کل حی کانهم انقاء الساد ے الاجتماع ومنه تاوت الطیر اذا
اجتمعت والضمیر المجرور لمن له المستحق فی احل والقراضبة جمع قرضاب بالقاف فالمهملة فالمعجمة
فالموحدة اللص الغقیر والحی القوم والضمیر المنصوب للقراضبة الانقاء جمع لقوة وہی العقاب
وہو طایر معروف یصید الارانب ونحوها وبینه وبین البازی عداوة ویکون اکبر منه وقیل فارسیه
شاہین ولیس بذاک وجملة التشبیه نعت قراضبة یقول فاجتمعت له لصوص فقراء من کل قوم کانهم عقبان
تطلب الصید مے گوید کہ پس از برائے او از ہر گروہ این چنین غارتگران گرسنہ چشم فراہم
آمدند کہ بسان عقابان شکار جو بودند یعنے ہر خاص اوسکے لئے ادہر اودہر سے ہر قوم کے
بھوکے لٹیرے اکٹھے ہوئے جو عقابوں کے مانند تھے قال فهذا هم بالاسوین والامر المبلغ الشفی
به الاستشفاء یقال هذا هم اذا نقدهم ومنه الهادے ویجوز ان یکون بمعنے ارسلهم والاسوان
المار والتمر والظرف حال والمبلغ بالفتح البالغ النافذ لامنیه شئے وشفی به کرضی حزن به
واغتاظ یقول فنقدهم او ارسلهم بالمار والتمر وامر الله بالغ نافذ لامنیه مانع ونیاظ به الذین

ضمیر المفعول ۱۵ ؎

من ثاره ولا ولیته وهذا فی حق القاتل وذلک فی حق المقتول فاذا وجد فی بعض النسخ من مطلول
علیه خطاء فان یستغلیه ح یکون قاتلا المقتولا واصیب مجهول من اصابه اذا اراده قال تعالی حیث اصاب
اسه اراد وفی الاغانی توالی العفاء والعفاء للدرس وسمعته بعفاء الکلوم ویکون بالدیات یقال
الکلوم اذا اخذت دیاتها قال زهیر تعفی الکلوم بالمئین فاصبحت وانما عیهم بالان هدر دم المقتول
کان اشد عارعندهم یقول ومن قتلوه من تغلبی فهو مطلول علیهم حیث طلبوا خذ ثاره ولا بتیه حین اراد تعفی الکلوم
بالدیات وتوانی العفاء یعنی گوید که هرکه از بنی تغلب بدست ایشان کشته شد خون او باطل شد و وقتیکه
زخمهای خونهای آنها را پیشیت و نابود کردند خونهایش هم گرفته نشد یعنی
تغلبیون هر که را که کشتند خون او ضایع گیا و چون زخم خونهارا بدیه میدادند برابر میشمردند
زخم خونها را چون کسی نزد ایشان بات او سکے پوچھی قال اذا حل
العلیاء قبة میسون فادنی دیارها العوصاء منصوب بفعل محذوف واحل
معناه انزل واسکن والمسکن فیه لعمرو بن هند علی ما نقل فی الاغانی من انه اغارت هوازن علی
بعض مواشی الشام فقتلوا ملکا من ملوک غسان وانقذوا امرأ القیس بن المنذر واخذ عمرو بن هند
مکانه ذلک الملک یقال لها میسون ولاخیه علی النعمان بن المنذر علی قول بعضهم حیث قال وجه عمرو بن هند
اخاه نعمان الی الشام بعد ما قتل ابوه المنذر وبالجملة کان ذلک باعانة من بکر والعلیاء الارض العالیة و
راس الجبل منصوب علی الظرفیة یقال حل البلد واحل البلد ومنه قوله تعالی واحلنا دار المقامة والقبة
البناء المستدیر وتصغیرها للتحقیر منصوب علی الحالیة والفاء للترتیب والادنی الاقرب والدیار جمع دار
والمجرد والمیسون والعوصاء لهملتین لعلها اراد به الاعوص وهو موضع فی بلاد باهلة واما العوصاء

تعین باغ قتل ہذا فی مرج علیبۃ قیل انہ ظفر الحارث والاول اشہر وتعلب والرعاء بالکسر جمع الراعی قال تعالی غیر ناظرین صیدہ الرعاء وفی ہذہ الکلمۃ تعریض وتغییر لنسبۃ تغلب وعمرو بن ہند علیہم ما علیہم لما علیہم عمرو بن ہند علی ان یاخذ ثار المنذر قالوا لیظن ابن ہند انا رعاء لیقبل علینا یتیمۃ بنی تغلب مثل التکالیف التی قاساہا تومناحین سار المنذر لقتال عدوہ بل نحن رعاء لعمرو بن ہند حتی لم یکن لنا تبعۃ من مقاساتھا اے ما قاسیتموہا وقد قاسیناہا ولم نکن لہ رعاء ہمے گوید کہ آیا شما محنت ہائے قتل او دراں روز کشیدید کہ منذر لخمی بجنگ حارث غسانی روانہ شدہ بود یا ما شبانان عمرو بن ہند بودیم غرضکہ شما محنت ہائے آنروز نہ کشیدید وما کشیدیم وما شبانان عمرو بن ہند بودیم یعنی کیا تمنے ہمارے قوم کی رسی تکلیفیں اوٹھائیں جبکہ منذر لخمی حارث غسانی سے لڑنیکو گیا تھا کیا ہم عمرو بن ہند کی چرواہے تھے قال ما اصابوا من تغلب قتیل فمطلول علیہم اذا اصیب العفاء ما موصولۃ بمعنی من متضمنۃ لمعنی الشرط ولذلک دخلت الفاء فی خبرہا وروی من اصابوا وتقال اصابہ اذا ضربہ بحجر او قتل او نہب ونحوہا والضمیر المرفوع فی الفعل لیس لاہل عنان فان بنی تغلب لم یشہدوا تلک الحروب حتی یقتل احد منہم ویطل دمہ بل ہو لعمرو بن ہند واتباعہ قال فی الاغانی دعا عمرو بن ہند بنی تغلب بعد قتل المنذر علی ان یاخذ ثارہ من اہل عنان فقالوا لا نطیع احدا من آل المنذر انطیل ابن ہند اثار رعاۃ فغضب عمرو بن ہند وجمع جموعا کثیرۃ وقسمہم لا یغزو احدا قبل تغلب فہزمہم وقتل منہم کثیرا حتی استطعنہ من کان معہ فامسک عنہم ثم طلبت دماء قتلاہم وذلک قول الحارث ما اصابوا من تغلب الخ وضمیر المفعول محذوف والاصل ما اصابوہ ومن بیانیۃ ویقال طل دمہ مجہولا اذا ہدر بان لم یوخذ ثارہ ولا بدیتہ ویقال طل علیہ دمہ اذا لم یوخذ

لہ عمرو ابن ہند ملک من ملوک الحیرۃ وہو ابن ماء السماء

الذی یقیر مثلا اسد جبل عظیم ولا ارض خشنة ذات حجارة سے گوید کہ ہر کہ از ما بگریزد سر کوہ
بلند و زمین سنگلاخ او را نجات نمی دہد یعنے جو کوے ہم سے جان اپنی بچا کر بھاگی تو بڑے پہاڑ کے
چوٹی اوپر تہریلی زمین اوسکو بچا نہیں سکتے قال ملک اضرع السبریة لا یوجد فیها الما
لدیه کفاء مرفوع علی الخبریة من محذوف وهو اما ضمیر او اسم اشارة والمرجع او المشار الیه
حمر بن هند واضرعه اذله وروی اصلع السبریة وهو افعل صفة من صلع اذا اشتد وقوی خبر محذوف
والجملة نعت ملک والبریة الخلیقة فعیلة من برء الله اذا خلق والمجرور فی فیها له والکفاء کسحاب المثل
المساوی یقال هذا کفاءه وکفوه وعنی بما لدیه الشدة والجلادة فانه کان شدیدا جلیدا اولد القب
بمضرط الحجارة یقول هذا ملک اذل کل الخلایق بقهره وقسره او هو افواهم واشدهم لا یوجد فی الخلایق مثل لما
لدیه من الشدة والجلادة سے گوید کہ عمر بن ہند پادشاہی است کہ ہمہ خلایق را منقاد و مطیع خود
گردانیدہ و یا او اقوے و اشد ہمہ دنیاست و در تمام دنیا مثل قوت و جلادت او یافتہ نمی شود
یعنے یہ وہ پادشاہ ہے جسنے سارے خدائی کو مطیع اپنا بنایا یا وہ سارے دنیا سے بڑا
زبردست ہے اور جو بات اسمیں ہے وہ کہیں پائے نہیں جاتے قال کنکا الیف قوسا
اذا غزا المنذر هل لخن لابن هند رعاء الکاف اسمیة ومحلها النصب علی المفعولیة
والظاهر انه اراد بقومه بنی لشکر بن بکر ویجوز ان یکون مراده الکشر بنی بکر فان بعضهم کبنی حنیفة
لم یکونوا مع المنذر وانما اراد بالمنذر المنذر بن ماء السماء ابا عمرو بن هند ولا یبعد ان یراد به المنذر
ابا صعصعة بن المنذر بن ماء السماء اخو عمرو بن هند وکان ملقبا بالاسود وذلک لان کلا منهما کان
قد سار لقتال الحارث الاعرج الغسانی ملک الشام الا ان هذا المنذر سار بعد ما قتل ابوه فی

الحرم وہی شوال و ذوالقعدۃ و ذوالحجہ و المحرم قال تعالی و منہا اربعۃ حرم و کانت العرب لا یغزون و لا یقاتلون فیہا و بنات مرسناء تیم فانہ تیم بن مرۃ و الجملۃ حال من ضمیر المتکلم فی احرمنا یقول ثم اغرنا علی بنی تیم فدخلنا فی الاشہر الحرم و قد کانت بنات مرین اذای نساء تیم اما رسنیا سے گوید کہ بعد ازان بر بنی تیم افتادیم و دست غارت بکشادیم و داخل شہور حرام و قتی گردیدم کہ زنان بنی تیم در میان ما کنیزکان بودند یعنے پہر ہم بنے تیم پر پہلے اور بڑے گھر سے ہاتھ مارے پہر حرام مہینون مین ایسے حال مین داخل ہوئے کہ بنے تیم کے عورتین ہمارے لونڈیان تہین قال لا یقیم العزیز بالبلد السہل و لا ینفع الذلیل النجاء الاقامۃ السکون یقال اقام بالمکان اذا سکن فیہ و دام و البلد القطعۃ من الارض و من خیر البلاد المسجد و اکثر ما یستعمل فیما کان منہا معمورا و ذلک یقال للدار و المصر و القریۃ و العزیز نقیض الذلیل معروف و السہل اللین الضعیف و النجاء الہرب و الاسراع فیہ و لبسیت حزج مخرج المثل یقول لا یسکن العزیز من الرجال فی البلد السہل الذی لا یلایم شانہ و لا ینفع الہرب الذلیل فانہ ذلیل حیث یکون سے گوید کہ مرد عزیز در مقام ذلیل اقامت نہ کند و مرد ذلیل اگر بختیر ہو دے نہ دہد یعنے عزیز آدمی ذلیل جگہ مین نہین ٹہرتا ہے اور ذلیل آدمے کو بہاگنا نفع نہین دیتا ہے قال لیس ینجی الذئب یوامل منا اس طود و حرۃ رحباء کلہ لیس منہا یعنے ما اولا ینجی من الانجاء و ہو ال و وارل فر و منہ المؤمل معناہ المفر قال تعالی لن یجدوا من دونہ موئلا و اس الشیء اعلاہ مرفوع علی انہ فاعل الفعل الذی فی الطود الجبل العظیم و الحرۃ بالفتح الارض الغلیظۃ الرحباء بالمہملۃ فالجیم الارض الخشنۃ الکثیرۃ الحجارۃ و خصہا بالذکر لان رأس الجبل لا یصعد الیہ و الارض ذات الحجارۃ تتعذر قطعہا یقول لا ینجی

لیا نہیں گیا اور مردی پڑے ہیں اور وہ تم میں سے ہیں اور بہت سے کشتی ایسے ہیں
جنکا بدلا لیا گیا اور وہ زندہ ہیں اور وہ تم ہی میں سے ہیں قال او تقسم فالنقش بحشیم
الناس وفیہ الاسقام والابراء عطف علی تبشتم والنقش فی الاصل اخراج
الشوک من الرجل ونحوہا واستعیر لغایۃ البحث فان الشوک لا یخرج بسہولۃ وحشیم الامر تکلفہ
علی جہد ومشقۃ والاسقام والابراء یحتملان ان یکونا مصدرین وان یکونا جمعین ومفرد الاول
سقم والثانی برء والاسقام مصدر اقلیل قال فی الصراح واسقمہ اللہ والجملۃ الظرفیۃ حال
من الضمیر المنصوب یقول او ان بحثتم غایۃ البحث عنا فذلک امر صعب یتکلفہ الناس
وفیہ اسقام لبعض وہو من یکون علیہ البحث وابراء لبعض وہو من یکون ہو لہ فلا تبحثوا عن شئے
مے گوید کہ یا اگر تفتیش و تفحص کنند پس او دشوار ہست چہ مردمان تکلیف تفحص مے
کشند و دران برائے یکی ضرر است و برائے یکی منفعت چہ یکی غمگین و دیگرے شادان
مے گردد یعنے اگر تم بہت سی چھان بین کرو گے تو بہت مشکل ہو گی اسلئے کہ آدمی بہت سی چھان بین
میں تکلیف اوٹھاتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اوسمیں بعضوں کے لئے رنج اور بعضوں کے لئے خوشی ہے قال او سکتم عنا فکنا
کمن اغمض عینا فی حفنہا الاقذار یقال سکت عنہ اذا لم یبحث عن حالہ
واعرض عنہ بالسکوت والاغماض معروف والحفن غطاء العین من اعلی واسفل فاترجمہ
پردہ چشم ہندیہ پوٹا والاقذار جمع قذے فارسیہ خاشاک ہندیہ تنکا والجملۃ
الظرفیۃ نعت عینا یقول او ان لم تبحثوا عنا وسکتم فی انفسکم فکنا لکم مثل رجل
اغمض عینا فی غطاء ہا اقذار یتا ذے بہا اے لا یذہب ما فی صدورنا من العداوۃ

ولیسا من المواضع التی وقعت الحرب فیہا بین بکر وتغلب فانہا خمس لا غیر عنیزۃ تصغیر
عنزۃ وہی الجماعۃ من الرعاء کجہینۃ ولم یکن یومہا لاحد منہم وواردات وکان یومہ لتغلب علی بکر وحنو بالمہملۃ
فالنون بالکسر وکان لبنی ثعلبۃ من عکابۃ من بکر علی تغلب وبطن السرد ویقال لہ القضیبۃ والقضیبات
مصغرین وکان لتغلب علی بکر وقضیبۃ بالقاف فالمعجمۃ المشدودۃ بالکسر ویقال لیومہ یوم الحائر
وکان لبکر علی تغلب ولعلہما موضعان وقعت بینہما الحرب بین بکر وتغلب وبین زہیر بن جناب
الکلبی وکثرت القتلی فی تغلب وذہب وماء ہم ہدر احیث لم یوخذ بثارہم ولا یدیہم والفاء
فیہ بمعنی الی وقد صرح بہا فی حدیث حرام ما بین عیر الی ثور والمجرور فی فیہ للوصول والظرف
خبر مقدم والجملۃ جزاء الشرط والاصل ففیہ الاموات ولکن حذفت الفاء ضرورۃ کما فی
قول الہندلی ع مطبعۃ من یابہا لایضیرہا ای فلا یضیرہا وغنی بالاموات منہم
القتلی الذین لم یوخذ بثارہم وبالاحیاء القتلی الذین اخذ بثارہم فانہم کانوا یزعمون
ان القتیل الذی یوخذ بثارہ یکون حیا وفی قبرہ نور والذی لا یوخذ بثارہ فہو
میت وفی قبرہ ظلمۃ یقول ان کشفتم عما بین ملحۃ الی الصاقب من الارض فیوجد فیہ الاموات
من القتلی الذین لم یوخذ بثارہم وہم منکم واحیاء من القتلی الذین اخذ بثارہم وہم
منا یعنی کہ اگر شما ہمہ زمین را از وادی ملحہ تا کوہ صاقب بکشایید پس دران کشتگان
ہستند کہ عوض ایشان گرفتہ نشد وآنان از شما ہستند وکشتگانید کہ عوض ایشان گرفتہ
شدہ زندہ ہستند وآنان از ما ہستند یعنی اگر تم وادی ملحہ سے لیکر کوہ صاقب تک
گڑھی مردی اوکھاڑو تو بہت سے کشتی اوسمین ایسے ہین جنکے خون کا عوض نہین

مقسط وافضل من تمشے ومن دون ما لدیہ الثناء المقسط العادل بقول ملک
عادل وافضل من تمشے علی الارض وتقصیر الثناء مما لدیہ من الخصال الحمیدۃ میگوید کہ
ین پادشاہ دادگستر و بہترین ہمہ مردمان است وآنچہ کہ باو از کمالات ومحامد است
ثنا نمی بداہنانے رسد یعنے یہہ پادشاہ منصف اور سارے آدمیونمیں سے اچھا ہے اور
وے آدمی اوسکے کمالون کی موافق اوسکو سراہ نہیں سکتا ہے قال ایما خطبکم اردتم فاوحی
الینا تشفی بہ الاملار ایما منصوب علی انہ مفعول اردتم او مرفوع علی ان یکون الضمیر المنصوب
محذوفا وکلمۃ ما زائدۃ والخطب بالضم الامر وشبہ القصۃ وادے الشی الیہ اذا قالہ لہ او فعلہ بہ
علی تم وجہ وتشفی علی صیغۃ المؤنث الغائب مجہولا ورفعہ علی الاستیناف کما یقال قم یدعوک
الامیر کانہ جواب وسوال والاملار جمع ملاء وہم اشراف القوم وکنے بشفاء ہم عن زوال شکوکہم
فان الشک مرض یخاطب الاراقم علی سبیل الالتفات من الغیبۃ الے الخطاب ویقول ای
امر اردتم وادے امر اردتم ادارہ فادوہ لیسنا تشفی بہ اشراف القوم من مرض الشک میگوید کہ
ہر امرے کہ شما خواہید و پیش کردن او شمار امنظور باشد برما پیش کنید حاضران مجلس
کہ اشراف وکرام ہستند بآن شفای کامل خواہند یافت وشکوک وشبہات ایشان زایل خواہد گردید
یعنے جو بات تم چاہو وہ بلاشک ہمارے سامنے پیش کرو ہمارے آدمیون کی شک شبہہ
جاتی رہینگے قال ان نبشتم ما بین ملحۃ فالصاقب فیہ الاموات والاحیاء
النبش تقدیم النون علی الموحدۃ فالمعجمۃ کشف القبور والبحث عن المستور وما موصولۃ وملحۃ
بالکسر غیر منصرف واد والصاقب بالمہملۃ فالقاف فالموحدۃ جبل معروف کانت بہا

او التفریق علی ان یکون مصدرا مجهولا و یکون هو مرفوعا علی الابتداء و الظرف خبره المقدم
و الجملة استئنافیة علی ان یکون دعاء للخیل و المسکن فی ثانی للخیل و منصوبا محذوف و لا یبعد
ان یراد به المتعدی المعروف و یکون فاعل ثانی و ثانیه علی ان المصدر یونث و یذکر
ای و ثانی الاجلاء ای الاخراج عن البلد ای یکون لبعضها فلا یکون قادرا علی ان یخرج
مالکها عن بلده و قال فی الشرح بمنزلة ان یحول الخیل و ان ثانی لبعضها ان یحیلی صاحبها عن
اوطانه اقول ان هذا انما تیسر اذا کان الاجلاء مفعول ثانی و ح لا یکون الا منصوبا علی المفعولیة
و هو مرفوع یقول ان هذا الملک ای المنصب قدیم الحسب بمنزلة تحول الخیل فی الغزوات و
الغارات و ثانی ان تقصر و ادوتطبع غیره لبعضها الجلاء عن بلده او ثانی الاجلاء ای الاخراج
عن الوطن ای یکون لبعضها فیخرج صاحبها عن بلده ۔ ۔ ۔ گوید کہ این پادشاہ از نسل ارم
بن سام و قدیم السلطنت است و بهمراهی این چنین شاه اسپان در معارک غزوات و غارات
مے دوند از کے و کوتاہے و از فرمانبردارے غیر ابا مے کنند ہر کہ خصم آنہا باشد تا کہ
او خانمان خود دور افتادہ یا دو یا اینکہ خود خارج از خانمان کردن از ین ابا مے کند کہ برائے
خصم آنہا باشد تا کہ مالک آنہا را از خانمانش بیرون کند یعنے یہ پادشاہ ارم بن سام
کے اولاد اور قدیم سے خاندانی ہے اور ایسے ہی گھوڑے دوڑتی ہین اور کمی کوتاہے
نہین کرتے اور دوسری کے نہین مانتے اونکے بدخواہون کا خانہ خراب اور وہ اپنے
یار و دیار سے باہر ہون یا خود جلا وطن کرنا اس بات سے انکار کرتا ہے کہ وہ
اونکے دشمنونکے لئے ہو تا کہ وہ اونکے مالکون کو گھر سے باہر نکالین قال ملک

درتاه بالبهتة فالقوقانية اذله وارخاه والمويد من الامر العظيم والداهية والصمار الشديدة
سميت به لانها لاتسمع دعاء من تصليه اولا يسمع فيها بعضهم بعضاً والجار والمجرور متعلق بالفعل
فانه يقال ذل له اذ ذله ولا يبعد ان يكون حالا من مويد فان حال النكرة الموصوفة قد تقدم
قال ع لمية موحشا طلل قديم يقول عبوساً شديد الغضب على الحوادث لا ترجيه للدهر ذات
شديدة فلا يذل له ويبقى على جلادته مے گوید کہ بر حوادث زمانہ خشمگین وبجاے خود
تر شروے وچنین جرے وقوی کہ ہیچ آفت سخت اورا مطیع ومنقاد زمانہ نمے گردد
یعنے بڑا بد مزاج اور حادثون پر جھنجلانے والا جسکو کوئی سخت آفت زمانہ کا ذلیل نہ بنا سکے

قال ارمی مثله جالت الخيل وتابى لحضنها الاجلاء الارمے نسبة الى ارم بن
سام بن نوح عليه السلام واراد بعمرو بن هند اللخمى فانه من آل نضر بن ربيعة بن الحارث
بن مسعود بن مالك بن عنسم كصرد بن نمارة كثمامة بن لخم بالمعجمة بن عدے بن الحارث
بن مرة بن ادد بالدالين كصرد بن يشجب بن عريب بن زيد بن كهلان بن سبا بن يشجب
بن يعرب بن قحطان بن هود عليه السلام بن عبد الله بن رباح بن جلود كصبور بن عاد
وقيل رباح بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح عليه السلام وكنيه به عن شرافة
نسبه وقدمه ياسته والبار للسلالة وجالت من الجولان والماضى بمعنى المضارع بدليل
تابى على ان المقام مقام المدح وجلا القوم عن الموضع جلاء واجلوا اجلاء تفرقوا منه و
قد يفرق بانه يقال جلوا اذا تفرقوا من الخوف واجلوا اذا تفرقوا من القحط ويقال اجلاهم
اذا اخرجهم عن بلدهم وبالجملة انه لازم ومتعد والظاهر ان المراد به التفرق عن البلد او

سکے اور حال یہ تھا کہ اوسمین خود بینے اور خود نمائی سمائی ہوئی تھے قال فکان
المنون مردے بنا ارعن جونا نیخاب عنہ العمار الفار للتعقیب والمنون الدہر
ومنہ ریب المنون اے حوادثہ وتردے من ردے سجحر کرنے اذا رجع بہ والارعن
الجبل المرتفع الذی لا انف متقدم استعار للجیش عندہم قال الحماسی ع الی معاد ارعن مکفہر
قال خداش بن زہیر ع وجنا ہم بارعن مکفہر منصوب علی انہ حال من الضمیر المجرور فی
بہا والجون بفتح الجیم یقال للابیض والاسود والجیش یوصف بکلیہما یقال کتیبۃ خضراء وجاؤا
اذا کانت ذات آسنۃ وصدید وکثرۃ کثیرۃ ویقال کتیبۃ شہباء اذا کانت ذات دروع
لامعۃ وآسنۃ صدیدۃ وسیوف صقیلۃ والانجیاب الانشقاق والعمار السحاب المرتفع وکنے
بانشقاق السحاب عنہ عن ارتفاعہ بحیث یخرج راسہ منہ ویقال قد انشق عنہ الارض
اذا خرج منہا یقول فکان الدہریے الناس نبا ونحن جیشیں کجبل مرتفع ابیض واسود
ینشق عنہ السحاب المرتفع فیخرج راسہ منہ سمجھ گوید کہ پس گویا کہ زمانہ مردمان را بمانیزند
وحال این است کہ ما مثل کوہی ہستیم کہ سفید و یا سیاہ است وچندان سر کشیدہ کہ
ابر بلند از و شکافتہ میشود یعنے پھر گویا زمانہ لوگون کو ہمارے ساتھہ مارتا ہے اور حال
یہ ہے کہ ہم ایک ایسے اونچی کالی یا دھواں پہاڑ کے مانند ہین جسکی چوٹے بڑے اونچی بادلون
کو چیرکر باہر نکل گئی ہے قال مکفہر اسے علی الحوادث لا تزدد للدہر موید صماد
ذو البطش الشدید العنیفۃ الغضبان وہو من صفات الشبہ اے الجیش واکثر ما یستعمل
مع الارض لمادۃ الجیش کما فی المصراعین المذکورین وعدے بعلی لتضمنہ معنی الغضب

محکم لا یوصل الی جوفہ والفعاء بالقاف فالمہملتین فعلاء من القعس وہو خروج الصدر ودخول
الظہر ویکنی بہ عن الابار ولتکبر والجملۃ الفعلیۃ حال یقول فغبتنا مع وشیہم بنا وتقوّلہم علینا ما
ما کنا من بغضہم وعداوتہم ترفعنا الی المکارم والمعالی حصون منیعۃ وعزۃ ابیۃ ہمے گوید کہ
پس با وصف بدگوئی وعیب جوئی ایشان برہمان بغض وعداوت کہ میان ما وایشان بود
قایم و ثابت ماندیم وحال این بود کہ جاہاے استوار وآبروی نخوت شعار ما دم بدم ما را بلند میگردانید
یعنے پہر ہم باوجود اونکے جوڑون کی اوسی عداوت پر جمی رہے جو ہمارے اونکی چلی آتی تہی
اور حال یہہ تھا کہ ہمارے کوٹ اور گڈہ اور ہمارے بڑے بات ہمکو دم بدم بڑہاتی تہے
قال قبل ہذا الیوم بیضت بعیون الناس فیہا التغیط وابار کلہ ما زایدۃ فحشت
بین المضاف والمضاف الیہ وبعض متعدّ بنفسہ فالبارد خشۃ علی المفعول زایدۃ ویکنی
بتبیض العیون عن الاعماء فان ابیضاض العین کنایۃ عن العمی قال تعالی وابیضت عیناہ اے عمی
ثم قال فارتد بصیرا والمستکن فی الفعل والمجرور فی فیہا للغرۃ والتغیط بالمہملتین بینہما تحتانیۃ
ان یکون الانسان طویل العنق ویکنی بہ عن التکبر فان المتکبر یمد عنقہ ویقال عنز اعیط اذا
کان ابیا منیعا والاباء الکراہۃ والعصیان والجملۃ الظرفیۃ حال من المستکن فی بیضت
یقول قبل ہذا الیوم اعمت غرتنا عیون الناس حیث لا تستطیعون ان ینظروا الینا وقد
کان فیہا تکبر وابار ہمے گوید کہ پیش از امروز آبروے ما آب وتاب ما چشمہاے مردمان را
کور گردانید چنانچہ نگریستن ما نمی توانستند وحال این بود کہ خود او تکبری وعصیانی داشت یعنی
آج سے پہلے ہمارے چمکتے دمکتے عزت نے لوگونکی آنکہون کو اندہا کیا چنانچہ وہ ہمکو دیکہہ

عمرو بن کلثوم التغلبی فانہ کان وشے بھم عند عمرو بن ہند والمراد بعند عمرو بن ہند وہل للاستفہام
ومعناہ النفی والجملۃ معترضۃ بین النداء والمفعول وبالندا رہوفی ابیت الآتی یقول یا ایہا الذی ینطق بالوشے
عند عمرو بن ہند ویبلغہ عنا بالتقریش ولیس لہ بقاء فان الکذب لا یبقی ولا یدوم مے گوید کہ اے
آنکہ پیغام بن ہند ازما کلمات دروغ را آراستہ پیراستہ میرساند واین را بقائی نیست چہ دروغ از
خود مے کشاید یعنی ای وہ کہ عمرو بن ہند کے کانون مین ہمارے طرف سے پہونکتا ہے اور چھوٹی
چھوٹی باتین بڑے ٹیپ ٹاپ دیکر سناتا ہے اور چھوٹ کی پانو نہین ہے قال لا تستخلنا علی غرائک
انا طالما قد وشے بنا الاعداء خالہ حسبہ وظنہ حذف مفعولہ الثانی ولا یحذف الا علی
قلۃ نص علیہ الرضی والغرار بالفتح اسم الاغرار وہو الحث علی الضرر والایلام وانا بالنصب
بتقدیر اللام وبالکسر علی الاستیناف وبنا متعلق بوشے فان الوشے یتعدے بالباء یقول
لا تحسبنا خاشعین اذلۃ علی اغرائک عمرو بن ہند علینا بالوشی والقول الباطل لانا اوفانا وشے
بنا اعداء نا قبلک فلم تخشع لہم شیئا مے گوید کہ تو این گمان مبر کہ ما بر اغوائے
واغوائے تو کہ بخدمت عمرو بن ہند آنرا بکار می بری سر فرو آریم و دست زاری پیش
ہمچو تو ئی بداریم چہ پیش ازین ہم بدخواہان ما غمازے کردہ اند و با ہمان شان و شوکت
خود بودہ ایم یعنی تو یہ نہ سمجھنا کہ ہم تیرے ان باتون سے کہ آج کل تو عمرو بن ہند کی کان
بھر رہا ہی تھوڑے بہت دب جائینگے چنانچہ پہلے اس سے ہمارے بیری برا چاہنی والون
نے بادشاہ کے کان بھرے مگر ہم ویسی ہی ٹکری رہے قال فقینا علی الشناءۃ تنتمینا
حصون وعزۃ فعار الشنارۃ البغض والعداوۃ ونماہ رفعہ والحصن کل موضع

یقال اجمع امرہ اذا عزم علیہ قال تعالی اذا اجمعوا امرہم وہو لیس بمعنی الاطباق کما توہمہ
بعضہم فانہ رح یعدی بعلی والعشار بالکسر ممدودًا ما بین المغرب والعتمۃ وقیل انہ من بزوغ
الشمس الی طلوع الفجر وصیح الرجل اذا دخل فی الصبح والضوضاء بالمعجمتین کثرۃ الاصوات
ولہم حال منہ تقول عزموا علی امرہم المقدر فی انفسہم عشاء فلما دخلوا فی الصبح دخلت فیہ ہم
کثرۃ اصوات مختلفۃ اے کثروا بالاجتماع سے گوید کہ ہنگام عشا عزم امر مقصود کردند و
وقتی کہ داخل بامداد شدند شور عظیم ایشاں ہم داخل بامداد گردید یعنے رات کے وقت
ایک بات اونہون نے جی مین ٹھانی اور جب تڑکا ہوا تو وہ اکٹھی ہوئے اور بہت بڑا
شور مچایا - قال من منادو من مجیب ومن یصہال حنین خلال ذاک الرغاء
من بیانیۃ وہو بیان الضوضاء ومنادو مجیب کلاہما بتقدیر المضاف والتصہال صوت
الفرس وخلال الشئ بالکسر وسطہ ومنہ خلال الدیار وذاک اشارۃ الی مجموع الاصوات و
الرغاء بالراء المہملۃ والعین المعجمۃ کغراب صوت الابل ومنہ قولہم لا راغیۃ فیہا ولا ثاغیۃ
یقول اصبحت لہم ضوضاء من صوت منادو وصوت مجیب وصوت فرس فیہا صوت
الابل سے گوید کہ شور ایشاں از بانگ آواز کنندہ و بانگ جواب دہندہ و بانگ اسپان
کہ دران بانگ شتران بود مخلوط و مولف بود یعنے صبح ہوتی ہے شور اونکا اوٹہا
جسمین پکارنے والون اور جواب دینے والون کی آواز یں اور گہوڑون کا ہنہانا اور اونٹون
کا بڑانا تہا قال ایہا الناطق المفرش عنا عند عمرو وہل لذاک بقاء النطق ہوا تکلم با
بعید فی الحجۃ وفرش الکلام زینہ وزخرفہ وعدے یعنی تضمنہ معنی التبلیغ وعنی بہ

منابذی الذنب ولا ینفع الخلی الخلاء ہذہ الجملۃ بیان لقولہ یعلون علینا والخلی البری من الذنب والخلاء البراءۃ منہ والجملۃ اعتراض علی مذہب الزمخشری یقول یخلیون الذی ہو بری من الذنب منا ممن ہو مذنب من غیر ما ولا ینفع البراءۃ البری اذا سمع قول الوشاۃ وعمل بہ وفیہ تعریض بعمرو بن مندقانہ کان یسمع قول بنی تغلب ویؤثرہم علی بنی کبر مے گوید کہ بیگناہان ما را بدان گنہگاران مے آمیزند کہ از ما منتقند مگر بیگناہی بیگناہان را سودے نمیدہد چہ قول مخالفان شنیدہ میشود و بآن کار بستہ مے گردد یعنے وہ ہمارے بیگناہوں کو پرائی گنہگاروں سے ملاتے ہیں مگر جہاں لگائی بجھائی والوں کے سنی جاتی ہیں وہاں بیگناہی کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے قال زعموا ان کل من ضرب العیر موال لنا وانا الولاء اختلف فی معنے قولہ من ضرب العیر بسبب اختلاف معنی العیر حتے قیل ان من کان یعرف ہذا البیت قد ذہب ولا یکن یستفاد من القاموس ان من ضرب العیر کنایۃ عن الناس حیث قال وما ادرے اے من ضرب العیر ہوای اے الناس ہوانتہی اقول انما اراد بہ العرب الناس لان اکثرہم کانوا اہل الوبر فیضربون اوتادالخیام ایضا کانوا بصیغۃ المضارع وحشی وعنے بالموالی الاحلاف والموالی الموالات والولاء بالفتح الموالون قال فی الصراح ویقال وہم ولاء فلان اے موالون لہ انتہے یقول قالوا ان کل الناس موالون لہم فیلزمنا جرہم بسببہ مے گوید کہ آنان چنین گمان میبرند کہ ہمہ مردمان حلفاء ما ہستند و ما حلفاء ایشان ہستیم و ہر گناہیکہ از ایشان صادر مے گردد بر ما لازم مے آید یعنے اونہوں نے یہہ برا گمان کیا ہے کہ سارے لوگ ہمارے ہم سوگند ہیں اور ہم اونکے سوگند ہیں اور جو وہ کریں وہ ہم پر ہیں قال اجمعوا امرہم عشاء فلما اصبحوا اصبحت لہم ضوضاء

۱۲ انا وانا موالون

فيهوّا والانباء جمع نبأ وهو الخبر العظيم والخطب الامر العظيم وعناه اذا همه وآذاه وساره
حزنه ضد سره وكلا الفعلين مجهول والجملة نعت خطب والضمير المجرور لريقول واتانا امر عظيم من
الاخبار والحوادث يوذنيا وبخبر نامے گويد كه منجمله اخبار وحوادث بما امرے رسيده كه بدان
غمگين وگران خاطر مے گرديم يعنے منجمله حادثون اور خبرون كے وہ بات ہمكو پہونچي جسنے
ہمكو ستايا اور ہمارے جي كو دكہايا قال ان اخواننا الارقم يعلون علينا ے قيلهم اخفاء
بفتح ان على ان الجملة بدل من خطب كما في قوله تعالى وقضينا اليه ذلك الامر ان دابر ہولاء
مقطوع وبالكسر على الاستيناف فكان سايلا سال عن ذلك الامر فقال والارقم نعت آل حشيم
بن بكر واخوانه معاوية وحارث وعمرو بني بكر بن حبيب مصغر ابن عمرو بن غنم بن تغلب وقد يقال
انهم آل ارقم بن عدے بن معاوية بن تغلب وقيل انهم آل ارقم بن بكر بن حبيب المذكور ويقال لهم
الارقم كما يقال لآل اخوص بن جعفر الاحاص والاول اشهر وسموا به لان عيونهم كانت شبه
بعيون الارقم وهو عطف بيان لاخواننا وعلا عليه بغے عليه وتعدے قال تعالى ولعلا بعضهم
على بعض والقيل اسم القول كالقال ومنه كثر القيل والقال والاخفاء بالمهملة الاستقصاء في
النزاع والكلام والمبالغة والجملة الظرفية حال من الضمير في يعلون ومعنے بهم قولهم ان بنے بكر
لم يسقوا شبان تغلب فما تواعطشا يقول وذلك ان اخواننا وبنے عمنا الارقم يبغون علينا سباننا
كلاهم سے گويد كه آن اين است كه برادران ما ارقم بر ما تعدے مے كنند وحال اين است
كه در قول ايشان مبالغه بسيار است يعنے وہ بات يہہ ہے كه ہمارے چچيري بہائے ارقم ہم پر
تعدے كرتے ہين ايسے صورت مين كه اونكے كہنے مين محض مبالغه ہے قال نخاطبون الى

فلان وقیہ الشے فرع وجوہہ والصحاری الارض المستویۃ فی لین وغلظ والفضاء الخالی عن النبات
بقول وترے خلفہا اقطاع نعل من خلفہن اقطاع نعل ساقطات اظہرتہا الصحاری ورمت بہا
سے گوید کہ تو بدنبالش پارہاے نعل بہ بینی کہ پس آنہا پارہاے نعل دیگر افتادہ در دے
دشت آنہا را ظاہر کردہ یعنے او او سکے پیچھے نعلوں کے ٹکڑے دیکھے تو جنکے پیچھے اور ٹکڑے
نعلوں کے ہین جو جگہ جگہ پڑے ہین اور ریتی زمین نے اونکو نمایان کیا ہے قال اتلہی بہا
الہواجر اذکل ابن ہم بلتیہ عمیا ر یقال تلتہ بہ اذا لتبہ الہواجر جمع ہاجرۃ وہو نصف الیوم
علی السوار سمی بہ لما ان الناس یہجرون فیہا امورہم منصوب علی الظرفیۃ وخصہا بالذکر
لان العرب یفتخرون بسیرہم فیہا قال ع یطوفون الفلافی کل ہاجرۃ وعنی بابن البہم الماضے
فی الامور والبلتیہ ہی الناقۃ التی تشد علی قتب صاحبہا فتموت جوعا وعطشا وصفہا بالعمی لانہم
کانوا یشدون علیہا علی الفاکانت تعمی شدۃ الجوع والتشبیہ فی العجز والسکون فی موضع
یقول العب بتلک الناقۃ فی حر الہواجر حین یکون کل ہمام کالبلتیۃ العمیاء فلا یبرح موضعہ
سے گوید کہ من بدان شتر مادہ در عین چاشتہاے گرم وقتی کہ ہر ذی ہمت بحکم شدت
حرارت بدان شتر مادہ مے ماند کہ بر گور صاحب خود بستہ مے گردد و تشنہ و گرسنہ می میرد
لہو ولعب مے کنم یعنے مین اوس سانڈنی پر ہنستا کھیلتا عین ٹہیک دوپہرون مین
ادہر اودہر پہرتا ہون جبکہ بڑے بڑے ہمت والے مثل اونٹنی کے جوانی مالک کے
گور پر باندہی جاوے اور بھوک پیاسے مرے اپنے جگہ سے نہ ہلین قال وآتانا من الحوادث
والانباء خطب یعنی بہ ونا ء والحوادث جمع حادثۃ وہی التی تحدث یوما

خارج الکوۃ فی البیت عند وقوع الشمس علیہا فارسیہ گرد ہوا کہ بنور آفتاب از روزن پیدا می گردد
ویقال للقرب الدقیق الذی یقع علی الثیاب وکلاہما صحیح وجمعیۃ حبر کان مع وحدۃ اسمہا فصار
عندہم مثل قولہ تعالی کانہ رؤس الشیاطین یقول اذا اسرعت تلک الناقۃ فی سیرہا فقد
یا مخاطب من سرعۃ سیرہا وسعۃ خطواتہا خلفہا غبارا دقیقا ضعیفا کانہ ابخرۃ او دقاق التراب
التی تنتشر علی وجہ الارض وتقع علی الثیاب مثلے گوید کہ چون آن شتر مادہ روان ودوان
گردد پس تو اے مخاطب بجہت تیز دویدن وگامہاے فراخ نہادنش مد بنابالش تنک غبارے
بہ بینی کہ بسان گرد ہوا کہ بنور آفتاب از روزن پیدا گردد دو یا برنگ باریک خاکے کہ بر جاہاے
می نشیند مے باشد یعنے جب وہ سانڈنی جھپٹ کر چلی تو اوسکے تیز چلنے اور بڑے بڑے دگوں
کھنے سے پیچھے اوسکے ایک ایسا ہلکا غبار دیکھیے تو جیسے دھوپ کی پڑنے سے روزن دیوار
پر کچھ گرد سے دکھائی دیتے ہے یا ویسے خاک سے جو کپڑوں پر پڑتی ہے قال طراقا من خلفہن
طراق ساقطات الوبل بہا الصحراء الطراق بالمہملتین فالقاف کالکتاب القطعۃ
من جلد النعل فارسیہ پارہ نعل ونعل بعیر یکون من الجلد بحیث شد بالسیور علی الرسغ کما ان
نعل الفرس ونحوہ یکون من الحدید ویضرب بالمسامیر معطوف علی مبنیا ومن خلفہن ظرف فاعلہ
طراق والظرفیۃ نعت طراقا وجمعیۃ الضمیر والساقطات باعتبار ان لکل خف طراقا فیکون الرفقہ
وان کل طراق فی معنے الجمع باعتبار الانبزار کما قالوا فی توجیہ قولہ تعالے فسوّاہن سبع
سموٰت ان السماء فی معنے الجمع وعنے بالطراق اقطاعہا کما تدل علیہ کلمۃ ساقطات و
الوبل بہ رماہ واظہرہ رفعہ ولا ینبغی ان یوخذ بمعنے الافک والابطال فان قولہ فترے بنابہ

فالفار فعلها من السقف محرکۃ وھو الطول مع نوع انحنار سے گوید کہ بر کام خود بچنین شتر مادہ
یا سے میجوہم کہ تیز رفتار باشد و بآن شتر مرغ مادہ بماند کہ نوجوان و مادر اولاد صغار و صحرا پرورد
و دران قامت و جثہ کوتہ پشت بودہ باشد یعنے اپنے مطلب پر ایسے سانڈنی سے مدد لیتا ہوں
جو بڑی تیز چلنے والی اور ایسے شتر مرغ کی مانند ہووے جو اچھے جوان اور چھوٹی بچیوں کے مالک
اور جنگل کے پلی ہوئے اور لانبے قد والے اور تھوڑے سے کبڑی بھی ہووے قال آنست
نبارۃ وافرغھا القناص عصرا وقد دنا الامسار آنس الصوت سمعہ وادرکہ والمستکن
سے الفعل للمنقلۃ والنبارۃ الصوت الخفی وافرغھا خافہ والقناص القانص من قنصہ اذا اصادہ
والعصر العشی الی احمرار الشمس ظرف والدنو القرب والامسار الدخول فی المساء وکل العبیت نعت
منقلۃ وصفھا اولا بکونھا ام ریال فان ام الصبیان تزیدان تبلغ اولادھا اسرع ما یکون وصفھا بانھا
سمعت صوتا خفیا وافرغھا الصیاد وقت العصر وقد قرب ان تدخل فی المساء فاسرعت فی السیر
علی مزقوتاسے گوید کہ ناگاہ آوازے شنید و ہنگام عصر او را صیادی بترسانید و قریب
بود از ظلمت شام داخل گردد پس در تیز رفتاری سعی بلیغ بکار برد یعنے اوسنے آدمی کی
بھنک سنے اور شکاری کی چونکانی سے چوگنے ہوئی جب کہ عصر کا وقت آگیا تھا اور شام ہی
لگی تھی پہر اوسنے بڑے دوڑ کی تاکہ جان اوسکے بچے اور شام سے پہلے پہلے بچوں کو جا دیکھے قال
فرت خلفھا من الوقیع والربع منجنیا کانہ اھباء الفا للتعقیب والخطاب لکل
سے فرت ای نفرت والوقیع المجرد للسنام وکلت من للبیت والوقیع سرعۃ السیر والربع مفعول
بہ والمنجنیق بالمیم فالنون فیھا العذر الذی یمنع الصغیر والاھباء جمع ھبا وھو ما یسطع

الفارمندمن بالعقیق تا موضع شخصین برافروخت چنانچہ بیان روشنی صبح بلند و تابان گردید یعنے
ہندنے اوسی آگ کو بہت سے لکڑیان لگاکر موضع عقیق سے موضع شخصین تک روشن کیا چنانچہ
دیگ اوسکے صبح کی روشنی کے طرح اوبہر تے قال غیرانی قد استعین علی الہم اذا خف
بالثوی النجاء کلمہ غیر یہنا بمعنے لاکن فانہا تستعمل فی المنقطع نص علیہ الرضے وقال بیت
وکل ابی باسل غیر انہ اذا عرضت اولی الطرائد اسہل وکلمہ قد للتحقیق کما فی قولہ تعالی قد یعلم اللہ
المعوقین واستعین مضارع متکلم والغرض بیان الاستمرار والہم المقصود الاہم والثوی المقیم
کالثاوی اراد بہ نفسہ والباء للتعدیۃ والنجاء سرعۃ السیر ومنہ ناقۃ ناجیۃ ونجنۃ تقول وان بعدت
ہند عنے ونفرت منے ولاکنے انا معتاد بان استعین علی ما ہممت من امر اذا استخف الاسراع
المقیم الثاوی منے وحرکہ عن محلہ سے گوید کہ اگرچہ ہند از من بریدہ دورے گزیدہ
مگر من خوگردہ این ہستم کہ بر مطلب ستر ک خود وقتی باریے میجویم کہ من مرد مقیم را ضرورت سفر
از جا بجنباند یعنے یہہ ماناکہ ہند آب دور چلی گئے مگر یہہ دہنگ اپنا سدا سی چلا آتا ہے کہ
جب مجھہ بیٹھی بیٹھائے کو ضرورت جگہ سے ہلاوے تو میں اپنے کام پر مدد دہوند تا مون قال
یزفون کانہا ہقلۃ ام رئال دویۃ سقفار الباء للاستعانۃ وہی متعلقۃ باستعین
والزفوف بالمعجمۃ فالفائین فعول من زف النعام فی سیرہ اذا اسرع ومنہ قولہ تعالی فاقبلوا
الیہ یزفون او النہقلۃ بالکسر انثی النہق وہو الفتی الشاب من النعام والرئال جمع رأل وہو ولد
النعام ووصفہا بہ لان حب الاولاد یکون باعثا علی سرعۃ السیر والدویۃ نسبۃ الی الدو وہو
الفلاۃ وکنے بہ عن قوتہا فان الحیوان الصحرائی الضعیف فی الحضر والسقفار بالمہملۃ فالقاف

الی الشخصین

راس الجبل قرا ہا من بعید مے گوید کہ ہند پیش چشمان تو در آخر روز آتشے برافروختہ چنانچہ
سرکوہ آنرا ملند مے کند و مے نماید یعنے ہند نے تیرے آنکھون کے سامنے دن کے وقت تے
آگ جلائی چنانچہ پہاڑ کے چوٹی اوسکو او بہارتی ہے اور گہلم کہلاد کہاتی ہے قال فتنورت
نارہا من بعید نجزارے بہہات منک الصلاء یقول تنورالنار اذا راہا
من مکان بعید والخزازی بالمعجمات الثلث کجبالی جبل معروف کانوا یوقدون النار علیہ عند
حدوث امر فیجتمعون علیہ والبار بمعنے علی وبہیات اسم فعل ماض بمعنے بعد اشد البعد والصلاء
بالفتح مصدر صلے بالنار اذا اصطلی بہا واشتد فیہ وبالکسر النار وکلاہما محتمل بقول فرایت نارہا من
مکان بعید علی راس جبل خزارے بعد منک الاصطلا بہا او ملک النار اشد البعد مے گوید کہ
آتش او را بر سر کوہ خزارے از دور دیدے مگر انتفاع تو بدان آتش و یا خود او از تو بسیار دور است
یعنے پہر تونے اوسکے اگ کو خزارے پہاڑ کے چوٹی پر دور سے دیکہا مگر تیرا تاپنا اوس سے
یا وہ اگ آپ ہی تجہ سے بہت دور ہے قال او قد تہا بین العقیق فشخصین بعود کما
یلوح الضیاء المستکن فی الغفل لمند وہذا الایقاد وغیر الایقاد والاول لاختلاف الموضع
والعقیق موضع بنجد وشخصان موضع آخر وضع اسمہ علی صیغۃ التثنیۃ کالحرین والفارع بمعنے
الی وقد مر ہذا البحث فی اول القصیدۃ الاولے والعود الخشب وتنکیرہ للتکثیر والباء للاستعانۃ
ولاح الشے ظہر ولمع والضیاء الضوء وہو اقوے من النور وکذلک قال تعالی جعل الشمس
ضیاء والقمر نورا واراد بصنیع الفجر فان العرب تشبہ النار بالفجر قال الحماسی بلیت ومستبع بعد الہدو
دعوتہ بشقراء مثل الفجر ذلک وقودہا اے دعوتہ نہار شقراء تلوح کالفجر یقول وقدت

پس وادے شریب است پس موضع شعبان است پس ابلا است یعنے پہر سب سے
نزدیک روض القطا ہے پھر موضع شرب کی وادے پہر شعبان ہے پہر ابلا ہے قال ۔

لا اری من عهدت فیها فابکی الیوم وله وما یحیر البکاء الظرف اعنے
فیہا بتحمیل ان متعلق باے وہان تعلق بعہدت والدلہ بالدال المہملۃ فاللام بالفتح والتحریک ذہاب
القلب من الغم والفعل کفرح یقال دلہ اذا تحیر وحن جا منصوب علی انہ مفعول لہ او حال تاویل
المشتق وما نافیۃ او استفہامیۃ کما فی قول الزبیر رض ع وما یرد بکای زندا والاحارۃ
الرد ومنہ قولہم طمحت فما احارت شیئا اے فما ردت شیئا وما احار جوابا ماردہ یقول لا اری
الیوم فیہا من عہدت بہا ولا اری الیوم من عہدتہ فیہا فابکی الیوم من دلہ او والہا وما یرد بکای شیئا
مے گوید کہ من در موضع مذکورہ امروز آنرا نمے بینم کہ در آنہا بدو ملاقے شدہ بودم پس امروز
از درد غم مے نالم و مے گریم وحال آنکہ گریہ ہیچ سود نمے دہد چہ بر من چیزے رد نمے کند و یا چہ
رد خواہد کرد یعنے وہ مکان آج سونے پڑے ہین اور جن لوگونسے وہان کبھے ملاقات ہوئی تھی
وہ وہان نہین ہین سو غم الم سے روتا ہون اور رونا کچھ فایدہ نہین دیتا ہے یا کیا فایدا دیگا قال

ولعینک اوقدت منهدن النار اصیلا تلوے بها العلیاء البارلملاعة
ادخلت علی مشتی العین اے ملاعبۃ بخدارک وحضورک واظہرت نون تنوین ہند لانصرافہ
والاصیل آخر الیوم وردے جنسہ او ہو الآخر نقیض الاول واراد بہ آخر الیوم والنصب
علی الظرفیۃ فی کل منہما والوے بہ رفعہ واراد بالعلیاء اسم الجبل بدلیل قولہ الآتی بخزاز
وہو جبل معروف یخاطب نفسہ ویقول او قدت ہند بخدارک النار فی آخر الیوم یرفعہا

کہ بیرقہ شمار میں ملاقے ہوئی فداق کے خبر سنائی اور بعد اسکے اوسکے مقاموں میں سے
بہت نزدیک موضع خلصاے جو دہنا ربلاد تمیم میں واقع ہے قال فالمحیاۃ فالصفاح
فاعناق فنیاق فعاذب فالوفا راد المحیاۃ بالمہملۃ فالفوقانیۃ المشددۃ موضع قال
امرء القیس ع بجزع محیاۃ کان لم تقیم بہا والصفاح بالمہملتین بینہما الفا ر کلکتاب جبال بقرب
واد ے نعمان والاعناق جمع عنق وعنق الجبل باعلامنہ وفنیاق بالفا ر فالفوقانیۃ فالقاف
کلکتاب جبل والعاذب بالمہملۃ فالذال المعجمۃ فالموحدۃ موضع وجبل فان اردبہ الموضع فہو
مرفوع عطفا علی الاعناق وان اردبہ الجبل فہو مجرور عطفا علی فنیاق والوفی مقصورا موضع
ولاکنہ مدللہ ورۃ بقول فاقربہا بعد الخلصا راد المحیاۃ فالصفاح فعوالی فنیاق فعاذب فالوفی
ے گوید کہ بعد ازان اقرب مقامات ملاقات اوموضع محیاۃ است پس صفاح است پس
موضع بلند کوہ فنیاق پس عاذب پس وفا است یعنے کہ بعد اوسکے ملاقات کے سب مقاموں
میں سے بہت نزدیک موضع محیاۃ ہی پھر صفاح ہے پھر کوہ فنیاق کے اونچی مکان ہیں پھر عاذب ہے
پھر وفا ہے قال فریاض القطا فاد ویۃ الشربب فالشعبتان فالابلا راد وض القطا
وقد یقال لہ ریاض القطا موضع والاد ویۃ جمع واد وارادوبہا الوادے وانما جمعہ باعتبار
الاجزاء کان کل جزء منہ واد مستقل والشربب بالمعجمۃ فالمہملۃ فالموحدۃ تثنیۃ کمنفذ موضع قال علقمہ
ع یجل بیراد باکناف شربب والشعبتان اکثہ وضع اسمہا علی صیغۃ التثنیۃ کالبحرین و
الاخشبین والابلا رفالموحدۃ کالحمار موضع وہذا بعد الموضع المذکورۃ یقول فاقربہا ریاض
القطا وادی الشربب والشعبتان فالابلا رے گوید کہ بعد ازان موضع ریاض القطا است

المثوا یقول اجب رتنی اسماء بفراقنا ولا عرفنه ذلک فانه کمن تاویل من الثوار سے گوید که
مارا اسماء از فراق خویش آگاهی نخشید واین مضایقه مدار وچه مقیم اقامت گاهی میرنجد وتنگ دل آید
یعنے اسماء نے نکوهیدستا ہے کہ آپ ہم چلتے ہین اور اب ہمارا تہارا فراق ہے سو یہہ بات اچھی نہین
اسلئے کہ بہت سے رہنی والے رہتے اوکتا جاتے ہین قال اذ نقضا فیهنا ثم وات لیت شعری
متی یکون اللقاء یقال وتاه دبره اذا ادبر عنه والشعر بالکسر الاطلاع وحقه الاستفهام بفعوله وشیر
محذوف وکان تامه یقول اخبرتنا بفراقهاثم ولتستمادبرها فادبرت عنا ولیت اطلاعی بانه متی
یوجد اللقاء بعده حاصل لے گوید که پیشتر از فراق خویش آگاهی داد وبعد ازان پشت
گردانیده راه خود بگرفت وکاش که این میدانستم که بازکے ملاقات خواهد شد یعنے پہلے اُسنے
جانیکی سناہی پہر پیٹھ پھیر کر چلتی ہوئی اور کیا اچھی بات ہوتی کہ پھر ملنے کا پتا مجھکو لگ جاتا قال
بعد عهدلنا ببرقة شماء فادنے دیارها الخلصاء الظرف متعلق بادنت فهو ظرف
الایدان والعهد اللقاء والباء للظرفیة والبرقة بالضم الارض الغلیظة وبرقات العرب کثیرة
منها برقة شماء وقال فی القاموس برقة شماء جبل معروف وقد عدها من البرقات حیث عد
البرقات والفاء للترتیب والادنے الاقرب من الدنو وهو القرب والترتیب بحسبه والدیار
جمع دار والضمیر المجرور للاسماء والخلصاء بالمعجمة فاللام فالمهملة کحمراء موضع بالدهنا لبنی تمیم
یقول اخبرتنا بفراقها بعد ما عهدنا بها ببرقة شماء فاقرب دیارها الخلصاء سے گوید که اسماء نے
فراق خویشتن بعد ازین خبر داد که ببرقہ شماء ملاقے گردید وبعد ازین موضع اقرب مقامات
ملاقاتش زمین خلصاء است که در دهنا رہنے تمیم واقع است یعنی اسماء نے بعد اسکے کہ

اکبر بن الشیبانی ثم اخذ المنذر الاشراف من الفریقین وبعث بهم الی مکة للحلف وبعث معهم العلاق
بالعجلة التمیمی وفی ذلک یقول الحارث هذا بیت فهلا سعیت لصلح الصدیق کصلح ابن ماریة الاخصم
وقیس تدارک بکرا العراق وتغلب من شرها الاعظم عنی بابن ماریة بنت الصباح العلاق وهو المراد
بقوله طرفة فمنع العلاق منهم سعی خب کاذب شیمه فلبثوا علی ذلک ماشاء الله ثم سرح النعمان
بن المنذر المذکور رکبا من بنی تغلب الی جبل طی فنزلوا بموضع کان لبنی شیبان وتیم اللات من
بکر فذکر رکب تغلب انهم اخرجوا هم من الماء الی المفازة فماتت القوم عطشا فاتت بنو تغلب عمرو بن
هند واستعدوا علی بکر وقالوا له بکر قد غدرتم ونقضتم العهد فقالت لهم بکر انتم الذین فعلوا ذلک
واعتدیتم الباطل علینا وقد سقیناهم اذا وردوا وحملناهم علی الطریق اذا خرجوا فهل علینا ان ضلوا
السبیل وانشد الحارث هذه القصیدة یذکر فیها عدة ایام العرب یعیر بنی تغلب بعضها تصریحا
وبعضها تعریضا بهند وعمرو بن هند بانه لا یلزم بکرا ما حدث ثم تفرقوا علی هذه الحال ولم یزل فی
نفسه من ذلک شیء حتی امر باستدعاء ام عمرو بن کلثوم فوقع ما ذکر فی ترجمة عمرو بن کلثوم
قال ابو عمر الشیبانی لو قال الحارث هذه القصیدة فی حول کامل لم یکن ملوما وقد قالها علی الاتحاد
وقال الاصمعی لما انشد الحارث هذه القصیدة مرتجلا بین عمرو بن هند قام عمرو بن کلثوم واتجز
قصیدته التوتیة اے المذکورة قال الشیبانی انشد یا الحارث متونا علی قوسه لا شعر ما
ینشد من شدة الغضب هذا وحقیقة العلم عند الله قال آذنتانیها اسماء ربثا وکیل
منه التواء من الجفیف والقافیة متواتر یقال آذن به اذا اخبره والبین الفراق والثوار
بالفتح السکون والاقامة واسناد الملال الیه علی القلب فان الملال من صفات المدرک ولا ادری

اے الحلف الذی ذکر بینها وبین عمرو بن هند

ہندیہ بجو وکلمہ کل مجرورۃ عطفا علی السباع او علی خامعۃ والنسر طیر معروف یاکل الجیف فارسیۃ
کرگس وہندیہ گدبالکاف الفارسیۃ مکسورا والقشعم بالمعجمتین فالمہملۃ النسر المسن یقول ان یفعلا مایفعلان
بی من السب والشتم فلہما عذرفانی واللہ لقد ترکت ابا ہما ہضما طعمۃ للسباع اوکل ضبع ولکل نسر
مسن لاقید علی الکسب سے گوید کہ اگر پسران ضمضم مرا بدگویند دشنامہا بدہند حق بجانب
ایشان ومعذور اند چہ من پدرایشانرا کشتم وخورش درندگان ویاکفتاران وکرگسان ساختہ
مذوم یعنے اگر وہ دونو مجھکو برا کہین اور میرے آبرو بگاڑین تو وہ معذور ہین اسلئے کہ مین نے
اونکی باپ کو درندون یا بجوون اور پرائے گدون کے لئے چھوڑا واعلم انی قد اتبعت فی شرح ہذہ
القصیدۃ ماکان مذکورا فی دیوانہ وترکت ماسلکہ صاحب العقد الثمین فی سلک المنحولات وان
کان قد ذکر بعض الشراح بعضا منہا ولا کنی اوثقت بتحقیق صاحب العقد الثمین ہذا والعلم عند اللہ

القصیدۃ السابعۃ

ہذہ للحارث بن حلزۃ بکسر الحاء المہملۃ وتشدید اللام فالمعجمۃ بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مالک
بن عبد بن سعد بن جشیم کعوف بن عاصم بن ذبیان بن کنانہ بن لیثکر بن بکر بن وایل الی آخر
النسب المذکور فی ترجمۃ طرفۃ ومن حدیث ہذہ القصیدۃ علی ماروے عن ابن الکلبی ان المنذر
بن ماء السماء اصلح بین بکر وتغلب وشرط علی الفریقین ان ایۃ قتیل وجد فی قوم منہم فہم ضامنون
لدمہ وان وجد بین مجتمعین قتیل منہما فنظر اقربہما الیہ وکان قد توتی ہذا الامر قتیل بن شراحیل بن مرۃ

ضمضم بالمعجمتین کزمزم بن ضمضم واخاہ حصین بن ضمضم الذیانین من بنی مرۃ بن عوف بن سعد
ہذیم یقول یا لسدانی قد اخذ فلان امرتہ ولا یکون ہذا الا عند رحاوۃ الحرب او رحی الحرب علی ابنی
ضمضم یعنی کہتا ہے کہ قسم بخدا کہ میں ازیں نمیترسم کہ من ہیرم وحادثہ سخت جنگ و یا آسیای گردان
پیکار بسر پسران ضمضم نگردد یعنے خدا کی قسم کہ میں اسبات سے نہیں ڈرتا ہوں کہ میں مرجاؤں
اور لڑائی کا واقعہ یا لڑائی کی چکی ضمضم کی دو بیٹوں کے سر پر نہ پھرے قال الشاعر عرضی ولم
اشتہا والنا ذرین اذا لم القہا دعی الشتم المطعن الخ العرض بالکسر جانب الرجل من نفسہ وجسمہ
یحفظ من النقص وتثلیث ایضا واضافۃ اما الیمین الیہ علی قصد الاستمرار والماضی لیکون الاضافۃ
معنویۃ ویصیر المعنی بقبح نعتا لابنے ضمضم المعروفۃ والمذرالہ ام مالا یجب یقال نذرہ علی نفسہ اذا اوجبہ
علیہ بالالتزام ولقیت حرکۃ الہمزۃ فی لم القہا علی المیم کما یقال لم یقل الذین یکبرون عرضے ونقصان
منی علی الدوام او فعلا ولک فی الماضی ولم اشتہا حافظ ومیذران قتلے اذا لم القہا اے فی عینتی میگوید کہ
آنانکہ پیوستہ آبروی من سکنند ومرا دشنام میدہند ومن بدشنام ایشان نپرداختم دوقتیکہ مرا
نمی بینند مذرخون من مے کنند یعنے وہ کہ سدا مجکو گالیاں دیتے ہیں اور میں نے کبھی اونکو
گالی نہیں دی ہے اور میرا اونکا آمنا سامنا نہیں ہوتا ہے تو وہ میرے مارنے کے
تدبیریں کرتے ہیں اور اپنے ذمہ پر واجب ٹہراتے ہیں قال ان یفعلا فلقد ترکت
ابا ہما عزر السباع وکل نسر قشعم جزا الشرط محذوف اقسم بسببہ
مقامہ والجزر محرکۃ الطعمۃ والسباع جمع سبع وہو کل
مفترس من الحیوان وفی دیوانہ جزر الجماعۃ وہو بالضم فالفتحۃ الضبع فارسیہ کفتار

وسعنے بالخیل فرسان طی فانھم قد کانوا قد اغاروا علے ابل بنے عبس و قد کانوا خلوا فاغفلوا
غنرۃ ذلک فکر وحدہ علیھم وانتقد الابل من ایدیھم وحذیم بالمھملۃ فالذال المعجمۃ فالتحتانیۃ
کثیر علم وفی بعض النسخ حذلم بالمھملۃ فالمعجمۃ فاللام کجعفر یقول لید عطفت انا وحدے فرسے
علی الذین کانوا قد اغاروا علے اھلنا من فرسان الطی وقد کان الدم یسیل من صدرہ
حتے جعلو ا بینے حذیم وبینھم وعاذوا منی بھا وترکوا الابل سے گوید کہ سوگند بخدا کہ من
او ہم اسپ خود را بر غارگران بنے طی کہ بر شتران ما دست غارت کشادہ بودند براگندم
وحال این بود کہ خون از سینہ او میرفت تا آنکہ آن سواران او و پسران حذیم را سپر خود گردانیدند
و شتران ما بگذاشتند یعنے خدا کے قسم کہ خاص مین نے اپنے گھوڑے کو بنے طی کے اون
لیٹرون پر ڈالا جنھون نے ہمارے اونٹ پر دھاڑا مارا تھا اور حال یہ تھا کہ گھوڑے کی چھاتی لہو لہان ہو
رہی تھے یہانتک کہ اون سوارون نے حذیم کے دو بیٹون کو مجھسے بچینے کے لئے ڈھال اپنے
بنایا اور اونٹونکو چھوڑکر بھاگ گئے قال ولقد خشیت بان اموت ولم تکن للحرب
دایرۃ علی ابنے ضمضم اللام موطیہ للقسم وقد للتحقیق والماضے بمعنے الحال وقد جوزوا
وقوعہ جوابا للقسم بلا تاکید ایضا نص علیہ الرضی والباء داخلۃ علی المفعول زایدۃ فان
الجملۃ منعقدۃ بنفسہ وذلک مثل قول الراجز ہم نضرب بالسیف ونرجو بالفرج اے نرجو الفرج ولم تکن بمعنی لا تکون
وفے دیوانہ ولم تدر من دار یدور وہو بمعنی لا تدور والدایرۃ الحادثۃ العامۃ وسمیت بذلک لدوران
ای الحوادث ویجوز ان یکون صفۃ لمحذوف وہو رحے وہذا اقرب قال ع اذا دارت رحے
الحرب الزبون والجار والمجرور اعنے للحرب حال من دایرۃ متقدمۃ علیھا لکونھا نکرۃ محضۃ وعنی بانے

کہ جو تجانتے ہے اوسپر جمے رہ اور جو نہین جانتے اوسس سے واقف ہو قال حالت رماح
بنی نغیض دونکم وزوت جوانی الحرب من لم یجرم یقال حال الشئ دونہ
اذا وقع حاجزا دونہ اے قدامہ و عنے بنی نغیض عبسا و ذبیان فالمعنی بنو نغیض بن
ریث کحامر غیر مرۃ وضمیر جمع المذکر للمفرد المونث فی الخطاب شایع عندہم قد ذکرتہ فی مواضع
عدیدۃ مع الشواہد وزواہ بالمعجمۃ فالواو فارقۃ وسنہ الزاویۃ والجوانی جمع جنی من جنی الذنب
علیہ اذا جرہ بجیث لزمہ غرمہ و عنے بہا النفوس التی جنت الحرب علی عبس و ذبیان کقیس بن
زہیر من عبس وحذیفۃ بن بدر من ذبیان واجرم الذنب اذا جرہ وکسبہ و عنے بہ من لم یکسب
الحرب و قد ابتلے بہ کربیع بن زیاد وشداد بن معاویۃ ولذلک قال ربیع ہذا بیت حرق قیس علی
البلاد حتی ظلت تظرمت اجذ ما جنیتہ حرب جنا فما تفرج عنہ و ما اسلما یقول حالت رماح عبس
و ذبیان قدامکم وہے مانعۃ اشد المنع وفارق الذین جنوا الحرب الذین لم یکسبوا -
مے گوید کہ جنگ عبس و ذبیان درمیان ما حائل گردید و کسانیکہ باعث جنگ بودند
از کھانی کنارہ کردند کہ ہیچ دخل ایشان در و نبود و بی گناہ گرفتار بلا گردیدند یعنے
عبس اور ذبیان تمہارے تمہارے قومون مین لڑائے قایم ہوئے اور یہہ بڑا پردہ حائل ہوا
اور لڑائی کے اوٹھانے بہڑکانے والے الگ ہو گئے اور بیگناہ آفت مین پڑ گئے قال
ولقد کررت المہریۃ مہ منحرہ حتی فقئت الخیل بابنے حذیم اللام موطیۃ للقسم
والکر العطف والمہر بالضم ولد الفرس ذکرا اذا قوے وارادبہ فرسہ ادہم ودے
کرضے اذا خرج منہ الدم وسال والمنحر الصدر والجملۃ حال من المہر والتقی بہ جعلہ حاجزا وجنبہ

التی ترکب فی دیوانہ جمالی وھو جمع جمل والعرب تفتخر بانقیاد رکابھم وکینون بہا عن سیرہم
حیث یشاء وان وھا رتھم فیہ والمشایع الرفیق الصاحب الذی یشایعک واللب العقل
والجملۃ الاسمیۃ حال والمحفز بالمہملۃ فالمعجمۃ فالفاء الذی یحفز الضعیف المنصوب للعب والرای النظر بالقلب
وروی بامر ذاہب بہ المعجم لفظا ومعنی یقول ان رکابی منقادۃ لی ومطیعۃ تسیر تحتی حیث اشاء من البلاد
کیون فی عقل وادفعہ برای او بامر محکم مے گوید کہ شتران سوارے من مطیع ومنقاد من بودہ
چنانچہ ہر جائے کہ بخواہم میروم وعقل سلیم من رفیق من است وبرائے و یا بامرے کہ استوار
وعکم باشد او را میدانم یعنے میری سواریاں میرے کہنے میں ہیں جہاں چاہتا ہوں وہاں
جاتا ہوں اور میرے عقل میرے ساتھ رہتی ہے کسی سچے پکی بات پر اوسکو تکلیف دیتا ہوں قال
انی عدانی ان ازورک فاعلمی ما قد علمت وبعض مالم تعلمی یقال عداہ اذا جاوزہ
وکاف الخطاب مکسورۃ وفی فاعلمی جمع بین الحقیقۃ والمجاز فمن معناہ فاستقیمی علی علم
ما قد علمت واعلمی بعض مالم تعلمی علی ان بعض مالم تعلمی عطف علی ما قد علمت ویجوز ان یکون فاعلمی
بمعنے استقیمی علی علمہ ویکون حاصل بعض مالم تعلمی محذوفا فیخاطب عبلۃ فی تصورہ ویقول انی جاوزنی
ان ازورک یا عبلۃ لوقوع الحرب بینا وبین قومک فاستقیمی علی علم ما قد علمتہ من حبی
وشغفی واعلمی بعض مالم تعلمیہ من مقاساتی شدائد الفراق مے گوید کہ اے عبلۃ ابن ازمن
بفرسنگہا دور افتاد کہ چشم مشتاق را بنور جمال تو برافروزم پس اکنون چنین میباید کہ آنچہ
تو از من میدانی بران مستقیم وقایم باشے وآنچہ کہ نمے دانے از وآگاہ شوے یعنے
او عیلہ یہ بات اب کو ہوں جا پڑے کہ مین تجکو انکہہ بھر کے دیکھون پس اب یہی مناسب ہے

یمینک وشلت یدک للجواد وقال کثیر فی محبوبۃ شبنیۃ رمی اللہ فی عینیہ بثینۃ بالقذی وعنترۃ ترخم
عنترۃ وہو مناوی حذف منہ حرف النداء یقول واللہ لقد شقی نفسی ما کان بہا من الداء وابرء
سقمہا الذی یعیرضہا من قولہم فی قول الفوارس من قومے ویلک یا عنترۃ اقدم علی الاعداء
سے گوید کہ قسم بخدا کہ این قول سواران کہ اے کمبخت عنترہ پیش برو وبر دشمنان حملہ کن جانم را
شفائے کلی بخشید ومرضی کہ لاحق حال او بود یک قلم زایل گردانید یعنی خدا کے قسم کہ سوار وکہا
کہنے نے او کمبختی کے مارے عنترہ آگی بڑھ اور دشمنون پر حملہ کر مرے جان کو بڑے راحت بخشے
اور میرے مرض کو بالکل کھو دیا قال والخیل تقتحم الغبار عوابسا من بین شیظمۃ وآخر شیظم
الواو حالیۃ والجملۃ حال من فاعل شفی وہو العامل فیہا والاقتحام الدخول بلا رویۃ وفکر والغبار
بالمعجمۃ فالموحدۃ فالمہملۃ کسحاب بالان من الارض والعوابس جمع عابس وہو متغیر الوجہ منصوب
علی الحالیۃ والشیظم بالمعجمتین بینہما تحتانیۃ کصیقل الفرس الطویل الذکر والشیظمۃ مونثہ والاجرد ما کان
من الفرس قصیر الشعر والجار والمجرور حال تقول ولقد شفی نفسی قولہم ذلک وقد کانت الخیل
تدخل الارض اللینۃ وہن عوابس الوجوہ من بین فرس طویۃ وفرس طویل قصیر الشعر میگوید کہ
حال این بود کہ پاے ستوران در زمین نرم وگردناک فرومے شد وہمہ ترش روے ودر میان
اسپ مادہ کلان واسپ کلان وکم موے بودند یعنے حال یہہ تہا کہ بڑے بڑے گھوڑے
کم بالون والے اور اچھی اچھی گھوڑیاں لانبے قد کے نرم زمین میں دھنسی جاتی تہین اور چہرے اونکے
بگڑ رہی تہی قال ذلل رکابی حیث شئت مشایعی لبیبی واحفزہ براے مبرم
الذلل جمع ذلول وہو ضد الصعب یقال صعبت علیہ دابتہ اذا عصت علیہ والرکاب الابل

وشکایت آنہا باشک روان و بانگ نرم کہ از صہیل کم میباشد یعنی بہ او سے
اپنے چھاتی کو تیروں کی مار مار سے پھیڑا اور بہتے آنسوؤں اور چھوٹی آواز سے اونکی رحمدل
کی شکایت مجھ سے کی قال لو کان یدری ما المحاورۃ اشتکے ولکان لو علم
الکلام مکلمی یا استفہامیۃ کما فی قولہ تعالی ما کنت تدری ما الکتاب والمحاورۃ مراجعۃ
الکلام بین المخاطبین قال تعالی فقال لصاحبہ وہو یحاورہ ومکلمے خبر کان وفی دیوانہ
او کان یدری ما جواب تکلم یقول لو کان یعلم ذلک الفرس ما مراجعۃ الکلام بینہ وبین
صاحبہ لاشتکے الی باللسان ولکان مکلمی لو علم الکلام مجھے گویدکہ اگر آن اسپ حقیقت
گفتگوے باہمی مے دانست بزبان خود شکایت میکرد و اگر گفتگو کردن میدانست بمن
گفتگو مے نمود یعنے اگر وہ گھوڑا بات چیت کرنا جانتا تو زبان سے شکوہ اداکرتا
اور اگر وہ بولنا جانتا تو مجھ سے بولتا قال ولقد شفی نفسی وابرء سقمہا قتیل الفوارس
ویک عنترا اقدم اللام موطئۃ للقسم والسقم بالضم المرض واراد بسقم النفس العار الذی
کان یلحقہ من قولہم انہ عبد وابن سوداء واکثر ما یقول ہذہ الکلمۃ فیہ قیس بن زہیر وعمارۃ
بن زیاد من عبس وقد کان بینہ وبین عمارۃ عداوۃ ومہاجاۃ وقتیل فی الاصل ماض
مجہول ثم نقل الی الاسمیۃ بمعنے المقولۃ فاضیف اضافۃ الاسم ومنہ قولہ تعالی وقتیلہ یارب
ان ہولاء قوی کلمۃ تعجب فیقال ویک وقد یکنی بہا عن الویل فیکون بمعنے ویلک وہے
کلمۃ یدعے بہا علی المخالف وقد استعملت ہہنا للوافق استعارا بانہ کالمخالف حیث لا یقدم علی ما
قد یستعمل کلمۃ الشر والبغض فی موضع الخیر والحب کما یقال لا ابالک ولا اخالک وتربت

البیر تدخل فیہا وتخرج منہا یعنی گوید کہ عنترہ را درین حال میخواندند کہ نیزہ ہاے دشمنان
در سینہ او ہم اسپ او بسان رسنہاے چاہ در میشد و برمے شد یعنے وہ لوگ عنترہ کو ایسے
حال مین پکارتی تہے کہ دشمنون کے بھالی گھوڑے ادہم کی چھاتی مین گھستے اور نکلتے تہے جیسے
کنوئین کے رسیان کنوئین مین جاتے نکلتے ہین قال مازلت ارمیہم بثغرۃ نحرہ ولبانہ
حتی تنشر بل بالدم الثغرۃ بالمثلثۃ فالمعجمۃ فالمہملۃ بالضم مافوق صدر الفرس ونحر الفرس
صدرہ واللبان بالفتح صدر کل ذی حافر عطف علی الثغرۃ والمجرور ان لادہم
وتنشر بل لبس البر بال یقول مازلت ارمی الاعداء واوقعہم بثغرۃ صدرہ وصدرہ حتی تنشر بل
صدرہ اونفسہ بالدم اے لبس سربال الدم مے گوید کہ پیوستہ بسینہ آن اسپ اعدا را
پس پاے مے کردم و در تیر و سنان او را مے افگندم تا اینکہ سینہ او و یا خود او جامہ خون پوشید
یعنے مین گھوڑے کو بڑہاتا اور اوسکے چھاتی کے کھیل سے دشمنو کو مارتا رہا یہان تک کہ
بہالون کی مار سے وہ یا اوسکا اگلا لہو لہان ہوگیا قال فازور عن وقع القنا
بلبانہ وشکا الی بعبرۃ وتحمحم الازور الانحراف والوقع الضرب بالسیف والقنا
الرماح والباء للتعدیۃ او للملابسۃ واللبان صدر الفرس وغیرہ من ذوات الحوافر
والعبرۃ الدمع والتحمحم صوت الفرس دون الصہیل قال ع لبود زینے التحمحم والصہیل وفی
الصراح تحمحم بانگ کردن اسپ بر علف و بالجملۃ ہو غیر الصہیل یقول فصرف صدرہ او
فالصرف بصدرہ عن وقعات الرماح وشکا ہن الی بدمع سایل وصوت
دون الصہیل مے گوید کہ پس سینہ خود را از صدمات نیزہ ہاے دشمنان بگردانید

المعجمة ان يحث بعضهم بعضاً على الاقدام ولا يتقدم منهم احد والجملة حال والكر العطف والمذمم كمعظم المذموم جداً ويقابله محمد وعنى بغير مذمم غير مذموم فان المقام مقام المدح وفي مثله يعتبر نفي الاصل لانفي المبالغة والزيادة وغير مذمم منصوب على انه حال من ضمير المتكلم بذكر فيه ما صدر عنه وحده يوم اغار طي على عبس وذبيان بابلهم حيث كر عليهم وحده واستنقذ الابل من ايديهم وهو عبس ينظرون فيقول لما رأيت بني عبس اقبل جمعهم بحيث بعضهم بعضاً على قتال العدو ولا يخرج احد منهم كرت على الاعداء غير مذموم والغنيمة الغنيمة من ايديهم

مے گوید کہ چون قوم خود را دیدم بحالت دیدم کہ ہمہ کید یکر را بر جنگ دشمنان می انگیزند و کس نمی خزد خود را سپر دم و بر دشمنان افتادم و حال این بود کہ قابل تحسین و آفرین بودم و بجز آفرین گاہی نشنیدم یعنے چب مین نے دیکھا کہ سارے قوم آپسمین ایک دوسرے کو ابھارتی ہے اور کوے مردانہ بہادری مین تو مین ہی لوٹا اور دشمنون پر ٹوٹ کر گرا اور حال یہ تھا کہ تحسین و آفرین کے قابل تھا اور واہ واہ کی سوائے کبھی کچھ اور نہین سنا قال يدعون عنتر والرماح كانها اشطان بير في لبان الادهم الضمير في الفعل لبني عبس وعنتر ترخيم عنترة في غير موضع النداء ضرورة منصوب على انه مفعول وروي عنتر بالرفع على ان يدعون بمعنى يقولون وهو مساوٍ والاصل يقولون يا عنتر والواو حالية و الاشطان جمع شطن بالمعجمة فالمهملة الحبل الطويل وقيل مطلقاً والتشبيه في الطول والحركة واللبان صدر الفرس والادهم علم فرسه نص عليه في القاموس واللام زائدة تقول يدعون عنترة بأعلى اصواتهم حين تدخل الرماح في صدر فرسه ادهم وتخرج منه كما ان اشطان

بہادر ایسے بولوں سے کرتی تھے جنکے معنی سمجھی نہیں جاتے تھی یا مارنی مرنی کیوقت
ایک آواز اونہوں سے نکلتے تھی اپنے چچا جان کی وصیت کو نہیں بھولا قال **اذ یتیقون بی الاسنۃ**
لم اخم عنہا ولوانی لضایق مقدمے الظرف اما بدل من الاول ولم اخم بیان لجملۃ حفظت
او متعلق بقولہ لم اخم وظرف لہ ویقال التقاہما اذا جعلہ بینہ وبین عدوہ کالجنۃ والضمیر فی الفعل
لنبی بس فان عنترۃ کان کیون قد اسلمہم فی الحرب وقد قال فی موضع ع ولقد عدوت
امام رایۃ غالب اے بنی غالب بن عبس وہم رہطہ وخام عنہ بالمعجمۃ اذا انکص عنہ علی عقبہ
والضمیر المجرور للاسنۃ وتضایق الامر اذا اضاق شدیدا وہذا التفاعل للمبالغۃ کالتبارک والتعالی
ومنہ تبارک الذی وتعالی شانہ والمقدم موضع الاقدام والجملۃ متصلۃ بقول حفظت وصیۃ عمی
اذ کان یجعلنی مو عبس جبۃ بینہم وبین اسنۃ اعدائہم فلم اتاخر عنہا اولم اتاخر عن الاسنۃ
اذ یتقون بی الایا ولو کان موضع اقدامی ضیقا شدید الضیق مے گویدکہ وصیت عم بزرگوار
خود را وقتی فراموش نکردم کہ قوم من مرا سپر سنانہا مے کردند کہ پس پا نشدم ویا من پس پا
نشدم وقتی کہ قوم من مرا سپر سنانہا مے نمودند اگرچہ بباعث تنگی موضع اقدام پیش ہم نرفتم
یعنے من اپنے چچا کے وصیت کو ایسے وقت مین نہ بھولا جبکہ بہادر بند اپنے میرے پناہ
مین تھی اور مین اونکی سپر تھا کہ پیچھے نہ ہٹا مین ایسا کہ مین پیچھے نہ ہٹا ایسے کڑے وقت مین
جب کہ مین اپنے قوم کے ڈال تھا اگرچہ تنگی مکان کی ضرورت سے آگے بھی نہ بڑھا قال **لما**
رایت القوم اقبل جمعہم یمّمت امرون کرر غیر مذمم عنے بالقوم قومہ یعنے
عبس اور رہطہ یعنے غالب من عبس والاقبال التوجہ للمیل والجمع الجمیع والتیمم بالذال

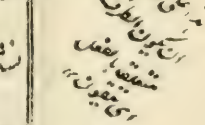

الشفتین عن الاسنان کنایۃ عن الخوف والفزع لا ہناتبد وعندہ یقول واللہ لقد ذکرت
وصیۃ عمی فی ذلک الضحی او فی الحرب حین تعبد الشفتان عن الاسنان فتحرج عمدہ
خوفا وفزعا مے گوید کہ قسم بخدا کہ من وصیت عم بزرگوار خود را در عین چاشت بروز جنگ
اندران ساعت کہ از غایت بیم جان لبہاے مردان کارزار از سلک وندا ہاے بر طرف میگردد
فراموش نساختم و بران کار بدشدم یعنے خدا کی قسم کہ میں لڑائی کی دن بھیک دوپہر کے میں
جب کہ ڈر کے مارے دانت نکلی پڑتے تھی اپنے چچا کی وصیت کو نہ بھولا قال فی حومۃ الحرب
التی لاشیکی عمزاتہا الابطال غیر تغمغم حومۃ الشی بالضمۃ معظمہ والظرف بدل من الاول
ویجوز ان یکون ظرفا لقلوص الشفتین وفی دیوانہ فی حومۃ الموت والمراد بالحرب فانہا محلہ والغمغمۃ
بالمعجمۃ فالمہملۃ الشدۃ والجر وعلی روایۃ الکتاب للحرب او للحومۃ وعلی روایۃ الدیوان للحومۃ والابطال
الشجعان فاعل لتغمغم والتغمغم بالمعجمتین صوت الابطال عند القتال وتکلم بکلام لا یفہم معناہ
والاستثناء علی المعنے الاول منقطع وعلی الثانی متصل فان الاشکال یکون بالکلام فلا یدخل فیہ صوت
الابطال عند القتال وانما یدخل فیہ الکلام الذے لا یفہم معناہ یقول ذکرت وصیۃ عمی فی معظم
الحرب التی لاشیکی الشجعان شدائدہا بکلام الا بکلام لا یفہم معناہ بعروض المقاساۃ والمعاناۃ
او ولا کن کان لہم صوت عند القتال مے گوید کہ در عین جوش جنگ کہ بہادران
دلاور شکایت سختیہاے او بغیر از کلامے نمی کردند کہ معنی او فہمیدہ نے شد یا گرما گرمی
از دہان ایشان برمے آمد کہ ہنگام کشتن وزدن از ایشان شنیدہ مے گشت وصیت عم بزرگوار
خود را یاد داشتم یعنے لڑائی کے ایسے وقت میں جسکی سختیوں کے شکایت بڑے بڑے

کہ خیلے قوے و سفید رنگ و با بینی و لب سفید باشد و همراه مادر خود روان میگردد یعنی
مین سنتی سے چیدیا اور اوسکو کسی ہیب سے خبر ہو گئی چنانچہ اوسنے میرے طرف ایسے
گردن کو اوبھار کر دیکھا جو اوس ہرنوٹہ کے گردن کے مانند تھے کہ وہ اپنے مان کے ساتھہ
چلتا ہووے اور رنگ اوسکا گورا اور اوسکے ناک اور ہونٹ پر سفیدی کا دھبا ہووے قال
نبئت عمرو اغیر شاکر نعمتی والکفر مخبثۃ لنفس المنعم نبئ الرجل مجہولا اذا
اعلم بتعدے الی مثنہ ساعیل فمفعولہ الاول ضمیر المتکلم والثانی عمرو او الثالث غیر شاکر عمرو علم
ابن عم لہ و الشکر فی الاصل اظہار النعمۃ باللسان او القلب او الجوارح والکفر اخفاء ہا و جحدہا و المخبثۃ
سبب الخبث کما یقال منجبۃ و مجبنۃ ای سبب الجبن و البخل یقول اخبر فی الناس ان عمرو الاشیکر
نعمتی علیہ و یکفرہا والکفران سبب بخبث لنفس المنعم فلا ینعم بعد ذلک **میگوید کہ** من شنیدہ ام
کہ عمرو شکر مرا نمے آرد و حال این است کہ کفران نعمت طبیعت منعم را خراب میگرداند یعنے
مین نے سنا ہو کہ عمرو احسان میرا نہین مانتا ہے اور بات یون ہے کہ احسان کے ناشکرے سے
محسن کا جی برا ہو جاتا ہے پھر وہ رک جاتا ہے قال **ولقد حفظت وصاۃ عمی بالضحی**
اذ تقلص الشفتان عن وضح الفم اللام موطئۃ للقسم و اراد بالحفظ الذکر و عدم النسیان
والوصاۃ الوصیۃ والعم معروف ولا یبعد ان یکون المراد بہ الاب والضحی فوق الضحوۃ و ہو
ارتفاع النہار واللام فیہ للعہد و روے فی الوغی والطرف علی کلا التقدیرین ظرف حفظت او
بدل من الظرف فی قلصت الشفۃ اذا انقبضت و تقلصت و تشنجت والوضح محرکۃ البیاض و وضح
الفم کنایۃ عن الاسنان ولذلک یقال الواضحۃ للاسنان التی تبدو عند الضحک و تضحی

ان ارید بها عبلة او للجنس والکلام ح خارج مخرج المثل وموشح بالحث والتحضیض ویقال لمن
له ذلک اذا کان علی قرب الحصول له والارتماء الرمی والمرامة بقول فذهبت وتحببت ورجعت
فقالت انی رایت غفلة من الاعادی الذین هم اقاربها فقم وبادر فان الظبیة ممکنة الحصول
لمن یویرمی ویرامی ے گوید کہ چنانچہ آن کنیزک کمر بمیان بستہ بجانب او شتافت و
بعد از تفتیش و تفحص بسیار اینخبر بمن آورد کہ دشمنان را در یوقت غافل یافتہ ام پس برخیز و
معشوقہ خود را بدست آر چہ آہو مادہ شکار آن کس میگردد کہ تیر بروقت میزند یعنے
پہر وہ لونڈی کہتی ہے او دہر کو چلتی ہوئے اور بہت سے چہان مین کی بعد یہہ خبر لائے
کہ مین نے دشمنون کو غافل پایا اگر مین پڑے تو ابہی اوٹہہ چل اور اپنے پیارے پر قبضہ کر
اسلئے کہ ہرنی شکار اوسکا ہے جو تاک پر تیر مارے قال فکانما التفتت بجید جدایة
رشا من الغزلان حرار ثم هذه الفاء فصیحة تدل علی محذوف وتفصح عنه فانها تدل علی
ذهابه الیها خفیة واطلاعها علیه والتفاتها الیه وفیه اشعار بشجاعته حیث ذهب الیها فی
الاعداء والجید معروف والجدایة بکسر الجیم فالدال المهملة الغزال والرشاء بالهمزة فالمعجمة مهموز
اللام محرکة وکذا الظبیة اذا قوی ومشی والحر الابیض اللون من اولاد الظبی والارثم بالمثلثة
فالمثناة افعل من ثرم للفرح اذا ابیض انفه مشتقة بقول فذهبت الیها خفیة فاطلعت
علی فالتفتت الی بعنق ریشة جنق ولد من اولاد الظبی قوی یمشی مع امه ابیض اللون فی الجملة
ابیض الانف والشفة ے گوید کہ مجرد شنیدن اینخبر راہ معشوقہ بر داشتم و پروائے
دشمنان نکردم چنانچہ بحکم اثر محبت بجانب من گردنے ملتفت شد کہ گردن آن آہو بچہ مانند

طیبہ صعید حاصلہ لمن حلت ہی لہ حرمت علی او وحرمت علی او وقد حرمت علی بان تزوجت
من بعلہا او بان وقعت الحرب بین قومی بنی عبس وقوم ہا بنی ذبیان ولیتہا لم تحرم علی بان لم تتزوج
اولم تقع الحرب بینہا مے گوید کہ اے مردمان بہ بینید آن آہو مادہ شکار یعنی عبلہ را کہ او
در قبضہ کسی است کہ در حق او حلال است و بر من بدیں وجہ حرام است کہ او شوہر کردہ و یا در میان
قوم من بنی عبس و قوم او بنی ذبیان جنگ عظیم افتادہ و اے کاش کہ او بر من حرام نشدے
کہ او شوہر نکردے و یا جنگ واقع نگشتی یعنے اے لوگو دیکھو او س شکار کے ہرنے
یعنے عبلہ کو جو اوس کے قبض و تصرف مین ہے جسکے لئے وہ مباح ہے اور مجھ پر اسلئے حرام ہے کہ
او سنے خاوند کر لیا یا اسلئے کہ ہمارے قوم اور اوسکے قوم مین لڑائی پڑے اور کیا اچھی بات ہوتے
کہ وہ خاوند نکرتے یا یہہ لڑائی نپڑتے قال فبعثت جاریتی فقلت لہا اذہبی فتحسسی
اخبارہا لی واعلمی الفاء للترتیب علی ما ہو اصلہا والبعث الارسال والتحسس بالجیم تتبع
الاخبار وبالحاء المہملۃ طلب خبر الخیر ولذلک قال فتحسسوا من یوسف واخیہ ویقال واعلم
اے کن بعلے علم و یقین فی ہذا الامر فقیل اشتقت الیہا فبعثت جاریتی الی دارہا فقلت لہا اذ
الیہا فتعرفے لی اخبارہا وکونی منہا علی علم و یقین مے گوید کہ مشتاق خبر او گردیدم چنانچہ
کنیزک خود را بجانب او فرستادم و گفتم کہ بروو برائے من اخبارش بجو و امر تیقنے گو یعنے
مین مشتاق اوسکے خبر کا ہوا سو میں نے اپنے لونڈی کو اوسکے طرف چلتا کیا اور یہہ کہا کہ اوسکے خبر دن کا
ٹھیک ٹھیک پتا لگا قال فالت رابیت من الاعادی عرۃ والشاۃ ممکنۃ لمن
ہو مرتم ہذا الکلام یدل علی محذوف والعرۃ الغفلۃ وعنی بالشاۃ الظبیۃ واللام فیہ للعہد

بن مروان للقرآن المجید هذا آخر عهدی بک مرفوع علی الابتداء وجنبه محذوف لقیام الظرف
مقامه ومد النهار ارتفاعه وفی دیوانه شد النهار وهو فی معناه وکلاهما مصدر ویراد به الوقت کما
فی قولهم آتیک خفوق النجم ای وقت خفوقه وخضب مجهول والسبنان مع بنانة واللام بدل عن
المضاف الیه وفی دیوانه اللبان وهو بالفتح الصدر وما بین الثدیین والروایة الاولی
اجود فان اللبان اکثر ما یستعمل فی صدر الفرس علی الهضم کانوا یضربون علی الرؤس
والبنان ومنه قوله تعالی فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم کل بنان وقال ع ویضرب
عند الکرکل بنان ویعظم بالمهنة فالمعجمة کزبرج عصارة شجر یصبغ بها وقال فی الصحاح
نیل وسمة یقول عهدی به ولقای ایاه کان حاصلا وقت ارتفاع النهار فضربت علی
راسه وبنانه فخضبا بدم غلیظ شبه العظم فی اللون والقوام مے گوید کہ ہنگام بلند شدن روز
با او مقابل شدم چنانچہ بر سر و انگشتانش بزدم و ہر دو بخونی رنگین شدند کہ بنیل و سمہ مانند
یعنے میرا اوسکا مقابلہ دن چڑھے ہوا اور مین نے اوسپر وار کیا چنانچہ سر اور انگلیان اوسکے
لہولہان ہوگئین اور ایسے لہومین ڈوبین جو نیل و سمہ کی مانند تہا قال یا شاة ما قنص
لمن حلت له حرمت علی وليتها لم تحرم منادی البذا محذوف والشاة
منصوب بفعل محذوف وعنی بها الظبیة واستعار ما لعبلة وکلمة ما زایدة او حلت بین المضاف
والمضاف الیه ومثله فی حذف المنادی وزیادة کلمة ما بین المضاف والمضاف الیه
قول الحماسی بیت ایا ظعنة ما شیخ کبیر یغیر البال والقنص محرکة الصید والظرف نعت شاة وجملة لم تحرم
مستانفة او معطوفة بحذف العاطف او حال بتقدیر قد من ضمن فی حلت یقول ایها الناس انظروا الی

ویقال اراد واذا عزم اہلاکہ ومنہ سب ابا بکر وعمر یرید الاسلام والجملۃ حال والابدار الاظہار
والنواجذ الاضراس والانیاب من نجذہ بالجیم فالمعجمۃ اذا عضہ جمع ناجذ ویکنیے بابداء النواجذ
عن الخوف والفزع وتغیر الوجہ قال ؎ لہ سنظر بادی النواجذ کالح ولما کان قد یستعمل ہذا
فی الضحک ایضا فانہم یقولون ضحک حتی بدت نواجذہ قال بغیر تبسم یقول لما رانی قد نزلت فی
معرکۃ الحرب ارعن فرسے اریدقتلی خاف علی نفسہ حتی کشر اسنانہ من غیر ضحک وتبسم میگوید کہ
چون مرا دید کہ در میدان جنگ ویا از پشت اسپ فرود آمدم وقصد او نمودم بر خود ترسید
دندان برآورد یعنے چب اوسنے یہ دیکہا کہ مین میدان مین اوترا یا گھورے سے زمین پر
آیا اور اوسکے طرف کو چلا تو اوسنے ڈر کی مارے دانت اپنی نکالی اور گرگرانے لگا قال فقطعتہ
بالرمح ثم علوتہ بمہند صافی الحدیدۃ مخذم یقال علاہ بالسیف اذا اتی علیہ من فوقہ
بالسیف اوضرب علی راسہ والمہند اسم مفعول من ہند السیف اذا اشحذہ وحدیدۃ السیف الصلبۃ
والمخذم بالمعجمتین کمنبر القاطع یقول فقطعتہ بالرمح ثم اتیتہ من جانب فوقہ وضربت علی راسہ
بسیف مشحوذ صاف الحدیدۃ قاطع شدید القطع مے گوید کہ بعد ازان بنوک نیزہ اش
فرود وختم دپس ازان قدری بالا شدہ بر سرش تعنی بزدم کہ بر سنگ فسان کشیدہ وآہن او
صیقل یافتہ ودغابیت بران بود یعنے پہر مین نے اوسکو بہالی کی بہال مین مینڈہا اور
پہر اوبہر کر ایسی تلوار اوسکی سر پر لگائی جو سان پر چڑہے ہوئے اور پہل کی چمکتے اور بڑے
کاٹنے والے تہی قال عہدی بہ مذ النہار کانما خضب البنان ورہ بالعظلم
العہد اذا عدی بالباء کان بمعنے المعرفۃ یقال عہدت بہ ای لقیتہ ومنہ قول عبد الملک

والسرحة الشجرة العظیمة وکلمة فی بمعنے علی کما فی قولہ تعالی فی جذوع النخل وکنے یکون شبابہ
علی مرتفعۃ عن طول قامتہ کما کنے ثابط شرا اقال بیت لنعم فتی نلتم کان رداءہ علی
مرفقۃ ومرح دومۃ شائق وطول القامۃ ممدوح فی الرجال ویخدے مجہول یقال جذے الرجل
بالمہملۃ فالمعجمۃ مجہولا اذا لبس النعل کاحذی مجہولا ولبست بالکسر کل جلد مدبوغ مطلقا وقیل ما یدبغ
بالقرظ خاصۃ فارسیہ چرم پختہ ومہنہ ریزہ ویکنے بہ عن الترپاست فان اعیہم وما دانہم کانوا
یلبسون الکتاب النعال ولذا قیل لابن عمر رض انک تلبس النعال السبتیۃ ای التی لا شعر لہا ای
التنعم والتورم ما ولد من الحیوان مع غیرہ ویکون ضعیفا من الاصل ومن جہۃ الارتماع فکنے
بہ عن قوۃ وشدۃ واما وصفہ بالصفات المذکورۃ لان فیہ نفسہ معنی وکان
ذلک من عادات العرب غالبا یقول عن شجاع لا یبالی بالجراحات ویجعل عندہ وما ذلک الا لقوۃ
طویل القامۃ عیث نطن کان شیابہ علی شجرۃ عرفجیۃ سید القوم حیث یلبس النعال السبتیۃ قوی
شدید حیشلم یکن تورما مے گوید کہ از چنین بہادر بیباک کہ پروائے زخمہا نداشت خون
اقرانش بزدوش باطل بود چندان دراز قامت کہ گویا جامہ اش بر درخت کلان است و
سالار و دلتمند کہ بغلیں چرم پختہ ہو شد و تنومند و توانا کہ از شکم مادر ہر آمدہ یعنے ایسا سورما
جو خون کو نی اور اوسکے باپ دادوں کا خون اوسپہ ضایع جاوے اور بڑا لانبا چوڑا جسپہ ہیبت گمان
ہو کہ کپڑے اوسکے اک بڑے درخت پر ہیں اور بڑا توانا جو اپنے ماں کی پیٹ سے اکیلا پیدا
ہوا ہو اور نرے استری کی چوتھان پیئے جسکو برئیں ہنی من قال لما رانی قد نزلت ارید
الدی نواحدہ بغیر تبتسم ای بالنزول النزول فی میدان الحرب او النزول عن الفرس

ورقۃ موضع فی اقلیم الملوحیۃ
قال الشاعر ہو صلبوا العبدی
فی جذوع نخلۃ

بضرب تشیر از دلاور سے کشتم کہ حامی ننگ و نام و صاحب نشان و علامت بود کہ بدان
شناختہ می شد چنانچہ از ہم بریدن تیغ بران افتاد بعضے بہت سے گنہ گنہ ہی چوڑے چکلے ہڈیوں
کی حلقوں کو تلوار کی دھار سے کاٹ کر ایک ایسی سو رہا ہے الگ کہ جو بڑا نگیا اور ایسے
نشان پتی والا تھا جس سے وہ لاکھوں میں پہچانا جاتا تھا قال ربہ زیادہ اذ استشہد یا ک غایا
التجار ملوم الرد بکشف صفۃ شبہہ مجرور علی انہ جر علی جامی الحقیقۃ من ربلت یدہ اذا اللہ
اذا غلت بہا وکے یہ جن الجم الکثیر والقداح سہام القمار وشتا الرجل اذا دخل فی الشتوۃ اے
القحط والشک الکثیر والغایۃ الرایۃ والتجار بالکسر جمع تاجر بمعنے الخمار وکان والتجار اذا اقام اھ
وکان الخمر غلب علیہ لانہ المعلم المناسب ومعنے یشک رایۃ الخمار ان یشتری الخمر بحیث لا یبقی فی
الحانوت شیء من الخمر فیترک الحانوت والملوم کمعظم من یلومہ الناس کثیرا علی اتلافہ المال
یقول عن جواد سریع الیدین لسہام القمار اذا دخل فی القحط شرب الخمر بحیث حانیتا الخمارین و
یلومہ الناس کثیر علی اتلافہ المال سے کہتا ہے کہ از جنین والا ور دریا دل کہ چون در قحط افتد ہر دو
دستش بدو انیدن تیر ہائے قمار سے کہ بکار بردو چیزہا ان سے خوردہ کرایات دو کانہائے معیشت شان
ہر دو انگشتہ چو در آہنہ شراب باقی ماندے گذاشتہ و این و آن بر عذل و ملامت در ہجوم آمدہ
یعنے ایسے جوانمرد سے کہ جب کمان پڑے تو دونوں ہاتھ ادسے جوئے کی تیروں کو جیت پٹ
ڈوراوین اور اسقدر سخی والا ہاتھ کہ کلالوں کی دو کانوں کی جھنڈے کرا دیئے کہ دہان شراب کے
پونڈ ہی پونچھ ڈالے دونوں کی بڑے سخی سے قال المطیل کان شیابہ فی سرخۃ مجدہ سے
تغال السبت لیس ہجو دم المطیل الشجاع النفس یطیل عنہ وما لا الاقران مجرو رکالسابق

باین العقدتین من القصب وبخود وفی دیوانہ صدق القنۃ والقناۃ مقلب الرمح
والمقوم کالمعظم من قومۃ اذا ازال میلہ وعوجہ یقول منت علیہ کفی لطعنۃ عاجلۃ متلبسۃ
ابرح مقوم محکم الکعوب شدید القناۃ سے گوید کہ دستم کجال چالاکی بکار بردہ بیک زخم
بران احسان کرد کہ راست و درست وہمہ بندہایش سخت و درشت بود یعنے میری ہاتھ نے برچھے
پھرتی سے ایک ایسی پہالی کی مار سے احسان اوس پر کیا جو پورا سیدھا اور پوروں کو گھسیلا اور

پکا ہاتھا دل برجیتہ الغرغین بھدے جرسعا باللیل معتس السباع الضرم الرحیم الوقع
بدل من عاجل طعنۃ یا عادۃ الجار ولغت محذوف والبضع بالباء فالہملۃ فالمہملۃ مخرج الماء من
الدلو وہستیر لخرج الدم من منقد الطعنۃ والجسر بس بالجیم فالہملتین مفتوحا ومکسور الصوت فاعل یعنے
والعرب تفخر بالطعن والضرب اذا کان لہا صوت یسمع من مکان بعید قال حسان ع لضراب
باذن الجرلہ اے بسیط الجسم من مکان لحم السید وباللیل ظرف واعتس من بطونہا باللیل مفعول
بھدے ع الضرم بالمعجمۃ فالہملۃ جمع ضارم من ضرمہ کفتح اذا اشتد جوعہ یقول جادت علیہ
طعنۃ وسیعۃ الطرفین من منقد ہا بھدے صوتہا یطوف باللیل من السباع الجیاع الے
مطعمہا فیاکل بہنہ سے گوید کہ دستم چنین طعنہ بران احسان نمود کہ ہر دو جانب
منفذ او فراخ و کشادہ بود و بانگ بلندش شب گرد درندگان گرسنہ در ظلمت شب بسوے
مطعونش راہ جستہ بود یعنے میری ہاتھ نے پہالی کی ایک ایسے وار کے ساتھ اوس پر
احسان کیا جو ادہر سے ادہر کو نکل گیا اور اوسکے منفذ کے دونو طرفین چوڑے چکلے تھے
اور جب وہ لگا تو ایسے آواز ہوئی جیسے رات کی پھرنے والے درندے بھوکی کو اوسکے

عن فرسے واصارعک ثم استعملت استعمال الاسم باعتبار اللفظ الضیف واسند
الیہ قال زہیر ع وعیت انزال ولج فی الذعر والمنازلۃ ان یقال انزل انزل
وکرامتہ کنایۃ عن کمال قوتہ وشجاعتہ وہو معروف عندہم قال امرؤ القیس ع
وانازل البطل الکریہ نزالہ والمعن اسم فاعل من امعن فی الامر اذا مضے فیہ وقولہ غل
مجرور علی انہ نعت مدیح کما فی قولہ تعالی لا فارض ولا بکر نعت بقرۃ والہرب محرکۃ الفرار
منصوب بنزع الخافض فان الامعان یعدے بفی والمستلم طالب السلم ای الصلح
یقول ورب رجل تام السلاح مستور بہ کرہ الشجعان الذارعون قولہ نزال لم یکن معنا فی
الفرار ولا طالبا للصلح لاعتمادہ علے قوتہ وشجاعتہ مے گوید کہ بس ولا در سلاح پوش
کہ ولا وران سلح نزال او را مکروہ میدا شتند وہیچ وجہ گریزان داشتے جویان بود
یعنے بہت سے ایسے سورما جو ہتیارون کے پورے اور ہتیارون مین چھپے ہوے تھے
اور اوسکے اس کہنے سے کہ کہوڑے سے نیچے اوترا اچھی اچھی بہادر ہتیارون والے
بہت گھبراتی تھے اور نہ وہ لڑائے سے بہاگتا تھا اور نہ وہ صلح چاہتا تھا قال جادت
یداہ لہ بعاجل طعنۃ مثقف صدق الکعوب مقوم یقال جاد وہ وعلیہ
وله اذا احسن الیہ ومن علیہ وفیہ اشعار بان الطعن کان احسانا الیہ حیث نجاہ من
مقاساۃ الشدائد والعجلۃ جواب رب والید الید والیدۃ الدابۃ عادت لہ کفے
والبار الاولے صلۃ الجوہ فانہ یقال جاد علیہ بہ والثانیۃ للملابسۃ او للاستعانۃ والمثقف اسم
مفعول من ثقف اذا سواہ بالثقاف صفۃ محذوف والصدق بالفتح المحکم والکعب

یعنی یخبرک من شهد الحروب منهم بانی اجرم علی الحرب واشهدها علی صهیل واعف عند
حضور الغنائم وقسمتها فی اغنم ولا اشترک یعنی کوید کہ حال من از مردان بپرس حاضر
میدان جنگ تر از من جنبر خواہند داد کہ من بجنگ می آیم و در تقسیمت غنی آرم یعنی
تو مردون سے حال میرا خوب پوچھ لی سو جو لوگ لڑائیون مین حاضر ہوتے ہین وہ
تجھ سے یہ کہینگے کہ مین لڑائیے مین جی جان سے آتا ہون اور غنیمت سے بچتا ہون قال
ویدجح کرہ الکماۃ نزالہ لا ممعن ھربا ولا مستسلم الواد وادرب والمدجح
بالدال المہملۃ فالجیم بکسر الجیم الاولے وفتحہا التام السلاح المستور بہ واراد بہ معاویۃ بن
نزال التمیمی السعدی جد الاحنف بن قیس السعدی ومن حدیثہ ان نبی عبس لما ضرجوا
من بنی ذبیان الطلقوا الی بنی سعد من تمیم فحالفوہم وکانت لہم خیل عتاق وابل
کرام فرغبت بنو سعد فیہا وہموان یعدوہم فعلم بہ قیس بن زہیر من عبس فلما کان اللیل
سرح فی السحر وعلق علیہا الاداوی وفیہا الماء وامر الناس بالرحیل فارتحلوا وبانت
بنو سعد یرون نارا ویسمعون خریر الماء فلما اصبحوا نظروا فاذا ہم سار وا فاتبعوہم
فادرکوہم بالفروق وہو واد بین الیمامۃ والبحرین فقاتلوہم حتی انہزمت بنو سعد وقتل
عنترۃ معاویۃ بن نزال ثم رجع بنو عبس الی بنی ذبیان ولم یصطلحوا فذکرہ عنترۃ ہہنا و
فی قصیدۃ اخری ومن عادۃ العرب انہم یذکرون رجلا معینا فکلمۃ ربت فی مقام المدح
والکماۃ جمع کمی من کمی نفسہ اذا ستر ہا بالدرع والبیضۃ فمعناہ لابس الدرع والبیضۃ
ونزال کلمۃ معناہا انزل انزل یقولہا فارس لفارس اے انزل عن فرسک انزل

اور بڑے بڑے سورما سپاہیون نے اوسکو چارون طرف سے گھیر کر بھالون سے
گھایل کیا ہے قال طورا یجر والطعان وتارۃ یاتے الی حصد القنا عرمرم
وفی دیوانہ یعرض للطعان یقال حبرتہ لہ او اعنیتہ وخلصتہ لہ ویقال عرضتہ لہ اذا جعلتہ عرضۃ
لہ وکلا الفعلین مجہول والطعان مصدر واوے الیہ مال وتوجہ والحصد بالمہملات الثلث کالکف
الصلب المحکم والقنا جمع قناۃ کقسی والاضافۃ الیہ لفظیۃ وہو نعت محذوف والعرمرم بالمہملات الکثیر
جدا داخل البیت نعت العسکر المذکور او بیان لحال نفسہ یقول یعین ذلک الفرس تارۃ
بمطاعنۃ الاعداء وتارۃ توجہ الی جیش کثیر محکم القنے الماہر فی الحرب ای اطاعن بہ تارۃ
واحمل بہ اخری یعنی گوید کہ گاہی برائے مطاعنت اعداء معین و خالص کردہ میشود
وگاہی بر لشکرے عظیم افتد کہ بسیار انبوہ وسخت کماہنا میباشد یعنی کبھی نیزہ باز دشمنون
کے مقابلہ کے لئے معین کیا جاتا ہے اور کبھی ایسے لشکر پر ٹوٹ کر گرتا ہے جو گنتی مین بیشمار
اور گرے کمانون والا ہوتا ہے قال یخبرک من شہد الوقایع لستے اعشی الوعی
واعف عند المغنم الفعل من الاخبار محزوم علی انہ جواب لما سالت فانہا بمعنے اسالے
قال الرضی ومعناہا فی المضارع الحض علی الفعل والطلب لہ فہی بمعنے الامر وکاف الخطاب
محذوفۃ والوقایع جمع وقیعۃ وہو من اسماء الحرب وانتے بالفتح تقدیر الاسبار او المتضمن الاخبار
بمعنے الاعلام والغشیان الہجوم یقال غشیتہ اذا ہجم علیہ والوغی بالمہملۃ والمعجمۃ الاصوات
المجتمعۃ ویقال للحرب مجتمع الاصوات وعف الرجل عفۃ وعفافا وعفا اذا اجتنب شیئا
من خیار او استقذار وقیل کف نفسہ عما لا یحل او لا یجمل والمغنم الغنیمۃ یقول لے الفرسان

ہلا کلمۃ تحضیض والفعل الماضی بمعنی المستقبل فان العرب کانوا یحضضون نساءہم علی السول
عنہم قال علقمۃ بن الطفیل یخاطب زوجتہ بیت طلقتان لم تسالی اے فارس حلیلک
اذ لاقی صدا او دشعما وعنی بالخیل الفرسان وانما قال الہا یا بنت مالک لانہم کانوا یخاطبون
ازواجہم بامثال ہذہ الکلمۃ قال حاتم یا بنت عبد اللہ وابنت مالک وقال آخر ع
ہاجرتی یا بنت آل سعد والجہل بعدی بالبار ونفیہ یقول ہلا تسالین الفرسان عنی
یا ابنت مالک ان کنت لا تعلمین اے فاسالیہم ان کنت کذلک مے گوید کہ ای بنت
مالک اگر تو مرا نمے دانی پس چرا از حال من نمی پرسی یعنی اے بیٹی مالک کی بالفرض
اگر تو میرے خوبیوں سے واقف نہیں ہے تو پھر کیوں پوچھ گچھ نہیں کرتی قال اذ لا
ازال علی رحالۃ سابح نہد تعاورہ الکماۃ متکلم کلمہ اذ ظرف والرحالۃ نوع من
السیر تتخذ من الجلد للرکض لا یکون فیہ شی من الخشب والسابح الفرس الجواد الذی یسبح
کانہ یسبح فی الماء والنہد بتقدیم النون اللحیم الجسیم المشرف الصدر والتعاور والتداول و
الکماۃ جمع کمی وہو الشجاع القوی والمکلم المجروح یقول ہلا تسالین الفرسان عنی اذ لا ازال
علی رحالۃ فرس جواد مشرف الصدر متداولہ الشجعان بالطعان الکثیر مجروح شدید
الجراح مے گوید کہ تو چرا نمے پرسی حدیث وقتی کہ بر زین اسپی میباشم کہ خوش رفتار
و توانا و تنومند و بلند سینہ است و بہادران دلیر او را درمیان تیر و سنان گرفتہ و او
بغایت پیش گردیدہ مے باشد یعنی تو سواروں سے جب کی بات کیوں نہیں پوچھتی کہ میں
ایسے گھوڑے کی کاٹھی پر ہوتا ہوں جو چال ڈھال کا ٹھیک اور آٹھوں گانٹھ پورا ہے

ہیں نے پچھاڑا چنانچہ خوف کے مارے اونکے شانون کے گوشت ایسے پھڑکتے تھے جیسے
لہندو کی باچھہ پھڑکتے ہو وسے قال عجلت یداے لہ بعاجل طعنۃ ورشاش نافذۃ
لکلون العندم وروے سبقت لہ العجلۃ السرعۃ ویفعل کفرح لازم والسبق متعدالا ان یراد
بہ زوال اللازم ویلزمہ تحویل الکون ویثنی الید مضافا وان یکون مفردا مضافا فان الید
کالنقد فی معنے الید والعاجل بقضیل الآجل من کل شے اضیف اضافۃ الصفۃ الی الموصوف
وفی دیوانہ بمارن طعنۃ والمارن الرمح اللین الصلب اضیف اضافۃ الآلۃ الی الفعل فانہ
آلۃ الطعن بیان لما سبق ولذلک فصلت عن الاولی والرشاش کسحاب یاتیر شش من الدم
والطعم ونحوہ مجرور عطفا علی الآجل والنافذۃ نعت طعنۃ والظاہر ان ہذہ الطعنۃ غیر
الاولی فان النکرۃ اذا اعیدت نکرۃ کانت الثانیۃ غیر الاولے وفیہ تصریح بانہ عجل لہ
بطعنتین متولیتین والعندم دم الاخوین وقیل البقم والجار والمجرور خبر مبتدا محذوف
والعجلۃ نعت رشاش یقول عجلت لہ او سبقت غیرے لہ یداے بطعنۃ عاجلۃ وبرشاش
من طعنۃ اخرے نافذۃ لونہ مثل لون العندم مے گویدکہ مشد ستی لکار بردم چنانچہ
دستم بکمال چستی وچالاکے یک طعن شتابے ویک طعن دیگر کہ از یک جانب ما
بجانب دیگر نافذ ورنگ خون منتشرش برنگ دم الاخوین میماند پیشش او نمود یعنی
میرے ہاتھہ نے بڑے پھرتے سے ایک نیزہ بہت جلد اوسپر چھوڑا اور ایک دوسرا
ایسا لگایا جو آر پار ہوگیا اور اوسکے لہو کے رنگت دم الاخوین کے رنگت سے بہت ہی
ملتی تھے قال ہلا سالت الخیل یا ابنت مالک ان کنت جاہلۃ بما لم تعلم

شیئاً وان شمایلی وتکرمی عن الادناس مثل اعلمته مے گوید کہ چون بہوش می آیم
در بذل مال کوتاہی نے کنم وعادات وتکرم من ہمان است کہ مے دانے یعنی چب مجکو ہوش
آتا ہے اور شراب کا نشا اوتر جاتا ہے تو مین دولت کی لٹانے مین کوتاہی نہین کرتا ہون اور
میرے خو بو ویسی ہے جیسے کہ تو جانتے ہے قال وجلیل غانیۃ ترکت مجدلا تمکو
فرائصہ کشدق الاعلم الواو واو رب والجلیل الزوج والغانیۃ الجمیلۃ الغنی تستغنی
بحبہا عن زوجہا او عن التحلی والتزین وترکت متضمن لمعنے صیرت وضمیر المفعول محذوف
والمجدل بالجیم فالمہملۃ کمعظم اسم مفعول من جدلہ اذا صرعہ علی الجدالۃ اے الارض ومکا
صفر بفیہ ویلزم ذلک اضطراب الشقۃ فی المحلۃ فکنے بمکاء الفریصۃ عن اضطرابہا لشدۃ
لحمہ تتعلق بالقلب ویکون فی الکاہل تضطرب عند الخوف لتعلقہا بالقلب ویکنے باضطرابہا
عن عروض الخوف والفزع والجمیعۃ باعتبار الاجزاء والشدق جانب الفم فارسیہ
کنج دہان ہندیہ باچہہ والاعلم مشقوق الشقۃ فارسیہ کفتہ لب ہندیہ کہنڈ وتصیف نفسہ
بالشجاعۃ بعد ما وصفہا بالسخاوۃ ویقول ورب زوج جمیلۃ غنیۃ عن الزوج او عن التحلی
بحسنہا ترکتہ مصروعاً علی الارض تضطرب فریصۃ خوفاً علی نفسہا یضطرب شدق رجل
مشقوق الشفہ مے گوید کہ بسی شوہر ازین چنین زن خوبرو کہ بحسن وجمال خود پردائے
شوہر و حاجت زیور نداشت بر زمینش درافکند م وگوشت پارہ شانہ او برنگ کنج دہان
کفتہ لب می چسپید چہ بر جان خود مے ترسید یعنے بہت سے خاوند ایسے عورتوں کے
جو اپنے حسن کے بھروسے خاوندوں کی پروا اور زیوروں کے حاجت نہ رکھتی تھین زمین

المعظمة کمعظم الابریق الذی وضع علیہ الطعام ای المصفاۃ قال فی القاموس وابریق
معظم وکرم علیہ المصفاۃ وقال عدی بن زید واباریق علیہا فدم یقول ولقد شربت من
الخمر بعد الدینار تقدح من الزجاج اصفر اللون فی خطوط مستقیمہ ودقیقہ کاین بالعین
مقرون بابریق ابیض کاین فی الشمال علیہ مصفاۃ یخرج منہا الراح صافیۃ مصفاۃ
ے گوید کہ بجام آبگینہ کہ زرد گون و باخطوط باریک و در دست راست و قرین ابریقی
بود کہ سفید و تابان و در دست چپ و باصافی و پاکیزہ بود یعنے کانچ کے ایسے پیالے
ہین جو رنگت کا پیلا اور سیدھی لکیرون والا اور داہنے ہاتھ مین اور ایسے چاگل کی صراحی
تہا جو صاف و تابان اور بائین ہاتھ مین لیے ہوے اور اوس پر صافی پڑے ہوے تھے

قال فاذا شربت فانتے مستہلک مالی وعرضی وافسر لم یکلم الاستہلاک
الاہلاک واہلاک المال کنایۃ عن بذلہ وانفاقہ ومنہ قولہ تعالی الہکت مالا لبدا وفرالعرض
دونہا اذا ازداد ووفرہ اذا ازادہ ولم یکلم مجہول من کلمہ اذا جرحہ یقول فاذا شربت من الخمر
فانی اہلک مالی غیر مبال بہ بفقد عرضی غیر مجروح ے گوید کہ وقتی کہ من مے می نوشم
مال خود را صرف می کنم و آبروے من افزون میشود و ریش نے گردد یعنے جب مین
شراب پیتا ہون تو مال اپنا لٹاتا ہون اور آبروے میرے بڑہتی ہے گھٹتی اور کوئی دہبا نہین اوتا فال واذا

صحوت فلا اقصر عن ندی وکما علمت شمائلی وتکرمی الصحو نقیض السکر
والندی الجود وتنکیرہ للجنس والکاف اسمیۃ مرفوع علی الخبریۃ والشمائل جمع شمال
وہو الطبع والخلق والتکرم والتنزہ یقول واذا صحوت عن السکر فلا اقصر عن جنس الندی

عبیر لب سیر مے گوید کہ ہر کہ بر من ستم کند مزہ ستم او در حق او مکروہ و ناگوار
و بسان مزہ شرنگ تلخ و ناخوش باشد یعنے اگر کوے محبوب ستاوے تو میرے ستانیکا
مزا اندازین کے پہل کے مزے کے برابر ہووے یعنی اوسکے حق مین اچھا ہو گا قال ولقد شربت
من الدامۃ بعد مارکد الہواجر بالمشوف المعلم اللام مرطبۃ للقسم والمدامۃ الخمر
کالمدام لانہ لیس شراب یستطاع شربہ دایما الا ہے وہی من الصفات الغالبۃ والرکود
القیام والسکون والہواجر جمع ہاجرۃ وہو نصف النہار من عند زوال الشمس الی
العصر سمی بہ لان الناس یسکنون فی بیوتہم کانہم یہاجرون والمشوف بالشین المعجمۃ اسم
مفعول من شافہ اذا جلاہ یقال دینار مشوف اے محلو وفیہ اشعار بالاستعمال والمزاولۃ
ایضاً والمعلم اسم مفعول المسکوک والظرف متعلق بشربت یقول واللہ لقد شربت من الخمر
ببذل الدینار المنقی الصافی المضروب بعد ما سکن حر الہواجر مے گوید کہ قسم
بخدا کہ من بلاریب از بادہ صافی ببذل دینار تابندہ و نگارین بعد ازین کہ گرمے
نیمروز نافرو نشیند جاہا کشیدہ ام یعنے خدا پاک کے قسم کہ مین نے بعد سکے کہ دوپہر کے
ٹہنڈے پڑین کہ سے چکول خرچ کرکے شراب پی ہین قال برجاجۃ صفراء ذات
اسرۃ قرنت بازہر فی الشمال مقدم البار للاستعانۃ والظرف متعلق بشربت
والزجاج فارسیہ آبگینہ وشیشہ وہندیہ کانچ وکنچ والصفراء حب الالوان عند العرب
والاسرۃ الخطوط المستقیمہ وعنی بہا القدح من الزجاج وقرنت مجہول والازہر الابیض
الواضح لغت ابریق والشمال نقیض الیمین والظرف لغت ازہر والمقدم بالغار فالدال

تو بہت نامناسب کیا اسلئے کہ مین سوار ماسپاہی ہون اور زرہ بکتر پہنے ہوئے سوار کے
لڑنے بھڑنے مین پورے مہارت رکھتا ہون اور پردہ نامرد سے چاہی یا یہہ کہ مین تجکو
ضرور کپڑونگا اسلئے کہ سوار زرہ پوش کی لڑنے مین تجکو پورے مہارت حاصل ہے پھر تیرے
کیا حقیقت ہے قال اشنی علیّ بما علمت فانی سہل مخالقتی اذا لم اظلم تقال
اشنی علیہ بہ اذا ذکرہ بہ وغلب فی ذکر المثالب وضمیر المفعول وبیان الوصول کلاہما محذوف
والسمح السہل اللین والمخالقۃ بالمعجمۃ فاللام فالقاف المعاشرۃ بالاخلاق الحسنۃ واظلم مجہول
یقول اثنے علی بما علمتہ من شمایلی وافعالی فانی سہل معاشرتی بالاخلاق الحسنۃ اذا
لم یظلمنی معاشرے والا ساتھ ان اختار المثالب من المعاشرۃ بعد علمہ بہا ظلم صریح میگوید
کہ ستایش من بدان میکند کہ تو از افعال و شمایل من آگاہی دانی کہ حسن معاشرت من و قتیکہ
کسی سہل و آسان است کہ بر من ستم نکردہ شود و درین شک نیست کہ مثالب و مدایح کسے
بپوشیدن ظلم صریح است لعینہ جو اچھی اچھی باتین میرے تجکو معلوم ہین تو اوکو گھلم گھلا
بیان کر اور ہرگز نچھپا اسلئے کہ میرے ساتھ اچھی طرحسے رہنا سہنا جب تک ٹھیک ٹھاک
ہے کہ مجھ پر ستم نہووے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ اچھی باتون کا چھپانا بڑا ظلم ہے
فان فاذا ظلمت فان ظلمی باسل مر مذاقتہ کطعم العلقم ظلمت ماض مجہول و
اضافۃ الظلم الی ضمیر المتکلم من اضافۃ المصدر المتعدی الی المفعول والباسل الشدید
الکریہہ والمذاقۃ الذوق والطعم بالفتح الذوق والعلقم الحنظل وکل شیء مر قولہ
فان ظلمنی احد فان ظلمہ ایسے کریہہ المذاق مثل طعم الحنظل او کطعم کل شیء مر ایسے

عرق غلیظ و کدر که بر روے روغن زیتون و یا قطران غلیظ کربگرد سبوچه او آتش افروخته
باشند از پس گوش چنین ناخته که تند خوے و دلیر و دلاور نیک نژاد و خوشخرام واقع شده و سبان خطے
بوده که کریم و مکرم و قوے و محکم و فارغ از کشاکش سواری و بار بردارے باشد روان بگرد د
یعنے دو گاہر اسپینا جو روغن زیتون کے ٹپھٹ یا دھونے تیل کے مانند ہو جسکے گرنے کے آگ پڑ
اگ جلائی گئے ایک ایسے اونٹنی کے کانوں کے بیچ سے بہتا ہے جو مزاج کی کڑوے اور بھیجہ
گھنسے والے اور نسل کے سچی اور سنگ لگنے کے چلنے والے اور ہاوصف ان کھالوں کے ایک ایسے
سانڈ کے مانند ہے جو چولے کا پورا اور سواری بار بردارے کے مارمار سے چھوڑا ہے قال

ان تقدفی دونی القضاء فانے طب باخذ الفارس المسلم یقال اخذ فت فلانا مالکہ
قنا عما بالعین المعجمۃ فالدال المہملۃ فالفاء اذا ارسلتہ علی وجہہا والخطاب فیہ لزوجتہ غلبت
لان نساء العرب کن یعیرن بحبن الازواج ویحتجبن منھم شیئا اذا لم یعدہ ھم ما یودے الی
الشجاعۃ والقناع بکسر القاف الخمار فارسیہ سر انداز و دانشے و باشام و ہندیہ اوڑھنے الجواب
الشرط محذوف واقیم مقامہ سببہ والطب بالفتح الحاذق یعنے بالبلد والمسلم اسم فاعل
من استلم الرجل اذا لبس اللامۃ اے الدرع یقول ان ترسلے الخمار دونے وتحتجبی عنے فلا یعنینی
ولک فی حتی فانے فارس شجاع حاذق مجرب باخذ الفارس الدارع وانما یحتجب عن الجبان
وقیل معناہ ان تحتجبی عنی تو خذی لامی الزغانی ماہر باخذ الفارس الدارع فکیف لا آخذک میگوید کہ اے
مالک اگر پردہ بروی خود بگذارے مرد خود نمائی درخی چون منی نمی شاید چہ من گرفتن سوار زرہ
پوش مہارتے دارم و دلیرو دلاور رستم دیرہ از مامی باید و یا ایکہ ترا ضرور خواہم گرفت چہ من سوار
زرہ پوش ماہیگذارم پس ترا کجا خواہم گذاشت یعنے اگر تو نے اپنے گھر کی اوٹنی ڈالی اور مجھسے پردا کیا

والباء للملابسة والضمير المجرور للكحيل والضب الجوانب على الظرفية والمقدم بالقافين كهدية
آنيه معروفة تشبه الجرة الصغيرة تؤخذ من النحاس وينباع مضارع من الانباع افعل
قال في القاموس انباع العرق سال فمن قال ان اصله ينبع فاشبع الفتح فصار ينباع فقد ضل
واضل مرفوع على الخبرية من اسم كان والضمير لاحدهما لا على التعيين والذفرى بالمعجمة
فالفاء والمهملة مقصورا بالكسر خلف اذن البعير يسيل منه العرق عند شدة الحر وكثيرا قال كعب
ع من كل نضاخة الذفرى اذا عرقت والعضروب الناقة العبوس والحبرة الماضية كالمتجاسرة
وفي ديوانه حرة والحرة الكريمة الاصل والزيادة المتجزرة في المشي والعنيق بالفاء قالوا ن
كشفيق الفحل الكريم والمكرم معروف وروى بدله المكدم بالدال المهملة ومعناه المعضض ويكنى
به عن الفتي القوي فان الضعيف لا يعض ولا يعض وفي ديوانه المقرم وهو الفحل الذي
لا يركب ولا يحمل عليه وعنى بالناقة الموصوفة نفسها على التجريد مدحها بسيلان العرق
من خلف اذنها وهو مدح في الناقة ولا سيما اذا كان كثيرا قال كعب ع من كل نضاخة
الذفرى اذا عرقت ثم شبه العرق السايل بثقل الزيت والقطران في اللون والقوام و
بهذا التشبيه معروف عندهم قال زهير بيت وتفصح ذفرياها بجون كانه عصيم كحيل في المراجل
معقد اي وترشح ذفرياها بعرق غليظ اسود كانه بقية قطران معقد في القدور يقول كان
ثفل زيت او قطران اوقد به الوقود او قد به العبيد النار حتى غلظ واشتد وهو العرق
الغليظ الاسود يسيل من خلف اذني ناقة تنهاعبوس ماضية في المهالك كريمة الاصل متجزرة
في المشي شبيهة بالفحل الكريم القوي الفتي الغير المذلل بالحمل والركوب ميگويد كه

کسبعجم فیہا علی الاین ارتقال وتغییل اسے مع الاین والجار والمجرور فی محل النصب علی الحالیۃ
من المسکن سفے برکت والعقب محرکۃ ماخار سیہ فی وسندیہ بانس وارادیہ مایزمر بہ اسے المزمار
الذی یقال لہ فی الفارسیۃ نائے وفی وسے الہندیۃ بانسلے وہمرے دمرلی وذلک لانہ وصفہ
بالمہضم والعقب المہضم ہو المزمار قال فی القاموس وقصبۃ مہضومۃ ومہضمۃ مکعظۃ وہیضم التی
یزمر بہا والاجش غلیظ الصوت یقول جلست جلوس الابل علی جانب مار الرواع فصاحت صوت
حمار غلیظ الصوت فکانہا جلست علیہ معہا قصیب وہو لصوت صوتہ وقیل صاحت ماتحتہا
من الارض عند جلوسہا صوت قصب یکسر غلیظ الصوت فکانما جلست علی قصب کذلک و
لایخفی ان ہذا وصف لہا بالثقل والناقۃ لما توصف بہ فان الثقل مانع من سرعۃ السیر میگوید
کہ بر جانب آب رواع آنچنان نالان نشستہ کہ گویا نائے شکستہ وبدآواز ہمراہ خود دے داشت
غرضکہ بانگ ناموزونش بیانگ نائے شکستہ بدآواز مانند یعنے آب رواع کی کنارے
پر ایسے بولتی بیٹھی جیسے جرجرے بانسلے بولتی ہووے اسلئے کہ راہ کے گرد وغبار سے آواز
اوسکے برے ہوگئی قال وکان ربا اوالجیلا معقدا حش الوقود بہ جوانب قمقم
مینابع من ذفر غضوب جسرۃ زیافۃ مثل الفنیق المکرم الرب بالضم
مثل الزبیت والسمن والکحیل الجار المجلۃ مصغرا القطران بطلی بہ البعیر الاجرب مندیہ دہونا
بالواو والمعروفۃ والمعقد اسم مفعول من اعتقد الزناد اذا اعلاہ حتے غلظ وتعقد وحش النار
بالمہملۃ فالمعجمۃ اوقدہا بالفعل مجہول والوقود بالفتح مایوقد بہ النار وفی دیوانہ حش القینان
بہ والقینان بکسر القاف جمع قین وہو العبد والفعل معروف ومفعول الفعل محذوف

غیظ وغضب سے اوسپر چکتے ہے تو وہ بلا اوسکو مونہہ سے کاٹتا ہے اور پنجون سے نوچتا ہے

قال ابقی لها طول السفار مقرمدا مسندا ومثل دعایم المتخیم الابقار معروف

واللام علی معناها او بمعنی من واسفارا بالکسر مصدر سافر من عبدالی بلد تقرر بالتفاوت فالهمزة فالیم

اسم مفعول بمعنی الاجر والجارة یقال بناء مقرمد ولسند محرکة الحکم اسند بعضه الی بعض واستعیر

لمجد ها والدعایم جمع دعامة وهی الاسطوانة والراء ومثلها قوایمها الطویلة والمتخیم بفتح الیاء

التحتانیة طرف من تخیم الرجل اذا اخر سبالیته او کبیرها اسم فاعل منه واضافة الدعایم علی

الاول لادنی ملابسة وهذا البیت لا یوجد فی الشروح انما یوجد فی دیوانه یقول ذهب طول السفر

بما کان زایدا فیها وترک لها منها جدا محکما صلبا مثل بناء مقرمد وقوایم طویلة مثل اساطین

موضع التخیم او من تخیم مے گوید کہ چندان سفر کردہ شد کہ طول وامتداد ش از دیار ہا رفت

باقی گذاشتہ گلہا ان بناہا گاں وخشت استوار ودست وپائی فرو ماندہ کہ چون ستونہا

موضع خیمہ و یا خیمہ زنند دلبند ومحکم باشد یعنے اونمی اتنی بڑے بڑے سفر کی ہوں جنکے

دراز می نے اوسکے لئے یا اوسکے ڈیل ڈول سے ایک ایسا بدن باندھے چھوڑا جو اینٹھ پتھر دن

کی عمارت کی مانند محکم اور ایسے ہاتھ پانو بنائے رکھی جو خود خیمہ یا خیمہ والی کے ستونکے برابر

ہیں قال برکت علی جنب الرداع کالمنابرکت علی قصب حشن مهضم

الجنب جلوس الابل علی هیئة جلوسها والجنب الجانب والرداع بالمهملات الثلث ککتاب ماجر

وسحاب موضع فی الیمن ویوید الاول ما فی دیوانه فان فیه علی ماء الرداع علی ان اضافة

الماء الیه من اضافة العام الی الخاص کما فی شجر الاراک وعلی الثانیة بمعنی مع کما فی قول

فی العشی عند حضور الطعام عظیم الراس قبیح الشکل اے عن سنور یخدشها مے گوید که
از ضرب تازیانه مے ترسد و پہلوے راست خود را چندان مے درد که گویا او را ازان دور مے کند
که در آخر روز قریب نان خوردن آواز مے کند و سر کلان و شکل بد نما دارد یعنی اگر به کوچ
شتر از قریش مے گریزد یعنے وہ گھوڑے کی مار سے ڈرتی ہے اور دائین جانب کو ایسے
دباتی ہے جیسے اوسکو شام کو کھانے پر بولنے والے بڑے سر اور برے صورت یعنی بلی سے
بچاتی ہو جس سے اوسکی نوع کو نفرت ہے اور خصوص جبکہ وہ نوچتا ہی ہووے قال ہر جنیب
کلما عطفت له عضبے اتقاها بالیدین و بالفم الہر بالکسر ذکر السنور مجرور
علے انه عطف بیان لہزج العشے و مرفوع علی روایة الدیوان علی انه فاعل نیاے و ہو فیہ
علی صیغة الغایب المذکر و الجنیب المربوط نے الجنیب و یوتیه قول امرء القیس ع ترے
عند مجرے الصفر مہرا مشجرا اے مربوطا و العطف الہیل و اللام بمعنے الی و غضبی تانیث الا غضب
حال من المستکن فی عطفت و اتقاه جعله منه و من عدوه و المستکن فی الفعل للہر و المنصوب
للناقة یقول عن ذکر سنور مربوط بجنبها او مقودا معها کلما مالت الیه لکلک الناقة
فی حال غضبها علیه اتقاها و ذلک الہر یخدش الیدین و بعض الفم فتزید فی تبعید ذلک الجانب
و معنی البیتین علے ما فی دیوانه انها تبعد جانبها الوحشی مخافة السوط کلما بعدته بعد تکبر منها
و تغضب ذکر سنور کذا مے گوید که گویا ازان نر گربه پہلوے خود را دور مے کند که بہلوش
بسته اند و ہر گاہی که در عین خشمناکی بران نر گربه متوجه میگردد او بدنش میگزد و به پنجه اش میخراشد
یعنے گویا ایسے بلے سے پہلو بچاتے ہے جو اوسکے پہلو سے بڈھا ہوا ہے اور جب کبھی وہ بڑے

بجانب وحشی بعد مخیلۃ وترغم یقال ناء اذا بعد لازم وعدی بالباء ففی للتعدیۃ ولقد اخطأ من قال انہا بمعنی عن فان معناہ ح انہا تبعد عن جانبہا وہو کما ترے والوصف الجانب الیہ واضافۃ الجانب الیہ من اضافۃ الشیٔ الی نفسہ باختلاف اللفظین وذلک جائز عندہم قال الرضی والعرب تجوز اضافۃ الشیٔ الی نفسہ اذا اختلف اللفظان والجانب الوحشی من جانبی الدابۃ یمینہا فانہ لا ینزل منہ ولا یرکب فہو وحشی والانسی منہما یسارہا لانہ مانوس بالرکوب والنزول ومن بمعنی عن کما فی قولہ تعالی ذلک مما کنت منہ تحید والہزج کالکتف المغنی المصوت والعشی آخر النہار وکان وقت اکلہم غالبا وعلیہ قولہ تعالی ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیاً والمادم کمعظم العظیم الرأس العریض المشفر وعنی بہ السنور بقولہ فی الآتی ہر خبیب اہ فاعطف بیانا لہ والعرب یذکرون تعلق السنور بالناقۃ عند وصف سیرہا لما ان الابل تکرہ السنور وتخافہ طبعا قال امرء القیس یصف ناقۃ بیت کان بہا ہرا جنیباً یجرہ بکل طریق صادفتہ مارق والمخیلۃ التکبر والترغم التغضب قیل یصف مرحہا ونشاطہا فی السیر بحیث کانہا تبعد جانبہا الوحشی من سنور مربوط بہا وقیل یصفہا بانہا تخاف ضرب السوط فتبعد جانبہا الوحشی عنہ کان ہرا یخیفہا فیہ وہی تبعد عنہ جانبہا ذلک اقول ہذا اقرب الی الصواب فان تخصیص الجانب الوحشی الذی ہو جانب الیمین یقتضی ذلک لانہ مضرب السوط الا تری انہم یکنون بضرب اکباد الابل عن السفر وانما ہو یعبر عن ضرب ایمانہا فان الکبد انما یکون فی جانب الیمین واما التبختر فی المشی والنشاط فی السیر فلا تخیص بالجانب الوحشی کما لا یخفی یقول تخاف ضرب السوط فتبعد جانبہا الوحشی ای یمینہا عنہ حتی کانہا تبعدہ عن مصوت

کل یوم بیضہ بدے العشیرۃ مثل العبد او ہو مثل العبد او حال کونہ مثل العبد لابس الفروۃ
الطویل مقطوع الاذنین من الاصل میگوید کہ دراز قامت کہ ہر روز بیضہ ہاے خود را
در موضع دو عشیرہ می بیند اگرچہ دور رفتہ باشد و مثل غلامیکہ پوستین دراز پوشیدہ
و ہر دو گوش او بریدہ یعنے لانبے قد کا جو اپنے انڈو کو موضع دو عشیرہ مین ہر روز دیکھتا ہے
گو وہ کہین چلا جاوے اور مثل ایسے غلام کی ہے جو بڑا پوستین پہنے ہوئی اور سچہ مچہ کا بڑا

ہیے قال شربت بماء الدحرضین فاصبحت زورا عن حیاض الدیلم
الضمیر المستکن فی الفعل للناقۃ والباء قیل زایدۃ داخلۃ علی المفعول فان الشرب یتعدے
بنفسہ وقیل بمعنے من والدحرض بالمہملات الثلث فالضاد المعجمۃ کتفنۃ وسیع کمجمع
ماء ان مختلفان شاہما الشاعر علی التغلیب واراد ہما معا نص علیہ فی القاموس ولیس الدحرضان
بموضع کما توہمہ بعضہم واصبح بمعنے صار والزوراء المنحرفۃ والحیاض جمع حوض والدیلم
بالدال المہملۃ کصیقل حی معروف بینہم وبین العرب عداوۃ حتی یکنے بہم عن الاعداء یقول شربت
تلک الناقۃ من ماء دحرضین ووسیع مضافات منحرفۃ نافرۃ عن حیاض الدیلم الذین
ہم اعداء نا فلم تشرب شیئا منہا ۔۔۔ مے گوید کہ آن شتر ماده آب دحرضین و وسیع
کہ منجملہ آبہاے عرب است فروگذاشتہ چنانچہ از اگیرہاے گروہ دیلم کہ اعداء ہا ہستند متنفر
گردیدہ یعنے اوس سانڈنی نے دحرض اور وسیع کا پانی جو عرب کی پانیون مین
سے ہین سو دیلم ہمارے دشمنون کی حوضون سے کوسون بہاگتے ہے قال و کانما
تناہی بجانب وفیہا الوحشی من ہزج العشی ماوم وفی دیوانہ بیت وکانما

او سنوش ابن او ثوب صوف غلیظ الطرح علی حج ابن بغلی سے گوید کہ آن شتر
مرغ مادگان جوان اتباع اعلای سرش سے کنند چانچہ ہر کجا کہ او سیر دو ہمچنیں میرود
و ہر کجا کہ او بایستد بجانب او میروند و حال این است کہ خود او یا سر بلند او گہوارہ نشش
زنان می ماند کہ پوشیدہ باشد و یا بدان جا پیشین شابہ افتادہ گاہ گہوارہ زنان سے اند
یعنے دو جوان شتر مرغیان او سکے او نچی سر کی تابع ہین سو جہان وہ جاتا ہے وہ دان
جاتی ہین او جہان کہین او سکو دیکھتے ہین طرف او سکے دوڑتی ہین او حال یہہ ہے
کہ وہ آپ یا او سکا مرد زنان کے جنازہ کا گہوارہ ہے جو بلند اور نمایان ہوتا ہے یا
گوی پیشین کا ڈاکیا ہے جگوارہ پر پڑتا ہے قال صعل یعود ذی العشیرۃ بیضہ
کالعبد ذی الغر والطویل الاصلم الصعل بالضمتین الطویل مجرور
علی انہ نعت قریب بین الضمتین او مرفوع علی انہ خبر بعد محذوف والاول اقرب
و یعود من عاد المریض او زاره و المضارع یدل علی الاستمرار و ذو العشیرۃ موضع بالصفاۃ
و البیض بالفتح جمع بیضۃ مفعول یعود و ذکر اشعار مبرعۃ بسیرہ فان الظلیم یحب البیض
و لذا کنے بابی البیض فاذا تذکر السریع و لذا یذکرون ذلک بالبیض قال امرء القیس یعیب
علی نقش یبیت له و لعرس بمغرج الوعساء بیض صیص و العبد ہہنا بقابل الحر والجار والمجرور
فی محل الرفع علی الخبریۃ او فی محل الجر علی انہ نعت صعل او فی محل النصب علی انہ
حال من المستکن فی یعود و الفروثوب معروف یقال له پوستین و الطویل نعت و الاصلم فعل
صفۃ من الصلم و ہو قطع الاذن من الاصل نعت للعبد یقول طویل او ہو طویل یزوہ

بدل جدح البارز المرفوع فی الغسل لقلص النعام وقلة الراس اعلاه والضمیر
المجرور للطلیم المذکور والمنصوب له اولراسه والثانی ظاهر والحدج بالکسر مرکب
للنساء یشبه المحفة والمحمل وهو ما یحمل علی الشی وظاهر کلا المعنیین لایلایم المنعوش الا
بتاویل بعید فالظاهر هو الحرج بمعنی ما یوضع علی نعوش النساء من الخشب نص
علی هذا المعنی فی المحیط وقد استشهد بهذا البیت وهو الذی یقال له فی بلادنا گهواره
علی الاصل وگوارة علی التخفیف وقد یطلق الحرج علی خشبات یشد بعضها الی بعض
ویحمل فیها المیت وکلا المعنیین محتمل فی روایة الدیوان والزوج ثوب صوف غلیظ
یطرح علی الهودج والنعش سریر المیت اذا کان المیت علیه والمیت المحمول علیه
وکلاهما یصح فی البیت وقد یطلق علی شبه محفة یکون مشبکا ویطبق علی المرئة اذا
وضعت علی جنازتها صرح به فی المحیط واللام فی لهن للاختصاص والضمیر للنساء
فان ذلک یجعل علی نعوش النساء خاصة والجار والمجرور نعت لنعش او صرح و
المخیم کمعظم معناه المغطی ماخوذ من خیم الشی اذا غطاه لشی یلبق نعت له ثان وجملة
التشبیه باسرای حال وقال الشارح النعش الشی المرفوع والنعش المنعوش والمخیم
المجعول خیمة ثم قال شبه خلقة مرکب من مراکب النساء جعل کالخیمة فی مکان مرتفع
ولایخفی ان کلا من معنیی المخیم والنعوش لایساعده اللغة علی انه بمعزل عن معنی
الشعر یقول تتبع تلک القلص اعلی راسه فعیران معه حیث سار ویشین نحوه حیث کان یرد
من بعید وهو کانه فی ارتفاعه وکان راسه الاعلی ما یوضع من الخشب فوق نعش النساء

النعام ای تشبیہ بسیرہ مے گوید کہ دیگر خود چنان باشد کہ گویا تودہ ہاے ریگ
شبہ مرغ نرمے شکند کہ خاصہ نوع او این است کہ وسط ہر دو پا پیش قریب و چون بریدہ
گوش سے باشد یعنے چال اوسکے ایسے ہو کہ گویا ریت کے تہلون کو ساتھہ ایک
شتر مرغ نر کے روندتی ہے جسکی پاؤں آپسمین پاس پاس اور اصل خلقت سے پوچا
ہوتا ہے قال تاوی الہ قلص النعام کما اوت خرق یمانیۃ لاعجم
طمطم یقال وی الیہ اذا انجاہ الیہ قال تعالی ساوی الی جبل وقال طرفۃ ع
ویاوی الیہا الاشعث المتجرف - فاللام فیہ بمعنی الی والقلص بضمتین جمع قلوص
وہی انثی النعام ویکنی بہا عن فتیاتہا واوت ماض بمعنے المضارع والخرق بالخاء
فالمعجمۃ فالقاف کعنب جمع خرقۃ وہی الجماعۃ من الابل وخص الیمانیۃ بالذکر لان اغلب
رعاۃ الیمن من الحبشۃ لقربہم والاعجم من لا یقدر علی الکلام الفصیح والطمطم بالمہملتین کسمسم
من فی لسنہ عجمۃ فارسیۃ کنکلاج وہندیہ توتلا وعنی بہ العبد الحبشی یقول تاوے الیہ
فتیات النعام کما تاوی جماعات اہل یمانیہ الی عبد حبشے یرعاہا مے گوید کہ
ہمہ شتر مرغ مادگان نوجوان بجانب او چنان میگرایند کہ شتران ابن بجانب غلام
حبشے کہ راعی آنہا ست باشد جوق جوق مے آیند یعنے جوان شتر مرغیان اوسکے
پناہ مین آتی ہین اور اوسپر ڈھلتی ہین جیسے بن کے اونٹ اونٹنیان اپنے چرواہے
جیسے غلام کے جانب کو دوڑتی ہین قال تبعین قتلہ راسہ وکانہ صدح علی
نفش لہن مخیم وفی دیوانہ ع رفوج علی صوح لہن مخیم وفی المحیط صوح

من وثمد اذا کسره ودقه یقول ذات نشاط تضربہ دفنہا حیناً وشمالا من مرح
ونشاط بعد ما سارت فی اللیل متجرۃ فی مشیہا غایۃ التجرۃ تضرب الاکام ضرباً شدیداً
وتدفنہا دفناً حثاً سبقۃ خطوات من خف شدید الوطی او ذات خف شدید او علی بہا
او کل خف کذلک سمے گوید کہ بعد از شب روی کہ موجب فتور وکسل میباشد دم خوش
از دور نشانہا این سوار بہ آنہا برخاست ہنگام رفتن خرامان خرامان بود و چگاہ ہائے فراخ
خف شدید الضرب تودہ ہای ریگ بسخندو بساید یعنے دہ جوارت بہ چستگی او منگ
مارے دم کوادہر ادہر مارے اور چلنے میں بہت ہی منگر چلے اور بڑے بڑے ڈگوں
سے ریت کی تھلو کھو توڑی پھوڑے قال وکانما تفش الاکام عشیۃ تضرب
بین المنسمین مصلم وفی دیوانہ وکانما تفض الاکام علی صیغۃ اسم الفاعل الوطس والفض
کلاہما قدح تفسیرہ آنفاً العشیۃ آخر النہار وبالجملۃ بعد الزوال وجعلہا عشیۃ تسیرہا
والبارد للاستعانۃ والبین المتباعدین اشیین بطلقا خفیف الید القریبۃ الخفۃ لفظیۃ
فہو فی حکم النکرۃ والمنسم بالنون فالمہملۃ کمجلس خف البعیر والنعام والمصلم بالمہملۃ
المعظم مقطوع الاذنین وکلاہما وصف اللازم من حیث النوع فان کل نعامۃ
بلون بعد غیرہا تزیادۃ ذالہا فی غایۃ الصغر بحیث کادہما مقطوعتان وبالجملہ
شبہ الناقۃ السریعۃ بالظلیم قال رہیر حیث کان الرحل منہا
فوق صعل من الظلمان جوجوہ ہواء یقول وتکون فی سرعۃ کانہا ذو الرمال
اوادہا علیہا عشیۃ میرہا بما ہو قریب الخفین مقطوع الاذنین یعجل من

موضع شدن نشین شتر ماده تا بکاشانه او مرا برساند که در حق او این دعا کرده شده
که گاهی آبستن نگردد و چنانچه گاهی آبستن نشد دلپتا نش پیوسته از دولت
شیر محروم باند غرضکه تنومند و قوی باشد یعنے میرا بڑا ارمان یہہ ہے کہ
مین کہین عبلہ تک پہونچون پہر موضع شدن کے ساتھیون مین سے کوئی ایسے
ساند منہی اوہان تک پہونچاوے جسکی حق مین یہہ دعا مانگی گئے کہ وہ کبھی گابھن
نہو مے سو وہ کبھی گابھن نہین ہوئے اور تہن اوسکے دودہ سے ہمیشہ محروم
اور منقطع رہے غرضکہ قوی و توانا ہووے قال حظارۃ زیافۃ عنب الشرے
نقص الاکام بوخذ خف میثم وفی دیوانہ نقص الاکام
بکل خف میثم وروے بذات خف میثم الخطران ان یضرب البعیر ذنبہ یمینا وشمالا
ومنہ ناقۃ حظارۃ ویکنے بہ عن نشاط وعنب الشیٔ بعدہ منصوب علی الظرفیۃ
والسری السیر فی اللیل وخصہ بالذکر لانہ یعرض الکسل والفتور بعدہ قال علقمہ
یصف ناقۃ بلیت ویقبح عن عنب الرشے وکانہا مولعۃ تخش القنیص شبوب
والزیافۃ مبالغۃ من زاف بالمعجمۃ فالفاء اذا تجتر فی المشے والوطس بالواو
فالمہملتین الضرب الشدید بالخف والاکام الرمال والموخد بالواو فالمعجمۃ فالمہملۃ
سمۃ الخطوات والخف معروف یقال لرجل الابل والسنام وفارسیہ
سیبل والوقص مصدر وقص الرمل الاکام اذا وقہا وکسرہا فہو ہہنا استعارۃ
لوطی الناقۃ ایاہا وعنے بذات خف نفسہا علی التجرید والخف المثیم شدید الوطی

موضع الزام من الفرس یقول وفراشه اللین یرتع یکون علی فرس تخم الاغ
مرتفع المراکل غلیظ المحزم مے گوید کہ بہتر زنم من زینی است کہ بر پشت آں
باشد کہ اطراف استوار و برد و پہلوش بلند و موضع تنگس تازہ و فربہ واقع
شدہ یعنے میرا گدا گدا ایک ایسے کٹورے کے کہ ہلی ہے جو انہوں کا نہ
پورا اور پہلوؤں کا اوبھرا ہوا اور موضع تنگ کا چوڑا چکلا ہے قال ہل تبلغنی
دارہا شدنیۃ لعنت لمحروم الشراب مصدر کلمہ ہل للتمنی
والابلاغ الایصال یعدے الی مفعولین قال تعالی ثم ابلغہ مامنہ والفعل للواحد
المونث واوعمت النون الخفیفۃ فی نون الوقایۃ ومثلہ قول زہیر ع ہل تبلغنی ذا
دارہم قیس والضمیر المجرور لعینیہ والشدنیۃ نسبۃ الی شدن بالمعجمۃ فالمہملۃ محرکۃ
موضع بالیمن وقتیل کان مخلافا من مخالیفہم ولعن مجہولا اذا دعے علیہ بالشر و
عنی بالشراب اللبن فانہ یشرب ولمحروم الشراب عن الضرع الذی عرم اللبن
والمصدر کمعظم المقطوع والمراد بہ المنقطع عن اللبن وکنی بقطعہ عن اللبن عن عقمہا
وبہ عن قوتہا وجلادتہا فان کلا من الحمل والوضع والارضاع یورث الضعف
وہذہ الکنایۃ معروفۃ عندہم قال زہیر ع علی فرج محروم الشراب مجدد و یتمنے
وصولہ الی عیلۃ ویقول ہل توصلنی الی دارہا ناقۃ شدنیۃ دعی علیہا بان لا تحمل
ابدا فاستجیب حتی کان ضرعہا محروم اللبن منقطوعا عنہ ای لم تحمل قط حتے
تضع وترفع فتصیر ضیقۃ مے گوید کہ آرزو دارم کہ منجملہ شتر مادگان

تام والضمير فيها للعباءة وفوق صفة على والظهار الثاهر والوجه والحشية الفرس
المحشو بالقطن ونحوها والسراة الظهر والادهم الاسود من الخيل وهو علم فرسه ثم غلب عليه
في القاموس والملجم اسم مفعول من الجم الفرس اذا البسه اللجام قيل تدخل عبارته
في المساء والصباح على ظاهره فرشي لين تاعم محشوا بالصوف او القطن وانا
ابيت لسيلتي على ظهر فرس او هم ملجم لا يوضع عنه اللجام سے گويد كه عيش
صبح وشام بر بستر نرم راحت وآرام سر ميكنيد ومن بر پشت ستور سياه كه لگام داد
ميباشد همه شب مے گزارم يعني عيشه گدگدي گدي پر راحت دارين بيچاره بيتے
ہے اور مين سارے رات ايک کالي کھوڑي کے پيٹھ پر کاٹتا ہون جسکے مونھ
مين لگام ہوتا ہے قال وحشيتي سرج على عبل الشوى نهد مراكله

ملبيل المحزم العبل الضخم الغليظ من كل شئ والشوى الاطراف
وخفف الراس والنهد بتقديم النون على الهاء المرتفع والمراكل جمع مركل من الركل
وهو ان تضرب الفرس برجلك ليسرع في السير وقد استعمل الجمع فيما فوق
الواحد قال في الصراح مراكل ابدانه دو پهلوي ستور كه بروي لگد زنند و
ارتفاع المراكل وامتلاؤها. صفة في الفرس قال زهير غ وصاحبي وردة
نهد مراكلها وقال ايضا غ الى صوتة سود المراكل ضمر وبالجملة هو كناية عن كثرة
الركض المستلزمة لكثرة التركيب والنبيل بتقديم النون على الموحدة الضخم الكبير
والمحزم بتقديم المهملة على المعجمة ظرف من حزم الفرس اذا شد عليه الحزام وهو

گاہی پیاسے گرد و حال این است کہ بان ہیچوارہ نغمہ سرا البطیب خاطر
می سراید یعنے شہد کی مکھی جو اچھی بو پر مرتی ہے وہان متصرف ہی کسیکو آنی
نہین دیتے اور خود کسی دم نہین ٹلتے اور حال اوسکا یہہ ہے کہ متوالی گویہ کی طرح
اپنے موجون مین کاتی رہتے ہے قال ہزجا یحک ذراعہ بذراعۃ قدح
المکب علی الزناد الاجذم وفی دیوانہ عزدالین ذراعہ بذراعہ فعل المکب
علی الزناد الاجذم الہزج بالمعجمۃ فالجیم کگتف المطرب المغنے تاکید لعزدا والحک معروف
وبین من سن السکین اذا حددہ ویلزمہ یحک والذراع الید وکنے بہ عن التضییق
الذی یکون عند الغناء والاطراب والقدح اخراج النار من الزناد منصوب
علی المصدریۃ من غیر لفظہ ویویدہ ما فی دیوانہ کما مر والزناد جمع زند فارسیہ آتش زنہ
والمستعمل فی الہندیہ چقماق وہو ترکی فی الاصل والاجذم بالجیم فالمعجمۃ من ذہب
انا ملہ لغت المکب وہو من اکب علی الشئے اذا الح علیہ یقول لایزال یغنی
ویضیق اے یضرب بیدہ علی یدہ کما یفعل القادح المکب علی الزند الذاہب
الانامل تخرج منہ النار والا صفیعہ دلک مے گوید کہ پیوستہ میزاید دست
بر دست میزند چنانکہ مرد بریدہ انگشت محنت چقماق می کشد و رو نے گرداند
یعنے وہ کبھی گاتی ہے اور تالیان بجاتی ہے اور برابر بجای جاتی ہے جیسے
کٹڑا دلگیون والا چقماق پر برابر مارتا ہے اور تارا کبھی نہین ٹوٹتا قال تمشی و تصبح
فوق ظہر حشیہ وابیت فوق سراہ ہم ملجم کلا الغلیرہ

دسکو بہا فیجری الماء فیہا کل عشیۃ غیر منقطع سے گوید کہ ہرا بر بسیار بار
اندک و بسیار بران چراگاہ ببارید چنانچہ ہر شام آب اندوجارے میماند و منقطع
نے گردد یعنے بہری بہرے بادل تہورے بہت ہمیشہ اوسپر برستے
رہے یہانتک کہ ہر شام اوسمین پانی چلتا رہا اور کبھی نہ توٹا قال و حلا
الذباب بہا فلیس ببارح عزد کفعل الشارب المترنم و فی دیوانہ
بیت فقرے الذباب بہا یعنی وعدہ ہزجا کفعل الشارب المترنم یقال خلا به
اذا تفرد به و عنے بالذباب الزنبور وہو ذباب العسل فانہ یحب الورد والریحان
و تیلند و بروایتہا وقت و منہ المتلمس بہ فی قولہ لصیف وادی العرض حیث
قال فذاک اوان العرض حی ذبابہ زنابیرہ والازرق المتلمس والضمیر المحرور
للروضۃ والبارح الزائل المنفک والعزد بالمعجمۃ فالمہملتین بالکسر کمخجل
المطرب رافع للصوت من عزد کفرح و یقال و استعزد الروض للذباب
اذا دعاہ المارکان یغرد عنے کفعل الشارب المترنم تغریدہ و ترنمہ و کنے
بتفرد الذباب عن خلوہا عن عشیرہ و تتغریدہ عن نشاط و بنشاط عن کثرۃ
یاجین الروضۃ و حسنہا و طراوتہا کما کنے المتلمس بجیوۃ الذباب عن
خصب وادی العرض بقول و تفرد بہا زنبور العسل فلا ینفک عنہا و ہو یترنم
من النشاط کما یترنم الشارب الخمر المترنم سے گوید کہ مگس شہد بران
چراگاہ تازہ خلوت گزیدہ و دیگرے را دران نگذاشتہ چنانچہ از دے

بسبل بوٹیوں کا ضامن ہوا اور گوبر کا نشان اوسمیں نہیں پایا گیا اور رفدت
سے محفوظ رہے ایک حسین عورت کی پاس ہی جسکے پواس اوسکے مونہہ سے

نہار نہار آتی ہے قال جادت علیہا کل بکر حرۃ فترکن کل قرارۃ
کالدرہم یقال جادلہ وجاد علیہ وجادہ اذا من علیہ والغم والصغیر المحرر
للروضۃ والمکر بالکسر کل سحابۃ کثیرۃ الماء والحرۃ مشہا وہی ویوانہ کل عین
ثرۃ والعین السحاب الذی یاتی من جانب القبلۃ والثرۃ بالمثلثۃ فالمہملۃ المشددۃ
السحابۃ الکثیرۃ الماء والصغیر فی ترکن لکل بکر من حیث المعنی دون اللفظ والقرارۃ
الارض المطمئنۃ المستویۃ والتشبیہ بالدرہم فی اللمعان یقول جادت علی ملاک الروضۃ
کل سحابۃ کثیرۃ الماء فترکت کل ارض منخفضۃ مستویۃ تلمع کالدرہم
لما کان فیہا من الماء المجتمع ؎ گوید کہ ہرابر بسیار بار بران چمن گاہ
چندان ببارید کہ ہر جوی روغنا کی را چون درم صافی تابان و درخشان گرداند یعنی
جو بادل پانی سے بھرے ہوتے ہیں اوسپر اتنے برسے کہ ہر چھوٹی گہرائی

کو روپیہ کے مانند چمکنے کیا قال سحا ومسکابا فکل عشیۃ بجر
علیہا الماء لم یقصر م السح الصب والسیلان من فوق والسکاب مصدر
سکب الماء اذا صبہ فالصب وکلاہما منصوب علی التمیز نحو ال الفخار
وکل عشیۃ منصوب علی الظرفیۃ والعشیۃ آخر النہار کالعشی وعلی المعنی فی
والتضمن الانقطاع والجر حال من الماء یقول جاد علیہا سح کل سحابۃ کثیرۃ الما

المرعی الطیب عطف علی غارۃ والالف لضمتین مالم ترع من الریاض کانہا الفت
من ان ترعی قال طرفۃ ؎ فالکسب معشب الف وتضمنہ کفلہ والغیث المطر الکثیر و
فیہ ایذان بکثرۃ الکلاء والریاحین والقلیل بمعنی المعدوم کما فی قول تابط شرا
؎ قلیل التشکی للہموم یصیبہ وکان الاصل قلیلۃ التشکی فحذف التاء لقیام المضاف الیہ
مقام المحذوف کما قالوا فی اقام الصلوۃ اجمل التفعیل بمعنی الفاعل علی التفعیل
بمعنی المفعول فعومل بہ معاملتہ او اول الروضۃ بالمرعی کما اول الارض بالمکان
فی قول ابی النجم ؎ ولا ارض ابقل ابقالہا فان الظاہر انقلبت علی ان تاء
الروضۃ لغطی والدمن السرجین وہنا استعارۃ بمحضۃ الرائحۃ وخلوصہا عن بقایاہا
کمتن السرقین والمعلم موضع العلامۃ مطفئۃ الوطی وفیہ ایماء الی سلامۃ ما فیہ
من النبات وکل ما بعدہ من الابیات نعت للروضۃ لتکون امر المشبہ اتم
واکمل فان تکمیل المشبہ بہ للمشبہ یقوی وجہ الشبہ کما مر فی لیہا الف ان یرعاہ الدواب
ظہر یرعہ دابۃ طرق النبات حیث تکفل نبتہ غیث کثیر لیس فیہ شیء من الرقیق
المفسد لطیب الروائح ولا ہو مفتئۃ الوطی بکمیلۃ منہا تاتی ریحۃ الطیبۃ من فمہا مبگوید
کہ یا گویا چراگاہ تازہ و پاکیزہ کہ باران بسیار متکفل گل و ریحان او گشتہ و کسی
او را پجریدہ و سرگین چارپایان نیالودہ و پایمال کسے نگردیدہ بخوبی روزی است
کہ بوی معطرش از حد و بیان او فزوں آید یعنی یا گویا ایسے ہرے بھرے
چراگاہ جس کو کسی چرند نے نہیں چرا اور ایک بڑا بھاری مینہ اوسکے

انہا بلغتک من فہما قبل ان تکلمت او تبسمت سے گوید کہ بوی دہانش برنا شتا
چنان خوش است کہ گویا نافہ مشک عطاری بخز بروزنی است کہ پیش از ظہور سلک
دندانش بوی مشکین از دہانش تبور سیدہ غرضکہ بوے دہانش ببوی مشک اذفر
مے ماند یعنے اوسکے مونہہ کے جوش ہماری نہاری ایسے بجا کہ گویا مشک نافہ کسی عطر
ایک حسین عورت کی پاس سے جسکی خوشبو اگلی دانتوں کی دکہائی دینے یعنے ہنسنی بولنے
سنی پہلی اوسکے مونہہ سے تجکو پہونچتی ہے قال او عانقا من اذرعات معتقا
مما تعتقہ ملوک الاعجم یقال عتقت الخمر اذا قدمت وحسنت فہی عاتق وہو منصوب
عطفا علی فارۃ فہو اسم کان والخبر ہو الظرف السابق اعنے بجبیلۃ وکذا فی البیت
الآتی والاذرعات بکسرۃ الہمزۃ وفتحہا ملدۃ بالشام معروف توتی منہ الخمر والمعتق اسم
مفعول من اعتق الخمر اذا ترکہا مدۃ فے ظرف کعتقہا مشدد او الاعجم صفۃ لمحذوف
فانہ یقال اہل اعجم وقوم اعجم والبیت ما یوجد فے دیوانہ ولم ارہ فی شرح یقول
او کان خمرا عتیقۃ من خمور اذرعات معتقۃ من خموعتقہا ملوک الاعجم بجبیلۃ منہا
تاتی ریحہا من فمہا سے گوید کہ یا گو یا شراب کہنہ از شرابہای اذرعات از
شرابہای دیرینہ شاہان عجم بجز بروزنی است کہ بوی او از دہانش بتو رسیدہ
یعنے کوئی پرانے شراب اذرعات شہر کی شرابون مین سے جنکو شاہان عجم نے
پرانا کیا تہا ایک حسین عورت کی پاس سے جسکی بو اوسکے مونہہ سے برابر آتی ہو
قال او روضۃ انفا تضمن نبتہا غیث قلیل الدمن لیس بمعلم الروضۃ

میٹھی اور بہت مزہ کی ہے یعنے جب وہ تیری طرف دیکھکر مسکراتی ہے قال

وکانما نظرت بعینی شادن رشاء من الغزلان لیس بتوام

الشادن الصبی الفتی القوی والرشاء مہموز اللام محرکۃ معناہ الشادن والغزلان جمع غزال وہو والد الظبی اذا مشی ودب والتوام کل مولود مع غیرہ ویکون ضعیفاً وکنے بنفی کونہ توأماً عن قوتہ یقول وکانما نظرت حین نظرت الیک بعینی ولد ظبی فتی قوی من اولاد الظبی اے نظرت الیک کما ینظر بچہ آہو مے میگوید کہ عیلہ در توچنان مے نگرست کہ گویا بچشمان آہو بچہ جوان مے نگرد غرضکہ چشمانش بچشمانش مے ماند یعنی اوسنے تجھکو ایسے انکھوں سے دیکھا جو ہرنوٹہ جوان کی انکھوں سے تجھ

مشابہ تہین قال وکان فارۃ ہاجر بقسیمۃ تسقت عوارضہا الیک

من الفم الفارۃ نافجۃ المسک وعنے بالتاجر العطار وبایع المسک والقسیمۃ الجمیلۃ من القسامۃ وہے الحسن کالنقسمۃ وعنے بہا عیلۃ علی التجرید والجاء والمجرور فی محل الرفع علی انہ خبر کان والمستکن فی تسقت للفارۃ باعتبار الریح اولریحہا علی الاستخدام والعوارض جمع عارضۃ وہی السن التی یکون فی عرض الفم مفعول تسقت والضمیر فی الفم بدل من المضاف الیہ وہو الضمیر بصیغۃ مکنۃ فمہا والعرب مخبرۃ اذا کانت طیبۃ علی الریق وتشبہا بریح الخمر والمسک والعود والخزامے ویخبرا یقول ان ریح فمہا طیبۃ علی الریق حتی کانہا نافجۃ مسک من نوافج غطا جمیلۃ سمہا سبقت رائحۃ تلک النافجۃ عوارضہا الیک من فمہا علی معنے

چہ خوراک ایشان ہمراہ ایشانست وبیشتران سیاہ صبر بر تشنگی مے کنند یعنی
اون اونٹنیون مین پیاس کی تاب ہوتی ہے اور اونٹھیان دودہ دینے والے اور کالی کوے کے
درد فی پروں کی سے کالی ہین اور اس سے کہانا اونکا اونکے ساتھہ ہی اور
اونٹھیان پیاس کو بہت نہین مانتے تو دو منزلی کر جاوینگی قال ابو تمیم بیت
بذی غروب واضح عذب مقبله لذیذ المطعم منصوب
بفعل محذوف ومثله کثیر فی القران والاستیاء الاسیر کالسبی والغروب جمع غرب وہو حدة
الاسنان ولمعانہا والواضح الابیض الصافی وفی دیوانہ باصیلتے ناعم والاصیلتے
الاصل فی الرجل المانعے فی الامور واستعیر للضرس الحدید النافذ فالناعم
الجید الحسن والاول اعرف قال الحماسی قتلت بقاحم وبذی غرو ب اخا قوم وما قتلوا اخاک
وکل من ذی غروب وواضح نعت للثغر فانہ یوصف بالحدة والبیاض والمقبل
ظرف او مصدر مرفوع علے انہ فاعل عذب والمطعم الطعم وعنے بہ طعم الریقة
وفی البیت التفات من المتکلم الے الخطاب فانہ ینجاطب نفسہ ویقول اذکر اذکانت
تاسرک عنبلة بثغر حدید ابیض صاف جید حسن عذب المقبل اے حین تتبسم الیک
مے گوید کہ وقتی را یاد کن کہ عنبلہ ترا بسلک دندانے اسیر میکرد
کہ تیز وباریک وسفید وتابان وشیرین بوسہ گاہ ونوش مزہ بودند یعنی
در روئیو تبسم میکرد یعنے جب کی بات یاد کر کہ وہ تجکو ایسے دانتون کی
لڑے دکھاکر پھانستی تہے جو تیز وباریک اور بہت اوجلی چمکتے اور چوسنے مین

واقارنش کہ خاکشے مے خورند از قرب ارتحالش مرا آگاہی دادند و تبر سانیدند چہ
خاکشو وقتی میخورند کہ آب باقی نمے ماند و چون آب باقی نمے ماند کوس رحلت مینوازند
یعنے جب مین نے یہہ دیکھا کہ لاد و اونٹ اوسکی بہائی نہ دون کی خوب کلان
کہاتی ہین تو مجھکو اوسکے کوچ کرنیکا کھٹکا پیدا ہوا اسلئے کہ گھاس نہونے پر خوب
کلان دیا کرتے ہین قال فیہا اثنان وارلعون حلوبہ سودا الخافیۃ
الغراب الاسحم الضمیر المجرور للحمولۃ والحلوبۃ الناقۃ ذات اللبن وسودا جمع سوداء
والظاہر ان یاتے بہ مفرد الوقوعہ نعت مفرد ہو تمیز ما فوق العشرۃ من العقود و
لکنہ نظر الی جمعیتہ معنے من حیث وقوعہ تمیز العدد الکثیر کما قیل الدرہم البیض و
الدینار الصفر علی ان یکون اللام فیہا للاستغراق علی ان حلوبۃ الابل والغنم الواحدۃ
منہ نصا عد النض علیہ فی القاموس والخافیۃ واحد الخوافی وہی الریشات التی
تخفی عند ما یضم الطایر جناحیہ واختلف فی عددہا فقیل سبع وقیل عشرۃ وقیل
ہی الاربع اللواتی لعد المناکب والاسحم الشدید السواد وفی ذکر الحلوبۃ اشعار
بان طعامہم معہم وفی وصفہا بالسواد ایذان بانہم یسیرون فی السیر فان سود الابل
تصبر علی العطش اکثر من غیرہا یقول فی تلک المحملات اثنتان وارلعون ناقۃ
حلوبۃ بشیہ سواد ہا سواد خوافی الغراب الشدید السواد فیرتحلون ولا یکثون میگوید کہ
دران شتران بارکش چہل و دو شتر ماده شیر دار است سیاہ رنگ کہ بہ پرہاے
دروني کلاغ سیاہ مے ماند پس ضرور است کہ ذو منزل زا یک منزل خواہند کرد

محمودۃ وبالجملۃ جواب الشرط محذوف والمذکورۃ علۃ لذلک المحذوف کما فی قولہ
تعالی ومن یتبع خطوات الشیطان فانہ یامر بالفحشاء والمنکر ای یضل فانہ یامر
کذا یقول ان کنت یا عیلۃ قد عزمت علی الفراق فانی لا اشک فیہ فان رکابکم قد زمت
فی لیل مظلم او فلا یکون لہ عاقبۃ محمودۃ مے گوید کہ اے عیلہ اگر بر فراق کمر بستی
پس دریں شک نمی کنم چہ شتران سواری شما در شب تیرہ بہار بالسنۃ شدہ و یا خوب
نکردی چہ انجامش بہتر نخواہد شد یعنے اے عیلہ اگر تو نے جدائی پر کمر باندھی تو اس میں
شک و شبہہ نہیں اسلئے کہ تمہارے سواریان مہاروں سے باندھی گئیں یا یہ کہ
یکیا اسلئے کہ انجام اسکا بہتر ہے بین قال مارا عنی الا حمولۃ اہلہا وسط الدیار
تسف حب الخمخم یقال رعاہ افرعہ والحمولۃ الابل التی تحمل علیہا والوسط بسکون
الاوسط ظرف ینصب علی الظرفیۃ والدیار جمع الدار وسف البعیر اکل النبات
من العلف واسفہ ایاہ والفعل یحتمل ان یکون من المجرد او المزید فیہ والفرق انہ
علی الثانی مجہول وحب الخمخم مفعولہ الثانی وعلی الاول معروف وحب الخمخم
مفعولہ والجملۃ حال من الحمولۃ وحب الخمخم بالمعجمتین المکسورتین حب معروف یقال
الحبۃ وخاکشی وخوب کلان واما وجہ الروع فہو انہم کانوا اذا فقدوا الکلاء
کانوا یسیفون ابلہم ایاہ ویرسلون ریدہم لتحبس المار والکلاء ثم یرتحلون علی حکمہ
یقول وما افوت علی شیء من قرب ارتحالہا الا حمولات اہلہا حین کن یسفین او یسفن
حب الخمخم فی الدیار التی کانت فیہا مے گوید کہ شتران باربردار خویشان

بعنبرتین واهلہا بالعنبلم المزار الزیارہ وتربع الرجل اذا قام فی الربیع
وعنبرتان بالمثلثۃ فالنون فالمعجمۃ تالفوقانیۃ مصغرا موضع وضع علی صیغۃ
التثنیۃ کالبحرین والاحسادین والعنبلم بالمعجمۃ کصیقل موضع آخر فیہا بون بعید
یقول کیف تیصور زیارتہا وقد اقام اہلہا فی الربیع بعنبرتین واقام اہلنا فیہ
بالعنبلم وبینہما بون بعید مے گوید کہ زیارت او چگونہ متصور گردد وحال
این است کہ اہل او در موسم ربیع بموضع عنبرتین رخت اقامت افگندہ
واہل ما در ہمین موضع عنبلم فرود آمدہ یعنے اب ملاقات او کسی اسیے حال میں
کیسے ہو سکتے ہیں کہ بہاں تو اوسکے بہار کی دونوں میں موضع عنبرتین میں پڑے
ہیں اور ہمارے لوگ اونہیں دونوں میں موضع عنبلم میں ٹہری ہوئے ہیں قال

ان کنت ازمعت الفراق فانما زمت رکابکم لبیل مظلم

الازماع بالمعجمۃ فالمہملۃ العقد والاقدام علی امر یقال ازمع وعلیہ وانما کانۃ
حصر تثبت مایذکر بعدہا وتنفی ماسواہ وزم البعیر شدہ بالزمام والبعل مجہول
والرکاب الابل التی یرکب علیہا اسم جمع وضمیر جمع المذکر المخاطب للحاضرۃ
وہو شایع عندہم قال ع وللحنین انی تحنثت بعدکم وقال ع فان شئت حرمت
النساء سواکم قال تعالی سلام علیکم اہل البیت خطابا لسارۃ رض واللیل المظلم
بیان للواقع ویجوز ان یکون زم الرکاب فی اللیل المظلم کنایۃ عن کونہ
مذموم العاقبۃ فانہم کانوا یزعمون ان کل امر یکون فی اللیل لا یکون لہ عاقبۃ

حال والواو للقسم والبیت الکعبۃ عرف بہ فی عرفہم وروی لعمر ابیک وہو
بالفتح فی القسم وکانت الجاہلیۃ تقسم باقسام شتی والمزعم المطیۃ ولیستکن
سے لیس للمقدر وجملۃ النفی جواب القسم یقول تعلقت عجلۃ علی غیر قصد منی فی زورتہا
وانقل قوہا طمعا فیہا او وطامعا فیہا واقسم برب الکعبۃ او لعمر ابیک یعنی ان ما
قدرتہ لیس بمطمع مے گوید کہ ناگاہ او را دیدم و فریفتہ او گردیدم و پندارم کہ او طمع
کرد بدست من آید قوم او را مے کشم وقسم برب الکعبۃ یا بجان پدر تو کہ این موضع طمع
نیست یعنی ناچار گرفتار او شدہ ام ولیکن او را امید پرکردہ میری او تہ آجاوے
او کی قوم کو مارتا ہون اور خدای کعبہ کی قسم یا تیری باپ کی جان کی سوگند کہ وہ
امید کی جگہ نہین غرضکہ اس طریقہ سے اوتہ آنا اوسکا ممکن نہین قال وقد تربت
فلا تظنی غیرہ منی بمنزلۃ المحب المکرم اللام موطئۃ للقسم والضمیر المجرور
بالغیر للنزول المستفاد من الفعل المکیف بکیفیۃ المذکورۃ ومفعول الظن الاول محذوف
قال الرضی ولا تظنی شیئا غیر نزولک کذا والمحب المکرم کلاہما اسم مفعول یخاطب
عبلۃ علی الالتفات ویقول واللہ لقد نزلت قریبہ منے وکہ تیہ غنی بمنزلۃ
المحبوب المکرم فلا تظنی شیئا غیر نزولک کذا مے گوید کہ قسم بخدا اے عبلہ
بر من چنان فرود آمدے کہ محبوب ومکرم فرود مے آید پس بجز این فرود آمدن
ہیچ گمان نبری یعنی تو میرے جی مین ایسے بیٹہہ گئی جیسے کوئی محبوب مکرم
ہوتا ہے سوا اسکے سوا کچہ اور گمان نکرنا قال کیف المزار وقد تربعا اہلہا

مقابلہ والشط البعد قال علقمہ تکلفنی لیلی وقد شط ولیہا وان مزارہ بعد
بمعنی الزیارۃ منصوب بنزع الخافض المضاف الی الفاعل والمفعول محذوف والعسر
التکلف العسیر حسب اصبح والطلاب المطالبۃ فاعلہ وکاف الخطاب مکسورۃ لمغایر
ان یوتی بضمیر الغائب ای طلابہا لکنہ ذہب مذہب الالتفات من الغیبۃ الی
علی تصور حضورہا عندہ وتحرم بالہمزۃ فالمیم کسر علم لحرام یقول حلت عندہا رجل
من بنی ذبیان وبعدت عن زیارۃ الشاق وضاعت عبیرا علی ان الطالب یا ثبت
محرم سے گوید کہ عبیلہ در زمین اعدا کہ خود بیان آمد رخت اقامت انداخت و
ازین دور افتادہ کہ او عاشقان خود را نمی بیند و یا عاشقان او را نمی بینند چنانچہ
طلب وطلال تو اے دختر محرم بر من سخت دشوار گردید یعنی عبیلہ مشغول کی
زمین میں جانے اور عاشقوں کی دیکھنے کہنے سے دور ہونے ہی نے
کی تیرے طلب مجھ پر بہت بھاری ہو گئی قال علقمتہا عرضا واستقل قولہا
زعما ورب البیت لیس بمرجم یقال علق فلان فلانۃ مجہولا اذا تعلقہا و
عشقہا والعرض محرکۃ ان یصیب شیئا من غیر قصد قال الاعشی نہب علقتہا عرضا
علقت رجلا غیری وعلق اخری غیرہا الرجل وعنی بقولہا ہی مرۃ بن عوف
بن سعد بن ذبیان وانما قال اقتل مرۃ لانہ کان من فرسان یحبس فی مرعی علیل
وذبیان فقال لہ الخطاب رضی اللہ عنہ کیف کنتم فی حربکم قال کنا الف فارس فنحن
فارس عنترۃ ونخیل اذا حمل ونجم اذا نجم وزعم المطیع والبعل کفرع نعمان لہا او

وکیل اہلہا بالحزن والاصمان فالمتثلم مے گوید کہ عبلہ در موضع جواء و فروکش
بیشہ و خویش و اقارب ما در موضع حزن شدند بر بوع و بعد ازاں در موضع ضمان
و بعد در موضع متثلم فرود مے آمدند یعنی وہ کیا دن تھے کہ عبلہ موضع جواء میں
ٹھہرتی تھی اور ہمارے لوگ موضع حزن میں پھر موضع ضمان میں پھر موضع متثلم
میں جو قریب قریب واقع ہیں پڑاؤ ڈالتے تھے قال حیث من طلل تقادم عہدہ
اقوی واقفر بعد ام الہیثم الفعل مجہول من حیاء اللہ اذا ابقاہ والمحیّا وجہ
ومن تمییزیۃ تبین جنس المخاطب ویرفع ابہام الضمیر کما فی قولہ ع فدیناک
من ربیع وقولہ ع فیالک من لیل الخ وتقادم الشیٔ اذا قدم واقوی المکان اذا
خلا من اہلہ کاقفر قال الاسدی ع اقفر من امہ المحبوب وام الہیثم کنیۃ عبلہ
یقول ابقاک اللہ من طلل قدم عہدہ وخلا عن اہلہ بعد ما ارتحلت عنہ ام الہیثم
مے گوید کہ خدا ترا قایم و دایم دارد کہ تو نشاں خانہ ہستی کہ کہنہ و دیرینہ و
بعد از رفتن ام ہیثم خراب و ویران گشتہ یعنی خدا تجھکو دیر تک قایم رکھے
جو تو وہ پرانا کھنڈر ہی جسپر ایک زمانہ گذر گیا اور ام ہیثم کی جانے کے پیچھے سونا
پڑا ہے قال حلت بارض الزائرین فاصبحت عسرا علی طلابک
ابنت محرم وفی دیوانہ شطت مزار العاشقین فاصبحت ۔ الزائر من یزر
الاسد مہموز العین یزئرا ذا صاتت من صدرہ یقال لہ فی الفارسیہ غریدن ۔
فی الہندیہ دہرکنا والاسم ڈہرک دیکھئے عن العدو فانہ یزمر کالاسد علی

فی الطول والارتفاع وجملۃ التشبیہ حال او معترضۃ واللام لام کی والمتلوم اسم فاعل من تلوم اذا مکث وانتظر وعنی یقف علی التجرید او شبہ حاجتہ بحاجۃ الماکث المنتظر بقول عرفتہا حق المعرفۃ وقفت فیہا مانتی وکانت عطیۃ کالفقہ المشید لاقضی فیہا حاجتہ من بکیٰ وتیقف فی امر منہا او من غیرہ ہے گوید کہ بعد ازیں کہ آن خانہ را بخوبی بشناختم شتر را وہ خود را کہ چون قصر محکم بلند استوار بود باین نظر وران انیادہ داشتم کہ حاجت مرا متوقف منتظر دارم یعنی بعد اسکے کہ مینے اوس گہر کو بخوبی پہچانا اپنے اونٹ کو جو ایک بڑے محل کے برابر تھے اسلئے وہاں کھڑا کیا کہ متوقف منتظر کی حاجت کو پورا کروں اور دل کی ارمان نکالوں قال یحل عسلۃ بالجواء وبلہا بالحزن فالصمان فالمتثلم الحلول تعدے منفیہ ورلہاء واہل الرجل عشیرتہ واقاربہ معطوف علی عسلۃ والجواء قد مر والحزن موضع لبنی یربوع منیہ ریاض واہضاب الصمان موضع یعالج فیہ حرارۃ ومنہ قولہم من تربع الحزن وتشتی الصمان وتقیظ المشرف فقد اخصب والمشرف جبل والمتثلم بالفوقانیۃ فالمثلثۃ بفتح اللام ارض والفاء للترتیب ولعلہ یذکر العہد السابق فان خطابہ دار عسیلۃ الواقعۃ بالجواء ووقفہ الناقۃ فیہا ثم خطابہ المطلل بقولہ ع حییت من طلل یدل علی ان عسلۃ لم تکن فی الجواء وقت الخطاب وقولہ ع حلت بارض الزائرین الخ وقولہ ع کیف المزار وقد ربع اہلہا ای ما یدل علی انہا لم تحل فی الجواء بعد الخطاب اللہم الا ان یراد بالجواء غیر الجواء المذکور فانہ مار بحی عنزۃ وادٍ وفی دیار عمیس ایضاً یقول عسلۃ بالجواء

وآفت است خوش وخرم وصحیح وسالم باش یعنی اوعیش کی منزل جو
موضع جواہر مین واقع ہے کچھ رونہ سے بول اور مار دھاڑ کی وقتون مین خوشی یا خوش
اور آفتون سے محفوظ رہ قال دار لانسہ عضیض طرفہا طوع العناق
لذیذہ المتبسم رفع دار علی الخبریۃ من محذوف والانسۃ الجاریۃ طیبۃ النفس
وعض الطرف خفضہ والطرف العین والتعضیض فعیل فی معنے المفعول وہو
مدح قال ع عضیض الطرف مکحول وقد یقال لہذا الطرف الفاتر فارسیہ چشم نیم خواب
کما یستفاد من الصراح حیث قال الغض چشم فرو خوابانیدن والطوع المطیع المنقاد
یستوی فیہ المذکر والمونث یقال ہو طوع العناق وہی طوع العناق وفی حدیث ام زرع طوع ابیہا و
طوع امہا والعناق المعانقۃ فمعناہ سہلۃ المعانقۃ بلا تکلف ولا منع والمتبسم موضع
التبسم وہو الثغر کالمبسم یقول ہذہ دار لجاریۃ طیبۃ النفس لطیفۃ المطمع فاترۃ الطرف
سہلۃ العناق لذیذۃ المقبل من الثغر مے گوید کہ این خانہ نوخیز زنی است
کہ مزاجش پاکیزہ وطبیعش لطیف وچشمش نیمخواب ودرچہ پاینده بعیذ رویہ گاہ
سلک ودندانش لذیذ وشیرین است یعنے یہہ گہر ایک ایسے نوجوان کا ہے جو
ہنستی بولتے انکہیون کی نشیلی گلی لگانے پر لگی ہوئی ہے اور اگلی دانت اوسکی
جو مسکرانی کی جگہہ ہے جو منے چاہتی ہین بڑے مزے کی ہین قال فوقفت فیہا
ناقتی وکانہا قدن لاقضی حاجۃ المتلوم الفاء للعطف والجرور للدار
والمنصوب للناقۃ والقدن محرکۃ القصر المشید والعرب تشبہ الناقۃ بالقصر

سوالسفع الاثافی بالسود والرماد الکد الثوابت من کدادا ثبت والجثم جمع جاثم من جثم
اذا لزم مکانہ یقول واللہ لقد صحبت فیہا ناقتی جسا طویلا اوزمانا طویلا وانا اشکو
بثی وتذکی او وہی لقوت صوتہا الی اثافی سود ثابتۃ فی مواضعہا لازمۃ اماکنہا
مے گوید کہ قسم بخدا کہ من مشترادہ خود را تا بدیر انجا ایستادہ داشتم وحال این بود
کہ بدیگپایہ ہای سیاہ دپای برجای شکایت حال خود مے کردم ویا آن شتر مادہ
در آنہا دیدہ مے نالید یعنے قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے اپنے اونٹنے کو بہت عرصہ تک
وہان روکی رکھا اور حال یہہ تہا کہ دیگپایون کو دیکھہ دیکھہ کر زار زار روتا تہا اور شکایت

کرتا تہا قال یا دار عبلۃ بالجواء تکلمی وعمی صباحا دار عبلۃ واسلمی عبلہ
علم امرأۃ من بنی عامر بن عوف بن سعد بن ذبیان وکان تہوا ہا وتیب بہا وصغرہا
موضع آخر نیث قال ع عجبت عبیلۃ من فتی متبذل ولم تکن نبت عہا کما توہمہ بعضہم
فانہ یقول ع عتقتہا عرضا وقتل قوحہا وعلی ہذا التفسیر قوحہا ہم قومہ ولم یکن زوجہا فانہ
یقال مخاطبا لہا فی لا مسیتہ بیت ولرب ابلح مثل بعلک ہادن ضخم علی ظہر الجواد
مہبل غادرتہ متعفرا اوصالہ والقوم بین مجرح ومجدل والجواء بالجیم فالواد فالکتاب
موضع بالیمامۃ والظرف حال من الدار وعم معناہ انعم وقد مر تحقیقہ فی شرح قول ہذیر
ع الا انعم صبا ایہا الربع واسلم ودار عبلۃ منصوب علی النداء بقول
یا دار عبلۃ کا یہ بالجواء تکلمی بشی والنعمی صبحا یا دار عبلۃ واسلمی من آلافت میگوید کہ
اے خانہ عبلۃ در موضع جواء واقع است چیزی گو وہنگام صباح کہ وقت غارت

بڑے سوچ کے بعد پہچانا وقال اعیاک رسم الدار لم یتکلم حتی تکلم کالاصم
الاعجم یقال اعیاہ عنہ اذا عجزہ قال عواذا جانب اعیاک واعمد لجانب وجملۃ النفی
حال من الرسم وحتی غایۃ الاعیاء وجعل التکلم علی قسمین متعارف ونفاہ
وغیر متعارف واثبت وعنی بہ السکوت فانہ تکلم الاصم الاعجم ومعناہ حتی اجابہ بالسکوت
کما قال الحماسی بیت فاسمعنا یا صمت رجع جوابنا فابلغ بہ من ناطق لم یجاور و
الاعجم الاخرس وہذا البیت انما یوجد فی دیوانہ یخاطب نفسہ ویقول اعجز کی رسم
الدار عن معرفتہا حین لم یتکلم بکلام متعارف عند السوال عن اہلہا الی ان تکلم
بکلام غیر متعارف کما یتکلم الاصم الاخرس اے الی ان اجابک بالسکوت فبم عرفتہا
مے گوید کہ رسم کہنہ آن خانہ حرفی نزاند وجواب وسوال نداد تراز ارشناختن او
تنگ وناچار کرد تا آنکہ بحرف کسی گویا شد کہ گنگ وکر باشد یعنی بسکوت او آشنا شدی
کہ خانہ یار ست یعنے اوس گھر کے پرانے نشانوں نے جب بات چیت نکی اور
سوال کا جواب نہ دیا تو اوسکے پہچاننے میں تو زچ ہوا یہاں تک کہ وہ جب گونگے
بہروں کے طرح بولا تو پھر تو نے پہچانا کہ یہ وہی گھر ہے قال ولقد حسبت
بہا طویلا ماقتی اشکو الی سفع رواکد حسبم اللام وظنیۃ للقسم والباء
للظرفیۃ والجر والدار وطویلا نعت مصدر او ظرف وجملۃ اشکو حال من ضمیر المتکلم ورد
ترجمہ من وغا البغیہ اذا صحات لصوتہ والجملۃ حال من الناقۃ واراد بہ عویلہ ذنم یقول
حسنت ناقتی وکبت ناقتی ویرید دون حنینہم وبکاءہم قال نحن الی اجبال مکۃ ناقتی

والانکار وغادر بمعناہ ترک ومن الاستغراق النفی المستفاد کما فی قولہ تعالی
ہل تری من فطور اے لا تری شیئا من الفطور والمتردد بالدال المہملۃ ظرف
من ترومّ الثوب اذا اصلحہ ورقعہ وروی من مترنم وام بمعنی بل وحدہا او مع
حرف الاستفہام بعدہا قال الرضی وقد یجی بمعنی بل وحدہ وکذا اذا جاءت
بعد اداۃ الاستفہام ثم ان کلمۃ ہل ان کانت للاستفہام الانکاری فالاقرب ان
نفی الی نفی والبیت مثل قولہ تعالی ہل یستوی الاعمی والبصیر ام ہل تستوی الظلمات
والنور ان کانت بمعنی قد فہو اضراب عن النفی الی الاثبات وہذا اقرب
فی الجملۃ ثم انہ ذہب فیہ یذہب الاقتضاب وہو الانتقال الی ما لا یلایم وکانت الجاہلیۃ
ومن یبہم یفعلون ذلک ولا یبعد ان یکون قولہ تعالی افلا ینظرون الی الابل کیف
خلقت خارجا مخرج الاقتضاب فانہ الترم فی القرآن ما کان جاریا بینہم
ویظہر ذلک عند التوغل فی القرآن واشعار الجاہلیۃ یقول ما ترک الشعراء الناقۃ
من موضع اصلاح او ترمیم او موضع ترنم بل ما عرفت دار المحبوبۃ او قد عرفتہا
بعد قوہم الی گوید کہ شاعران پیشین موضع ترمیم و اصلاح و یا موقع ترنم
باقی نگذاشتہ اند کہ کسی بدرستی پرداز دو یا باقی نسپرد بلکہ خانہ دوست را
بعد از اتہم نشناختہ یا شناختہ یعنی پہلی شاعرون نے کوئی جگہ ایسی
نہیں چھوڑی جسمیں پیوند لگانے کی حاجت پڑے مادہ بچہ گانے میں کمی کر گئے
ہوں کہ کچھ اور کسر پورا کریں بلکہ تو نے سوچنے کے بعد یار کی گہر کو نہ پہچانا

بن عمرو بن معاویه بن قراد بالقاف فالمهملتین کغراب بن محروم بالمعجمتین بن
ربیعة او بن عوف بن مالک بن قطیعه بالقاف فالمهملتین مصغرا ابن عبس بن بغیض
کعریض بن ریث بن غطفان بالمعجمة فالمهملة فالفاء محرکة بن سعد بن قیس بن جیلان
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الی آخر النسب المذکور فی ترجمه طرفة وکانت
امه امة حبشیة تسمی زبیبة وکان ابوه تفاه اولا ثم اعترف به لما رای فیه من الحذق
والشجاعة وکانوا یفعلون کذلک ویقال له عنتره الفلجا وشقیبة لتباعدین شقیبه و
بعد من اعزیة الجاهلیة وکفی له فخرا انه قال فیه رسول الله صلعم ما وصف لی
اعرابی قط فاحببت ان اراه الا عنتره نقله فی الاغانی وقتله وزر بن جابر النهابی
وقیل نهار بالنهار فالموحده کشداد بن عمرو الطائی ولقب بالاسد الرهیص والرهیص
الاخذ الشدید ومن حدیث هذه القصیده انه کان فی مجلس بعد ما اعترف به
ابوه فمر به رجل من عبس وذکر سواده وامه فسبه عنتره وفخر علیه فقال الرجل الا شعر
منک فقال ستعلم ذلک فانشد هذه القصیده یذکر فیها ما یذکره شعراء الجاهلیة
ونفخر فقبل معاویه بن نهار السعدی من سعد تمیم یوم الغردقین وهو یوم معروف

قل هل غادر الشعرا من متردم ام هل عرفت الدار بعد توهم
من اول الکامل والقافیة متدارک اصل هل اهل علی ان الهمزة للاستفهام
وهل لمعنی قد وقد آتی بهما زید الخیل الطائی قال ءاهل رودنا نسقی القاع
ذی الاکم ثم حذفت الهمزة واثبتت هل مقامها ومعنی للاستفهام ههنا النفی

قادرین حین بطیش سے گوید کہ دنیا وہمہ اہل دنیا برای ماست وقتی کہ کسی را
می گیریم بقوت می گیریم و باز نمیگذاریم یعنے تمہارے دنیا اور سارے دنیا کے
لوگ ہمارے ہین اور جسکو ہم پکڑتے ہین پھر نہین چھوڑتے قال تسمّی الظالمین
و ما ظلمنا و لاکنا نبید الظالمین ای نسمی فعل مجہول والابادۃ الہلاک من
باد یبید اذا ہلک والقطع یقول یسمینا الناس ظالمین و ما ظلمنا احداً و لاکنّا
نہلک الظالمین سے گوید کہ مردمان ما را ستمگر مینامند و ما بر کسی ستم
نکردہ ایم مگر ستمگران را می کشیم یعنے لوگ ہمکو ظالم کہتے ہین اور ہمنے کسی کو
نہین ستایا ہان ستانے والون کو ہم مارتے ہین و اعلم ان ہذا البیتین لا
یوجدان فی بعض الشروح ولا فی دیوانہ ولاکن وجد فی الشرح الفارسی
و لا شک بذلک علی ان التولید فیہا ظاہر وعسی ان یکونا من الحاقات بعضہم ہذا
وحقیقۃ العلم عند اللہ وہو اعلم بحقیقۃ کل شئے ۔

القصیدۃ السادسۃ

ہذہ لعنترہ بن شداد وقیل بن عمرو بن شداد وقیل عنترہ بن سداد و

همه روی زمین از سواران و پیادگان پر کردیم تا اینکه بوصف فراخی و کشادگی
گنجایش نماند اشت و آب دریا را از کشتی ها بسیار چندان پر کنیم که پوشیده نگردد
یعنے ہم نے سارے زمین کو سوارون پیادون سے یہانتک بھر دیا کہ وہ ہمکو
سمانے کے اور روی دریا کو کشتیون سے ہم پاٹ دیتی ہین قال اذا بلغ الغلام
لنا صبی تخر له الجبابرة ساجدینا الغلام کتاب اسم من فطم الصبی
اذا قطعه عن الرضاع ولنا حال من صبی و الصبی لم یفطم بعد و الخرط السقوط
من علوالی سفل و الطرف اعنی له متعلق ساجدین فان السجود یعدی باللام
قال ع وقلن له اسجد للسیل فاسجدا وقال تعالی یسجدون للشمس و الجبابرة جمع
جبنیز کسکیت وهو الملک لمتکبر و ساجدین حال منه یقول اذا بلغ صبی لنا الغلام
و حان له ان یفطم تخر الملوک الجبابرون ساجدین له فما ظنک بشبانناه کهولنا
مے گویدکہ چون کودک شیرخوار ما قریب این میرسد کہ شیر از وی بریده
شود سلاطین جبابرہ او را سجدہ می کنند و شان و شوکت پیران و جوانان ما
برین قیاس باید کرد یعنی جب وہ دودھ پیتا بچہ ہمارا دودھ چھوڑانیکی لئک سنگ
پہونچتا ہے تو بڑے بڑے جابر بادشاہ اوسکی آگے گڑ پڑتے ہین قال
لنا الدنیا ومن اضحی علیها و نبطش حین نبطش قادرینا اللام
للاختصاص و اضحی تامة او ناقصة و علی لمعنی فی و البطش الاخذ الشدید
و قادرین حال و الالف للاشباع یقول لنا الدنیا و من هو فیها و نبطش

ربیعہ والفاء للعطف والمعطوف علیہ محذوف یقول الا یا مخاطب ابلغ عنا بنی الطماح
وبنی دعمی انکم لقیتمونا فکنیف وجدتمونا سے گوید کہ آگاہ باش ای مخاطب و
از جانب ما بنی طماح و بنی دعمی را بگو کہ شما ما را جنگ گردید پس ما را چگونہ یافتید
یعنی او مخاطب بنی طماح اور بنے دعمی کو ہمارے جانب سے یہہ کہنا کہ تمنے
ہمکو جنگ برنا برتا پہر کیسا پایا قال اذا اما الملک سام الناس خسفا ابینا ان
یقر الذل فینا یقال سامہ کذا اذا کلفہ ایاہ واذاقہ ایاہ یتعدی الی مفعولین و
منہ قولہ تعالی سوء العذاب والخسف الذلۃ وقر الشی یثبت وسکن وروی
ان یغر من عز نقیض ذل والذل بالضم الذلۃ یقول اذا کلف الملک الجبار الناس
ذلۃ وہوانا وارغمہم الہا ابینا ان یستقر الذل فینا او یغر سے گوید کہ چون بادشاہ جبار
این و آن را بتکلیف ذلت و خواری بدہد ما ازین ابا میکنیم کہ خواری در ما قرار
بگیرد و یا عزیز گردد یعنی جب بادشاہ ظالم لوگون کو ستاوے اور اونکے
ذلت چاہی تو ہم یہہ نہین مانتے کہ خواری کو ہمارے ہان ٹہکانا ملے یا وہ عزت
پاوے قال ملانا البر حتی ضاق عنا وما البحر نملاہ سفینا البر
تغیض البحر سوار کان معمورا وغیر معمور وما البحر منصوب علی شریطۃ التفسیر وروی
ونحن البحر فہو ایضا کذلک والسفین جمع سفینۃ منصوب علی انہ تمیز یقول ملانا
البر خیلا ورجالا حتی ضاق عنا علی سعتہ ونملاء ما البحر او نحن نملاء البحر سفائن
حتی لا یبقی فیہ موضع خال والی صل انا کثیر کثرۃ لا تحصی سے گوید کہ

انا نحفظ من یطیعنا وان عصی الناس کلهم ونحب فی الهلاک من یعصینا وان اطاع
جمیعهم مے گوید کہ کسیکہ مطیع ومنقاد ما می باشد بحفظ وحمایت او میکوشیم اگرچہ
مخالف ہمہ مردمان باشد وکسیکہ سر برخط فرمان ما نمیدارد باہلاک او سعی بلیغ بکار
مے بریم اگرچہ موافق ومطیع تمام دنیا بود یعنی سب جانتے ہین کہ جو کوے ہمارے
بات کو مانی ہم اوسکو طرح طرح سے بچاتی ہین اگرچہ وہ سارے جہان کے نمانی اور
سب سے لگاری اور جو ہم سے پکار رہے ہم اوسکے کہوج مٹاتی ہین کمی نہین
کرتے بلکہ مٹا چھوڑتے ہین اگرچہ سارے دنیا اوسکے پیٹھ پر ہووے قال

ونشرب ان وردنا الماء صفوا ویشرب غیرنا کدرا وطینا الورد
نقیض الصدر بتقدیم نفیه قال تعالی فلما ورد ماء مدین والصفو کصعب نقیض
الکدر بکسکف والطین التراب المختلط بالماء یقول انا اذا ورد نا الماء وکان منه غیرنا
نشرب منه ما کان صافیا من حیث یرده غیرنا ویشرب غیرنا بعدنا ما یبقی منه
مکدرا وطینا مے گوید کہ چون ما وغیر ما بر آبی بر سند ما صاف او مینوشیم چہ ما
سبقت می کنیم وغیر ما مکدر وگل مے نوشد چہ بدنبال ما در وے آیند یعنے
جب ہم لوگ کسی پانی پر پہونچتے ہین تو پہلے ہم پیتے ہین اور بہت صاف پیتی ہین اور
وہ گدلا اور مٹے سڑکتے ہین قال الا ابلغ بنی الطماح عنا

ودعمیا فکیف وجدتمونا الاعرف تنبیه بنو الطماح بالمهملتین بن ثمارة بضم
المثلثة بن آیا بن نزار بطن من ایاد ودعمی بن جدیلة بن اسد بن ربیعة بن نزار بطن من

ذو وقوة وبخبثة ممنوع مارد نامنعه وننزل حيث شئنا ان ننزله وانما افتخر
بذلك لان العرب كانوا يمنعون النازل عن النزول فلا ينزل الا بالاذن ولذلك
وقعت الحرب بين اهل اليمن وجرهم حين منعهم جرهم عن النزول في بلادهم فظفروا
بجرهم واخرجوهم من مكة يعني گويد كه اينهمه ميدانند كه هرچه ميخواهيم اورا ميداريم
وبهرجائي كه ميخواهيم فرود مي آييم وهيچ كس مانع ومزاحم ما نمي گردد يعني جس چيز
كو هم روكنا چاهتي هين اوسكو روكتے هين اور جهان اوترنا چاهتي هين وهان اوترتے
هين اور كسيكا يه مقدور نهين كه وه همكو روكي ٹوكي قال وانا الناركون اذا
سخطنا وانا الاخذون اذا رضينا يقال سخط عليه كفرح اذا غضب عليه
ومنه قوله تعالى ان سخط الله عليهم وتقابله رضي الله عنهم بقبول وقد علموا انا نترك ما نغضب
عليه ونكرهه ونأخذ ما نرضاه ونحبه وكل ذلك باختيارنا فلا احد يكرهنا على اخذ ما
نكرهه او على ترك ما نرضاه يعني گويد كه همه بخوبي ميدانند كه ما مكروه خود را
گذاريم ومرضي خود را ميگيريم وهمه باختيار ورضاي خود مي كنيم وهيچكس زهره
اين ندارد كه بر اخذ مكروه وترك مرضي ما را مضطر گرداند يعني سب جانتے
هين كه جو همكو بڑے لگتي هي هم اوسكو چهوڑتے هين اور جو همارے مين كو بهاتي
هين وه هم ليتے نهين هين اور هم اپنے مرضے كے بادشاه هين قال وانا العاصمون
اذا اطعنا وانا القاهرون اذا عصينا العصمة الحفظ قال تعالى والله
يعصمك من الناس وكلا الفعلين مجهول والعزم الجد في الامر يقول وقد علموا

بر زمین آباد شده اند بخوبی مے دانند یعنے جب سے معد بن عدنان کی اولاد زمین
پر آباد ہوئی تب سے بخوبی جانتی ہین قال بانا المطعمون اذا قدرنا وانا المهلکون
اذا ابتلینا الباء صلة للعلم القال علمه وعلم به وسمت علیم بذات الصدور والله اعلم بما
وصفت وتعریف الخبر للحصر وحذف المفعول للعموم وقدرنا من قدر الرزق اذا
قتروا ومن قدر علیه اذا استطاعه ولا یبعد ان یکون مجهولا من قدر علیه رزقه
اذا ضیق علیه وابتلینا مجهول من ابتلاه اذا اختبره یقول وقد علموا بانا نطعم الاضیاف
والمساکین اذا قدرنا علی ذلک ولا یخل بالفضل اذا ضیق علینا رزقنا فتوثر غیرنا
علی انفسنا مع حاجتنا وانا لمهلک الاعداء اذا ابتلونا فی الحروب وبخوا میگوید کہ
ہمہ قبایل معد بن عدنان میدانند کہ ما چون صاحب وسعت باشیم مہمانان
و مسکینان را نان دہیم و مال زاید را فی الفور در راہ خدا دہیم و چون بفقر و فاقہ مبتلا میگردیم
باوصف حاجت شدید مہمانان ما را میخورانیم و خود را فی الفور دہیم و چون در مواقع امتحان
آزمودہ میشویم دشمنان را می کشیم یعنے وہ سب جانتے ہین کہ ہم مہمانون کو کہانا کہلانے
ہین جب فراغت ہوتی ہے اور جوڑ کر نہین رکھتے یا جب تنگی ہوتی ہی تو خود بھوکے
رہتے ہین اور مسکینون مہمانون کو مقدم رکھتے ہین اور جب کوئی لڑائی بھڑائی مین
ہمکو چاہتا ہے تو ہم دشمنون کو مارتی ہین اور جانچ مین پورے اوترتی ہین غرضکہ
ہم سخی داتا بھی ہین اور سورما سپاہی بھی ہین قال وانا المانعون لما اردنا
انا النازلون بحیث شینا انا بالفتح عطفا علی السابق یقول وعلموا بانا

جب تلوارین کھنچتی ہین تو ہمارے سوا کوئی نظر نہین پڑتا یہانتک کہ گویا سارے لوگون
کو ہم ہی نے جیتا ہے اور وہ ساری فوج تعجب ہین قال یدیہ یدون الروس کحامدۃ
یدسے ہین تجراورۃ بالطعنا الکریہا یقال وہی الحجاذا دھرجہ وکان اصلہ و
ہرجہا بدت الہا رالثانیۃ یاء والضمیر فی الفعل لمبنی تعجب علی الالتفات من التکلم
الی الغیبۃ والخراورۃ جمع خرور بالمہملۃ غالمعجمۃ قالوا والزار الہملۃ کعلس الغلام الشدید
القوی والابطح المکان الواسع المطمئن والضمیر المجرور للخراورۃ او للکرین وان لم یکن
یجلو عن الضعف والکرون جمع کرہ فارسیہ گوی وہندیہ گیند یقول یدیہ سرجون یدین
الاعداء بالضربات السیوف کما یدحرج الغلمان الشداد الکرین فی ارضہم الواسعۃ
او ارضہا کذلک مے گوید کہ سرہای دشمنان را بضربات شمشیر این چنین بر
زمین می غلطانند کہ کوہکان پر زور گویہا را بر زمین میغلطانند یعنی
ہمہ تعجب دہ لوگ ہین جو دشمنون کے سرون کو تلوارونکے وارون سے ایسے رگیدتے
ہین جیسے قوی لڑکے گیندون کو چوری میدان مین رگیدتے ہین قال وقد
علم القبایل من معد اذا قبب بالطعنا بیننا القبب جمع قبۃ وہو کل بناء
مدور والابطح المکان الوسیع المطمئن والضمیر المجرور للقبب او القبایل وبنین جمع
مونث غایب مجہول والالف للاشباع وکنی ببناء قبابہم عن عمدتہم الارض
یقول وقد علم القبایل من معد بن عدنان حین عمر والارض وبنیت لہم قباب
بفنائہ گوید کہ ہمہ بطون مضر و ربیعہ از آل معد بن عدنان ازان روزے کہ

القاف وضمها جمع قتلة بوعود سنبر وفوق الاسنان بضرب بوجه کبیر تنبیط الی فوق
ویقال للاول فی الفارسیة غوک چوب ودسته چالگ وفی الهندیة گلی وللثانی
فی العربیة القبا بالکسر وفی الفارسیة چفته وفی الهندیة ڈنڈا ویقال للمجموع گلی ڈنڈا
والتشبیه فی الطیران والحجة العقلیة نعت ضرب یقول وما منع الظباء عن الاعداء
شیء مثل ضرب تام تری منه السواعد تنبیط الی فوق کما تطیر الفلوق من ضرب القمالی یعنی
کہ زنان بودہ نشین را ہیچ چیز از تاراج غارت گران مثل آن ضرب تیغ محفوظ ومامون
نمیدارد کہ از دستہا را چون غوک چوب پران بہ بینی یعنے بودہ نشین عورتون
کو لیٹرون کی مار ڈھار سے کوی چیز ایسے نہین بچاتی جیسی تلوارون کے دہ دار بچاتی
ہین جنسے پیخہ گلی کے مانند اوپر کو اوڑتے ہین قال کانا ولدنا السیوف مسلمات
ولدنا الناس طرا اجمعین تاسل السیف اذا نزعه عن غمده کله والجملة حال
وکنے بولادتهم الناس عن الکثرة والعرب تفتخر بالکثرة قال الطائی بیت تفری
بیضها غمائنا بنی الاجلاد منها والرمال وقال آخر بیت جمعنا لکم من حی عوف و
مالک کتائب یروی المقرفین نکالها - ویقال جاء وه طرا ای اجمعین ماخوذ من الطر
وهو ضم الابل من النواحی بحیث لا یبقی واحد منصوب علی الحالیة من الناس یقول
اذا سللت السیوف عن الاغماد ویکون الاشخان فلا یکون الا لحن حتی کانا ولدنا الناس
کلهم فکلهم نبو تغلب مے گوید کہ چون تیغہا از نیامہا برکشیدہ شود بحزا دیگرے
نظر نمی آید گویا کہ ماہمہ مردمان دنیا زائیدہ ایم وہمہ نبو تغلب ہستند یعنی

نفخة وما تستوي الورد ساعة تفرغ والورد علم فرس يقول لطعين افراسنا
الجياد على خلاف ما عليه النساء من اللدم ونقلين لنا لستم بازواجنا ان لم تمنعونا من
الاعداء اے ان لم تقاتلوا عنا سے گوید کہ برخلاف طبایع زنان ہسپان کریم ما را
کاہ و دانہ و شیر تازہ میخورانند و ظاہر و باہر میگویند کہ اگر شما حفظ و حمایت ما نکنید شوہران
ما نیستید یعنے تمام عورتین گھورون کے کہلانے پلانے سے جتنے ہین مگر وہ ہمارے
گھورڑون کو آپ اپنے ہاتھون سے کہلاتے پلاتے ہین اور گہلگہا کہتے ہین کہ اگر
تم ہمکو بچاؤ تم ہمارے خاوند نہین ہو یعنے ہمکو وہ مرنے مارنے پر اوپہارتی ہین
طعانین من بنی جشم بن بکر خلطن بمیسم حسبا و دینا الطعانین جمع لتعتہ وہے
المرۃ ما دامت فی الہودج وکنے بہ عن الجراير مرفوع علی الخبریۃ من محذوف و
لمیسم بالکسر الجمال والحسب ما یعد من مفاخر الاباء والمال والدین القہر والملۃ
وہی ہہنا النصرانیۃ فان بنی تغلب کانوا نصاری وتنکیر الثلاثۃ للتعظیم یقول ہن
جراير من آل جشم بن بکر خلطن بحسن فایہ حسبا باہرا وقہرا ظاہرا ودینا غالبا
سے گوید کہ آنان زنان شریف آل جشم بن بکر مستند کہ دین و حسب را بحسن و
جمال آمیختہ اند غرضکہ این ہمہ اند یعنے وہ بہلی ہیبیان جشم بن بکر کی آل و
اولاد سے ہین جنہون نے دین و حسب کو حسن خوبی کے ساتھہ اکٹھا کیا ہے قال
وما منع الطعانین مثل ضرب ترى منہ السواعد کالقلینا مثل
ضرب لغت محذوف وترے خطاب لغیر معین ومن سببیۃ والقلون بکسر

ترانا یا مخاطب خارجین من بلاد الی بلاد من غیر مبالاۃ وقد اتخذ کل قوم خوفا
قرینا لھم فھم یجاوزنا حتی لا یخبر جون من بیوتھم یقول کہ اے مخاطب تو ما را
می بینی کہ ما از جائی بجائی میرویم واز کسی نمی ترسیم و ہر قوم از ما میترسد چنانچہ
خوف ما رفیق ایشانست و بسبب خوف از درون خانہ ہائے خود بیرون نمی آیند یعنے تو ہمکو دیکھتا ہے
کہ ہم باہر نکلتے ہین جہان چاہتے ہین جاتے ہین اور تمام لوگ ایسے ہم سے ڈرتے
ہین کہ ہمارا دہشت زمین کو پکڑا ہوا ہے اور ہمارے ڈر کے مارے گھر سے باہر نہین

نکلتے قال اذا مارجن بمشین الھوینا کما اضطربت متون الشاربینا
ھذا جواب اذا والضمیر للشاۃ المذکورۃ والھوینا تصغیر الھوني وھی المشیۃ الیسیرۃ قال
یمشون علی الارض ھونا والمتون الظھور والخمور یعنی ان یاسمن ورقۃ الخمر فیقول
اذا مشین علی الارض یمشین مشیۃ لینۃ ھینۃ فتضطرب متونھن کما تضطرب متون
الشاربین السکاری سے گوید کہ چون بر زمین مے روند آہستہ آہستہ میخرامند
ومیانہای باریک ایشان چون کمرہای میخواران مست سیلرز یعنے جب وہ
زمین پر چلتے ہین تو ہولی ہولی چلتے ہین اور متوالون کی طرح جھومتے جاتے ہین قال

بقین جیادنا ویقلبن لستم بعودنا ذالم تمتنونا یقال فانہ اذا طعمہ والجیاد
جمع جواد وھو الفرس الجید السیر ویقال جاد فی عدوہ اے حسن دامنا وصفھن
بجودۃ الافراس لان نساء العرب کن یحثثن علی الخیل ویبغضنھا لمن رجالھم
یعقرونھا الا لبان والمحیون لسنا ناقۃ غریبۃ اللبن قال یعیب قوما علی ان امنح الوف

بجہے القسم صرح بہ البیضاوی والاستلاب السلب والفعل جمع مذکر معروف مع التقیل
والضمیر فیہ للعبوۃ والسبیض بالکسر السیوف المصقولات وبالفتح البیضات ورد
ابدانا وبیضا والابدان الدروع الصغار والسبیض بالفتح نیا سبہ ذکر السلوب منہ فاز
کلا من السلب والاستلاب یعدی الیہما یقال سلبتہ ثوبہ قال تعالی وان یسلبہم الذباب
شیئا وقال الشاعر ع یارب لا تسلبنی حبہا ابدا والامر جمع اسیر منصوب
بالفعل المذکور ان عد من السلوب کالاشیاء المذکورۃ والا فہو منصوب
بفعل مقدر معطوف علی الفعل المذکور والمقتدن کمعظم من قرنہ اذا شدہ مع غیرہ فی
حبل واحد والظرف متعلق بہ قال تعالی مقرنین فی الاصفاد یقول امتن علیہم لیطلقوا
المقتولین من الاحداد ردوعہم وبیضانہم اوافراسہم وسیوفہم واسراہم المشدودین فی
الکبال من الحدید اولیسوقن اسراہم المقرنین فی الاصفاد سے گوید کہ سوگند
دادہ اند وعہد گرفتہ اند کہ اسپان زرہا وخودہا وتیغہای کشتگان ونیز اسیران
زنجیر بستہ آنہا را بیارند یعنے سخت قسمین دین کہ مقتولوں کے گھوڑے اور خودین اور
تلوارین اور زرہین اور پکڑے جگڑے قیدے ضرور لاوین قال ترانا بارزین
وکل حی قد اتخذ واحی افتنا قرنیا الخطاب لکل من یتاتی منہ الرویۃ وبرز
الرجل اذا خرج الی القتال ومنہ قولہ تعالی ولما برزوا لجالوت ویجوز ان یکون
من برز الرجل اذا خرج الی الارض الفضاء وضمیر الجمع فی اتخذ والکل حی
فانہ یفید ومنہ معنی الجمعیۃ واضافۃ المخافۃ الی المفعول والقرین الجلیس الانیس یقول

بیض حسان من نساء نا نخاف علیهن ان نقسمین بین الاعداء ویذللن فی البلاد
بالبیع او الهرب فنقاتل عنهن فی جد وجهد مے گویدکه در پس ما زنان جمیل و
شریف میباشند واز ین می ترسیم که اگر خدانخواسته در پنجه دشمنان خواهند
افتاد منقسم خواهند شد و یا خراب وخسته خواهند گردید چنانچه جانبازی میکنیم
در حفظ وحمایت آنان دقیقه فرو نمیگذاریم یعنے ہمارے پچھاری گورے گورے
بھلی بیبیان ہوتی ہین جنکی مٹی یا خراب وخستہ ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ
ہم اونکو بچاتی ہین اور مرنے مارنے مین کمی نہین کرتے قال اخذ ان علی بعولتهن عهدا
اذ الاقوا کتائب معلمینا یقال اخذ علیه عهدا ومیثاقا اذا اقسم علیه ومنه قوله تعالی
وقد اخذ علیکم موثقا والم یوخذ علیهم میثاق الکتاب والبعولة الازواج جمع بعل و
الکتایب الجنود والمعلم اسم مفعول من علمه بعلامة یعرف بها وکانت العرب تفعل ذلک
قال ہبیت قیدے لفوارسے المعلمین تحت العجاجة خال وعم یقول اخذن عهدا علی الازواج
وعزمن علیهم حین لقاء هم الجنود المعلمین بعلامات یعرفون بها مے گویدکه شوہران
خود را وقتی سوگند میدہند وسخت عهد میگیرند که شوہران ایشان بمقابل لشکرہای دشمنے
علامات ونشان برجنیزند یعنے جب خاوند اونکی علامتون والی لشکرون کی
مقابلہ پر کمر باندہتی ہین تو اونہون سے عہد لیتی ہین اور قسمین دیتی ہین قال لیبلین افراسا
وبیضا واسری فی الحدید مقرنینا اللام داخلة علی جواب القسم المستفاد
من اخذ العهد کما فی قوله تعالی واذ تاذن ربک لیبعثن علیهم فان تاذن ربک لجری

الروس مثل الرصایع اذا بلین وخلقن مے گوید کہ برگستوان پوشیدہ در معرکہ جنگ در
مے آیند وبسان گوے لگام کہنہ و پراکندہ مو برمے آینند یعنے لڑائی کی کہنیت مین پاکہر
پہنے ہوئے ہین اور لگام کے گہنڈے کی طرح بکہرے بالون لگائے ہین قال ورثاہن عن
اباء صدق ونورثہا اذا متنا بیننا کلمہ عن بمعنے بعد کما فی قولہم کابرا عن کابر
واضافۃ الاباء الی الصدق من اضافۃ الموصوف المعنوی الی الصفۃ المعنویۃ کما فی قولہ
تعالی مقعد صدق و مبور صدق وہو بمعنے الاحکام فی الافعال وفیہ اشعار بان آباءہ
کانو افرسانا ایضا والایراث تعدے الی مفعولین کالتوریث یقول ملکناہن بالوراثۃ بعد
اباءنا الصادقین فی الافعال ونورثہا بناءنا بعد ما متنا عنہم کمامات آباءنا عنا وفیہ اشعار
بانہ لا یقید احد من الناس ان یرثہا منا مے گوید کہ چون بزرگان ما بمردند ما وارث آنہا
گشتیم وروزیکہ ما خواہیم مرد اولاد خود را وارث آنہا خواہیم گذاشت یعنے جب ہمارے بڑے
مرگئے تو ہم اون گہوڑون کی وارث ہوے اور جب ہم مرینگے تو ہمارے چہوٹی اونکی وارث
ہونگی قال علی آثارنا بیض حسان نجاذران تقسم اوتہونا الآثار جمع الاثر یقال جاء
علی آثارہ ای بعدہ علی رسم قدمہ وفی وصف النساء بالحسن والبیاض اشعار بوجہ
القتال عنہن وکانت العرب اذا ارادوا القتال یقدمون نساءہم خلفہم لیقاتلوا عنہن مخافۃ
علیہن وحشیۃ عار وخزی منہن قال عمرو بن معدیکرب لبعینات لمارایت نساءنا
بفحص بالعراء شدلوبت تلیس کانہا بدر السماء اذا تبدت نزلت کشحہم وہم ارمن نزال
وبنجاذر معروف وتقسیم مجہول من قسمہ ومان فعل والالف للاشباع یقول ویکون جلبنا

لیس عم عمرو

حیاض تحرکها الریاح اذا جرین علیها مے گوید کہ شکنہای آن رزہ ما فراز ہم جہای
انگیزہا می ماند کہ بجنبانیدن باد باے جنوب یعنے اون زرہون کے سلوٹین گویا تالابون
کے لہری ہین جو ہواون کے چلنے سے نمایان ہوتے ہین قال وتحملنا غداۃ الروع
جرد عرض لها نقاید واقیلنا الروع الفزع ویراد به الحرب لانها موضع الفزع
والخوف والجرد جمع اجرد وهو الفرس القصیر الشعر وعرض مجهول والنقاید جمع نقیدہ
وهو الفرس الذی انقد من ایدی العدو ولتار للاسمیۃ کما فی الذبحۃ والاقتلاء طام
الفلو وهو قطع الارضاع عن ولد الفرس والعنسل جمع مونث مجدول والالف للاشباع فیه
یقول وتحملنا یوم الحرب جنسیل جرد عرض باتهن نقاید وقد ولدن فی بیوتنا ثم فطمن میگوید کہ
بروز جنگ ہمچنین اسپان مادے بردارند کہ موے اندام شان بسیار کم وخوز دواقع شدہ
وبین شهرت یافتہ کہ ما نیدہ ما وخانہ زاد ونعمت پروردہ ماست یعنے لڑائی کے دن ایسے
گھوڑے ہمکو اوٹہاتی ہین جنکے بال بہت کم اور جگہ جگہ مشہور کہ ہین اونکو ہمنے چھوٹا اور دہ
ہمارے گہرون مین پیدا ہوے اور وہ وہین پلتی رہے قال وردن وواعاد عمرو
شقائق شآل الرصایع قد بلینا الدارع اللابس الدرع ودرع الفرس
بیضی تجفافا فی العربیۃ وبرگستوان فی الفارسیہ وباکہر فی الهندیہ والشعث جمع
اشعث وهو منتشر الراس والرصایع جمع رصیعۃ بالمهملات الثلث وهی عقدۃ
اللجام عند العذار وفارسیہ گوے لگام وبلین جمع مونث غایب من بلی کرضی
والالف للاشباع یقول یردن موارد الحرب لابسات للتجافیف ویجز جن منها منتشرات

وما والاقران وعنی بالقوم ہٰھنا الابطال والجوان بالضم جمع الجوان
بالفتح یقال للابیض والاسود والمراد ہو الثانی یقول اذا وصفت
تلک الدروع عن ابطال یومًا من الایام رایت جلودہم لکثرۃ
لبیہا سودا ۔ ے گوید کہ ایشین زرہ ہا کہ اگر روزے از
بہادران ما برکشیدہ شود پوستہای آنہا را بباعث کثرت
پوشیدن آنہا سیاہ و سنگین ببینے یعنے ایسے زرہین
اگر کسی دن ہمارے بہادرون کے بدنون سے اوتارے
جاوین تو جلد اونکے اونکے رات دن کے پہننے سے
کالے دیکھے تو قال کان غضونھن متون عذر تقصفھا الریاح
اذا ھبت بنا ضمیر جمع المونث الدروع المستفادۃ من
کل سابغۃ کما فی قول حسان بیت جادت علیہ کل
بکر حرۃ فتکن کل قتارۃ کالدرہم فان الضمیر فی
تکن لکل بکر حرۃ والمتون جمع متن وہو الظہر والظاہر
والعذر بالضم جمع عذیر وہو الحوض فارسیہ آبگیر والتصفیق التحریک
بالید والالف فی حسبنا للاشباع وایضًا فیہ عیب
القافیۃ کما سبق یقول کان غضون تلک
الدروع وامواج وجوہ حیاض

بن سالم الخزرجی بیت وہما فقالا شتاد اسیافا فقین وبیجیہا وسالا بودجانہ رضی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یوم احد وقال ما حق السیف یا رسول اللہ فقال ان تضرب
بہ حتی ینحنی ذکرہ فی الاغانی یقول وکان علی رؤسنا بیضات وعلی ایدینا دروع
جلود یمانیۃ وبایدینا سیوف تستقمن تارۃ وینحنین مے گوید کہ بر سرہائے ما خودہا
تابان وبر تنہای ہا زرہہائے چرمی یمانی ودر دستہای ما تیغہائے بود کہ گاہی راست
شیدو گاہی کج مے گشت یعنی حال یہہ تہا کہ ہمارے سروں پر خود اور ہمارے
بدنوں پر یمن کے چرمین زرہین اور ہمارے ہاتھون مین وہ تلوارین تہین جو سیدہی
ٹیڑی ہوتے تہین قال علینا کل سابغۃ ولاص ترسے فوق النطاق لہا
السابغۃ الدرع الکاملۃ الواسعۃ قال تعالی ان اعمل سابغات والدلاص البہلتین
کالکتاب الدرع اللینۃ اللامعۃ والنطاق کالمنطقۃ ولہا حال من عضونا قدیمۃ
علیہ لکونہ نکرۃ محضۃ والعضون بالمعجمتین جمع عضن وہو کل تقش فی ثوب او جلد
فارسیہ شکنج وشکن وہندیہ سلوٹ یقول وکانت علینا کل درع واسعۃ کاملۃ
لینۃ لامعۃ ترسے لہا عضونا ناصعۃ فوق النطاق یسیو غہا واسعتہا مے گوید کہ بر ماہر زرہ
بود کہ فراخ ونرم وتابان وشکنہایش بالای میان بند آویزان بود یعنے ہم ہر ایک
زرہ پہنے تہے جو چوڑے چکلے اور چمکتی دمکتے تہے اور جسکی سلوٹین پٹکے کے اوپر پڑے تہین
قال اذا وضعت عن الابطال یوما رایت لہا جلود القوم جونا یقال
وضع عنہ اذا طرح عنہ ولم یستکن فیہ لکل سابغۃ والبطل الشجاع الذی یبطل عندہ

ذلک علی ان بنی بکر لم یکونوا مع المنذر یومئذ ولم یصل فیہم احد علیہ وقد قال لہم یا بنی
بکر الیکم الما تعرفوا منا الیقینا الیک اسم فعل معناہ التنبیہ والثانی تاکید
الاول ولما لمعینے لم والاستفہام للتقریر ولعل فیہ اشعارا بحرب یوم ذی قار
فانہ کان للمتعلب علی بکر یقول تنحوا عنا یا بنی بکر ثم تنحوا عنا الم تعرفوا الخبر الیقین منا
اے عرفتم ذلک میگوید کہ اے بنی بکر از ما کنارہ کنید و نگہبنی شوید ہر چہ از ما بظہور
آمدہ شما بدانستہ اید یعنی ما و بکر بوا لگ رہو تم ہمارے سے الگ ہو جاؤ کیا تمنے
اب تک یہ نہیں جانا کہ ہم کیسے ہیں قال الم تعلم تعرفوا منا ومنکم کتاب لطمین
دیر تمیما کلا الظرفین حال من کتاب مع کونہ نکرۃ موصوفۃ کما فی قولہ ولقد مر علیہ موحشا
طلل قدیم والکتایب جمع کتیبۃ وہو الجند وجماعۃ الخیل من المائۃ الی الالف والطعان
افتعال من الطعن والارتماء المراماۃ وکلا الفعلین جمع مونث غایب یقول الم تعلموا
جنودا یطاعنون ویرامون بسیوفہم وقد کانوا منا ومنکم معے میگوید کہ آیا شما آن لشکرہا
ندانستہ اید کہ از ما و شما بودند و تیر و نیزہ جنگ میکردند یعنے کیا تمنے اون لشکروں کو
نہیں جانا جو ہم تم میں سے تھے اون تیروں کی بوچھار اور نیزوں کی مار مارتے تھے قال علینا البیض والیلب الیمانی واسیاف تقین وتحتنا
البیض جمع بیضۃ وہو المغفر فارسیہ خود والیلب بالتحتانیۃ فاللام فالموحدۃ حلق الدروع
الجلود واجودہا ما یکون یمانیا لان الجلود فی الیمن تدبغ جیدا والقیام الاستقامۃ
ضد الانحناء یوصف بہا السیوف کنایۃ عن جودۃ الحدیدۃ وشدۃ القتال قال عبید

الشمال سے گوید کہ چون نوبت مقابلہ رسید ما جانب یمین بودیم و برادران عمزاد ما
در جانب یسار بودند یعنے جب دشمن کا سامنا ہوا اور مرنے مارنے کا وقت
آیا تو ہم داہنی طرف تھی اور ہمارے چچیرے بھائی بائیں جانب تھے قال فصالوا
صولۃ یمین علیہم وصلنا صولۃ فی یسین علینا الصولۃ الحملۃ والتاء فیہ
للوحدۃ وفی بمعنی علے والولی بالقرب یقول فحملوا حملۃ علی من کان یقربہم من الاعداء وحملنا
مرۃ علی من کان یقربنا سے گوید کہ برادران ما بر آنہا حملہ آوردند کہ بقرب ایشان
بودند و ما بر ایشان حملہ آوردیم کہ بقرب ما بودند یعنی وہ اوپر پل پڑے جو ادھر مارپر تھے
اور ہم اوپر پہلے جو ہمارے دامن پر تھے قال فاقبلوا بالنہاب وبالسبایا والنہابا المال
المصفد والاوب الرجوع والنہاب جمع نہب وہو الغنیمۃ من المال والسبایا جمع سبیۃ و
ہے المرأۃ الماسورۃ والمصفد کمعظم المشدود بالصفاد وہو ما یوثق بہ الاسیر یقول فرجعوا بالاموال
والنساء الماسورات ورجعنا بالملوک وہم مشدودون فی الاصفاد سے گوید کہ
برادران ما مال و زنان آوردند و ما شہزادگان را مقید آوردیم یعنے ہمارے بھائے
مال اور عورتیں لوٹ کر لائے اور ہم شہزادوں کو پکڑ کر لائے قال فی الاغانی ان
نوشروان لما قتل الزباد وطلب الحارث بن عمرو الکندی فخرج الحارث ہاربا فتبعہ
المنذر بن ماء السماء فی جبل من ثعلب وبہراء وآماد فلحق الحارث بارض کلب واغاروا
علی مالہ واخذ من ثعلب خاصۃ ثمانین واربعین من بنے اکل المرا ہذلک قول عمرو
بن کلثوم ع وآنا بالملوک مصفدینا ولاکن سیاق الکلام فی ہذہ القصیدۃ لا تقتضی

الحفاظ یوتہا رتع الجمایل فی الدرین الاسود ای ترتع وحمالہم فی
الدرین الاسود ویقول ونحن حبسنا الابل للاعشیٰ نا فی موضع ذی اراط
وقد کانت نوقنا الکبار العزار الالبان تاکل العلف الیابس او قد کنا علفہا
دلک سے گوید کہ ما بودیم کہ شتران خود را در موضع ذی اراط از
پریدن باز داشتیم وعلف دادیم وحال این بود کہ شترمادگان کلان او شیر دہندہ
کاہ خشک سے خوردند و یا آنہا را ہمین سے خوراندیم غرض کہ ما از جای خود
نجنبیدیم یعنی وہم ہے تھی کہ موضع ذی اراط میں ہمنی ا شیطان کو
روک رکھا اور حال یہ تھا کہ ہمارے بڑے دودھیل اونٹنیاں وہاں سوکھی
گھاس کھاتی تھیں یا ہم اونکو وہی کھلاتی تھے قال وکنا الایمنین اذ التقینا
وکان الایسرین بنو اخیا الایمنون والایسرون کلاہما مخفف والاصل
اشتمالہا علی یاء النسبۃ والالتقاء کنایۃ عن القتال وعنی بنی اخیہ بنی
بکر بن وایل فانہم اخوانہم کما عنا بہم محلہل بقولہ ع کانا فرۃ وہبنہ انبیا
ثم قولہ بنیا تحیل ای یکون مفردا وان یکون بمعنی اب فیجمع علی ابین قال ع
بکین وفدینا بالابینا فان کان مفردا فالمراد بالاب وایل بن قاسط وانما
کان جمعا فالمراد بہم وایل بن قاسط ومن فوقہ من الآباء ولا یخفی ما فیہ
من الایذان بفضلہم علی اخوانہم حیث جعلہم فی جانب الیسار یقول
ولما قاتلنا العدو کنا فی جانب الیمین وکان اخواننا بنو بکر فی جانب

مثل کلیب لبیبا عضارا عزیزیۃ من ذلک الیوم والرفد بالفتح
الاعطاء والاعانۃ وبالکسر العون والعطاء یقول ونحن اعنا فوق اعانۃ المعینین
یوم اوقدت النار فی راس جبل نمارہ وجمعت قبایل معد عندہا
سے گوید کہ روزے کہ بر سر کوہ نمارہ آتش افروختند و جمع با نیان
کر مستبد ما در اعطاء و اعانت کارے کردیم کہ ہیچکس مکرد یعنی حسدن
خزاے پہاڑ پر آگ جلائے گئے اور لوگ معہ ادھر سے کچھ ہو سے اور
یمن والوں نے لڑائی ٹھہرائی تو امداد و اعانت میں ہم سے وہ بات ہوئی
جو کسی سے نہ ہوئی تمام وکنا المحاسبون بفتح الراء وشد الطاء المکسورۃ
الخزر الدرینا صفۃ مفعول لمحبس لدلالۃ ما فی المصراع الثانی والتعریف
الخزر باللام مقصور وہو اراطا بالہمزتین کغراب موضع کان قد نزل بتغلب
وغیرہم اتصال العدو وسف البعیر اذا اکل بالعلف الیابس واسف اذا علف
یابسا فالفعل ان کان من المجرد فہو للوصف المفعولیۃ وان کان من المزید
فیہ فہو للحکم مع الغیر والجلۃ بکسر الجیم وتشدید اللام الابل الکثیر
فی الواحد والجمع والذکر والانثی فاصل علی الاول ومحمول علی الثانی
والخزر بالمعجمۃ فالحاء کالخزاز فی الکثیرۃ اللین والدرین الیابس من العلف
والالاف الاشباع والعجاجۃ ما حال واما استحزنہ لک لانہم کانوا
یفتخرون بہشاما لاسکونہم وصبرہم قال الحماسی بیت دخل سفی دار

ای علی ایکون الغ

المجرور للناس والذمار بكسر المعجمة ما يجب عليك حفظه وحمايته منصوب على المفعولية
باسم التفضيل او بفعل مقدر على اختلاف القولين سمي عمل اسم التفضيل نصبا
في الظاهر يقول وندك نحن امنع الناس كل ما يجب علينا حفظه عن النقص
والخلل او فاهم عهدا وبيعتنا اذا عقدوا عقد الموالاة وحالفوا او المعنى انه لا يمنع
احد ذماره مثل ما نمنع ذمارنا ولا يوفي احد عهده مثل ما نوفي عهودنا
مع گويد كه بعد از امتحان معلوم و منكشف ميگردد كه در حفظ آبرو
و نام هر كان و ايفاي عهد و پيمان ما از جميع مردمان غالب و افزون هستيم
يعني بعد از جانچ قول كه بعد بهه بات كهل جاتي هے كه نام و ننگ كي
بجاني اور قول قسم لے پورے كرنے مين تمام دنيا كي لوگون سے هم بهت بڑھكر
هين قالي وبحن عداة اوقد في خزازى بفوق رند العرفد نيا الضباة
الكبة وكيني بعن اليوم منصوب على الظرفية واوقد ماض مجهول من اوقد
النار اسند الى الظرف وخزازى بالعجمات الثلث جبل كانوا يوقدون
عليه النار لدفع عدو او على عزم غارة وفيه اشارة الى حرب كانت بين
العدو واهل اليمن وقتيل كان من حديثهما ان اخت كليب بن ربيعة كانت
تحت لبيد بن عمرو الغساني فلك غسان فنطحها البيد يوما على ان شكته الى
كليب فاجتمعت ربيعة ومن كان معهم واوقدوا النار على خزازى
وكان سيدهم يومئذ كليبا وكان لواء ربيعة في يده ثم قاتلوا حتى

کوسنی بڑھائی بی جسیلہ ہم والی وارث نہیں ہیں قال متی تعقد قرینا الحبل
تجذ الحبل او تقص القرینا العقد الشد کالعقل والقرن ان یجمع بین البعیرین
فی حبل واحد فالقرینۃ الناقۃ المقرونۃ والبعیر بین الجمل المقرون والجذ القطع
والوقص کسر العنق بعیف قونۃ وعزۃ تقول متی تقرن ناقتک بجمل فی حبل
واحد لا تجمع معہ بل لا تحیلوا عن امرین اما ان تقطع الحبل او تکسر عنق قرینہا
مے گوید کہ چون شتر مادہ خود را با شتر نر در رسنی بہ بندیم یا او ہر گز
نخواہد ماند بلکہ یا رسن خواہد گسیخت و یا گردن قرین خود خواہد شکست یعنے
جب کبھی ہم اپنے اونٹنی کو کسی اونٹ کی ساتھ ایک رسی مین باندھین تو وہ
ہرگز ساتھ اوسکی نہ رہیگی بلکہ یا تو رسے توڑے یا اپنے ساتھی کی گردن مروڑے
ہذا وقد ذکر فی الاغانی ان عمرو بن کلثوم ہذا اغار علی بنی تمیم ثم علی بنی قیس بن ثعلبہ
بن بکر ثم مر علی بنی حنیفہ بالیمامۃ وکان اول من اتاہ منہم بنو سحیم وعلیہم یزید بن عمر
بن شمر الحنفی فطعن یزید عمرو بن کلثوم بالرمح عن فرسہ واسرہ وشدہ فی قدد
قال انت الذی تقول ہذا وانشدہ ہذا البیت الی ساقرنک الی ناقتی ہذہ فاطرد کلاہما
فنادے عمرو بن کلثوم یا ربیعۃ فاجتمعت بنو سحیم بن صعب فخلصوہ عن وثاقہ مع
انہ لم یکن ذلک وقت ثم حملہ من القدد واکرمہ واسلمہ قال وتوجد نحن امنعہم وہو
واہو فاہم اذا عقدوا لمیعنا مضارع مجہول من وجدہ وجدا ونحن تاکید والالف منع
تفضیل المانع کان الاد فی تفضیل الوا فی من وفاہ اذا اوفاہ والضمیر

دشمنون سے ہاشم ستمگر از خود ستم وستم کش نزا از درد والم باز
سے دایم لعنت اوس ذوالبردہ کے دات مجھکو پہونچی جسکے باتین تیرے کانون مین
پڑتی ہین ادراوسکے وہ داغ ہی کہ آج تک ہسم لوگ آنسون اور غارتون سے
بچتی ہے اور رذالہ کو دیتے اور مظلومون کو برابر جتاتے ہین قال وقلنا

قتیل الساعی کلیب فای المجد الا قتد ولینا ارادبضمیر المتکلم مع الغیر
یعنی نقتدی اور عطف خاصہ والضمیر الجرور لقولہ لکلیب والساعی ہین بن ساعدہ بن
مصبح وکلیب عطف بیان وہو اخو بنی تمیم بن مرہ ولقب لکلیب لما انہ کان قد تحم
جرو کلیب نکان اذا نزل منزلا او اکاد رسے ذوک الجرو فیغیر علی ما یلیہ حتی
الاباونہ وکذلک لفعل فی الحیا حتی فلا شیب الا باذنہ حتی یطمئن ان امرہ اسلے
الیہم لا یغیر علی الا باعد ولا یخرق الا باذنہ ولا یغیر بین یدیہ احد ولا یحتبی احد فی
مجلسہ ولا یعید احدا فیما ساء حتی قتلہ جساس بن مرۃ واسے من الاستہام
بالنبل لفنی بدلیل الاستثناء کما فی قولہ تعالے ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من
سفہ نفسہ وقیل الا بمعنی غیر اذ قیل لہ وما ہو فقال الا قتل ذی الجبۃ
المذکور المصاب بہ العز بن ذکر کلیب بن ربیعۃ فما من حی الا قد وجد ساء
سے گویہ کہ شیبانی ذوالبردہ از گروہ ما تغلب ان کلیب ابن ربیعہ
بود وکہ اصلاح وحمایت قوم میگرد ہی کہا ہ شرف است کہ بار جباہ
عظیم مبتلا ہم بین سے بعید بڑا مدہ ہا اور مصلح کلیب بن ربیعہ تھا پھر

موروثی داستان گویون کے لیے عمدہ دستبرہ ہے قال عتابا وکلثوما جمیعا
معجم لنا ترکت الاکبرین یقول ترشتہا وجدے عتاباد وجے کلثوما جمیعا
بہم لا یغیر ہم ابنا ترکہ الاکبرین الذین کانو قتلہم مے گوید کہ مہلہل وزہیر
وعتاب وکلثوم ہمہ را وارث صحیح ہستیم وہ دولت ایشان بزرگان میراث از
بزرگان پیشین یافتہ ایم یعنے من مہلہل اور زہیر اور کلثوم اپنے باپ اور
عتاب اپنے دادے کا والی وارث ہون اور خاص انہین بزرگون کے ذریعہ سے
پہلی بزرگون کے ترکہ کو ہمنے پایا قال وذا البرۃ الذے حدثت عنہ
بہ تحمی و تحمی المجرینا عطف علی ما قبلہ والبرۃ ہنا فی الاصل حلقۃ انف
البعیر وذو البرۃ لقب کعب بن زہیر بن تیم بن اوس بن تیم اسامہ بن مالک بن بکر من قتیبہ
لعدۃ شجیرات کانت علی انفہ وحدثت مجہول والخطاب لعمر بن ہند وحماہ حمایۃ
منعہ وکفہ والفعل الاول مجہول والثانے معروف ویجوز ان یکون کلاہما
معروفا والغرض من التکرار ہو الدوام کما فی قول الحماسی عم یا دے ویا دے
الیہ الکلب والربع والمجرین تقدیم الجیم علی المہملتین قد مر بیانہ فی ہذہ
القصیدۃ یقول ورثت ذا البرۃ الذے حدثت یا عمرو عن قوتہ وجلادتہ
بہ کنا نمنع عن الضیم والذل ونمنع ونمنع الظالمین عن الظلم والمظلومین
عن الظلامۃ مے گوید کہ من میراث ذو البرۃ کہ حدیث شان وشوکت
وزور وقوت او شنیدہ رسیدہ ام وبدولت او خود محفوظ و

اشکنجہ بر خود پیچید بر گردد و آواز گنند و پس گردن و جانب پیشانی راست کند و
مسجد یعنی ایسی گرمی چوب اوسکی ہے کہ جب سیدھی کرنے پر آمادہ ہے
اور ٹیڑھی ہو جاوے تو بہت بولے چنانچہ سیدھی کرنے والے کے گردن کا
پیچھا اور اوسکا ماتھا ہے کسی جانب کو زخمے کرے قال فضل حدثنی
جشم بن بکر منقص فی خطوب الاولیٰ الاستفہام للانکار
والالف الاول متعلق بنقص والثانی والثالث بحدثت وہو ماض مجہول و
النقص الخسران فی العقل والدین وعنی بالخطوب الحکایات یقول لقد علمت شیئا
ما کان لی من العز والشرف فہل حدثت یا حسن بن ہند فی حکایات السابقین
منقول واقع فی رعلی انی جشم بن بکر مے گوید کہ آنچہ حقیقت بود من بیان کردم
پس گاہی در حکایات پیشینیان شنیدے کہ نقصانی در عقل و دین بنی جشم
بن بکر رسیدہ باشد یعنے جو حقیقت نہی وہ تو مے نے بیان کی گئے پھر کہا
تو نے اگلی لوگون کی کہانیون مین کہیں سنا کہ بنی جشم بن بکر کے دین و ہرم اور
اوسکی بیچہ وجہ مین کوئی کمی آیا ہو قال ورثنا مجد علقمۃ بن سیف
اباح لنا حصون المجد دنیا المجد الشرف علقمۃ بن سیف العقابی احد
بنی عقاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر وکان سیدا کریما وجوادا سخیا و
الاباحۃ ضد الحظر والدنیا القہر والغلبۃ منصوب علی انہ تمیز والجملۃ استیناف و
یحتمل ان یکون حالا بتقدیر قد یقول ورثنا آل کلثوم شرف علقمۃ بن سیف

الانقباض ومنه قوله تعالى اشمأزت قلوب الذين لا يؤمنون وولاه وعنه اذا اعرض
وتباعد والعشوزنة تأنيث العشوزن بالمهملة فالمعجمة فالواو فالزاء المعجمة فالنون كسفرجل
الصلب الشديد حال من المستكن في ولته والزبون بالمعجمة فالموحدة فعول من
الزبن وهو الدفع يستوي فيه المونث والمذكر كما تقول في صبور يقول اذا
اخذ الثقاف تقبانا تخرج ما فيهما من الميل والاعوجاج اثبت وانقبضت
عنه واعرضت وتباعدت منه وهي صلبت شديدة وهفته مانند مے گوید که
فی نیزه ماچنان سخت وزشت افتاده که چون اشکنجه آنرا راست کردن نتواند او را بگیرد
تا که کجی او برابر دست بیاید بر زور خود منقبض گردد و روگردانی نماید و بر کجی
خود بماند و حال این باشد که بسیار سخت و دور از نکن باشد یعنی همارے بهالی کی
چوب ایسے گرانے کرنے هی که جب تک اوسکو پکڑے اور سیدها کرنا چاهیے
تو نهٹکر پهر بیٹهی ایسے حال مین که بهت سخت اور نهاٹنی والے هووے قال
عشوزنة اذا اعلمت ارتشح قفا المثقف والجبينا الانقلاب التحول
عن الوجه والارنان التصويت والحجلة جواب اذا والشج بالكسر الجرح والحجل حال
والقفا وراء العنق والمثقف اسم فاعل من تقويم الرماح بالثقاف والجبين بكسر
الجيم وسكون الباء والنون عضو. المضاف اليه وهو ضمير المثقف وتمام الحجلة نعت عشوزنة
يقول صلبة شديدة اذا تحولت عن جانب الوجه عند عض الثقاف بها صوت تصلا
وارنانا وهي تكسر قفا المقوم وجنبيه مے گوید که چنان درشت که چون بهگام گرفت

لامک حتی تهدد ناو توعد نامے گوید کہ اے عمرو بن ہند از نکہ حرف
غماز ان مے نیوشی تو مارا مے ترسانے وچشم خشم مینمائی بس کن وقدرے
مہلت بدہ چہ کدام روز است کہ ما خادمان و حلقہ بگوشان مادر تو بودہ ایم کہ تو مارا
بدان دعوے میسر سانی یعنے تو لوگون کے سکھانے بہکانے سے ہمکو
دڑاتا و ہمکاتا ہی بس جانے دے بہت ہوئے ہم کس دن تیرے مان کی خادم
غلام تھے جو تو ہمکو آنکھین دکھاتا ہے قال فان قناتنا یا عمرو اعیت علی
الاعداء قبلک ان تلینا انفار للتقلیل والقناۃ الرمح واستعیر للعز والعز
واعیی علیہ الامر صعب وشق وان تلین بدل اشتمال من الستکن فی اعیت
یقول رویدا یا عمرو فان قناتنا صعب علی الاعداء قبلک ان تلین لہم اے لم ندل
لعد وقبلک مے گوید کہ قدرے درنگ بکن و تہدد را بگذار چہ نیزہ ما پیش از
عہد تو بہ پیش دشمنان نرم نگردیدہ غرض کہ ما گاہے خوار و ذلیل نشدہ ایم
یعنے اے عمرو بن ہند اس بات کو چھوڑ اسلئے کہ تیرے عہد دولت سے پہلے
ہمارا بہالا دشمنون کی لچانے سے لچا نہین غرض کہ ہم کسی سے دبے نہین
قال اذا عض الثقاف بھا اشمارت و ولتہ عشوزنۃ زبونا العضر
معروف یعدے بالبار ویعلے وینفر والثقاف بالمثلثۃ فالقاف فالفاء
الکتاب حدیدۃ یسوی بہا قصبات الرماح بمعونۃ النار فارسیۂ اسکنجہ ہندیہ
بالکہ ومنہ التثقیف وہو تقویم الرماح بہ وعضہ بالرماح کنایۃ عن تقویمہ والاشمیز

خطة مرادة لک یا عمر بن ہند کون خداً ما واتبا عاً لمن ہو دونکم و نابیکم فی تلک
الحادثة او فینبغی گویدکہ اے عمرو بن ہند بکدام وجہ ارادت شما فرمانبردار پیشکار
شما در آنواقعہ یا در میان خود گردیم یعنی کس ارادہ یا کس بات پر اے عمرو بن
ہند اوس قصہ میں یا اپنے بھائیون میں تمہاری پیشکار کی ہم فرمان بردار ہو جاویں
قال یا ے مشیة عمرو بن ہند تطیع بنا الوشاة و تزدرینا البارفی بنا
صلة للوشاة فان الوشی تعیدے بہا قال ع وشی بک عندے کل واشس
تزدھہ والازدراء الاحتقار قال تعالی تزدرے اعینکم یقول یا می مشیة یا عمرو
بن ہند تطیع الذین یشون بنا الیک و تحتقرنا ے گویدکہ بکدام ارادہ و
بکدام باعث قول غماز ان می شنوے و بچشم حقارت در ما ے نگرے
یعنی کس بات پر تو لگانی بجھانے والو کی بات مانتا ہے اور ہمکو حقارت
کی نظرون سے دیکھتا ہے قال تھدد نا و توعدنا و رویدا منتی کنا لا ملک
مقتوینا و رویدا معناہ مھلا و تحتمل صفة مصدر محذوف اے امھلنا امھالاً
رویدا و منتی للاستفہام و معناہ الانکار و المقتوے نسبة الی المقتی بالقاف
فالفوقانیة و ہو حسن خدمة الملوک و کان الاصل مقتوین تشدید التحتانیة
و لاکن خفف کما قیل فی الاشعرین و الاعجمین و خص امہ بالذکر لما انہ کان
معروفا بہا علی ان فیہ نوع تحقیر یقول تھددنا یا عمرو علی قول الوشاة
و توعدنا بما لا یلیق بنا مھلا عن ذلک فانا متی کنا اے لم نکن قط خداماً

ان تخشعنا لاحد وانا قد کسلنا فی امرفانا تخشعنا و ما کسلنا سے گوید کہ باید کہ ہیچ
قوم این نفہمد کہ ما پیش کسی سر فرود آوریم و در کارے کاہلی بکار بریم چہ ما گاہے
چنین نکردیم یعنی کوئے قوم اپنے جی مین یہہ نہ سمجھی کہ ہم کسیکے ذلیل ہوگئے
یا کسی بات مین ہماری پرگئی ہم کسی سے نہین دبے اور کبھو ایسے نہین پڑے
قال الا لایجھلن احد علینا فنجھل فوق جھل الجاھلینا یقال جھل علیہ اذا اظھر
علیہ جھلہ و نجھل منصوب علی انہ جواب النھی او مرفوع علی الاستیناف والاول
اولی و عنی بالجھل المجازات علیہ قال تعالی جزاء سیئۃ سیئۃ و فوق لغت مصدر
محذوف تقول الا لایجھلن علینا احد من الناس فنجھل او فنحن نجھل علیہ جھلا
یکون فوق جھل الجھال اے نجازیہ بجھل اشد من جھلہ سے گوید کہ باید کہ
ہیچ کس بر ما جہل خود ظاہر نکند رتا کہ ما جہل کنیم کہ پیش از جہل جاہلان باشد
یعنی کوئی ہم پر جہل اپنا نچاوے کہ ہم برہ کر اوس سے حیا وین قال
بای مشیۃ عمرو بن ہند نکون تقسلکم فیھا قطینا المشیۃ الارادۃ ولا یجوز
ان یکون مونث مشی بمعناہ و یکون نعت محذوف کخطۃ و حصل بالتقلیل بفتح القاف
من یکون دون الملک الاعظم و صمنہ الجمع للواحد المخاطب علی جھۃ التعظیم و جوز ذلک
ذلک فی الخطاب والتکلم و روی فینا بدل فیھا. القطین الخدم والممالیک والاتباع للواحد
والجمع و البیت یدل علی ان ھذا القصیدۃ انشدت بین یدے عمرو بن ہند کما
یشہد بہ الخطاب اللھم الا ان یکون ذلک فی التصور بقول بای مشیۃ او بای

فمغن فی الغارات علی غیر نا مستمرین میگوید کہ روزے کہ بر ایشان نمی
اندیشیم ہمہ تن مصروف غارات میشویم یعنی حسب تحکم اپنے بال بچون کی فکر
نہین ہوتی تو ہم گانیان باندھکر ادہر اودہر ڈاکہ مارتی ہین قال برأس من بنی
جشم بن بکر ندق بہ السہولۃ والحزونا الابار متعلقۃ بمغن والرہس السید و
جشم کعمرو بن بکر بن حبیب احد اجداده کما مر ودق الارض وطارها والبار للمصاحبۃ
کما فی قول المتنبی ع تدوس بنا الجماجم والترببا والسہل الارض اللینۃ کالسہلۃ
یجمع علی السہولۃ والسہول والحزن نقیضہ یجمع علی حزون والحجۃ تباہما لغت رہس
ثان والظاہر انہ اراد بہما مفاہیما الحقیقیان وتسہیل اراد بہما الضعاف والاقویاء یقول
فمغن فی الغارات سید عظیم من بنی جشم بن بکر نطأ بہ الارض اللینۃ والصلبۃ او
الضعاف والاقویاء میگوید کہ ہمراہ ہے سالارے کہ از آل جشم بن بکر باشد و بہمہ
زمین نرم و سخت و یا ضعیف و قوے را پایمال سے کنیم یعنی ایکیہ ایسے
سردار کی ہمراہی مین جو جشم بن بکر بن حبیب کے آل و اولاد مین سے ہوتا ہے اور
ہم لوگ اوسکی معیت مین نرم سخت زمینون یا ضعیف قوی لوگون کو روندتی
ہین قال الاالا یعلم الاقوام انا نضعضعا واما قد ونینا الا حرف تنبیہ واللام
نہی غایب مدکر بدلیل لا یجہلن علی ما یاتی واللام فی الاقوام للجنس فیتطرق
معنی الجمعیۃ والتضعضع التخشع والونی الکسل والفتور وہو من حد رمی یرمی
فیلزم اختلاف الفتحۃ والکسرۃ وہو عیب یقول الا لا ینبغی لقوم ان یعلموا

میرانیم ویا بالسپران انشان از جانب سپران خود می ستیزیم یعنی ہم سارے لوگون سے مقابلہ کرتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اونکی بیٹھون کو اپنے بیٹون سے مارپیٹ کر رہٹا تا ہین یا اونکی بیٹھون سے اپنے بیٹون کی جانب سے لٹتی ہین قال فاما یوم خشینا علیہم فنصبح خیلنا عصبا ثبیا الفار للتفضیل ومفعول الخشیۃ محذوف فانہ یقال اخشی علیک ذلک وعنی بالخیل الفوارس والعصب جمع عصبۃ وہی من الخیل والطیر والغرسان مابین العشرۃ الی اربعین والثبون جمع ثبۃ وہی الجماعۃ المتفرقۃ واکثر ما یستعملان معا قال عدی ع حذیۃ یتبعی عصبا ثبیا یقول فانا یوم خشینا علیہم شیئا من الآفات الغارات فنصیر فرسانا جماعات متفرقۃ فی مکامن مستعدۃ فلا یصیبہم ضرر ے گویدکہ لیکن روزی کہ بر بیپران خویشتن اندیشہ غارت وآفت می کنیم سواران ما جابجا متفرق میگردند ودر کمین اعدا میباشند یعنی جب ہمکو یہہ کھٹکا ہوتا ہے کہ ہمارے بچون پر کسی کا ہاتھہ پڑے تو ہمارے سوار ادہر ادہر پھیل جاتی ہین اور دشمن کی گھات مین رہتی ہین قال واما یوم لا نخشی علیہم فنغنی غارۃ مستلبا یقال امعن فی الامر اذا دخل فیہ غایرا وخاض فغارۃ منصوب بنزع الخافض والتلبب التشمر والاصل فیہ شد اللبۃ اے الصدر بالثوب ویقال لذلک الثوب اولتلک اللبۃ فی الہندے گاتی وگانرا وکانوا یفعلون ذلک عند عزم الاغارۃ قال المنخل یبیت ویستلموا وتلببوا ان التلبب للمغیر یقول واما یوم لا نخاف علیہم شیئا

مجربینا الشبان جمع شاب والظرف متعلق بمضیعا والروتیہ رویۃ القلب والتامل
معروف واراد بہ العلم المجہول والمعلوم فان کلیہما محمود ثم قال تعالی یقاتلون فی سبیل اللہ
فیقتلون ویقتلون والمجد الشرف والشیب جمع اشیب والشیب بیاض الشعر واراد بہما
المکہول والمجربین اسم مفعول والالف للاشباع یقول نضیا کتبۃ مشل وکان شبابنا
یرون ان یقتلوا او یقتلوا فی المعارک عزا وشرفا لہم ومکہول جربوا فی المواطن
یعنی جوانانیکہ کشتن وکشتہ شدن را فخر خود میدانند وپیرانیکہ کارکردہ و
حنگ آزمودہ اند یعنی گبرد جوانون کے ساتھ جو مارنی مرنے کو فخر اپنا سمجھتے ہیں
ایسی بیڈیون کی ساتھ جو لڑائیون مین ہمیشہ گھی رہی ہین قال حدیا الناس
کلہم جمیعا مقارعۃ تنبیہہم عن بنینا الحدیا بالمہملتین فالتحتانیۃ المشددۃ
فالرا مصدر بمعنی المنازعۃ والمعارضۃ اضیف الی المفعول وحذف فعلہ
کما فی سایر المصادر المضافۃ کمعاذ اللہ وضرب الرقاب فہو منصوب ویجوز ان یکون
مرفوعا علی الخبریۃ کما فی قولہم انا حدیاک ای معارضک وجمیعا منصوب علی الحالیۃ
والمقارعۃ المقاتلۃ حال بتاویل الوصف کما فی قولہ تعالی اسراعا وبدارا ای مسرعین
مبادرین وحدی یعنی بنفسہ معنی المدافعۃ ویجوز ان یکون عن تاکیدیۃ یقول
نعارض الناس کلہم اجمعین او نحن معارضوہم جمیعا مدافعین ابناءہم عن ابنائہم بالقتال
او مقاتلین ابناءہم عن جانب ابنائہم یعنی میگوید کہ ما معارض ومقابل جمیع
مردمان ہستیم وحال اینکہ پسران ایشان را بجنگ وقتال از پسران خود دور

والاستیناف بالمهملة فالنون احکام الامر ویقال عی بالاستیناف اذا تحیر فی امره
صرح به فی الصراح ومن سببیه واراد بالهول الامر الهائل والمشبه اسم مفعول
من شبه له اذا مثل له وفاعله ایکون وکان تامة والالف للاشباع ونصب
الشیء وضعه ورفعه والجملة جواب اذا ومثل رهوة نعت محذوف ورهوة بالراء
المهملة جبل سمع من الصرف للعلمیة والتانیث والحمد الحمد والشوکة
بالمحافظة المحافظة علی الاحساب ویفتخر به قال بیت الیس اکرم خلق الله قد
علموا عند المحافظ عمرو بن حسحاس منصوب علی انه مفعول له وکذا عطف علی نصبا
ان کانت کان ناقصة والا فهذه الجملة بیان للواقع وتعریف الخبر للحصر والسین للطلب
یقول اذا التبس امر علی قوم وتحیروا فیه من خوف امر ما بین مثل لهم فوعه نصبا ایکبة
مثل جبل رهوة ذات حد وشوکة محافظة علی احسابها کان الله اولم ازل کذلک می گوید
چون قومے بباعث امرے مهمکین که قریب الوقوع باشد حیران وسرگردان باشند مانند
می فظت اصحاب قدیمه لشکرے عظیم مے کنیم که بسان کوه رهوه ثابت قدم وحد وشوکت
داشته باشد وازنهه سبقت می ربیم وما پوسته سابق وغالب می باشیم یعنی جب کسی
قوم ایسی مصیبت کی مارے جو ایسی آفت ہو کہ گویا انکھون کی سامنی کھڑی ہے
گھبراہٹ پھرتی ہو تو ہم اپنی پرانی ناموس کے بچانے کی لئے ایک ایسا لشکر کھڑا کرتی
ہین جو رہوہ پہاڑ کے مانند مضبوط ومحکم اور حدت وشوکت کا پورا ہو اور ہم
سب سے آگے رہتے ہین قال بشیان یرون القتل مجدا وتعیب فی الحرب

والظاہر ان الجملۃ بیان لما سبق من المتبع او حال من ضمیر المتکلم فی تتبع
او کلام مستانف ولبعض الکبر ضد العقوق والظرف متعلق بالفعل اے نقتلہم
فی عقوق فان قتل الاخوان عقوق الوالدین وما ذا استفہام اے شئ وتتقوا الحیل
ان یکون اصلہ تتقونا فحذفت نون الاعراب وحذفہا شایع قال ع وانہم یجدونی
فی صدورہم وقال ع ابیت اسری وتبیتی تدلکی اے تبیین تدلکی وایکون
ہو علی الاصل والالف للاشباع ومتعلقہ محذوف یقول نقطع رؤسہم فی امر لا یعنیہ
عنہم من بر بالوالدین حیث قتلوکلیبا فسقعوا ایاہ اجدہم الاولی ان نقتلہم ونحن فی عقوق
حیث نقتلہم وہم اخواننا وہو السینا فلا یدرون ای شئ یتقونا بہ مسکین یدکہ سرطی
ایشان بدین جرم عقوق کہ کلیب را کشتند وایل جد بزرگوار خود را نجایند نمیدانم
ویا در حالی کہ باعاق جد بزرگوار خود مستہم چہ قتل برادران عقوق جد وپدر میباشد پس
ایشان نمیدانند کہ بکدام چیز از ما پناہ گیرند یعنی ہم او کنی سرون کو وایل جد بزرگوار
کی ستانی کی لئے جو کلیب کی قتل سے ناشی ہوا کاشی مین باہم عقوق کی حالت
مین یہہ کام کرتی ہین اسلئی کہ بہائیون کا قتل کرنا باپ دادی کا ستانا ہے پہر وہ
گیرانٹ کی ہاے پناہ کی جگہہ نہین پاتی ہین اور سخت حیران ہین قال کان ہتوفا
منا ومنہم مخاریق بایدے لا عینا الظرفان اعنی منا ومنہم کلاہما تفسیر لضمیر
المتکلم المجرور بالاضافۃ والمخاریق ثوب یلف فیضرب بہ ولعب بہ الصبیان وشبہ
بہ السیف فی الخفۃ والضرب بہ باللعب بالمخراق قال قیس بن الخطیم الاوسی ابیت

آتی ہے اور ہم لوگ اوسکی لئی لڑتے مرتی ہین تاکہ وہ پورے پورے کہل جاوے
قال ونحن اذا عماد الحی ضربت علی الاحفاض تمنع من یلیہا العماد جمع عمادۃ وہی
الابنیۃ الرفیعۃ وسمنہ قولہم طویل العماد واراد بہ الخیام والحی القوم والحفر ولیسقوط والاحفاض
جمع حفض بالمہملۃ فالفاء فالمعجمۃ متاع البیت واثاثہ ویقال للبعیر الذی یحمل علیہ المتاع
البیت واثاثہ وردی عن الاحفاض ذا بمعنی الاول علی ہذا الاولی ویکنی بسقوط الخیام
علی امتعۃ البیت عن تقویضہا علی عزم الارتحال وبمعنی الثانی یناسب الثانیۃ
ویکنی بسقوط الخیام عن الحمولات عن الخوف والاسراع فی الہرب او عن النزول
فی منزل ومعنی یلینا یقربنا والقرب یعم الجوار والنسب ویعمہما بنو بکر بن وائل فانہم کانوا
جیران تغلب واخوانہم ولاسیما بنو شیبان منہم تقول اذا سقطت الخیام من القوم
علی اثاث البیت بان تقوض علی عزم الارتحال او سقطت عن حمولات الابل عند
النفوج او حین النزول تمنع من یقربنا من الاصدار کے گوید کہ چون گماشتگان
قوم از جای خود برکندہ بر سباب خانہ بیفتد و حلت کردہ شود یا بکلم اضطراب و
خوف عدو یا برآہنگ قیام و نزول از شتران بارکش بفتد حرمت تطاول دشمنان
قرب و جوار را نگاہ دارد یعنی جب قوم کی ڈیرے اوکھڑ جاوے سامان پر
گرنی لگین اور کوچ کی پڑ جاوے یا کہر اہٹ کی مارے یا اوترنے ٹھہرنے کی ارادہ
پر اسباب اونٹھون سے گرے تو پاس پڑوس کی دشمنون کو روکتی ہین تاکہ بجد
روسہم فی غیر یرحمایدروان ما ذا ابتقوما الجد بالجیم فالدال المہملۃ القطع

ہم دشمنوں کی سرحدوں کو تلواروں سے چیرتے ہیں اور گردنوں کو اڑا دیتے ہیں
کی طرح کاٹتی ہیں چنانچہ وہ برابر کشتی جاتی ہے یقال وان الضغن لیعد المضغن
یعید وعلیک وکیف رجع الدار الیہ انما الضغن باطن الکبد والحقد
ظہر علی المضغ یقال بدا وبدا علیہ والمراد المرض او استعیر للحقد عاند مرض فضا
والدین لستر یقال وان الحقد لکون مستورا فیخبا زاد الحقد ملک آخر ظہر علیک
وبغض الحقد لستور الی الخارج سے گویا کہ کاہی کسینہ وہ سینہ ہی باشد وبظہور
کی آید وچون دگیار تو بد مسیہ سد آزار ہم ظاہر سے کند وچو صفر بیرساند یعنی کہنہ
بغض کی برائے ظاہر نہیں ہوتا اور دشمنی چھپی رہتی ہے مگر جب کوئی بہانہ
ہو اور سکی ہو پہنچتا ہے تو وہ پہلی ہی جاگ اٹھتی ہے اور انجام اوسکا برا ہوتا ہے
قال ورثنا المجد قد علمت معد لطاعن دونہ حتی یسیبنا الی الاشرف
وکیون من الآبار والا عداد حسنی بعد یقال یعصر ربیعۃ فانہم کلہم آل معد بن عدنان
ویقال طاعن دونہ اذا وضع الاعداء بالطعان وہو ان الشی اظہرہ تتبعہ الفعل منہ طعن
الجنی والالف للاشباع یقول لقد علمت مضر وربیعۃ کلہم انا ورثنا الاشرف من آبائنا
الکرام فندافع عنہ بالطعان حتی یظہر ویتکشف علی اکمل وجہ سے گویا کہ ہم قبائل
مضر وربیعہ کو بھی سیانتے کہ ہم شرف اور بزرگی کو اپنے باپ دادا سے میراث میں پایا ہے اور طعن وضرب
سے اسکو ظاہر کرتے ہیں اور دوسرے مضر اور ربیعہ کے سارے قبیلے تو
یہ تو جانتے ہی کہ ہمارے باپ دادا کی نہیں بلکہ ہمارے بڑوں سے برابر چلے

کاٹتی ہین جو صقیل کے خوبی سے چمکتی دمکتے ہین اور سرون کو گھاس کی طرح
کاٹتی ہین قال کان جماجم الابطال فیہا وسوق بالاماعز
یرتھیا الجحمۃ القحف فارسیہ کلہ وہندیہ کہوپری یجمع علی الجاجم وجحم والبطل الشجاع
الذی یبطل حرب اوست وبہدر او یبطل عندہ دماء الاقران والمجرور للحرب والوسق
حمل البعیر یجمع علی وسوق والاعز بالمیم فالمہملۃ فالجیم المکان الصلب والاماعز
جمعہ والارتماز مطاوعۃ الرمے یقول کان تحوف الابطال الذین قتلوا فی
تلک المعرکۃ کانت احمال ابل یرتمین بالامکنۃ الصلبۃ من موضع الی موضع
مے گوید کہ کلہ ہای بہادرانیکہ دران معرکہ کشتہ شدہ بودند بارہای شتران
می ماند کہ بر زمینہای درشت اینجا و انجا افتادہ باشد یعنی کہوپریان اون دلاور دکنی
جو وہان ماری گئی تہی اونٹون کے بوجہ معلوم ہوتی تہی جو کڑی زمینون پر ادہر
اودہر پڑی ہون قال نشق بہا روس القوم شقا وتختلب الرقاب فتختلیا
الضمیر المجرور للسیوف وعنی بالقوم الاعداء کما فی قولہ تعالی ولا تہنوا فی ابتغاء
القوم وشقا مصدر موکد والاختلاب بالخاء المعجمۃ قطع الکلا رومنہ المخلب للسبع الذی
یقطع بہ الکلا رکالاختلا رمنہا لازم کما فی قول عنترۃ ہم وسیوفنا تختلی الرقاب
فتختلی اے تنقطع لقول نشق بالسیوف روس الاعداء شقا فاحشا وتقطع بہا
الرقاب تقطع المخلب الحشیش فتقطعن مے گوید کہ سرہای اعدا را بدان تیغہا
مے شکافیم وگردنہا را چون گیاہ تازہ می بریم چنانچہ بریدہ میشود یعنی

ہجوم سے آمد ضرب شمشیر اشیا نرا سے زنیم یعنے جب تک دشمن ہم سے نیزہ
کی مار پر رہتے ہین تو ہم نیزہ لگاتے ہین اور جب وہ لوٹ کر ہم پر گرتی ہین تو پھر تلوارون
سے مارتی ہین قال مسہم من قنا الخطی لدن ذوابل او بیض تحلینا السمر جمع
اسمر افعل صفۃ من السمرۃ وہے احد الوان الرمح والطرف متعلق بنطاعن و
القنا جمع قناۃ وہو مقتب الرمح ویراد بہ الرمح والخطی نسبۃ الی الخط وہو مقام السفن
فی البحرین تنسب الیہ الرماح لانہا تباع فیہ لانہ ینتہا وعنی بہ التاجر الخطی ولا یبعد
ان تکون اضافۃ الموصوف الی الصفۃ علی قول من یجوزہ واللدن بالضم جمع
لدن بالفتح وہو اللین المضطرب والذابل الدقیق الیابس یجمع علی ذوابل وکلمۃ
او بمعنی الواو کما فی قول الشاعر ببیت سیان کسر غیفۃ او کسر عظم من عظامہ و
البیض بالکسر السیوف المصقولۃ والجار والمجرور متعلق بنضرب او البیض بدل من
السیوف باعادۃ الجار والاختلاء بالمعجمۃ قطع الخلاء وہو الکلاء فارسیۃ گیاہ و
استعیر لقطع الرؤس والاعناق یقول نطاعن برماح سمر من رماح التاجر الخطی
فینۃ مضطربۃ دقیقۃ یابسۃ ونضرب بسیوف مصقولات تقطعن الرؤس قطع الکلاء الرطب

مے گوید کہ ما دشمنا نرا بدان نیزہا میزنیم کہ پختہ رنگ و باریک و لرزان واز
نیزہای نی فروش خطی میباشد و بہ تیغہا مے کشیم کہ بجلاء صیقل میتابد و سر و گردنہا
چون گیاہ تازہ می برد یعنی ہم دشمنون کو ایسے بھالون سے مارتی ہین جو
چرب ہی لکیلی اور خطی سوداگر کے نیزون مین سے ہوتی ہین اور ایسے تلوارون

ویقال للمضروبة التی تکبر علیها الجزیرة واستعیر للحرب والطحن فعول مبنی الفاعل من
الطحن یستوی فیه المذکر والمونث ویسمی به الحرب ایضاً یقول عجلنا ما کان ینبغی لکم
من القری فاطعمناکم قتیل یصبح عرضة للهلاک والطحون یعنی گوید که در مهمانی شما چیزی
واجبی نگذاردیم چنانچه بکمال شتابی پیش از نگاه جنگی که مے شکست ومی سازید بطریق
حاضر پیش شما آوردیم یعنی همچو بهت چپٹ تمهارے لئی مهمانی تیار کی چنانچه برابر
فجر سے پہلی وہ ترائی بطور مهمانے پیش کی جو پیس پیس کر مثیت وناپود کرتی ہے
قال نغم انا سنادلف عنهم ونحمل عنهم ما حملونا اراد بالانا س الاخوان
یقول نغم اخوانا نجود او عطاء ونعف عنهم عند حاجاتنا فلا نسئلهم فی شئے ونحمل عن
حاجاتهم ما یحملونا من الغرامات والدیات وسایر الحقوق مے گوید که ہمه برادران
خود را مید ہیم وحاجت خویش را پیش کسے از ایشان نمی بریم وآنچه که از تاوان
وخون بہا وغیره برما مے اندازند ما از جانب ایشان مے پردازیم یعنی ہم سب بھائی
بندون کی کام آتی ہین اور کسی بھائی کو ہم نہین ستاتی اور جو وہ ہم پر ڈالتی ہین اونکو
ہم بی تکلف اوٹھاتی ہین قال نطاعن ما تراخی الناس عنا ونضرب
بالسیوف اذا اختلفنا ما مصدریة ظرفیة وتراخی عنه بعد عنه وغشینا مجهول من
غشیه اذا هجم علیه قال الحماسی ع فغشی ونغشی ثم ترمے وترتمے یقول نطاعن
الناس ما بعدوا عنا ونضربهم بالسیوف اذا هجموا علینا مے گوید که ما وقتی که
اعدای ما بقدر مسافت نیزه از ما دور می باشند نیزه بازے می کنیم وچون برما

ہوتی ہیں قال نزلتم منزل الاضیاف منا فاعجلنا القرے ان تشتمونا
قد ذکرت عن الاصمعی ان الحارث بن حلزہ لما ارتجل قصیدتہ عند عمرو بن ہند وکان
بعض بنی بکر حاضرا قام عمرو بن کلثوم فارتجل ہذہ القصیدۃ وعلی ہذا یکون خطابا للنبی بکر الخ
لکنہ نیافی ماسبق عنہ انہ قال ہذہ القصیدۃ بعد قتل عمرو بن ہند وقد اکثروا قال
الاصمعی غیرہ وعلی ہذا لا یبعد ان یکون خطابا لقضاعۃ علی الالتفات والعجلۃ کالاستعجال
او القرے ما یعد للضیف وان تشتمونا علۃ للاعجال والشتم السب والکلام علی
سبیل التہکم والاستہزاء وجعل القرے علی قسمین متعارف وغیر متعارف وبذلک
تاولوا قول عمرو بن معدیکرب تحیۃ بینہم ضرب وجیع یقول نزلتم منا منزل
الاضیاف فاستعجلنا قراکم مخافۃ ان تشتمونا علی فقدان القرے کما شتم الضیف
النازل علیہ ۔۔۔ مے گوید کہ شما منزل مہمانان بر ما فرود آمدید چنانچہ در
مضافی شما زودی نکار بردیم وکمی کوتاہے نکردیم چہ ازین میترسیدیم کہ شما ما را
بدہید یعنی تم ہمارے یہاں ایسی آئے جیسی مہمان آتی ہیں چنانچہ ہمنے جلد پٹ
تمہاری لئی کہانا تیار کیا تاکہ تم اولٹی سیدھی ہمنے سنا وقال قربنا کم فعجلنا قراکم قبیل
الصبح مرداۃ بحلونا یقال قرے الضیف یقریہ قرے بالکسر او قراہ یقریہ اذا قدم الیہ ما یاکلہ اضاف
واطعمہ ویعدی الی مفعولین قال ع فقربہم لہذ میات وظلیم فنصب الاول ہہنا
الضمیر المنصوب ومفعولہ الثانی مرداۃ والقرے ما یعد للاضیاف اسم وقبیل تصغیر
قبل ظرف للتعجیل او القرے المصدر والمرداۃ بکسر المیم آلۃ الردے ای الہلاک

یکون ثقالها شرقی نجد و لهو تهاما قضاعة اجمعینا
الثقال بالمثلثة فالفاء کتاب جلدة تنبط تحت الرحی یقع
الدقیق علیها وقد مر بیانه فی قصیدة زهیر والشرقی الجانب الشرقی و
النجد خلاف تهامة اعلاه الیمن و اسفله الشام و العراق
و هو بلاد اهل نجد من آل قیس بن عیلان بن مضر من بنی عامر
وعبس و تمیم و ذبیان وغیرهم و اللهوة ما یلقی فی فم الرحا
من الحبوب یقال له فی الفارسیة خورش آسیا و فی الهندیة
گلا عطف علی ثقالها و قضاعة بن مالک بن عمرو من آل حمید بن
سبا نزل علی بطون کثیرة من کلب و اسلم و بلی و حیدان و
حیادة وغیرهم و کلهم یعدون من احیاء الیمن یقول یکون ثقال
رحانا الجانب الشرقی من نجد من بعض بلاد آل مضر بن نزار و
یکون لهو تها سایر بطون قضاعة من بطون الیمن سے گوید کہ
سفرہ آرد اسیاے ما جانب شرقی نجد است کہ
آل مضر بن نزار در انجاے باشد و خورش آسیاے ما
ہمہ بطون قضاعہ اند یعنے گرنڈ اوس چکے
کا نجد کے جانب شرقی ہے جہاں
آل مضر کی رہتی ہے اور گلا اوسکا سارے بنے قضاعہ

عن کسر شوکتھم و ولے یلے قرب بقرب یقول وقد دخلنا علے اہل الذین
لا نعرفہم ولا یعرفونہا حتے ہرت علینا کلابہم وقطعنا شوکتنا وہن کان
منا قریبا اے کسرنا شوکتہم والحاصل انا لا نخاف شوکۃ بعید ولا قریب
سے گوید کہ تو سیکہ از ما فرسنگہا بود ند وہیچ آشنائی درمیان ما وایشان
نبود بر آنان داخل شدیم وسگان آنان بر ما عزیدند و سکے کہ
از ما قریب بود شوکت او ہم شکستیم غرضکہ از دست تطاول
ما ہیچ کس از قریب وبعید رہائے نیافت یعنے ہمنے اون
لوگون پر دہاڑا مارا جو ہم سے بہت دور تہے اور اونکے کتے ہمسے
نا آشنا تہی اور جو لوگ ہمارے پاس پڑوس مین ہین اونکے
شوکت ہمنے توڑے اور خوب اونکو دبایا قال منی ثقل اے
قوم رحانا یکونوا سفی اللقاء لہا طمینا الرحی استعارۃ للحرب
وقد تضاف الیہا قال اذا ادارت رحی الحرب الزبون والطحین الدقیق
والستیر للمقتولین یقول ستثقل رحانا اے قوم یکونوا وقیتہا اے
اذا تقاتل قوما نقتلہم سے گوید کہ چون اسیاے خود را بقوے می بیم ایشان
آرد اوسے گردند غرضکہ باہر کہ جنگ مے کنیم غالب مے آیم
یعنے جب ہم اپنے چکے کو کسی قوم کے جانب لیجاتے ہین تو وہ
قوم اوسکا آٹا ہو جاتے ہے یعنے وہ پس جاتے ہین قال

اسپان خود را بران قایم و دایم کردیم و حال این بود که عنانهای آنها در گردنهای آنها بطوق قلاده و خود آنها بر سه پایه سیاه بمعنے بہت ایسے سردار جنکو اونکی گروہ نے تاج شاہے پہنایا تھا اور وہ خود ظالمون کی روک تھام اور مظلومون کی پوچھ گچھ کرتے ہی اپنے گھوڑون کو اونکی سرپرستی عرصہ تک ایسے حالمین کیا کہ اونکے باغیون کے گلون کے ہار تھین اور وہ تین پانو پر کھڑے تھی قال

و انزلنا السبیوت بذے طلوح الی الشامات تنفی الموعد نیا غنے بالبیوت الخیام والباء بمعنے من و ذو طلوح بضم المهملة فالمهملة موضع والشامات بلاد الشام و النفی الاخراج من بلد لے بلد والحبس به فسه قوله تعالی او ینفوا من الارض و الموعد من اوعده اذا مدده و کنی به عن العد و یقول و انزلنا خیامنا من ذے طلوح الی بلاد الشام نخرج اعدائنا من بلادهم او نحبسهم سے گویدکہ از موضع ذی طلوح تا دیار شام خیمہ ہا زدیم و حال ما این بود کہ دشمنانرا از بلاد ایشان برے کشیدیم و یا بقید خود می آوردیم یعنے یعنی بوضع ذے طلوح سے بلاد شام تک ڈیرے لگائی ایسے حال مین کہ دشمنون کو اونکے شہرون سے ہم نکالتے تھے یا قید کرتے تھے قال و قد ہمت

کلاب الحی ہناوشذبا فقادة من بلینا الهریر صوت الکلب دون النباح و عنے بالحی عوامالذین لم یکن لهم معرفة بهم ولا عهد فان الکلب انما یهر اذا رای من لا یعرفه و کنے به عن دخولهم ارا ضے الاغیار و التشذیب بالمعجمتین قطع الشوک و الاغصان والقتاد نوع من الشجر ذو شوک والقتادة واحده و منه المثل و دونه خرط القتاد اے ہو اصعب من خرط القتاد و کنے به

کرازہمہ روزہاے زمانہ معزز وممتاز وبسیار سخت ودراز واقع شدہ سر
بفرمان پادشاہ درانھانہادیم چہ اطاعت اورامکروہ مے دانستیم یعنی بہت
سے دن ہمارے ایسی جو زمانہ کی سارے دنون سے انہوکے اور بہت کڑے واقع ہوئے
ہمنے اون دنون مین پادشاہ کے نمانی اسلئے اوسکے حذمت گوارا نہی قال وسید معشر قد
توجہ بتاج الملک تحکے الحجر بنا ترکنا الخیل عاکفۃ علیہ مقلدۃ اعنتہا صفونا
الواو بمعنے رب وتوجہ البسہ التاج والجملہ نعت سید ویجی من الحمایۃ اے یکف ویمنع و
الحجرہ بتقدیم الجیم علے المہملتین الجارہ لیدخل فے الحجر والصفۃ تحتمل ان یکون اسم
فاعل او اسم مفعول فعلے الاول معناہ یمنع الملجئین عن الالجاء وعلی الثانی یمنع
الملجئین عن الالتجاء وعکف علیہ اقبل علیہ علی المواظبۃ والدوام ولذا اکثر ما یستعمل فے
عبادۃ المعبود الباطل قال تعالی یعکفون علے اصنام لھم وقال تمثیلا ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون
کما عکفت ہذیل علے سواع والمقلدۃ اسم مفعول اسند الی الضمیر المستکن وہو مفعولہ
الاول والاعنۃ منصوب علی انہ المفعول الثانی فان التقلید یعدے الی مفعولین و
الصفون جمع صافن وہو ما یقوم من الخیل علی ثلث قوایم والجملہ جواب رب یقول وہو سید
معشر قد البسوہ تاج الملک فصار ملکا یمنع الکبار الذین لم یحمون الضعاف عن
الالجاء او یمنع الضعاف الذین ملجئون الے التبیوت عن الالتجاء ترکنا الخیل ثابتۃ
علیہ قد تلفت اعنتہا قائمۃ علی ثلث قوایم مے گوید کہ سبی ازسالاران گردکہ تاج شاہی
بر سرش نہادند خود او ستمگران را بازے داشت وستمکشان را یارے میداد

المفعولين مقال بها وردهم الشرة فاذا المفعولين محذوف لامحالة وعنى بالمرايات الرماح
وكنى بالبيض عن المصقولة او عن الجردة عن اللون والاصدار ضد الايراد ويكون بمعنى
شرب الابل وريها وكلاهما استعارة وردى راكر ضحى اواشرب آناً والفعل جمع مونث
يقول بخبرك بانا نوردای تدخل صدور الاعداء رياضاً وحى بيض عطاشن وبعيد
من اى بخير جهن منها حمراً ضعين بالدماء وقد روين منها سے گويد كه ترا باين
خبر خواهم داد كه بامردمان نيزه هاى خود را در سينها اعداء بجالى فرو ميكنم كه سفيد وتابان
وتشنه جكر بيا شند وچون برسے آريم همچون آغشته وسيراب وتازه برمى آيد
يعنى ہم تجكو يہہ خبر بكى سناوينگى كہ ہم لوگ اپنى بہائيون كو دشمنون كى سينون
مين جب اوتارتى ہين كہ وہ چكتى وتكتى اور سوكہى رہ جاتى ہين اور جب اوكو نكالتى
ہين تو وہ لہو مين ڈوبى اور پيٹ بہرى نكلتى ہين قال وايام لنا غر طوال عصينا
الملك فيها ان ندينا الواد واورب والغر جمع اغر وعنى به الممتازة
من بين الايام كالفرس الاغر من بين الخيل وسكنے لطولها عن شد تها و
منه قوله تعالى كان معذبة خمسين الف سنة والملك بسكون اللام فى الملك
لكهذيل لغة بنى ربيعة وجايز عندنحيم ولنا غر تعلى وهم من ربيعة والعصيان نقيض
الاطاعة والحجة جواب رب والدين الذل والطاعة نقال وان له اذا طاعة
وذل له يقول رب ايام لنا ممتازة من سايرالايام عصينا فيها الملك فلم نطع
مرة كراته ان نذل له اولسنا نذل له سے گويد كه بسى روز است براے ما كه

کہ بدست کشتگان آنفا باشد بلند و نمایان گردیدہ یعنی پہردہ اونٹ چل رہے
چنانچہ یامہ کی بستیان سامنے سے ایسا دہری نظر آئین جیسی تلوار تلسوتنی والون کی
ہاتھون مین ہوتی ہین قال ابا ہند فلا تعجل علینا و انظرنا نخبرک الیقینا
الطایرانہ کنیۃ عمرو بن ہند الملک علی انہ یکون ہند بنتہ قال من ذا تہم انہم کانوا
یسمون الفہید۔ بسم جدہ والفہیدۃ باسم جدتہا کما سمی علی ابن حسین رضی
اللہ عنہ باسم جدہ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و فاطمۃ بنت حسین رض
باسم جدتہا فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتجعل اسکون علی سبیل
الاستہزار والاصل ابن ہند فانہا امہ کما قیل فی قول مجمع بن زلال عرفتک
لہا یا تعس ام مجاشع والاصل فیہ بنت لخاشع او اخت لخاشع ویقال
عجل علیہ اذا اراد ان یقع علیہ عاجلا قال تعالی فلا تعجل علیہم والفارزایۃ
کما فی قولہ ع واذا ہلکت فعند ذلک فاجزعی والاصل اجزعی ولنخبرک مجزوما
جواب الامرای انظرنا نقول یا عمرو بن ہند لا تعجل علینا و امہلنا شیئا
نخبرک الخبر الیقین میگوید کہ ای عمرو بن ہند ما را بزودے مگیر و
قدرے مہلت بدہ کہ خبر واقعی تو بگوئیم یعنے او عمرو بن ہند
ابہی جلدے نکر اور تہوڑے سے ہمکو ڈہیل دے کہ ہم تجکو پکی خبر سنادین
قال بانا نورد الرایات بیضا و نصدر من حمر اللہ رویا
والاپراد فی الاصل الاتیان بالابل العطاش علی الماء یقے اے

نہیں گنا جاتا قال تذکرت الصبا ای اشتقت لمارایت حمولها
اصلا حُذِفَتْ یا الصبی جہاز شباب والحمول بالضم الابل التی یکون علی
الهوادج کانت النساء فیها او لم یکن والاصل بضمتین جمع اصیل وهو آخر
النهار وخصه بالذکر لانه وقت الرحیل غالبا والجمعیة باعتبار الاجزاء فانه کان
اصیل یوم واحد ونصب علی الظرفیة وحدین جمع مونث مجهول من حدا اذا
سافر والالف للاشباع یقول تذکرت ایام الصبی وصرت مشتاقا الیها
حین رایت حمولها حدین نے الاصیل سے کہا کہ چون شتران ہودہ محمل
او را دیدم کہ در آخر روز راندہ مے گردید جوش جوانی ولہو ولعب شباب را
یاد کردم ومشتاق لقاے او گردیدم یعنے جب میں نے یہ دیکھا کہ ہودہ کش
اونٹ اوسکی دن چلکتے ہانکی جاتے ہیں تو جوانی کی مزے یاد آئی اور اوسکی
اشتیاق سے اوہاں ایسا قال ما عرضت الیمامة واشتقت الی السیاف
بادیہ مصلیتها یقال اعرض اذا عرض والطیر والیمامة عدة قری سمیت باسم
جاریة زرقاء تبصر الراکب من مسیرة ثلثة ایام واشتقت ارتفع من بعید وصلیت
السیف اذا سلته من الغمد ورفعه للضرب وهو بصیغة اسم فاعل منه والالف للاشباع
یقول فسارت تلک الحمول وعرضت الیمامة لها حار تعنت من بعید مثل السیاف
تکون فی ایدے الذین سلوها عن الاغماد ورفعوا للضرب سے گوید کہ
پس آن شتران ہودہ کش روان شدند باہیکہ دہات نجامہ لسان تیغہاے

فی الخنجرة والجنبین صوت البکاء یقول فی احزنت ثاکلة ولدا فقدته فردت
صوت البکاء فی حلقومها مثل نشر بی علی ما فاتنی من ایام الوصال مسکویہ کہ
اندوہ آن مشترباد و بچہ دار کہ بچہ خود را ضایع کردہ و یسندراق اوسے نالد اندوہ
من بگنین نمیرسد یعنی رہ او مشفی بچہ والی جو اپنی بچہ کو کہو بیٹھی اوسکے
غم والم میں روتی ہے میری برابر بگنین و محزون نہیں ہے قال والا نشطا
لم یترک سقاما لها من ثکلة الا جنینا عطف علی النفی السابق والنشطا
فعلا من الشط وہو ما عن الشعر المخلوط بالسواد والشقا الشامة والثکلة صفة محذوف
والجنین الولد فی البطن والمیت فی القبر فرض علیہ فی الصراح فان ارید
المعنی الاول یبقی واحد من الثکلة واطلاق الولد علیہ بتحوذ وان ارید الثانی
لا یبقی شئی من الثکلة فان المدفون فی القبر لا یعد باقیا وہذا اسب بالمقام
فان المقام مقام الحزن یقول ولم تحزن مثل حزنی امرة غلب السواد علی
شعرہا ولم یترک شابا من اولادہا الثکلة الامدفونا فی القبر ولکن لا یعد ہذا
باقیا فلم یترک منہا شیئا سے گویدکہ نماندہ من اندوہ زنی میرسد کہ
موئش اکثر سفید شدہ و بخیتی از جملہ بنہا اولادش بخران باقی نگذاشتہ کہ
در گور مدفون افتادہ نگردن باقی نمیباشد یعنی میرے برابر وہ کمبخت
دکھیا بھی نہیں ہے جسکی بہت بال پکی ہوگئے اور اوسکی بدبختی نے ایک
نو بچون میں سے ایک مدفون بچہ کے سوائے کوئی باقی نچھوڑا اور مدفون باقی

المعدنیات او التجارة وغیر ذلک من الخیال و
کنایة عن غلظ الساقین و ضخامتهما یقول و
ترکیب ساقین ضخمتین ممتلئتین کاساطین من
من بلط او رخام یصوت خلاخیلها اذا خطت فیهما لعظم
صوت حفیفها انهما لا یجولان فیهما لسمنهما یرید کنز
دوساق خواهد بود که در رنگ و ضخامت بدو ستون عاج و یا سنگ
مرمر ماند و پا بر بخن آنها که بدشواری در آنها می آید آواز
باریک بسبب دهد چه باعث فربهی آنها از جای
بجای نمیدود یعنی تجکو دو موتے ساقین دکھاوے
جو سنگ مرمر یا شکر سنگ کے دو ستون کے مانند
ہین اور او ن کے پایین جو اٹھ پہنکے اون مین جاتے
ہین کچھ توڑے سے بولتے ہین قال فما وجدت
کوجبے ام سقب انسلته فرجت الحنینا
ابو بد الحزن و ابدے بالبکاء و سلے و
السقب ولد الناقة و انسلته فقدة اضافه
الضمیر المنصوب الی الفعل المذکور السقب
و الحنانة لغت ام سقب و تحنین ترویح الصوت

ما انفتل به من الاعضاء التی هی فوقها کالخصر مثلا علی جهد و مشقة لثقلها و ضخامتها

مے گوید کہ ترا میلان قامتی نماید کہ نرم و نازک و حیلے دراز واقع شدہ و سر نہایش

چندان گرانست کہ اعضاء متصلش آنہا را بدشواری مے بردارد یعنے تکلو ایسے قدکی

لچک دکھاوے جو لانبا لچکیلا ہے اور سرین اوسکے اتنے بھاری ہین کہ وہ جن عضوون سے

متصل ہین وہ انکو بڑے دشوارے سے اوٹھاتی ہین قال و مالکة تضیق الباب عنها و کشحا

قد خنثت به جنوحا الملکة لحمة علی راس الورک و قد یقال لراس الکفل و خنثت مجهول

و الکشح الخصر یقول و ترنیک راس کفل یضیق عنه الباب الذی یدخل فیه او تخرج عنه

و خصرا دقیقا قد خنثت به جنوحا حیث تلتقت بها من جملہ مے گوید کہ ترا سر سرینے

نماید کہ دروازہ آمد و رفت از وے تنگ میگردد و باریک میانیکہ من بیا عشاد

بران دیوانہ شدم یعنی تکلو سرینے کہ سر دکھاوے جسپے دروازہ تنگ ہوتا ہے

اور وہ پتلی کمر جسکے بدولت مین باولا ہو گیا ہون قال و سارتی بلنط او رخام

یرن خشاشش حلیها رنینا السارتیة الاسطوانة و استعیر للساق السمینة و البلنط

بالموحدة فاللام فالنون فالمهملة شیء کالرخام الا انه دونه فی اللین و الخشاشة و

قیل هو العاج و الرخام نوع من الحجر ابیض اللون یقال له مرمر الرنین الصوت الخفی

و الخشاش بالمعجمات الثلث قیل فیه انه صوت السلاح و لیس بذاک فانه الخشخشة

لا الخشاش و ظنی انه فعال من خشش فیه خشا اذا دخل و منه خشت فیه اذا دخلت

و اضیف الی الحلی اضافة الصفة الی الموصوف و الحلی ما یزین به من مصوغ

حاشیہ ۱۲ منہ

ذراعین والحق بالضم وعاء معروف کالحقة والتشبیه فی اللون والصلابة ولما کانت الصلابة فی العاج زیادة دفعت بقوله رخصا او یقال ان التشبیه فی الشکل والبیاض وهذا التشبیه معروف عندهم قال یلیت وخرمشرق اللون کان ثدیاه حقان وقال آخر ولم یعد حقا ثدیها ان تکلما والرخص الناعم اللین والحصان کسحاب الصفیقة واراد بالمصون یقول وترکیب ثدیا ابیض اللون مستدیر الشکل صلب الملمس مثل حق العاج ناعما فی نفسه محفوظا من الکف اللامسین مے گوید کہ نماید ترا پستانیکہ سفید وگرد ومدور باشد وگونہ ملبد وخیبہ سخت مثل حقہ عاج وبجای خود نرم ونازک واقع شدہ ودست لامسان باو نرسیدہ یعنی نخجوہ پستانین دکھلاوے جو گول گورے اونچی اوبھرے کرارے ہاتی دانت کی ڈبے کیسے دکھائی دیتے ہین اور چھوتی والونکی ہاتھون سے بچی ہوئے

ہین قال ومثنی لدنة بیمقت وطالت رواد فها تنوء بما ولینا المثنی بالمشتة فالنون الانعطاف واللدنة تانیث اللدن وهو اللین الناعم استعیر للقد والسوق الطول والارتفاع والروادف جمع رادفة وهو اسفل الالیة وناء به حمله علی جهد ومشقة قال ع وناء بسلمی نوءة ثم صما ودلیب کرخیه الثقل به والفعل جمع مونث غایب والمرفوع البارز فیه للروادف کالمستکن فی تنوء والالف للاشباع وللتخفیف ما فیه من القلب فان الاصل ان ینوء بها ما الثقلن بها من الاعضاء العلیا فان الروادف

الثقل ومثله فی قوله تعالی تنوء بالعصبة اولی القوة اے المفاتیح یقول وترکیب الانعطاف قامة لدنة اے ناعمة لینة طالت بطول معتدل وارتفعت بارتفاع مناسب یحمل اکفالها

الطویلۃ العنق فی الجسم الحسن والادماء من النوق ما یکون لونھا مشربا بالبیاض
والبکر بالفتح فتیۃ شابۃ من الابل والھجان البیض وقرئت الناقۃ اذا حملت
والجنین معروف منصوب علی المفعولیۃ وروی ترعبت الاجارع والمتون ما یقال
ترعبت الناقۃ اذا رعت فی الربیع والاجارع جمع اجرع بالجیم فالھملتین
وھو المکان الصلب والرمل الطیب المنبت والمتون جمع متن وھو ما صلب من
الارض وارتفع یقول تریک یا مخاطب اذا دخلت علیھا خالیا بھا او فی مکان
خال من الاغیار وقد امنت عیون الاعداء انفسھم او جواسیسھم ذراعین ضخمین کذراعی
ناقۃ طویلۃ العنق بیضاء اللون فتیۃ نقیۃ اللون لم تحمل جنینا قط او رعت الرمال الطیبۃ
النبات والامکنۃ الصلاب فی ایام الربیع مے گوید کہ چون برو داخل شوے
وخلوت خالی از غیر باشد وازچشمہاے خود دشمنان واز جاسوسان ایشان
ایمن نشنید ترا دو ساعد فربہ بنماید کہ بدو دست آن شتر مادہ جوان باشد کہ دراز
گردن و سفید رنگ و صاف و پاکیزہ و نوجوان باشد و گاہی بار و رنشدہ
یعنے جب تو اوسکے پاس ایسے وقت مین جاوے کہ مکان خالی ہو اور دیکھنے والو نکے
آنکھون اور جاسوسونکی ڈھونڈ بھال کا کھٹکا نہ ہے تو تجکو دو بہونچی ایسے دکھائی جیسی
اوس جوان اونٹنی کے دو ہاتھ ہون جو گردن کی لانبی رنگون کے گورے عمر کی نئی
رنگت کی پاکیزہ ہووے اور کبھی گابھن نہوے ہو قال وثنا یا مثل حق العاج
رخصا حصانا من الکف اللامسینا الثدے معروف عطف علی

کل نفس بما کسبت رہنیۃ یقول وانما تخبرک عما مضی بالامس فان الیوم وغدا
بعید عد کلہا مرہون بما لا تعلمینہ ولا تعلمہ سے گوید کہ ترا از ما جرای روز گذشتہ
خبر خواہم داد چہ امروز و فردا پس فردا ملازم خبری است کہ نہ او را تو می دانی
و نہ ما میدانیم یعنے ہم تجہ سے گذری ہوئی کہنیکی اسلئے کہ آج اور کل اور
پرسون کے خبر نہ تجکو ہی اور نہ ہمکو قال ترکیک اذا دخلت علی خلار وقد
امنت عیون الکاشحینا ترے مضارع معروف من الازارۃ و
المکان فیہ للظغینۃ علی الالتفات والخطاب لغیر معین والخلار مصدر خلا یہ
والیہ اذا سالہ ان یجتمع معہ فی خلوۃ فعل والظرف حال ومتعلق الدخول
محذوف والعیون جمع عین یجوز ان یراد بہ العضو المعروف وان یراد بہ الجاسوس
والکاشحون الاعدار الذین یضمرون عداوتہم یقول ترکیک تلک الظغینۃ یا فلان طب
اذا دخلت علیہا خالیۃ او فی خلوۃ وقد امنت عیون الاعدار وجواسیسہم میگوید کہ
چون در حالت خلوت کنج خلوت بران ظغینہ داخل شوے وحال این باشد کہ
از چشمان اعدا و جاسوسان آنان ایمن نشینند ترا نباید یعنے جب تو ایسے
وقت مین پاس اوسکی جاوے کہ مکان خالی ہووے اور بدخواہوں کی نظرون
اور اونکے جاسوسونکا کھٹکا نہی تو وہ تجہکو دکہلاوے قال ذراعی عیطل اوما
ابکر ہجان اللون لم تقرح بنیا الذراع الساعد ومن طرف المرفق
الی طرف الاصبع الوسطی والعیطل بالمہملتین بینہما تحتانیۃ کصیقل الطویلۃ

منه او شک من ادخال المقابة والبسین الفراق وخانه عذر به ونقض عهده
والامین المحب الخالص وعنی به لف یقول قفی یا ظعینتی نسالک فنقل لک ہل تعدین
قطعا با نیا لقرب عہد الفراق الفقدان الکلاء والما رام عذرت بالامین سے گویند کہ
قدری توقف کن کہ ترا ازین پرسم کہ آیا بباعث قرب عہد فراق از ما گسیختی و یا
پیش از عہد فراق بدوست امین خود بد باختی و پیمان با ہمی شکستی یعنے کچھ ٹھہر
کہ ہم تجھ سے یہہ پوچھیں کہ کیا فراق کا زمانہ قریب آگیا کہ تو نے ابتداءً ہم سے
توڑے یا ایک مخلص امین کو وقت پر دغا دے اور عہد اوس سے توڑا قال یوم
کریہۃ ضربا وطعنا اقربہ موالیک العیونا الظرف متعلق بمحذوف والکریہۃ
من اسماء الحرب ونصب ضربا وطعنا علی انہما مصدران لفعلین محذوفین والجملۃ
نعت یوم کریہۃ والضمیر فی بہ للیوم او للکل واحد من الضرب والطعن والموالی
انباء الہم وکاف الخطاب مکسورۃ واللام فی عیونا بدل المضاف والالف للاشباع
یقول تخبرک یوم حرب نضربہا فیہ ضربا وطعنا فیہ طعنا اقربہ موالیک عیونہم میگوید کہ
ترا ازان روز جنگ آگاہی دہیم کہ دران تیغ و نیزہ را بکار بردیم و برادران عمزاد
تو بدان راحت یافتند یعنے ہم تجکو لڑائی کی ایسے دن کے خبر دیتے ہیں جسمیں ہمنے خوب
تلوار یں ماریں اور بھلی بھالی لگائی اور تیرے چچیری بھائیوں نے اوسکی بدولت
راحت پائی انکہیں شنے کہن قال فان غدا ان الیوم رہین ولبعد غد ما لا تعلمین
الرہین بمعنی المرہون والضمیر متعلقہ وقال ہو مرہون بہ لا تیکنہ قال تعالی

دمشق اور قاصرین میں ہم سو یہاں ہی میں حقدار تھا قال وانا سوف
تدرکنا المنایا مقدرۃ لنا ومقدرینا المنایا ہی مستیدی الموت والقتل
ونصب مقدرۃ ومقدرین علی الحالیۃ ای ان الزوال حال من المنایا والواو فی
من الضمیر المنصوب یقول وانا سوف تدرکنا منایانا وہی مقدرۃ لنا ونحن مقدرون
لہا ے گوید کہ از مرگ نتوان رہید ضرور است کہ مرگہای ما ما را برسد چہ آنہا مقدر
ماست وما برای آنہا یعنے مرنے سے چھوٹنا ممکن نہیں ہے ہمارے موتیں
ایکدن ہمکو آدبا وینگی وہ ہمارے لئے ہیں اور ہم اونکی لئے پس تو ہمارے زندگی پر کیوں
برآشی لبیبی قال قفی قبل التفرق یا ظعینا نخبرک الیقین ونخبرنا
ظعینہ بر وزن جریم ظعینۃ والالف للاشباع ونخبر من جزمہ ونخبرن من نصبہ وکلاہما
مجزوم علی انہ جواب الامر والفعل الثانی متصل بضمیر المتکلم مع الغیر والیقین الخبر
الیقین قال ہمرو عند جہینۃ الخبر الیقین ویستفاد من بعض المواضع من الاغانی
ان ہذا البیت مطلع ہذہ القصیدۃ یقول قفی یا ظعینیہ قبل التفرق نخبرک
الخبر الیقین ونخبرنا کذلک ے گوید کہ ای زن ہودہ نشین پیش از وقوع
مفارقت قدرے توقف کن کہ ما ہنوز نچیزے تو گوییم وتو خبر نچیزے با گو یعنے
او ہودہ نشین پیش از جدائی سے پہلے کچھ توٹھہر کہ ہم کوئی پکی بات تجھ سے کہیں
تو ہم سے کہو قال قفی نسألک ہل احدثت صرما لوشک البین او شفت
الا ظعنا احدثت علی خطاب المونث والصرم القطع والوشک بالفتح القرب و

هم سیتی قال وما شر الثلاثة ام عمرو بصاحبک الذی لا تصحبنا
المراد بالثلاثة علی روایة للاغانی عتیبل ومالک وعمرو بن عدی وعلی روایة
الکتاب ام عمرو وصاحبها الذی کانت تصحبه والذی لا تصحبه والالف فی
لا تصحبنا الاشباع وضمیر المفعول محذوف ویقول وما شر الثلاثة یا ام عمرو
بصاحبک الذی لا تصحبینه بهم لو کان کذلک لکان معنے گوید کہ آن
صاحب خود را کہ تو جام او را نمے دہے بدترین شماہر سہ نیست بلکہ یا بہتر است
و یا برابر پس چرا نمیدہے یعنی جس شخص کو تو شراب نہیں دیتی ہے
وہ تینوں میں گھٹیا نہیں بلکہ یا برابر ہے یا بڑھیا پھر تو نے شراب اوسکو کیوں
نہیں دی قال وکاس قد شربت بعلبک وأخری فی دمشق و
قاصرینا الواو واو رب وضمیر المفعول محذوف والجملة جواب رب وبعلبک بلد
معروف رکب من بعل وهو اسم صنم وبک هو اسم بانی البلد والصرف للضرورة
والطرمی لغت کاس در دمشق بلدة معروفة تسمیت باسم بانیه ودمشاق من
کمغان صفت للجمعیة العلمیة وقاصرون موضع وضع علی صیغة الجمع کما ذکرنا
الالف للاشباع یقول ورب کاس قد شربتها بعلبک ورب کاس اخری
شربتها فی دمشق وقاصرین فانا معتاد بذلک وسبق لذلک گوید کہ
بسیار جامہا در بعلبک نوشیدیم وبسی دیگر در دمشق وقاصرین خرد کشیدیم پس
در ینجا ہم مستق بودم یعنے بہت سی پیالی بعلبک میں میں نے پی اور بہت

کہ مال خود را در وصرف مے کند یعنے وہ شراب کہ جب نوبت اوسکے
کسی بخیل بد خلق پر پہونچے اور وہ ایک دو گھونٹ اوسکا پیوے
تو پھر وہ دیکھا جاوے یا تو اوسکو دیکھی کہ وہ مال اپنا اوسمیں اوڑا
لٹاتا ہے قال جعلت الکاس عنا ام عمرو وکان
الکاس مجراہا الیمنیا الصبن بالمہملۃ فالموحدۃ فالنون الکف والمنع و
روے صددت من الصدود ام عمرو منصوب علی النداء والواو حالیۃ
ومجراہا بدل من الکاس ویمینا خبر کان واعلم ان ہذا البیت والثانی
کلاہما نسب فی الاغانی الی روایۃ ابی عمرو بن عدس وعلی روایۃ
اخری الی عمرو بن معدیکرب والعلم عند اللہ یقول کفقت الکاس عنا
یا ام عمرو وقد کان مجری الکاس جانب الیمین الذی کنا
فیہ مے گوید کہ اے ام عمرو از ما جام مے
باز داشتے و حال این است کہ مجراے جام
جانب راست بود کہ ما دران جانب بودیم
یعنے اوام عمرو تو نے کیا سمجھا کہ شراب کا
پیالا سبکو نہ دیا اور حال یہہ ہے کہ شراب کے
جیمے کے سیدھے داہنی جانب تھے جہاں ہم بیٹھے تھے
سو یہہ مناسب تھا کہ سب پینے والونسے پہلے پہل

ما هواه النفس و یلین من لان اذا انقاد و الالف للاشباع و لبیت
تهامه نعت مشبهة کالبیت الآتی یقول اذا ما ذا قها ذو حاجة شیئا
من دون ان یشرب بهائمتین به عما هواه نفسه حتی یلین لعافیته حاجته
میگوید که چنین شتر ابی بنوشان که اگر صاحب حاجتی او را
بچشد دور از ین که او را بکشد او را از حاجتش باز دارد تا انیکه مطیع و
منقاد شود و حاجت خود را فراموش کند یعنی ایسے داروپلاو کہ اگر حاجت والا اوسکو چکھی نہ کھاوے نہ پیوے وہ اوسکو
اوسکے حاجت سے باز رکھے یہانتک کہ وہ اوسیکا ہو رہے
اور اپنے حاجت کو یک لخت بھول جاوے قال ترے اللحز
الشحیح اذا امرت علیه لما له فیها جهینا یرے مجہول و ترے مخاطب
و کلاهما من استمل و اللحز بالام فالهملة فالمعجمة کتف البخیل اسمے الخلق
و الشحیح بالمعجمة فالمهملتین البخیل و امرت مجهول و معناه اویرت
و اماتة المال صرفه و قدیراد بها نحر الابل و ذبحها و
الاول اقرب یقول اذا اویرت تلک اللحز علے بخیل سے
الخلق و یشرب منها شیا یرے ہو او ترا ہ باذلا لما له فیها
سے گوید کہ چون دورش بر بخیل بدہند جام بگذرد
و قدرے از و بنوشد چنان دہید شود یا خیالش بینے کہ

والمهملتين اذا مزجا بالماء وكانوا يمزجون الخمر بالماء البارد والحار قال كعب ع
شجت بذى شبم من ماء محنية اى مزجت ببارد من ماء ارض منخفضة وقال
عدى بيت وسقيت الشمول فى دار شد قهوة مرة بماء سخين والكهم كانوا
يمزجون فى الصيف بالبارد وفى الشتاء بالحار ونصبه على المفعولية والحصر
بالمهملتين مضموم الاولى نبت يكون له نور احمر مائل الى نوع من الصفرة يشبه الزعفران
فارسيه اسپرک ويطلق على الزعفران ايضا وهذا اقرب فان الزعفران ان مزج
الخمر السكر والبلون وكلمة ما زايدة والسخين الحار منصوب على انه حال من الماء
وذهب بعضهم الى انه مستكلم مع الغير من السخاء على ان ماضيه قد جاء
كرضى ايضا وفيه ان سخاء الشارب لا يتوقف على مخالطة الماء الخمر بل يتوقف على مكره
بانهم يمزجون فى الصيف كما الهم يمزجون فى البرد وروى شيخنا بالمعجمة
فالهمزة من شخ فاه كرضى اذا فتحه والاولى اجود يقول فاسقينا خمرا ممزوجة
اذا خالطها الماء الحار ترى كان فيها حصا مى گويد كه شراب بے جوشان
كه چون آب گرم باو آميخته شود چنان نمايد كه دران اسپرک يا زعفران انداخته
يعنى ايسے شراب پلاو كه جب گرم پانى اوس مين ملايا جاوے تو يه رنگت پيدا
كرے كه گويا زعفران اوسمين ملا هى ہے قال تجور بذى اللبانة عن هواه
اذا ما ذاقها ستے يليننا الجوبة الميل عن الشراط السوے
والمتكن فى الفعل للشدة واللبانة الحاجة والهوى

فی سوق عکاظ فایاها وحفظها بنو تغلب حتے یرد بها صغارهم وکبارهم ولذا
قال شاعر من بنے بکر بیت الهی بنے تغلب عن کل مکرمة فقیدة قالها عمرو بن کلثوم
الاهبی بصحنک فاصبحینا ولا تبقی خمور الاندرینا من الوافر والقافیة
متواتر والاصل فیه تنبیه وحسن وقوعه قبل الامر بالهبوب فان الهبوب
هو الانتباه من النوم والباء للملابسة والصحن القدح العظیم وصبحه سقاه الصبوح
وهے الخمر التی تشرب فی الصبح والاندرینا بالنون فالمهملتین قریة علے میلة
یوم ولیلة من الحلبة تنسب الیها الخمر لکونها جیدة فیها والاندرون اصله
الاندریون ثم خفف بحذف یاء النسبة وقیل جمع اندرے بدون التخفیف کما
قالوا ان الاشعرین جمع اشعری والاعجمین جمع اعجمی والالف للاشباع
یقول الا استیقظی وانتبهی یا ام عمرو وقد حان الکبیر فاسقینا ولا تبقی شیئا من
خمور اهل الاندرینا فانا احق بها لاعنیر نامے گوید کہ اے ام عمرو آگاہ
باش واز خواب گران خود بیدار شو وبجام کلان بیار وما را صبوحی بنوشان
وشرابهاے اہل اندرینا دیگران بگذار چه از ما دیگرے اولے واحق باد
نیست یعنے او ام عمرو اپنے ہوش مین آ اور ایک بڑا پیالہ لا اور صبح
کی شراب اوسمین ہمکو پلا اور اندرگانو والونکے شرابونمین سے
ایک بوند بھی اورونکے لئے نچھوڑ قال مشعشعة کان الحصی فیها اذا
ما الماء خالطها سخینا وهو اسم مفعول من شعشع الخمر بالمعجمتین

هذه لعمرو بن كلثوم بن مالك بن عتاب بالقوافية المشددة بن سعد بن تيم
بن جشم بكر بن حبيب بن عمرو بن غنم كعب بن تغلب بن وائل
الى آخر النسب المذكور في ترجمة عائذة واسمها عنبسة بنت سهيل بن بهيمة التغلبية اخي
كليب بن بهيمة وكنيتها بابنة الاسود وكان سيد قومه سادهم وهو ابن خمس عشرة
مات وهو ابن مائة وخمسين ومن حديث هذه القصيدة على ما هو في الاغاني
ان عمرو بن هند هو عمرو بن المنذر بن امرئ القيس اللخمي وامه هند بنت عمرو بن حجر
اكل المرار وقيل هي بنت الحارث بن عمرو بن حجر ويقال لعمرو هذا مضرط الحجارة
قال ابو هلال حدثني عند من الندماء الذين كانوا يقعدون مع الملوك ويحدثونهم
اسمه قالوا هي ام عمرو بن كلثوم فان اباها مهلهل وعمها كليب اعز العرب و
زوجها كلثوم بن مالك افرس العرب وابنها عمرو وسيد تغلب فارسل عمرو بن
هند الى عمرو بن كلثوم يطلب اليه فاتاه في جماعة من تغلب وانت امه ليلى
في نساء منهم فدخل عمرو بن كلثوم على عمرو بن هند وامه على اثره في قبة قريبة فقالت
هند لليلى ناوليني هذا الطبق فقالت ليسعى لتقم حاجبة الحاجة الى حاجتها فاعادت
عليها ثانيا وثالثا فاضاحت ليلى وقالت يا للتغلب فسمعها عمرو بن كلثوم فثار الدم
في وجهه ثم وثب الى سيف عمرو بن هند فكان معلقا وضرب به راسه وناوى
في قومه فثاروا على ما كان عند عمرو بن هند من قومه فقتلوا بجانبه وساروا الى الحيرة
فقال عمرو بن كلثوم هذه القصيدة وانشدها في موسم مكة تعبا الشدها في

آنان درحق همسایگان ومحتاج زنان که سال قحط ایشان بطول کشیده باشد حکم
بهار وابر بهار دارند چنانکه ابر بهار بدرختان سرمازده می کند آنها بآنان میکنند
یعنی وه پرورسیون اور کال کے مارے عورتون کی لیئے ایسے ہین جیسے بہار کا
موسم یا بہار کا باران درختون کے لیئے ہوتا ہے قال وهم العشيرة ان يعطى حاجة
وان يميل مع المعدو ولياهما العشيرة تقدير المضاف ويطى الرجل مشدداً
ماخوذ قال تعالى وان منكم لمبطئن ومعنى ان يعطى مخافة ان يبطل اولئلا يعطى على
اختلاف القولين في مثل هذا التركيب والحمدان يتمنى الرجل ان تحول اليه نعمته
وفضيلته او مثلها واللئام جمع لئيم بقول وهم اركان العشيرة واعيانها فضيلان
امورها مخافة ان تيامر اولئلا تيامر حاسد عن السعي في الاصلاح او مخافة ان
يميل لئام العشيرة مع العدو ولئلا يميل لياهما معه یعنی کہتا ہے کہ آنان ارکان
وعمایدقبیلہ متہند چنانچہ در اصلاح امورش سعی بلیغ از ترس اندیشہ نکنایدے بہ
کہ حاسدی کوتاہی کند ویا بدکرداران قبیلہ بجانب عدو گرایند یعنی وہ ہمارے
قبیلہ کے خیرخواہ اور مخلص خالص اور مدار کار ہین چنانچہ وہ کام اوسکے بہت جلد
اس خوف سے بنولتے ہین کہ خدانخواستہ کوئے حاسد کوتاہی کرے ویا برے
لوگ اوسکے دشمنون سے ملجاوین ہذا والعلم عند الله وهو العليم الخبير

القصيدة الخامسة

لبید وکانوا الف بنی عامر بن صعصعة او لبنی ابیه خاصة والعشیرة ح ہنو
جعفر بن کلاب والسعاة جمع ساع وہو المتولی لبعض الامور قال فی الفائق السعاة
ہم الولاة علی القوم وتعریف الجزء للحصر او قطع الرجل مجہولا اذا نزل به امر عظیم
تضطرب وکنی بالفوارس عن ابطال الحروب وبالحکام عن سادات مجالس الخصومات
یقول ہم الولاة علی القوم اذا نزل بہم امر فضیع وہم ابطال حرب وہم وارکان مجالسہم
مے گوید مقتکہ بر قوم ہو فتنہ یا آفتی نازل گردد برادران ناکفتنیل و متولی امور
گیرندہ و پہلوان رزم سواران جنگ آزمای و در مجالس خصومات حکام با تدبیر و
رائے مستند یعنی چیب قوم پر کوئی بلا نازل ہوے تو وہی مدبر و ساعی ہوتے
ہیں اور انہیں میں وہ بہادر کام آتے ہیں اور جھگڑے بھی وہی چکاتے ہیں قال وہم
ربیع الجار ورسیمہم والمرملات اذا تطاول عامہا عنی بالربیع ربیع
الارتفاق وہو الوقت الذی یظہر فیہ النور ویقال له فی الفارسیة بہار او عنی به
المطر الذی یکون فی الربیع وبالجملة استعیر للجدب وہو معروف عندہم قال النابغة
بیت قال ہلاک ابو قابوس یہلک ربیع الناس الشہر الحرام والجار والمرملات
المحتاجات من الاملاق من ارملت المرئة اذا صارت محتاجة معطوف علی المجاور
وتطاول طال کثیر والعام السنة والجزور للمرملات یقول وہم یفعلون الی من یجاورہم
من الفقراء والمساکین وابنا السبیل المرملات اذا طال علیہن عامہن الشدید کثیر الفعل
الربیع بالاشجار المطرفة مفتعل من الثمار فتثمر وتربو کما تراہا فہم ربیع لہم یعنی بدیکہ

الاکثر والمبارزة یقول واذا قسمت الامانة فی قوم اعطانا قسمها حظ وافر
منها فلذا تفضل منها علی الناس سے گویند کہ روزے کہ وصف امانت
تقسیم کردہ شد قسمش حظ وافر ازوی باعنایت فرمود یعنی چوں
امانت بوگویہ رسید بقسمے کہ بانٹنے والے نے بکو پورا حصہ دیا قال
فبنی لنا بیتا فی سمکة فسمانا الیہ کہلہا و غلامہا المسکن سے
بنی لقلبہم الامانة والسمک نقیض العمق فانک اذا نظرت الی عمیق من فوق
من شاطیہ الیہ الی الماء فما بینک وبین الماء یسمی عمقا فاذا دخلت الیہ
ونظرت الشاطیء من الماء فما بینک وبین الشاطیء یسمی سمکا ولذا قال تعالے
رفع سمکہا فان ما بین السماء وبین الارض یسمی جانب الارض ہو السمک وسماء
قصد صعد والکہل من جاوز الثلاثین الی احدے وخمسین والغلام یقابلہ الشیخ الی
الستین ثم العتید یقابلہ فبنی ذلک المقام لبنا بیتا فی سمک المسکن فنقل
الیہ کہل القبیلة وغلامہا فکلمنا فی مقام عال من المجد والشرف سے یعنی
بانی ایں مقام باوصاف از برائے ما بیت الشرف بنا کرد ما را ساختہ بلند
است چنانچہ پیر وجوان قبیلہ بدان بہت عالی التجا آوردند یعنی بوڑھا اس
پورے بانٹ والی نے ایک ایسا بڑا گھر جماعت کی بنایا جو بہت اونچے ٹیلے
کی چوٹی پر بڑے اونچے گھر کے بنا ہیں آئے قال وہم السعداء الذین
اقطعت وہم فوار سعاد وہم حکامہا الرفیع المنصف سے یعنی جو

من جانب الاعداء تلق المغافر مخاطب عندہم والسلاح المسنون والحال
ان دروعہا اودروعہم تلمع کالکواکب مے گوید کہ اگر ترسانیدہ شوند توخودہا
وستانہا وپیکانہاے تیز کردہ نزدیک ایشان خواہے یافت وحال این کہ
زرہ ہاے آہنا ویا آنان چون ستارگان تابان ودرخشان باشد یعنے وہ اگر درائے
چولکاے جاوین تو تو پاس اونکی خودین اور بہالین دہار پر چڑہائے ہوئے
دیکہیگا اور حال یہہ ہو کہ اونکی ڈہین ستارون کے مانند چمکتی دمکتی ہوین قال
فاقنع بما قسم الملیک فانما قسم الخلایق بیننا علاتہا القنوع الرضی
بالقسمۃ یعدے بالمبارا المصدریۃ والملیک من اسماۂ تعالی قال عند ملیک مقتدر
والخلایق والشمایل والعلام مبالغۃ العالم والمجبور للخلایق او للقسمۃ یقول
فارض یاعدو بقسمۃ الملک العزیز فانہ قد قسم الشمایل بیننا وبینکم من ہوا علم بالشمایل او
بالقسمۃ مے گوید کہ اے حاسد برقسمت خدای تعالی راضی شو وصابر نشین
چہ درمیان ما وشما تقسیم عادات وشمایل کسے کردہ است کہ قسمت وشمایل
واستعداد قوابل بخوبے میداند یعنے او حاسد مالک کی بانٹ پر راضی
ہوکر بیٹہہ اسلئے کہ جسنے یہہ بانٹ کی ہے وہ عادتون کے برائے
بہلائے اور استعداد ونکی کے زیادتے کو خوب جانتا ہے
قال واذا الامانۃ قسمت فی معشر اوفی بما وفر حظہا وسہا
الامانۃ وصف جامع لصفات الخیر والایفاء الاتمام فی الاعطاء والاوفر

طبع بالصدد وبار الشئ ہلک وضاع قال تعالی یرجون تجارۃ لن تبور والبغار
بالکسر ما صدر من الفاعلین قال فی القاموس ہو کسحاب اسم للفعل الحسن
والکرم او یکون فی الخیر والشر وہو مختص بالفاعل فاذا صدر من الفاعلین فہو بالکسر
وہو ایضاً جمع فعل انتہی والاحلام جمع حلم بالکسر وہو العقل والضمیر المجرور
لہم تاویل الجماعۃ یقول لا یطیعون کما یطیع السید بالصدر اے لا یتبلدون
فینقدون فی الامور ولا یضیع افعالہم فی الشر والخیر اذ لا یزیل عقولہم
مع ہوے الانفس مے گوید کہ در کسب مکارم کاہل نیستند وازین کہ
عقول ایشان مطیع ومنقاد نفوس ایشان نیست کارہاے ایشان لغو وضائع
نمیرود یعنے وہ اچھی اچھی کاموں میں کمی کوتاہی نہیں کرتے اور تمام کام
اونکی اسلئے بیکار نہیں جاتے کہ اونکی عقلیں نفسانی خواہشوں کے تابع
نہیں ہیں قال ان یفرعوا تلق المغافر عندہم والسن تلمع
کالکواکب لامہا یقال افرعہ اذا اراعہ والفعل مجہول والخطاب فی
تلق لغیر معین والمغافر جمع مغفر وہو البیضۃ فارسیہ خود والسن المسنون
من سنۃ اذا حدّدہ حال وسنونہ رزق کانیاب اغوال اراد بہا النصال
ویجوز ان یراد بہ الرماح من سن الرمح اذا رکب فیہ السنان واللام جمع
لامہ وہے الدرع والضمیر المجرور للمغافر والسن علی ارادۃ الرماح والاضافۃ
لادنی ملابسۃ او لہم تاویل الجماعۃ والجملۃ الفعلیۃ حال یقول ان یراعوا

از ما کریمی باشد که کریمان را بر کرم اعانت سازد و خود هم بسیار بخشد و غنیمت ها
بدست آرد و بدیگران بدہد یعنے وہ سب سے بڑا کہانیوالا وہ جو چاہی کرنے
سواوسکا باعث بڑا ہی اور ہمیشہ ہم مین سے ایک ایسا کریم ہوتا ہے جو دینے
والون کے مدد کرے اور بڑا سخی دانا کماتا ہے اور کھاتا ہے قال من معشر
اللھم اباہم و لکل قوم سنۃ و امامھا المعشر الجماعۃ والجار و المجرور فی
محل الرفع علی الخبریۃ من محذوف و سن الشی وضعہ و اجراہ و مفعول الفعل
محذوف و السنۃ السیرۃ الحسنۃ والسیئۃ فعلۃ بالضم من سننتھا و امام السنۃ من یقتدی
بقول ہم او بخن من جماعۃ سنت لہم آبا رہم الکرام کسب الغنایم و املافہا حتے سنۃ
لہم و آبا رہم ائمۃ تلک السنۃ و لکل قوم سنۃ و امام سنۃ سے گوید کہ ایشان
و یا ما ازجماعتی ہستیم کہ بزرگان آنان از یکی گرفتن و بدیگرے دادن و جا صل
کردن و باز بخشیدن برائے ایشان سیرتی نہادہ اند چنانچہ ہمین سیرت ایشان
و بزرگان ایشان امام این سیرت اند و برائے ہر قومے امامی و سنتی میباشد یعنی
وہ باہم لوگ ایک ایسی لوگون مین سے ہین جنکی باپ دادے نے کہانے کمانے اور
لینے دینے کو اونکی لئے ایک طریقہ ٹہرایا ہی چنانچہ یہی اونکا طریقہ ہی اور بزرگ اونکی
اس طریقہ کے امام ہین اور ہر قوم کے لئے ایک طریقہ اور ایک امام اوس طریقہ کا
ہوتا ہے قال لا یطیعون و لا یبورعا لیم او لا میل مع الھوے
احلامھا یقال طبع الرجل اذا لم یفد فی المکارم فھو کالسیف الذی

الامور فیاخذ من ہذا ویعطی ذلک ومن یہب الحقوق لاہلہا ومن یحکم علی
قومہ بالسیار فلا یرد حکمہ والہضم الائتلاف والضمیر المجبور للحقوق یقول ولم یزل
سنا مقسم للحقوق یعطی العشیرۃ ما کان حقا لہا ومن یہب الحقوق لاہلہا تارۃ
وہضما اخری فلا یرد ما فعل ۔ مے گوید کہ پیوستہ از ما کسی باشد کہ تقسیم
حقوق کند وتمام قبیلہ را حقوق ایشان بدہد وگاہی از یکی ستاند وبدیگرے ببخشد
وہرچہ کند مسلم باشد یعنے ہمیشہ ہم میں سے ایسا ہوتا رہتا ہے جو اپنے بہائی
بندوں کے حقرسانی کرے اور سبکو حصہ رسد پہونچاوے اور کبھی ایک سے
لیکر دوسری کو دے یا آپ ہی ہضم کرے اور کوئی دم نمارے قال فضلا
وذو کرم یعین علی الندے سمح کسوب رغایب عنا ہا الفضل
ضد النقص منصوب علی المصدریۃ او التعلیل وذو کرم عطف علی اللزازا وعلی
ما بعدہ من مقسم ومغذم والندے الجود والسمح السخی الجواد والکسوب مبالغۃ
الکاسب کالصبور فی الصابر والرغایب الغنایم لکونہا یرغب فیہا والغنائم
مبالغۃ الغانم من غنم الشئ اذا فاز بہ واخذہ ووصف بالکسب والجود فانہا
صفۃ مدح یقال فلان متلف مخلف ومتلاف ومخلاف ای یکسب فیکون المکسوب
خلیفۃ لما اتلف تقول فضل وانک فضلا او تفضیل وانک فضلا ولم یزل منا فرد
کرم یعین الکریم علی الجود بالمال والمدح جواد یکسب الغنایم کثیرا ویفوز بہا ۔ مے گوید کہ
بر ہمہ فایق شدہ ویا آنچہ مے کند باعث فضل وفوقیت وخود مے کند وپیوستہ

بادیون کو گوشت کی ٹکڑون سے بہرپور کرے تبھی شوروون کی مار مار سے اتنی
بڈھای جاتے ہین کہ ہستیم اونکی اونہین پیرتی پہرتے ہین قال **انا اذا التقت**
المجامع لم یزل مہ الزاز عظیمۃ جثناہا الالتقار الاجتماع والمجمع المجلس و
اسناد الالتقار مجازے فانہ من عوارض الناس واللزاز باللام فالمعجمتین کتاب الغزار
وفارسیہ سرشش ومہندیہ لاسا ویقال فلان لزاز خصومتہ اے لایترکہا فہو غزار ہاقال
فی الصراح یقال فلان لزاز خصم یعنے سرشش خصم است ولا یبعد ان یکون من الزاز
الباب وہو ما یقال لہ فی الفارسیہ شپتیوان فانہ یکون لازما للباب والعرب
تفتخر باللدوشدۃ الاختصام ویعدون ترک الخصومۃ من الضعف وعنی بالعظیمۃ
الخطۃ العظیمۃ وجثم الامر تکلفہ وحمل ثقلہ یقول انا لقوم اذا اجتمع الناس فی
المجالس لم یزل منا رجل یکون ملازم خطۃ عظیمۃ ومتکلفہا وحامل ثقلہا ے گویند
ماکسانیم کہ چون مردمان در مجلسہاے باہمی فراہم آیند پیوستہ باشد کہ از مامردے
براید کہ امر عظیم بگذارد وبارش برخویش بردارد یعنے ہم وہ لوگ ہین کہ جب
لوگونکی جمگھٹی ہووے ہین تو ایک نہ ایک آدمی ہمیشہ ہم مین سے ایسا نکلتا ہے جو بڑی
بات کو پچھوگے اور بوجہ اوسکا اوٹھاوے قال **ومقسم یعطی العشیرۃ**
حقہا ومغذمر تحقوقہا **ہضاہا** المقسم اسم فاعل من قسمہ مرفوع عطفا
علی اللزاز وعنی بالعشیرۃ قومہ یعنے بنی عامر بن ضعصعہ ویجوز ان یراد بہا
بنے کلاب بن ربیعہ والاول اقرب والمغذمر بالمعجمتین اسم فاعل من رکب

لتکمیل اللیح بالعموم ۱۲

ہو اور باوصف اوسکی پیرلنے مٹھی کپڑے اوسکی بہت چھوٹی اور سمٹی ہوئی ہون
اوکی پناہ میں آتی ہے اور اوکو اپنا ہمکنار سمجھتے ہی قال ویکللون اذا الریاح
تناوحت خلجا تمدّ شوارعا ایّاہما عطف علی محذوف وکل الخبیثۃ اذا
علیہا بحیث یکون علیہا قطعات کبار من اللحم والثرید کاہنا اکالیلہا قال الحماسی
ع مکللۃ لحما مدفقۃ ثرفا نہ لصیف الجفنۃ وتناوحت الریاح اذا تقابلت فی الہبوب
ویکنی بہ عن القحط والخلج جمع خلیج بالمعجمۃ فاللام فالجیم وہو الجفنۃ الکبیرۃ فارسیہ
پیالہ کلان وہندیہ بادیہ منصوب علی انہ مفعول یکللون ویجوز مجہول من مد الجفنۃ اذا زاد فی
من المرق والشوارع جمع شارع من شرع فی الماء اذا دخلہ وسیح وسکن ہو عن کثرۃ
المرق ونصبہ علی الحالیۃ والایتام جمع یتیم وعنی بہم من یاکل منہا من الغرباء والمساکین
مرفوع علی انہ فاعل شوارعا یقول فیطعمون الاضیاف والمساکین ویکللون جفنہ
تناوح الریاح الشدیدۃ اے فی زمان القحط خلجا عظیمۃ تمد وساعۃ فساعۃ بالماء
والحال ان ایاہما الاکلین یتہالکون علیہا من کثرۃ المرق مے گوید کہ پسر
آنان این مصیبت بزرگ را سالہا مے خورانند وہر گاہ کہ باد تند از چار سو میوزد یعنی
زمان قحط باشد پیالہاے بزرگ وکلان را کہ باد شوربا زیادہ کردہ میشود و بیاشامند از
کثرت شوربا در آنہا شناورے می کنند پارہاے گوشت مے آرایند و آنہا را
بانہا تاج عزت مے بخشید یعنے پہروہ او کہ روئے دستی ہین اور لیے بڑے وقت
ہو جب کہ جو بادیان برابر بیٹھے ہون یعنی بڑا بہارے کال ہووے تو ایسے بڑے

قال تاوی الی الاطناب کل رفیعۃ مثل البلیۃ قالص اہدھا
یقال اوی الیہ اذا انجاء الیہ ولاذ بہ والاطناب جمع طنب بفتحتین وہو حبل
طویل یشد بہ سرادق البیت واراد بہ اطناب خیمۃ واللام فیہ عوض عن المضاف
الیہ والرفیعۃ بالمہملۃ قال ذال المعجمۃ العجوز الضعیفۃ والبلیۃ المریضۃ والہشیم بالجر
علی انہ نعتہ فانہ لتوغلہ فی الابہام لا یصیر معرفۃ بالاضافۃ الی المعرفۃ والبلیۃ
الناقۃ التی کادت اشدتہا علی قتب صاحبہا لمکوثہا الرحل الی جانب البطن
وقیل مرفوعۃ الرحل علی سبیل الی جانب الظہر وقولہا لا اراہا الکبر حتی تموت علی جرع وعلشم
وقیل کانوا یحفرون لہا حفرۃ عمیقۃ فیضعونہا فیہا حیۃ وکان رسمہم ان صاحبہا یحشر
علیہا ان حشر والقالص بالقاف فاللام فالمہملۃ القصیرۃ المکتنز والاہدم بالمہملۃ جمع ہدماء
وہو الثوب البالی المخرق والظاہر انہ یصف رحلہ بدلیل البیت الآتی فیقول
تاوی بنا الاطناب بیت رحلی کل نفس رفیعۃ ضعیفۃ او کل عجوز عجزت عن الکسب
تشبہ البلیۃ قصیرۃ الہشیم بالبلیۃ سے گویدکہ ہرکسے کہ ضعیف و ناتوان
باشد و یا ہر زنی کہ پیر و عاجز شود و آن شتر ماندہ باشد کہ بر گرد صاحب خود بسبب کبر سن
و یا وصف گرسنگی و خستگی جامہ کہنہ ادکم و کوتاہ باشد بنازل رحل من پناہ می گیرد
یعنے میری بہاسی بند ایسے غریب نواز اور مسافر پرور ہیں کہ ہر غریب آوندہ
شامت کا مارا یا ہر مرتبل ہو پڑا جو اوس بی نصیب اونٹنی کی طرح محنت
لاچار ہو جسکو اوسکی مالک نے گرا پڑا چھوڑ دیا ہو اور بیمار ہو کر پیاسے مرجاتے

فان فیہ ما لقولہ حیث قال والعجوز الخ

کی گوشت اور کئی تمام قوم کے سارے پروسیون پر بلا تکلیف خرچ کی کئی قال
فالضیف والجار الجنیب کالمنا هبط تبالة مخصبا امضا مها الجنیب
البعید کالجنب قال تعالی والجار الجنب قال فی البیضاوی البعید او الذی
لا قرابة منه وفیه دلالة علی انه اذا کان الضیف الطارق والجار البعید کذلک فالقریب
اولی وهبط نزل وتبالة بالفوقانیة فالموحدة فاللام واد او بلد من بلد الیمن ذو جنب
وصفا وکان به صنم یقال له ذو الخلصة وهو المراد فی المثل المعروف اهون
من تبالة علی الحجاج فانه اتاه فاستحقره فلم یدخله غیر منصرف للتانیث والعلمیة
والمخصب اسم فاعل من اخصب الوادی اذا صار ذا خصب منصوب علی الحالیة
والامضام جمع مضم بالمعجمة مفتوحا ومکسور البطن الوادی وامضام تبالة قرانا وهو
فاعل فمخصبا والمجرور بدل منها اقول فتحرتها وقمت لحمها علی الضیف النازل
والجار الاجنبی فصار من کثرة اللحم کانها نزلا وادی تبالة ذی مخصبة
القرے سے میں گویدکہ پس اورا کشتم وگوشت اورا برمہمان نازل و بہمسایہ
بعید تقسیم کردم چنانچہ ہر دو نوع از سبباری گوشت وسراخی خورد ونوش
چنان کشتند کہ گویا در وادی تبالة سجالی نازل شد ندکہ ہمہ دیہات او تازہ
وشاداب بود یعنے پہر میں نے اونکو ذبح کیا اور گوشت اونکا پاونون اور پیو پر
خوب دل کھول کر پکایا چنانچہ وہ ایسے پہاڑون میں اگئی کہ گویا وادی تبالة میں ایسے
ہریالی وقوتون میں جا اوترے کہ اوسکے زمینین ہرے بھرے ہو رہی تھین

الیہا الخ رہا او وقت بخرہا بسہام متشابہۃ الاجسام ذوات الفوز سے گوید کہ بسے
از شتران گشتنے قمار بازان و متولیان قمار و تقسیم حصص کہ ہنگام گشتن آنہا و یا
برای کشتن آنہا مردانرا بسہام قمار راست اندام طلب داشتم کہ بیایند و بخورند و ببرند
یعنے بہت سے ایسے اونٹ قربانی کی جو جواریون اور جوے کے متدین متولیون اور
حصون کی مانٹنے والون سے طرح طرح کا علاقہ رکھتی تھی اونکی قربانی یا اونکے
وقت پر اچھی اچھی دانا لوگون کو جو کہ سیدھی سادے تیرونکی ذریعہ سے مین نے

بلایا قال ادعو بہن لعاقر او مطفل بذلت لجیران الجمیع لحاجہا
المضارع بمعنے الماضی بقرینۃ بذلت و ہبط علی ما مانی و ضمیر الجمع للعاقر و العاقر مالا تلد
و لم تلد من النوق و الانسان و المطفل مالہا طفل صغیر و خصہا بالذکر لما ان العاقر
یکون اسمن و المطفل احب عندہم لدرہا و نسلہا و لہذا ردید لمنع الخلو فلانیا فی
الاجتماع و بذلت مجہول و الجمیع القوم و اللحام جمع لحم کالحوم و الضمیر المجرور للکل
من العاقر و المطفل او المطفل خاصۃ بقرینۃ بقولہ دعوت الکرام بسہام الخ
عاقر او مطفل او عند ذبح احدیہما بذلت لحومہا علی جمیع جیران القوم او المطفل خاصۃ
کرام قوم را بدان تیرہاے قمار برای کشتن شتر مادہ نازائیدہ و یا شتر مادہ
بچہ دار طلب داشتم چنانچہ گوشتہای او بر جمیع ہمسایگان قوم تقسیم کردہ شد
یعنے مین نے ساتھہ اون سیدھی سادی تیرون کی بانچ یا بچہ والے اونٹنی
کو ذبح کرنیکے لئے یا اونکی ذبح کے وقت اچھی لوگون بلایا چنانچہ طرح طرح

معلوم ہوئی مین نے انکار اوسکا کیا اور اوسکو برا جانا اور جو اوسمین میرے نزدیک
کہری تھے اوسکو تسلیم کیا اور اوس گہر کی اشراخون مین سے کوئی مجھہ پر غالب

نہ آیا قال وحبزورا لیسار دعوت لحتفہا بمغالق متشابہہ احبابہا الاوول
رب والجزور یانذبح من البعیر وقیل یختص بالناقۃ والایسار جمع یسر محرکۃ وہم القوم
المجتمعون علی القمار والموکل بقداح القمار ومن یضرب بہا او جمع یاسر وہو الجازر
ومن یلی قسمۃ الجزور والکل مستعمل صحیح ونحو الاضافۃ مختلف ودعوت جواب رب
ومفعولہ محذوف واللام للوقت کما فی قولہ تعالی لدلوک الشمس او للتعلیل والغایۃ و
الحتف الموت وعنی بہ نحرہا ودبحہا والمغالق جمع مغلق بالغین المعجمۃ کمنبر سہم المیسر ویقال
للقداح التی یکون بہا الفوز والظرف متعلق بدعوت وتشابہ الاحبام کنایۃ عن الاستواء
واعلم انہم کانوا یتقامرون علی الحبزور فاذا ارادوا القمار اشتروا حبزور ابکرۃ ونحروہا
قبل القمار وقسموہا ثمانیۃ وعشرین قسما وقیل ثمانیۃ اقسام ثم یجعلون القداح فی کیسۃ
ویقوضون امرہا الی امین منہم فیخرج واحدا بعد واحد من ملک الکیسۃ وکانت القداح
عشرۃ سبعۃ منہا ذوات الانصباء وثلاثۃ لم یکن لہا نصیب ویقال لہا الغفل فیفوز
من یخرج باسمہ من ذوات الانصباء ویغرم من یخرج باسمہ من الغفل وحینئذ
الفائزین من یخرج باسمہ المعلی فانہ کان لہ سبعۃ انصباء وہو سابعہا واکثرہا
نصیبا ولذلک یکنی بالمقامرۃ عن بذل المال ویفتخر بہا فیقول ورب حبزور ایسار دعوت الکرام

کثرۃ الجن والرواسے الثوابت من رسا اذا ثبت ورسخ واقدامها فاعلة الظاہر
ویجوز اسناد الجمع الی الفاعل تاہرا اذا خرج عن موازنة الفعل وہذا الجمع کذلک
والضمیر المجرور للغلب او للجن والاول اغلب یقول ہم اسود ویہد بعضہم بعضا لسبب
الاحقاد المرتکزة فی قلوبہم او بطلب الامة قائم علی الخبایات کانہم جن موضع البد
وقد ثبت اقدامہم لایبرح احدہم مکانہ سے گوید کہ آنان چون شیران بیشہ تنومند و
زور آور ند وبحکم کینہ ہاے کہنہ ویا بطلب مکافات دانستہ کہ کید گیرا مے ترسانید
وبدیوان موضع بدے می مانند وحال این کہ ہمہ راسخ القدم ہستند یعنے وہ بڑے
گہرے شیر ہین جو پرانے عداوتون کے سبب سے یا بدلا لینے کے ساتھہ آپس مین
ایک دوسرے کو دہمکاتے ہین گویا وہ موضع بدے کے دیو ہین ایسے حال
مین کہ پانوا دبکی جمی ہوئے ہین قال انکرت باطلہا وبوئت بحقہا عندے
ولم یفخر علے کرامہا یقال انکرہ اذا کرہہ ولم یعرفہ والجملة جواب رب وبار بہ رجع
بہ قال تعالی فباء وا بغضب وبار بدینہ اقر بہ وکلاہما مستعمل والضمایر الثلث المجرورة
للدار وفخر علیہ وغلب علیہ والتعظیم ویقول کرہت ما کان فیہا باطلا عندے
وجعلت عنہا ما کان حقا عندے او اعترفت ولم تعظم علی اشرافہا مے گوید کہ
ہرچہ دران خانہ نزدم لغو وباطل بود انکارش کردم ومکروہش دانستم و
انچہ کہ در دل اعتقادم حق وراست بود اقرارش کردم ودل خود آوردم وہیچکس از
از اشراف وکرام او بر من غالب نیامد یعنے جوبات اوسمین مجکو کہو دی

فذوابیه والمسبوة حلة فاخرة ودخلوا به علی النعمان فوجدوه یتغدی مع الربیع
وکان الحجاب مملوا فذکروا حاجتهم واعترض الربیع فقال لبید ابیاتا منها بیت
مهلا ابیت اللعن لا تکلمه ان استه من برص ملمعه وانه یدخل فیها اصبعه
فرفع النعمان یده من الطعام وقال خبثت علی الطعام یا غلام فقال ربیع کذبت و
قد غفلت عنه کذا وکذا فاجابه لبید بمثله وقال ملک فعل برعیته اهله ثم مضی الربیع
ولم یدخل بعده علی النعمان هذا التلخیص ما ذکره فی الاغانی یقول ورب دار کثیرة
الغرباء مجهولة الاضیاف ترجی عطیات ربها وتخشی ذمه وطرده وبه دار
النعمان مے گوید کہ بسے خانہ کہ غریبان او بسیار وجہان او فراخ ستند
وعطایای کتخدای او مے خواہند واز راندن وبد گفتن او مے ترسند یعنی
بہت ایسے گھر ہیں کہ مسافر بہت اور مہمان اونکے اوپر ے لوگ ہیں اور اونکے
بخششوں کے خواہان اور اونکی دوت دیک سے ترسان ہیں قال غلب لتشدد
بالدخول کانها جن البدی رواسیا اقدامها العلب جمع اغلب
وہو غلیظ العنق یوصف به الاسد مرفوع علی الخبریة من محذوف والتشدد
بالمعجمتین فالمهملة التهدد والاستعداد للقتال والفعل مضارع والدخول بالدال
المعجمة فالمهملة الاحتقاد جمع وحل والبارفیه سبتیة بض علیه الرضی ویجوز ان یکون
بمعنی طلب الانتقام علی خیانة والبارح للاستعانة کما یقال تهدد بالقتل
والامر والضمیر المنصوب للغلب تاویل الجماعة والبدی موضع یعرف

واجتهد جد في السير ومنه راكب مجد يقول ترقى في السير وتسرع عند جذب
العنان وتقصد سرعة اشراف الجماعة على المارحين جدله حماهما گوید که
دم بدم در رفتن و دویدن ترقی میکند وهنگام عنان کشیدن زاید میگردد
و بسیار خوب میرود و میخواهد که بپرد از کبوتر باده پرد که او و نزاد هر دو تشنه باشند
دهر دو بجانب آبی پرند یعنی چنین من دم بدم بدتر میشود و اربگ کی کهنچی پر دونی
چنین میشود و چاہتی ہے کہ اوس پیلے کبوترے کی مانند اوڑے جو پانی کے
جانب جاتی ہے اور اوسکا کبوتر بیاہتا بہت سعی کرتا ہے قال وکثیرة غرابها
مجهولة ترجے لو فصلها وتخشی ذامها الواو واو رب وکثیرة نعت محذوف و
الغربار جمع غریب وهو من غرب عن وطنه اے غاب فاعل کثیرة ومجهولة
بالجر نعت ثان للمحذوف وترجے مجهول والفواضل العطایا وتخشی مجهول والذام الذم
والطرد وهو فی الاصل مهموز العین الا انها تبدلت الهمزة بالالف کما یقال فی
راس رفیه اشارة الی ما جری بینه وبین الربیع بن زیاد العبسی وکان من الفواضل
لبید لما ان امه ثالبة بنت زیاد العبسی کانت من عبس وکان الربیع ندیما للنعمان
بن المنذر الملک وحمل بنو جعفر بن کلاب رهط لبید علی النعمان ثم لما خرجوا
من عنده طعن فهیم الربیع ثم لما دخلوا علی النعمان وجدوه متغیرا فخرجوا
وعلموا ما فعل بهم الربیع وکان لبید فی رحالهم واصفر هم سنا فاتبعهم فقالوا
غلبنا خالک فقال ان تجمعوا بینی وبینه ازبره عنکم قالوا نعم ثم حلقوا راسه وترکوا

یعنی مین نے اوسکو اسلئے گرمایا کہ شتر مرغ نکل ادہر اودہر سے گہیر کر لاوین شکار کرین
یہانتک کہ جب وہ گرمائے اور مڈیان اوسکے ٹہکی پہلکی ہوئین قال فلبثت رحالتہما
واسبل نحرہا واستل من زبد الجمیم خزامہا القلق الاضطراب والرحالۃ
بالکسر شبہ سرخ تتخذ من الجلد المحض للرکض لایکون فیہ خشب یجمع علی رحائل فارسیہ
زین بچرمین والحجلہ جواب اذا واسبل امطر والنحر الصدر والزبد معروف فارسیہ کف
وہندیہ جہاگ والجمیم العرق الکثیر والحزام بالمہملۃ فالمعجمۃ کتاب مالشیہ بہ
صدر الفرس عند الرکوب فارسیہ تنگ وانما وصفہا بہ لان سیلان العرق عند
الرکض وصف مدح فی الخیل قال عنترہ بیت یخر جن منہا وقد بلت رحایلہا
بالماء یقدہا الشثم العطاریف یقول اضطربت رحایلہا عن اظہرہا جلدہا بالعرق
وخفۃ اللحم وسال نحرہا عرقا واستل بہ خزامہا من زبد العرق مے گوید کہ زین چرمینش
بباعث نرمی جلد از جاے خود بجنبید و تنگش از کف عرق سایل او تر گردید یعنی
چرمی زین اوسکا جلد کے نرم ہونے سے ڈہیلا اور تنگ اوسکا بہی
جہاگون سے گیلا ہوگیا قال ترقی ولطعن فی العنان وتنتحی ورد
الحمامۃ اذا جد حمامہا ارتقی کرضے اذا صعد وعلا ولطعن الفرس فی العنان
اذا انبسط فی السیر عند جذب العنان وہو وصف ممدوح فی الخیل وانتحی
الشیء قصدہ والورد بالکسر الاشراف علی الماء مفعول الفعل والحمامۃ اذا منہا لعطش
واشرفت علی الماء اسرعت فی الطیران ولاسیما اذا کان معہا حمامہا وکان ہو ایضا عطشان

النخل اذا قطع اشاره یقول انبت السهل من الارض نازلا من ذلک المکان
المرتفع وقد کانت الفرس قائمة رافعة العنق کساق نخلة عالیة عاریة عن الاوراق
یضیق عنها جارها لکمال ارتفاعها ۔ مے گوید کہ بر زمین نرم فرود آمد و
حال این بود کہ اسپ چنان سر بلند ایستاد کہ گویا او تنہ نخلی است کہ برگ و شاخش
بریدہ اند و خرما چین او بباعث بلندی درخود تنگ گردد ۔ خود بلرزد یعنے مین نیچے
اوتر آیا اور حال یہہ تہا کہ وہ گھوڑے سر اوبہارے ہوئے ایسی کہڑے تہی
جیسا کھجور کا درخت جسکی ڈالے پتی سب چہاری کئے ہون اور پھل توڑنے
والا اوسکا اوسکے بلندی کو دیکھہ کر بہت زچ پچ ہووے ۔ قال رفعتها طرد
النعام وشله حتی اذا استحنت وخف عظامها یقال رفع البعیر
مخففا وشددا اذا حمله علی السیر السریع واستعیر للفرس وللطرد الدفع من الاطراف
کالشل ومنه طرد الابل وکانوا یفعلون ذلک لیتجمع الصید فی مکان واحد
منصوب علی التعلیل مع کونه معرفة بالاضافة کما فی قوله تعالی حذر الموت وسخن
مثلثه وکنی بالسخونة عن السرعة وعن بخنة العظام زوال ثقل اللحم فی الحملة
یقول حملتها علی السیر لطرد النعام وجمعه الی موضع واحد لیصطاد الصید بسهولة
حتی اذا اسرعت فی السیر وزال الثقل المانع عن عظامه ۔ مے گوید کہ
باین غرض او را بر انگیختیم کہ شتر مرغان از جوانب متفرقہ بجاے گرد آرم و
بآسانے تمام آنہا را شکار کنم تا نیکہ چون گرم شد و استخوانہایش سبک گردید

ولا تلقوا بایدیکم الی انفسکم والکاف فی اللیل المظلم واجنبہ سترہ قال امرء القیس
ع فلما اجن الشمس عنی غوادرہا والغوادر الخیل فی الشعر وغیرہ من کل ممکن والشغور
جمع ثغر وہو الحد المشترک بین العدوین ومدخل البلد فارسیہ درینہ ومنہ یہ
ناگاہ والظلام الظلمۃ والجزر للشغور لادنی ملابسۃ یقول فمکثت فیہ الی آخر النہار
حتی اذا الفت الشمس بغنمہا فی لیل مظلم وغربت وستر ظلام الثغور ہو اضع الخلل
منہا والمکامن وانما افتخر بہذا لانہم کانوا یتقحمون بذلک قال امرء القیس بیت
ومرقبۃ کالرج اشرفت راسہا اتلب طرفی فی فضاء عریض فلما اجن الشمس عنی
غوادرہا نزلت الیہ قابیا بالحضیض اے الی الفرس مے گوید کہ ہمہ روز در
انجا گذرانیدم تا انیکہ چون مہر تابان غوادر شب تاریک فرو گذارد وغایب گردد و
تاریکی حدود مواضع خلل آنہا بپوشانید یعنی سالان بین نے وہیں گذرا
یہانتک کہ جب سورج چھپ گیا اور حدود کی اندھیرون نے لشکہی کے جگون
کو دہانپ لیا قال اسہلت وانتصبت کجذع منیفۃ جرد داری یحصر دونہا
جرادہا السہل الارض اللینۃ وسہل الرجل اذا اتاہا والجبل اذا علاہا وانتصب
قام والمتکن فی الفعل للفرس وہو تقدیر قد حال کما فی قول امرء القیس
ع نزلت الیہ قابیا بالحضیض والجذع ساق النخلۃ وما یبقی من الشجر بعد قطع
الاغصان والمنیفۃ العالیۃ الشامخۃ نعت محذوف والجرد ارد العاریۃ عن الادراق
وحصر الرجل اذا ضاق ذرعہ وگیرہ والجرام بالجیم فالراء المہملۃ مبالغۃ من جرم

والمرتقب اسم ظرف وهو المكان العالی الذی یرتقب فیه العدو ویطلع الیه من بعید ویقال کمید یدان کاه والبهوة الغبار والغبرة او الحبار والمحبور بعنت مرتقبا وبحر محسن وکتف المکان الضیق الکثیر الاشجار والاعلام جمع علم وهو الرایة وضمیر المونث لفرق الاعداء بدلالة تحمیت فانه یدل علیه سیاق الکلام قال الرضی وکسیاق الکلام المستلزم للمفسر استلزاما بعیدا او قریبا والجار والمجرور خبر مقدم والقتام الغبار والمجرور لذی مبهوة تاویل النقعة او البهوة علی التجرید کانها بحیث تنتزع عنها غبار آخر کما فی قول الهاجری بیت الالیت شعری هل ارین الخیل شربا تثیر عجاجا مستطیرا غبارها الضمیر المجرور للعجاج جمع عجاجة وهو الغبار یقول فعلوت لهم مکانا مرتفعا ینظر فیه الی العدو کان علی تل ذی غبار وعثیرة ضیق کثیر الاشجار یعنی غباره او غبارها الی رایات جماعات الاعداد وفیه اشعار بقرب الاعداء ے گویدکہ پس برویدہ بانگاے برآمدم کہ بر تلی واقع بود کہ سراسر غبار انگیز و تنگ و تاریک از بسیاری درختان بود و گرد پراکندہ اش تا رایات مخالفان میرسید یعنے پہر میں ایک اونچی مکان پر دشمنون کے تاکنے کے لئے چڑھا جو ایک دھولیا تہل پر اور بہت بڑا گنجان تہا اور دھول اوسکے دشمنون کے جہنڈون تک جاتے تہی قال حتی اذا التقت بدا فی کافر واجن عورات الثغور ظلامها حتی غایة لمحذوف والمسکن فی التقت للشمس کما فی قوله تعالی حتی توارت بالحجاب وسکنی بالمیم عن النفس کما فی قوله تعالے

شکتی فرط وشاحی اذ غدوت لجامها اللام موطئة للقسم یقال
حماه حمایة اذا منعه وکفه وعنی بالحی ریطة بنی جعفر بن کلاب والشکة
بکسر المعجمة السلاح والفرط بضمتین الفرس السریع السیر فاعل تحمل والجملة
حال من ضمیر المتکلم المرفوع والوشاح معروف مرفوع علی الابتدا والخبریة
وغدا الرجل اذا خرج غدوة والجملة نعت فرط وانما قال ذلک لان العرب
کانوا یتوشحون بلجام الفرس اشعارا بالفروسیة الکاملة وانقیاد الفرس قال
الحماسی بیت لیست علیهم اذا یغدون اردیة الاحیاد قتی النبع والجسم الردار
الوشاح ومنه تردت الجاریة اذا توشحت یقول واللہ لقد منعت ریطة عن القتل
والغارة وحفظتهم منها وقد کانت تحمل سلاحی فرس سریعة السیر لجامها وشاحی اذ وشاحی
لجامها اذ ضربت عدوة مے گوید کہ قسم بخدا کہ من خویشان و برادران
خود را نگہداشتم وحال این بود کہ سامان وسلاح را سپی برداشتہ بود کہ چون
پگاہ از خانہ مے برایم لگام او حمایل من بیاشد یعنے مین قسم سے کہتا ہون کہ
اپنے بہائے بندون کو میںنے مار دھار سے بچایا اور حال یہہ تہا کہ میرے
ہتیارون کو ایسے گہوڑی نے اوٹہایا تہا کہ جب مین تڑکی کو گہر سے نکلتا ہون
تو لگام اوسکا میرے گلی مین پڑا ہوتا ہے قال فعلوت مرتقبا علی
ذی ہبوة صرح الی اعلاهن قمامها الفاء للتفضیل وقد یقال
وعطف المفصل علی المجمل قال تعالی ونادی نوح ربه فقال رب ان ابنی من اہلی

چون خفتگان سحر برخیزند و بمی خوردن نشینند بهمراهی ایشان دوباره بنوشتم
یعنی مرغون کے بولنے سے پہلی اندھیرے اندھیرے اپنی حاجت کو اوس سے
پورا کرتا ہون تاکہ جب سونے والے جاگین اور مے کو بیٹھین تو ساتھہ اونکے
اور دو چار جام اڑا جاؤن قال و غداۃ ریح قدورعت و قرہ قد اصبحت
بید الشمال زمامہا الواو واو رب وعنی بالغداۃ الیوم والریح تستعمل فی الشدۃ
والنقمۃ والریاح فی الرحمۃ والنعمۃ وورعہ بالواو فالمعجمۃ فالمہملۃ کفہ ومنعہ والجملۃ
جواب رب والقرۃ بالکسر البرد الشدید عطف علی ریح والشمال نقیض الجنوب و
ہی ابرد الریاح وکنے بیوم الریح والبرد الشدید وعن زمان القحط وہذہ کنایۃ
مشہورۃ عندہم لصیف بقفر باکرام الصیوف وقراہم وکان کما ذکر ذکرہ
فی الاغانی ویقول ورب یوم ریح عاصفۃ وبرد شدید کان فی زمامہ بید
الشمال فیذہب معہا حیث تذہب قد کفیت شدتہ عن الناس الجیران والاصناف
بخبز الجزور ولصب القدور مے گوید کہ بسی روزہای باد تند و برد شدید
کہ عنانش بدست باد شمال بود و سختی او را بدینطور باز گردانیدم کہ شتران
گشتنی را نکشتم و دیگہا ببرد گیدا نہا نہادم یعنے بہت سے ایسے دن جنمین
ٹہنڈی ہوائین چلتی تہین اور ایسے سردی کا زور تہا جسکی باگ شمالی ہوا کے
ہاتہہ مین تہی اونکی سختیون کو یون روکا تہا ما اور رہٹا یا بہگایا کہ بہت سے
دیگین چڑہاوین اور کسی کے روک ٹوک نکی قال و لقد حمیت الحی تحمل

ویذکر والضمیر المنصوب للموتر والمجرور للکرینۃ یقول ورب صبوح من خمور
صافیۃ اورب صبوح صافیۃ ورب جذب قینۃ عوادۃ عود استعملہ وتزاولہ
ابہامہا للتمعنا ونظر بنا سے گوید کہ بسی از شراب بامدادے کہ منجملہ شرابہا
صاف وپاکیزہ بود ویا خود او صاف ولطیف بود وبسی از کشیدن وبرداشتن زن
خنیاگر رباب نواز آن رباب را کہ نرنگشتش اورا مے نواخت یعنی بہت
سے صبح کی شرابیں جو چنی چنائے شرابوں میں سے تہیں یا وہ آپ ایسے
تہیں اور بہت سے شدّومد ایسی رباب بجانے والے کے جو رباب کو سنوارتے
اور انگوٹی سے بجاتے تہے قال بادرت حاجتہا الدجاج بسحرۃ لاعل
منہا حین ہبّ بنامہا المبادرۃ السبق والحاجۃ منصوب بنزع الخافض
واضافۃ الحاجۃ الی ضمیر الصبوح للملابسۃ والدجاج اسم جنس یعم الذکر والانثی
وعنی بہا الدیوک فانہا تصوت قبیل الصبح والسحرۃ بالضم السحر ویکون قبل الفجر
واللام لام کی والعل الشرب مرۃ بعد اخری والفعل منصوب والہبوب للاستیقاظ
والماضی بمعنی المضارع والمنیام جمع نائم والضمیر المجرور للسحرۃ والہبوب جواب
رُبّ ودکر فیہ التمتع بالصبوح ولم یذکر التمتع بسماع الرباب اکتفاء بالمقابلۃ علیہ
یقول بادرت الدیوک الی حاجتی الی تلک الصبوح فی السحر لاشرب منہا مرۃ
اخری حین یستیقظ الذین ہم نائمون فیہا سے گوید کہ از پیش از خروس
سحر خیز در ظلمت بقیہ شب کام خویش از ان صبوح صافی برآوردم تا کہ

ان یکون بمعنی الواو والخوبۃ تانیث الجون واراد بھا الاسود نعت جرۃ والقدح اخراج الماء ونحوہ من المایعات بالقدح ومنہ القدیح للمرق والفعل مجھول والفض بالفاء فالمعجمۃ الکسر والنقض والختام بالمعجمۃ ککتاب الطین الذی یختم بہ ومنہ قولہ تعالی وختامہ مسک وفی البیت دلیل لمن یقول ان الواو للتنسیق للترتیب فان القدح انما یکون بعد فض الختام یقول اغلی شرار الخمر شبہ ارکل زق قلیل السواد واسع عظیم وکل جرۃ مستعملۃ ذات سواد فض ختامھا وقدح ما فیھا من الخمر ای گوید کہ نرخ بادہ باین طور گران ای کنم کہ ہر مشک نیلگون وفراخ وہر سبوی سیاہ را کہ مہر او شکستہ وی صاف از وی بجا ہای خود بر آورده باشند بہر بہائی کہ باشد میخرم یعنی من شراب کا ایسا بڑا گاہک ہون کہ اوسکی بہاو کو یون بہارے کرتا ہون کہ شراب کی ہر پرانے میلی بڑے مشک اور ہر کالی کہڑیا کو جنکی مہر توڑے اور شراب اوسکی پیالیون سے نکالی جاوے اونی پونے کرکے خرید لیتا ہون قال وصبوح صافیۃ و جذب کریمۃ بموتر تالہ ایھا ایھا الواو وارب والصبوح مایشرب من الخمر علی الصباح والصافیۃ نعت محذوف ولا یبعد ان یکون نعتا للصبوح علی قول من یجوز اضافۃ الموصوف الی الصفۃ النحویۃ والجذب تحویل شئی من موضع الی موضع ومدہ مجرور عطفا علی صبوح والکریمۃ الامۃ العوادۃ من الکران وھو العود وھو آلۃ لھو یقال لہ الرباب والموتر کمعظم من وتره اذا شد علیہ الاوتار والباء داخلۃ علیہ دخول الباء الزایدۃ علی المفعول والاستیثال الاستعمال والمزاولۃ والابھام اکبر اصابع الید والرجل یونث

ذلک وبیت متکلم من بات یفعل کذا والسامر من یتحدث بالاسمار والحکایات فی اللیل
وکان ذلک من عادات العرب وهی باقیة بعد والغانیة المرأة مجرور عطفا علی لیلة و
التاجر الخمار ویجمع علی تجار کرام فی الاغلب وکان من عاداتهم ان خمارا اذا اقام
وکان جدیدا رفع رایة علیه لیعلم الناس وافاه اتاه وضمیر المفعول محذوف وغر
اذا قل وغلا والمدام الخمر العتیقة والضمیر المجرور للغانیة والاضافة لادنی ملابسة
یقول کم من لیلة قد بت سامرا فیها حیث کنت لذیذ الکلام حلو الشمایل وکم من بدرة
خمار انتهبتها حین رفعت علی الحانوت وقلت وغلت حمرا فعشرت ما بقی منها حیث
کنت باذلا للمال من غیر مبالاة بطریقة قائمة مے گوید کہ بسی شب جوان ہست کہ در سماعان
گوی او بودم چہ شیرین گفتگو و نیک خو بودم و بسی رایت میفروش است کہ بر در کان
جدید افراشتہ شدہ بجمال چابکی باد و قتی رسیدم کہ او بلند کردہ شد و بادہ او
گران بہا گردید پس ہر چہ باقی ماندہ بود ہمہ بخریدم چہ در بند مال نبودم یعنی بہت سے
راتین ہیں جنمین طرح طرح کی کہانیان مین نے کہین اور اوگ او دہر ادہر
سے آی اور بہت سے جہندی مے کی دوکانون کو جب کہہی گئی اور شراب اونکی بکتی بکتی ہو دی
رہ گئی اور بہاؤ دسکا بند کیا و دکان سے پہنچا اور بہاؤ تا دکی پہ دا کر کے سارے حزید نے قال اعلم السبا
بکسر اوکن عائبة او جونة قدحت وفض ختامها الاغلاء بالمعجمة شراء الشی بثمن
غال او جبل سمرة عالیا والسبا شراء الخمر للشرب وقیل مطلقا والبیاء متعلقة بالفعل
ومجبورها مقدر والاوکن بالهمزة الجرة یمیل لونه الی السواد فعثة والعاتق الزق العظیم کلمة او المنع الجرة فلانیا

والضمیر المجرور لبعض النفوس نظراً الی المعنی فان بعض النفوس ایضا نفس فیونث
یقول اولم تعلم انی ترکت امکنة اذا لم ارضها واهلها وان کانت طیبة فی نفسها الا
ان تعلیق نفسی موتها فحسبک لا اقدر سببا علی ترکها مے گوید کہ چہ نوار این ندانست کہ
من بلادی را بترک فاحش میگذارم کہ آنرا پسند میکنم اگرچہ بجای خود خوب باشد
مگر وقتی لاچارم کہ مرگم برسد و بمیرم یعنے کیا نوار نے یہہ سمجھا کہ جو بستیاں مجھکو
پہلی نہین لگتین اگرچہ وہ واقع مین اچھی ہے ہون مین انکو چھوڑتا ہون مگر یہہ کہ میرے
موت آجاوے تو اب مین لاچار ہون قال بل انت لاتدرین کم من لیلة
طلق لذیذ لهو ها و ندامها بل للاضراب وانت خطاب لنوار علی الالتفات و
کم خبریة ویقال لیلة طلق وطلقة اذا کانت بحیث لا یکون فیها حر ولا قر واللهو اللعب
فاعل لذیذ والندام مصدر نادم نیادم اذا جالس علی الخمر والضمیر المجرور للیلة والاضافة
الی الظرف کما فی قوله تعالی بل مکر اللیل والنهار یقول بل انت لاتدرین خاصتها انوار
انه کم من لیلة طیبة معتدلة لذیذة اللهو والندام مے گوید کہ بلکہ اے نوار تو
خود این نمیدانے کہ بسی شب است کہ در گرمے و سردے معتدل بود و با
دلخواہی او لذت وافر داشت یعنے بلکہ تو ہی نہین جانتے کہ بہت سے راتین
ایسے جو گرمے سردی مین معتدل اور کہانے پینے اور کھیلنے کودنے اور ہنسی بولنے
مین بڑے مزہ کی ہتین قال قد بت سامرها وغایة تاجر وافیت اذ
رفعت وعزمدامها قد ہنا للتحقیق مع التقریب کان نوار لما توقع

ہونے مین کوئے شک تردد واقع ہووے یا ملامت کے کرنی والے
کچھ کہین سنہین۔ قال اولم تکن تدرے نوار بانی وصال عقد حبال
جذاجہا الاستفہام للتوبیخ ودراہ دور سے پہچانہ والوصال مبالغۃ من وصل
وصلا ومنہ قولہ تعالی یصلون ما امر اللہ بان یوصل والعقد مصدر اضیف
الی الموصوف المعنوی والحبایل جمع حبالۃ وہو الحبل استعیر للعہود والجذم
بالجیم فالذال المعجمۃ القطع یقول انقطعت نوار ولم تکن تدرے انی کثیر الوصل
للعہود المعقودۃ ای کثیر الایفاء بھا وکثیر القطع اے کثیر النقض لھا فلا ابالی
بالوصال ولا بالفراق مے گوید کہ ایا نوار ما بریدہ راہ خود پیش گرفت واین
نمے دانست کہ من در پیوستن و گسیختن کمالی دارم چنانچہ مے پیوندم ومے
گسلم یعنے کیا نوار چلی گئی اور اوسنی یہہ نجانا کہ مین جوڑ توڑ کا پورا ہون
چنانچہ ہمیشہ جوڑتا توڑتا رہتا ہون قال تراک امکنۃ اذا لم ارضہا او یعلق
بعض النفوس حمامہا التراک مبالغۃ التارک مرفوع ورضیۃ خلاف کریہۃ
وسخطہ علیہ والاعتلاق التعلق والفعل منصوب فی الاصل فان کلمۃ او ہذہ
بمعنے الی ان ولاکن اسکن آخرہ ضرورۃ کما فی قول امرء القیس ع الیوم
اشرب غیر مستحقب اثما بسکون با اشرب وکان موضع الرفع وعنے بعض
النفوس نفسہ وایہامہ للتفخیم کما فی قولہ تعالی ورفع بعضہم درجات والمراد بہ رسول اللہ
صلعم قال البیضاوی والایہام للتفخیم شانہ کانہ العلم المتعین والحمام الموت المقدر

باین شتر مادہ کہ او را مثل ابر سرخ بے باران و یا چون خر مادہ وحشی مذکورہ
و یا سبان مادہ گاو وحشی مزبورہ میگویم بوقتی کار خود طے برارم کہ خود کو راہا در
چاشت گاہ حسب بار و تابان و تودہ ہای ریگ چادرہای کو راہا پوشیدہ باشد
یعنی پہر مین ایسے سانذنے کی ذریعہ سے جسکو مینہ خالی لال بادل یا دسہی جنگلی
گدہی یا دسہی جنگلی گائے کہا ہے اپنی حاجب کو ایسے وقت کرم یعنی ٹہیک
دوپہری مین جب ریتا چمکتا ہو اور ریتی کے بھل دہوکہی کے چادرین اوڑہی ہون پورا

کرتا ہون قال اقضی اللبانۃ لا افرط ریبۃ او ان یلوم لحاجۃ لواہا
یقال قضی وطرہ اذا اتمہ و الفعل متعلق بالبار المذکور او عامل الظرف المذکور
کما سبق و اللبانۃ الحاجۃ و التفریط التقصیر و الریبۃ الریب منصوب علی التعلیل
و جملۃ النفی حال من ضمیر المتکلم فی اقضی و ان یلوم تقدیر اللام عطف علی ریبۃ و
لما کانت الریبۃ فعلا لفاعل الفعل المعلل بہ نصبہ و کان اللوم فعلا للوام دونہ
قدر فیہ اللام و البار فی لحاجۃ للظرف و اللوام بالفتح مبالغۃ و بالضم جمع و کلاہما
محتمل و الضمیر المجرور لحاجۃ یقول اقضی بہا الحاجۃ غیر مقصر فیہا لشک فی حصولہا
او لان یلومنی فی حاجۃ من یلومنی فیہا مے گوید کہ کار خود باین شتر
مادہ مے برارم در حالیکہ تقصیرے باین جہت نمی کنم کہ در حصولش شکی عارض
گردد و یا ملامت گران بملامت گرے برخیزند یعنی مین کام اپنا نکالتا ہون
اور اس جہت سے کمی کوتاہی نہین کرتا کہ کام کے نکلنے اور مطلب کی پورے

کہ باوصف اسکی کہ وہ اپنے پیارون سے دور پڑے اور بچہ کے غم مین سرگردان
رہی اور جاڑی مینہہ کے تکلیف اوٹھاہی اور بیٹھہ پر مینہہ برسنے سے پیچی دہلے
ہوگئی اور پہر گیلی ہیلے زمین پر چلتی اور سات رات دن موضع صعاید کے
تالابون مین پہرنی سے ہار گئی اور نہی کہ شکارے کی بہنک سنے تو چلتی ہوئے
اور ایسی بہاگی کہ تیرون کی مار سے باہر نکل گئے اور جب تیر اندازون نے مایوس
ہوکر کستنی چہوڑے تو ایک کتنی اور ایک کتا کو اوسنی جان سے مارا اور
اوسمین شبہ نہین کہ چوسانڈنے ایسی گاہی کے مانند ہوگی وہ بہت قوے اور
دلاور ہوگی قال فتلک اذ رقص اللوامع بالضحی واجتاب اردیۃ السراب
اکالہا الفاء للتعقیب والباء متعلقہ بالفعل المضارع الآتی وتلک اشارۃ
الی الناقۃ ورقص السراب اذا تحرک واضطرب واللوامع جمع لامع صفۃ للسراب
غلبت علیہ وکنی برقص اللوامع عن شدۃ الہاجرۃ والباء للظرفیۃ والضحی
فوق الضحوۃ فارسیہ چاشت گاہ واجتاب القمیص لبسہ والاردیۃ جمع الردا
واردیۃ السراب من قبیل اضافۃ المشبہ بہ الی المشبہ منصوب علی المفعولیۃ و
الاکام الرمال والضمیر المجرور للاردیۃ والاضافۃ لادنی ملابسۃ یقول فتلک الناقۃ
التی اشبہہا بسحابۃ حمراء خفیقۃ الجہام او باتان وحشیۃ موصوفۃ او بقرۃ وحشیۃ
مسبوعۃ اقتضی حالتے حین تضطرب الاسرۃ فی الضحی وتلبس الاکام
اردیۃ السراب ای حین شدید الحر فی الہاجرۃ سے گوید کہ پس

گشتہ گذاشتہ شد یعنے کباب کنیا اوسکی سینگون سے بہند گئے اور پھر
سارے لہولہان ہوگئی اور سنبھل اوسکا کتا مارا گیا اور میدان مین چھوڑا گیا واعلم
ان الشاعر وصف الوحشیۃ بکمال القوۃ والجلادۃ وسرعۃ السیر مع وجود الموانع من
الحزن علی فراق الاحبۃ والاقارب وفقدان الولد ومقاساۃ شدۃ المطر فی اللیلۃ
المظلمۃ ومعاناۃ البرد وقوع المطر علی الصلب الذی ہو منبت الاعصاب
التی بہا الحرکۃ ونیل الفتور والکلال فی السیر فی الارض الندیۃ المرتفعۃ والحیاض سبعۃ
ایام وسبع لیال وعروض الفزع من صوت الصیاد ومع ذلک صارت بحیث
فاتت السہام حتی یئس الرماۃ منہا وقتلت کلبا وکلبۃ ثم اخذت فی طریقہا ولا شک
ان تکمیل المشبہ بہ فی الصفات تکمیل للمشبہ فی المعنے مخفی نماند کہ آن مادہ گاو
وحشی چہ قدر قوے ودلاور بود کہ باوصف این کہ بربنج فراق دوستان ونعم فقدان
بچہ خود مبتلا شدہ وتکلیف بردوباران درشب تیرہ برداشتہ وبردوبارانے
کہ ہمہ شب برپشتش ریختہ ضرر باعصاب حرکت او رسانیدہ واز رفتن در زمین نمناک
وپانعزان ومفت شبانروز گردیدن در انگیرہاے موضع صعاید واز برآمدن
بر ریگ روان وخزیدن در پنج درخت خشک آفتی وکلاے بدو رسیدہ
بود بحدے کہ توہم بانگ صیاد چنان بدو دید کہ تیر انداز ان مایوس شدند وسگانی
کہ بران نگذاشتند بوک شاخ او کشتہ شد ودرین سخن نیست کہ تکمیل مشبہ
بہ مستلزم تکمیل مشبہ میباشد یعنے وہ جنگلی گاے ایسی زور ودلاور تھی

بوجه کامل مے ماند یعنے وہ کشتی استنے چھٹی کہ اوسکو جا دبایا اور وہ اوپر
ایسے سیگون سے پہلی جو اپنے تیزی اور کمال مین ہمہ یوہار کے تیزی تہی قال

لتندوذهن وتقنيت ان لم تذدان قداحم من المحتوف حمامها

اللام لام کی والفعل منصوب بہا وہو من الذود وہو الکف والدفع وان شرطیۃ و
ان مخففۃ واحم الشئ اذا قرب وحضر والمحتوف الموت والحمام کتاب الموت المقضی
یقول انصرفت علیہن بقربہا لتدفعہن عنہا وتیقنت انہ قد حضر حتفہا من جملۃ
ان لم تدفعہن عن نفسہا مے گوید کہ باین نظر برانہا متوجہ شد کہ از خود آنہارا
براند و یقین دانست کہ اگر نخواہد صاند مرگ اوشان نازل خواہد شد یعنی وہ گائے
اسلئے اوپر پہلی کہ اون بلاؤن کو دفع کرے اور یہہ سمجھہ گئی کہ اگر نہ دفع
کریگی تو پہر اپنے خیر نہین قال فتقصدت منہا کساب فضرّجت بدمٍ
وغودر فی المکر سخامہا یقال تقصد الصید اذا اصیب بسہم ومات علی مکانہ
والضمیر فی ہہنا للبقرۃ وکساب مبنیا علی الکسر علم کلبۃ وضرجہ بطعنہ والفعل مجہول
والضمیر للکساب وغودر ترک من غادرہ اذا ترکہ والمکر موضع الکرّ اے العطف
والحمل وسخام بالمہملۃ فالمعجمۃ کغراب علم کلب واضافتہ الی کساب لاتصال
الزواج بینہما یقول فاصیب کساب من قبلہا فلطخت بدمہا السابل وترک
سخامہا مقتولا فی موضع کرہا علیہن میگوید کہ چنانچہ سگ مادہ کساب
نامے بشاخ تیز منفتہ دوچہ بخون آغشتہ گردیدہ وسخام کہ نر او بود در ان معرکہ

من وصول السهام الیہا ارسلوا علیہا کلاما مسرحیۃ الاذان وشقیقۃ الاعناق
مالوفۃ البیت مکرمۃ علیہم مے گوید کہ در شناختن چندان سعی بلیغ بکار برد
کہ چون تیر اندازان از وصول تیر ہا مایوس شدند سگان شکارے را کہ آونجیہ گوش و
خانہ زاد و تعلیم یافتہ و باریک گردن بود بران بگذاشتہ یعنی وہ ایسے بہاگے
کہ جب تیر اندازون نے یہہ دیکہا کہ تیرون کے مارسے دور نکل گئی اور مایوس ہوگئے
تو اونہون نے ایسے شکاری کتون کو اوسپر چہوڑا جنکی کان لٹکتی ہوئے اور گردن پتلی
تہین اور گہر کے کہائی کہلائے اور سکہای تبای ہوے تہی قال فلحقن واعثکرت
لہا مدریۃ کالسمہریۃ حدہا وتمامہا یقال لحقہ بہ اذا ادرکہ والضمیر فیہ لغضفاً
والاعثکار الالتفاف والانعطاف والمدریۃ بالتخفیف القرن وشدد للسلاسۃ مع
جواز التخفیف فان متفاعلن ومستفعلن کلاہما یصیر مفتعلن مرفوع علے انہ فاعل کہا
او علی انہا مبتدا وخبرہ الظرف المتقدم والجملۃ حال من المستکن فی اعثکرت
والسمہریۃ نسبۃ الی سمہر زوج ردینۃ وکانا یصنعان الرماح وہو بتقدیر المضاف
والحد الحدۃ وتمام الشی کمالہ وما یتم بہ الشی مرفوعان علی الابتداء والظرف خبر مقدم
والضمیران المجروران للمدریۃ والجملۃ نعت مدریۃ یقول فلحقن بہا والعطفت ہی علیہن وقد
کان لہا قرن حدیدہ تام حدہ وتمامہ کحد الریاح السمہریۃ وتمامہا مے گوید کہ
پس آن شکارے سگان بدان مادہ گاو رسیدہ بچہ و دہان بکشادند او بر آہنا
شاخی متوجہ شدہ کہ حدت وکمالش بحدت وکمال رماح سمہر کہ او استاد کامل بود

لان من عادۃ الکلاب وسایر السباع ان تصیب الصید من خلفہ او امامہ بقول فخار
عندہ وہی تخب فی نفسہا ان کلا الفریسین منہا اے خلفہا واما مہا اولی بان
یخاف علیہا فانہ یصیاب احدہما سے گوید کہ بامداد ان روانہ گردید وحال ایں بود
کہ در دل خویش می گفت کہ حفاظت پیش و پس اولی واسب است چہ آفت یکی
از آنہا پیرسد تعیین وقتے کہ چلدی اور یہہ سمجھتی تھے کہ آگی پیچھے کو بچانا چاہئے
اصلی کہ یہی دونوں کی جگہہ ہیں قال حتی اذا ئیس الرماۃ وارسلوا غضفا
وداجن فاقفلا اعصاہما حتی غایۃ للحذوف والارسال ہہنا متعد بعلی فانہ
یقال ارسلہ علیہ اذا سلطہ علیہ ومنہ قولہ تعالی وارسل علیہم طیرا والجملۃ جواب
اذا والواو زایدۃ کما فی قول شعر امر القیس فلما اجزنا ساحۃ الحی وانتحا و
الجواب محذوف اوذکر فی البیت الاولی ولاکن لم یرد قول الفار علی جواب اذا
اذا کان ما بعدہا من دون مدد والاغضف بالمعجمتین فالفار مستر یحۃ الاذن
من الکلاب یجمع علی الغضف وہو مدح فی الکلاب الصید والداجن المالوف
بالمکان وکنی بہ عن تولہما فی البیت وکرہما وعزہا والقافل بالقاف
فالفار الیابس المتشنج والاعصام جمع عصام وعصمۃ بالضم وہی قلادۃ
الکلب واکثر ما یکون من الجلد نا سیہ گردن سگ وجمع یہ پٹا وگنی بیس
القلائد وتشنجہا عن قصرہا وعن دقۃ الاعناق وہو وصف ممدوح فی کلاب الصید
کما ستخبر الاذن بقولہ وعتسف فی السیر حتی اذا ئیس الرماۃ من الصیاد

نے اونکو سنو کہایا تہا بلکہ جب پینی دالا نزدیا تو وہ سو کہہ سا کہہ گئے قال و قولہ جہت

ر ر الانیس فراعہا عن ظہر غیب والانیس سقامہا النوب

التسمع واصغاء الاذن والزر تقدیم المہملۃ المکسورۃ علی المعجمۃ الصوت الذی

یسمع من بعید والانیس الانسان ومنہ قول الشاعر ع ولبدۃ لیس بہا انیس ای انسان

ودراعۃ افرغہ والمستکن فی الفعل للزر والظہر استعارۃ حسنۃ للغیب فان الظہر یکون

غایبا والسقام کسحاب المرض وعنی بہ مایودی الی الموت یقول وتسمعت صوت الانسان

من کان بعید فزعہا ذلک الصوت عن ظہر غیب حیث لم یکن ثم انسان والانسان

مرضہا المہلک سے گویدکہ خوب گوش نہادہ بانگ انسانی از دور شنیدہ خانچہ

او غایبانہ او را ترسانید چہ در انجا کسی نبود و آوے مرض مہلک اوست یعنے

اوسنی کان دہکر آدمی کے نہنک دور سے سنی خانچہ اوس نہنک نے غایبانہ

اوسکو چونکایا اسلئے کہ وہاں کوسے نتہا اور آدمی بڑا روگ اوسکا ہے قال فقدت

کلا الفرجین تحسب انہ مولی المخافۃ خلفہا واماما عذاسار فی العدوۃ

وکلا الفرجین مبتدء وتحسب مع معمولہ خبرہ والضمیر المنصوب لکلا فانہ مفرد

لفظا ومثنی معنی وخلفہا وامامہا کلاہما بدل من کلا الفرجین او خبر محذوف

والجملۃ الاسمیۃ تجاہہا حال من المستکن فی عدت والفرج موضع الخوف و

نابین قوایم الدابۃ والمولی بمعنے الاولی وقد استشہد بہ علی قولہ تعالی وماواکم النار

ہے مولاکم اسے اولے بکم والمخافۃ مصدر مجہول وحض الخلف والامام بالکسر

والنهار جمع سنہے دموالغدیر فارسیہ اگیر وتالاب وہندیہ پوکھر وجوہڑ وسردمنہ
امرت سر علم البلدۃ المعروفۃ وصعاید کعلابط موضع وسبعا منصوب علی الظرفیۃ
لغت لمحذوف والتوام بالفوقانیۃ کغراب جمع توام واستعیر للمتوالی یقول جارت
وذہبت فروحۃ متردد فی عذران صعاید سیئۃ الحال لیالی سبعا متوالیۃ کاملۃ
الایام اے سبع لیال وسبعۃ ایام سے گوید کہ در آبگیرہاے موضع صعاید
ہفت شبانہ روز حیران وسرگردان سے گشت یعنے موضع صعاید کی آلاون
مین سات رات دن برابر پاگل جھلی سے پھرتی رہی قال حتی اذا بیست و
اسحق حالق لم یسیلہ ارضاعہا وفطامہا یقال اسحق الثوب اذا بلی و
استعیر لیبس الضرع والحالق بالمہملۃ فاللام بالقاف الضرع الممتلی من اللبن ولم یسیلہ
مضارع من الابلار وہو افعال من البلی والضمیر المنصوب للحالق والارضاع معروف
الفطام قطع الارضاع یقول تردّدت فی طلب الولد ما تردد ت حتی اذا
یئست منہ وجف ضرعہا الممتلی من اللبن ولم یجیفہ ارضاعہا الولد ثم قطعہا الارضاع
بل خفیفہ فقدان المرتضع سے گوید کہ در تلاش بچہ خود حیران وپریشان
سے گشت تا اینکہ چون مایوس شد وپستان شیر آمودش خشک گردید مگر شیر
دادن وشیر بریدن او را خشک نکردہ بود بلکہ بودن بچہ شیر نوش او را خشک وکہنہ
کردہ بود یعنے وہ ویسی ہے پھرتے رہی یہان تک کہ جب اوسکو اوس نے
اور ہرے بھرے تھن اوسکے سوکھ گئی مگر دودہ کی پلانے اور دودہ کی چھوڑانے

روشنی خود چنان مے تافت کہ گویا مروارید دریاے است کہ رشتہ نظمش را
پرکشیدہ اند واو در افتادگی خود ناپیدا گردیدہ یعنے وہ اندھیری مین ایسے چمکتی تہی جیسے دریاے
موتی جسکی لڑے کو اوس سے دہر کھینچا اور وہ گرتی ہوئی چمکا قال حتی اذا
انحسر الظلام واسفرت بکرت تنزل عن الترے از لامھا حتی
غایۃ لما سبق وانحسر الظلام اذا انکشف واسفر وضل مے سفر الصبح اے بیاضہ
وبکرت سارت فی البکرۃ ای الغدوۃ وزل معروف بعدی یعنی قال تعالی فازلہما
الشیطان عنہا والترے الارض الندیۃ والازلام جمع زلم او اظلف فارسیہ سم وفضیۃ کہر
والجملۃ حال من المستکن فی بکرت یقول باتت فی تلک الحالۃ حتی اذا انکشفت الظلمۃ
عنہا ودخلت فی بیاض الصبح سارت عذوۃ وطلا فہا تنزل عن الارض الندیۃ
لما کان علیہا من اثر المطر مے گوید کہ ہمہ شب دران محنت سبر بردتا انیکہ چون
تاریکی زایل واد در سفیدی پگاہ داخل گردید ہمان وقت روانہ شد وحال این بود
کہ بر زمین نمناک پیہاش میلغزید یعنے رات اوسنی جون توون گذارے چنانچہ
جب چاند نا ہوگیا اور وہ صبح مین داخل ہوگئی تو ٹہنڈے ٹہنڈے چلے
مگر گیلی زمین پر سُم اوسکی جھٹی تھی قال علہت تردد فی نہار صعاید
سبعا توا ما کاملا ایامہا ویقال علیہ کفرح اذا جاد دنب خوفا وفرقا
وتردد اصلہ تتردد حذفت احدی التائین کما فی تنزل الملائکۃ والجملۃ حال
ورد ی تبلد من تبلد ولیس بجید فان الشاعر نصد وبیان قوتہا فی السیر و

اذا کان کذلک لاشیئت فیہ القدم فنیخ الماشی فیہ والصاعد الیہ یقول کانت
تدخل من البرد والمطر فی جوف اصل شجرا و مثلث اصل شجر یا بس منفرد کا ین باوا خر
رمال یمیل الی السفل بالاتیاسک منہا فتنزل عنہا مے گوید کہ میا عث شدت
برد و ابتدائے بارش متواتر در جوف پیچ درختی مے خزید کہ خشک و سالخوردہ و
در آواخر فرتوتہ ہای ریگ واقع بود کہ ریگ روانش بجانب پستی مے گرائید و با ہمای آنگاہ
قایم بمنید بعینے جا پڑے اور سینہہ کی مارے ایک درخت کی کہوکہلی سوکھی جڑ
مین گھستی تہی جو سب سے الگ تہلک ایسے تھلون کی جڑون مین واقع تہی
جنکا ریتا نیچی کو دہلکا جاتا تہا اور وہ گاے ساتہہ اوسکی آتی تہی قال و تضی مے
وجہ الظلام منیرۃ کجماۃ البحر سل انظامہا الاضارۃ ہنہا لازم
و وجہ الظلام اولہ کوجہ النہار و الظلام الظلمۃ و نصب منیرۃ علی الحالیۃ والجمان
بضم الجیم جوہر بحر سے معنی فارسیہ مروارید و التا ئید فیہ للوحدۃ و البحر بحر یحتمل ان متعلق منیرۃ
و ان متعلق بالفعل المضارع و البحر سے نعت لمحذوف اے الرجل البحری معناہ
الذی یکسبہ من البحر او الصدف البحر سے و احترز بہ عن الصدف النہر سے
و سلہ نزعہ برفق و الفعل مجہول و متعلقہ محذوف و النظام بالکسر ما نظم فیہ
الدر و نحوہ من الخیط و الجملۃ بتقدیر قد یقول و تضی سے فی اول الظلمۃ وہے
منیرۃ مثل جماۃ الرجل البحر سے او الصدف البحر سے و قد نزع منہا
الخیط الذی نظم بہ فہی متفرقۃ منتظمہا مے گوید کہ در روے تاریکی بجمال

یقال اعلاہ اذا رکب والطریقۃ الخط المستقیم والمتن الظہر وطریقۃ خطہ المستقیم
الاسود وعنی بالمتواتر المطر المتوالی وخص المتن بالذکر لانہ منبت اعصاب الحرکۃ فاذا
ابتلت الاعصاب واصولہا یکون مستترخیۃ فلا یقدر صاحبہا علی السیر فضلا عن الشریع
وکفرہ اخفاہ ومنہ الکافر فانہ یخفی الشکر علی نعمۃ اللہ ویکفرہا والمزارع فانہ یخفی البذر فی
الارض والمغام السحاب الغلیظ وفیہ اشعار ببرد اللیل فان الظلمۃ تؤیدہ والبرد
یضر بالاعصاب یقول باتت تجیئ ویعلو خط ظہرہا مطر متواتر فی لیلۃ مظلمۃ ذات غمام اخفی
نجومہا ہے گوید کہ شب با نیطور سرد بود کہ بارش باران متواتر بر خط مستقیم
پشت او در چنین شب تیرہ میرخت کہ ابر سیاہش ہمہ ستارگان را پوشیدہ بود یعنی
سارے رات اوسنی یون کاٹے کہ رات بہر اوسکی پیٹھ پر ایسی اندھیرے رات
مین برابر مینہہ پڑتا رہا جسکی کہرے چھٹنے تارونکو چھپالیا تہا قال تجتاف اصلا
قالصا متنبذا العجوب انقاء یمیل ہیامہا الاجتیاف الدخول فی
جوف شی اوروے یجتاب من اجتاب القمیص اذا لبسہ ولقد جاء فی
الحدیث مجتابی النمار اے لابسی النمار والجملۃ حال بعد حال اوخبر بعد خبر و
القانص بالقاف فاللام فالہملۃ الیابس لانہ متقلص وتنبذ الشی اذا تنحی کانہ طرح
فی جانب والبار للظرفیۃ والعجوب جمع عجب وہو عظم الذنب واستعیر لوخرات
الرمال والانقاء جمع نقی مقصورا وہے الرملۃ والہیام بالہار فالتحتانیۃ کسحاب مالا
یتماسک من الرمل فارسیہ ریگ روان کما فی الصراح وخصہ بالذکر لان الرمل

المنایا سے گوید کہ چون گرگان آن مادہ گاو را از بچہ خود غافل یافتند بلا تامل قصد
او کردند و بدریدند و تیر اجل خطا نمی کند یعنی ہپہ طون نے اوس گائی کو بچہ سے
غافل پایا تو اوسکی بچہ کو پھاڑ کھیرا اور قضا کا تیر اپنے نشانہ سے نہین چوکتا غرض کہ
آئی ہین ٹلنی قال باتت واسبل واکف من دیمۃ ترو ی الخمایل وانما نسجا لہا
یقال بات اذا ادرکہ اللیل وبات یفعل کذا اذا کان بفعلہ لیلا واسبل السحاب اذا امطر و
الجملۃ حال بتقدیر قد اقیمت مقام الخبر ان کان بات ناقصا والا فہی عطف علی باتت و
واکف السحاب الماطر والمطر من ہانیہ والدیمۃ بالکسر المطر الذی یدوم فی
سکون بلا برق و رعد فارسیہ باران پیوستہ وہندیہ جھڑی والبرق فارسیہ بیجلی
والارواء افعال منہ وترو ی مضارع معروف منہ والخمایل جمع خمیلۃ مجتمع الاشجار
والربلۃ ذوات النبات ونصب دایما علی الحال والتسجام الانصباب الوافر مرفوع
علی الفاعلیۃ فیقول اور کہا اللیل فبات بجیب کان یمطر ماطر من مطر دایم ساکن بلا برق و
رعد یسقی الارض ذوات الاشجار والرمال ذوات النبات دایم الانصباب البکشیر ہمیشہ
درہمان حیرانی و پریشانی شب بر سرش رسید و شب باین کیفیت صبر بود کہ باران پیوستہ
کہ درختان انبوہ و تودہ ہای ریگ سبزہ خیز را سیرابی می بخشید و فیض او منقطع نمیشد برابر
می بارید یعنی اوسی حیرانی سرگردانی مین رات آگئی اور رات بھی ایسی ویسی نہین کی کہ وہ جھڑی
جو درختون کی رسنیون اور گھاس والے تہلون کو تر و تازہ کرے برابر لگی رہے
اور گونہ کم نہوے قال یعلو طریقۃ متنہا متواتر ترے لیلۃ تکفر النجوم غمامہا

علی العفراء الارض والقهد بالقاف فالهاء المکسر صعب الابیض الکدر کالقهب
والتنازع التناول کحمار واشلو بکسر المعجمة العضو مع اللحم یجمع علی اشلاء والعنبس
بضم المعجمة جمع عنبس افعل صفة من العنبس وهو بیاض فیه کدرة رماد ومنه
ذیب اعنبس فالمراد به الذیاب والکسب طلب الرزق والکواسب الجوارح والمن
القطع والغیر مجهول ومنه قوله تعالی اجر غیر ممنون والطعام مایوکل یقول ذلک
المدکور اوطوهنا وصوتهنا کان لولد ابیض مصروع علی الارض تناول اعضاء وذیاب
جوارح کواسب الصید لاتقطیع عنها رزقها مے گوید کہ گردیدن وبانگ بلند
کردن او برائے بچہ بود کہ بر روے زمین افتادہ وگونہ سفید رنگ وطعمہ گرگانے
شدہ بود کہ پوستہ شکارے کنند ورزق آنہا منقطع نمیگردد یعنے پسر نادر
بولنا اوسکا ایک ایسے بچہ کے لئے تہا جو زمین پر پچھاڑا ہوا اور کچہ اوجیلے رنگت کا
تہا اور ایسے بھیڑیون نے پہاڑ چیرا اوسکو برابر کیا تہا جو شکار کرتی رہتے
ہین اور کبھی بھوکی نہین رہتی قال صادق منهنا غرة فاصبنها ان المنایا
لاتطیش سهامها یقال صادفه ادرکه ووجده والضمیر فی الفعل للعنبس و
الجملة بیان لما سبق والغرة بالکسر الغفلة والضمیر المنصوب فی اصبنها تقدیر
المضاف والاصابة القصد والنیل والوجدان والمنایا جمع المنیة وهی
الموت المقدر والجمع لتعدد الاموات وطاش السهم اخطأ وما اصاب یقول
وجدت تلک الذیاب غفلة من تلک البقرة فقصدن ولدها فوجدنه ولاتخطی سهامهن

افعل صفة من الخنس وهو تاخر الالف عن الوجه مع ارتفاع قليل في الازنية
وصار من الصفات الغالبة قال في القاموس الخنار البقرة الوحشية وعلى
هذا لغت او عطف بيان واعرابه الرفع وضيع الشئ تركه واهمله واتلفه والفريا لفاء
فالمهملتين كاسير ولد البقرة الوحشية والمنقحة والريم البراح الزوال ومنه قولهم ما برحت افعل اے
مازلت معنى لم يريم لم يزل والعرض بالضم الجانب والناحية منصوب على الظرفية
والشقايق جمع شقيقة وهي ما يكون من الارض بين الجبلين تنبت الكلاء والعلف
قال القطيط بن زرارة ع عرض الشقايق هل رئيت اظعانا والطوف التردد والبغام بالموحدة
فالعين المعجمة كغراب صوت الظبية او رحم ما يكون من صوتها على ولدها واستعير لصوت
البقرة الوحشية يقول بقرة وحشية اتلفت ولدها ابتر كها اياه فلم يزل تردد ها له وصوتها
عليه في نواحي الارض الواقعة بين الجبال المنبتة للكلاء مے گويد كه ماده گاو وحشے
كه بچه خود را بهمال وناداشته بباد داده وپس ازان در جوانب اراضی گیاه خیز
كوهساران نالان وپریشان گردیده یعنے جنگلی گائی جسنے اپنی بچه كو اپنے كے
كوتاهی سے ضایع كیا اور پهر وه پهاڑون كی هرے بهرے زمینون مین رونی
پكارتی پهرے قال المعفر قهد تنازع شلوه عنس كواسب لا تمنع طعامها
اللام متعلقة بمحذوف كما في قوله تعالى لمن اتقى اے ذلك المذكور من الاحكام لمن
اتقى فعلى هذا يكون في محل الرفع على الخبرية فهو ظرف مستقر ويجوز ان يكون متعلقة
بطوفها ونباحها فهو ظرف لغو والمعفر كمعظم اسم مفعول من عفره اذا صرعه

ثم نزلت من التل وسارت فی طلب الماء دخلت فی نهر وفرقت عینا مملوة من
الماء متجاورة القلامات او الاقلام محفوفة بین السباع امہی مثل بقرة وحشیة
اصاب ولدہا سبع من السباع وتخلفت عن صوحبہا ولا سیما عن بقرة کانت
بادیة العطیع وقد کانت ہی ما یقوم بہا مر بتلک البقرة وبصیح فتحیرت فی امرہا مے گوید کہ
یا آن شتر مادہ بدان خرما دہ وحشی میماند کہ بوصف بارور سہ بریشتہ ہا برآمد
دوم آبی نکشید و برگیاہ اکتفا نمود بعد از مدتے فرود آمد و بکلم تشنگی تبلاش آبے
سرگرم شد و در جوے بخزید و چشمہ آب شکافت کہ پر آب و در میان نیستان واقع بود
و یا مثل آن مادہ گاو وحشی است کہ بچہ او طعمہ درندگان گردید و خود او از صحبت یاران
و خصوص از پیشوا گلہ دور افتادہ و حال آنکہ آنجا مادہ پیشین کہ رہنمائے تمام گلہ بود
مدار درستی کار او بود و چون از و دور افتاد کار او خراب گردید یعنی وہ سانڈنی
ایسی گور خر نے کے برابر ہے جو گابن ہونے پر ٹیلون پر چڑھے اور ایک مدت تک
ویران رہی اور پیاس کی تکلیف اوٹھائی یہان تک کہ جب گرمیان آئین تو نیچی
اور ترے اور اپنی گدہی سمیت ایک ندی مین کہسی اور ایک ایسی چشمہ کو چیرا
چوپانے سے لبالب اور بارسون کی بسیج مین واقع تہا یا وہ ایسے جنگلی گائی ہے
جسکی بچہ کو درندون نے پہاڑ اور اپنی رپوڑ سے الگ پڑے اور وہ گائی جو ریوڑ کی
اگی اگی جاتی تہی اور وہ اوسکی رفیق غمخوار تہی اوس سے الگ ہوی قال حضما د
عنبعت الفریز فلم یرم عرض الشقایق طوفہا و بغامہا الخنا رعلار

مین گھس گئی اور ایک ایسے حشیہ کو چیرا جو پانی سے بھرا ہوا اور نکلکین وغیرہ اوسکی
بہت گنجان تھین قال محفوفۃ وسط الیراع بطنھا منہ مصرع غابۃ وقیامھا
نصب محفوفۃ علی انہ نعت ثان لعین محذوفۃ والوسط بکون الوسط ظرف مثل ھین
والیراع بالتحتانیۃ فالمھملتین القصب فارسیۃ نی وسندیہ بانسی وظلہ غشیہ والقی علیہ ظلہ والجبر
فی منہ للیراع حال من مصرع غابۃ والمصرع کمعظم اسم مفعول من صرعہ والغابۃ الاجمۃ فارسیہ
نیستان وسندیہ جھاڑ وبیلا والقیام جمع قایم والجبر در للغابۃ یقول فقرقا عیسیٰ مملوۃ
محفوفۃ فی القصب نیشاہا ملقی الظل علیھا مصرع غابۃ من الیراع وقیامھا منہ
مے گوید کہ حشیہ را بشگافتند کہ درمیان نیستان واقع بود وافتادہ و ایستادہ ازان
بران سایہ افگندہ بود یعنی ایسے حشیہ کو چیرا جو بانسیون کی بیچا بیچ تھا اور
گڑی پڑے اور سیدھی کھڑی بانسیان اوپر سایہ ڈالی ہوئی تھین قال افتلک ام
وحشیۃ مسبوعۃ خذلت وھادیۃ الصوار قوامھا الھمزۃ للاستفہام وتلک
اشارۃ الی الملمع المذکورۃ خبر مبتدء محذوف وام متصلۃ لکونھا احدیھما لا علی الیقین وھی
بالوحشیۃ البقرۃ الوحشیۃ والمسبوعۃ التی اصاب السبع ولدھا والخذلان ترک
النصرۃ وخذلت الظبیۃ وغیرھا معروفا اذا تخلفت عن صواحبھا او تخلفت فلم تلحق والھادیۃ
البقرۃ التی تسبق القطیع کانھا تھدیہ والصوار بالمھملتین کالکتاب وغراب القطیع من
بقرات الوحش وقوام الشیٔ ما یقوم بہ ویصلح یقول افتلک الناقۃ مثل تلک الاتان التی
ضعفت الرمال مع کونھا حاملۃ وکیف تقوت بالرطب عن الماء صبرت علی العطش مدۃ

وکانت عادة منه اذا هی عرّدت اقدامها المسکن فی مضی وقدم و
المجرور فی منه للحمار الوحشی والمنصوب والمرفوع المفضل والمجرور للاثنان ولنصب
عادة علی انه خبر کان وتانیث الفعل اعنی کانت لتانیث الخبر عرّد مشددا اذا تاخر
والخرف عن الطریق والاقدام التقدیم یقول فمضی دلک الحمار الوحشی وقدم تلک الاتان
وکان تقدیمها ایاها عادة منه مستمرة اذا تاخرت عنه وانخرفت عن الطریق میگوید که
آن خر وحشی روان گردید وآنماده رامیش خود گرفت واین خوی او بود که چون آنماده
پس میماند ویا از راه منحرف میشد او امیش خود مینهاد یعنی پیوسته گذاران
چنان او گذاری کو اگی دهر لیا اور یہہ مندی ہوی بات اوسکی تھی کہ جب وہ راہ سے
ادہر اودہر ہو جاتی یا کچھ پیچھے رہ جاتی تو اوسکو آگی دہر لیتا قال فتوسط اعرض
السری وصدعا مسجورة متجاورا قلامها یقال توسطه دخل وسطه
والعرض بالضم الجانب وبالفتح ضد الطول وهذا اقرب والسنب للتوسط والسری
النهر الصغیر وبه فسر قوله تعالی قد جعل ربک تحتک سریا وصدعه فرقه والمسجور الملوء من
الماء والقلام بالقاف کالکبار ضرب من النبت یقال له القاقلی ینبت فی الماء وشبه الاتان
وفی طعمه نوع من الملوحة وردی اقلامها والقلم معروف فارسیه کلک یقول فدخلا
کلاهما وسط عرض نهر وفرقا بالفتهما عینا مملوة من الماء ستلاصقة القلام میگوید که
پس آن ہر دو در میان جانب ویا عرض جوئی در آمدند وچشمه را شگافتند که خود او بر
آب و قلاماتش ویا اقلامش باہم پیوسته بود یعنی پیوسته دو نو ایک ندی

فی الفارسیہ ہیزم ریزہ و تشبیہ الغبار بالدخان و بالنار معروف عندہم قال زہیر بیت
عہدت فالقت بینہن وبینہا ۔۔۔ حصی نارا کما فارت دوائن غرقد یقول نزلا منہا وسارا
مرداً فی طلب الماء ولا غیر احمد اطویلا یذہب ظلالہ ترتفعت کدخان نار مشتعلۃ یوقد ضرامہا
علی الکل وجہ ۔۔۔ مے گوید کہ پس ازان تلہا فرو آمدند و تلاش آبی روان شدند و غبارے
برانگیختند کہ سایہ او بہ پیرید و مثل دود آتشی بود کہ ہیزم ریزہ نالیش برافروختہ میشود یعنی
پہ وہ دونو اوپر سے نیچے اوترے اور پانی کی تلاش مین چلی اور اونہونے ایسے دھول
اوڑائی جسکا سایہ دور دور تک پڑتا تہا اور ایسی بہڑکنے والی آگ کی دہوین کی مانند تہی جسکی
چھٹیان بہرکاتی جاوین قال مشمولۃ غلشت نبابت عرفج کدخان نار ساطع اسنامہا
المشمولۃ النار التی تہب علیہا ریح الشمال محبورۃ علی انہا نعت مشتعلۃ وخصہا بالذکر لما
زعموا انہا تکون شدۃ الوقود وغلشہ بالمعجمۃ فاللام فالمثلثۃ خلطہ والفعل مجہول والنابتۃ
العضہ الطری والعرفج نوع من الشجر سہلی شدید الاشتعال والسطوع الارتفاع و
الاسنام جمع سنام وسنام النار اعلاہا وتکرار التشبیہ للاہتمام بشان الغبار کوضع
الظاہر موضع المضمر یقول کدخان نار یہیجہا علیہا الشمال مخلوطۃ بعضہ طرے من عرفج
کدخان نار مرتفع اعالی لہیبہا ۔۔۔ مے گوید کہ چون دود آتشی کہ ہوائے شمالی
بران وزیدہ وشاخ تازہ درخت عرفج انباشتہ گردیدہ چون دود آتشی کہ پرکالہ
او بلندی گرفتہ یعنے ایسی آگ کا دہوان جسپر شمالی ہوا چلی اور درخت عرفج کی ہری شاخین
اوسپر ڈالی گئین ایسے آگ کا دہوان جسکی ڈھکین بہت ہی اوبہری ہوین قال عمضی وقد ہما

ان الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ وقولہ تعالی واستعینوا بالصبر
والصلوۃ وانہا لکبیرۃ وقول الحماسی سمعت بکارہا کیۃ وبالک ابان الدہر واحد الفقیدا
والسفی بالمہملۃ والفاء مقصورا نبت لہ شوک ینبت فی الربیع یقال لہ فی الفارسیۃ
خارگیاہ ولعلہا فارسیۃ خارخسک ومندیگوکہ وہکہا قتیل ہوشوک البہمی وہو نبت
لہ شوک حدید والتہجیع التثویر المصانیف جمع مصیف وہو موضع الصیف والمصیف بعد الربیع
والسموم مرور الریح ومنہ سامت الریح والسہام کسحاب جر السموم بالفتح ان یمر بالانسان
من الریح یقول واصاب بشوک السفی مواخر حوافر ہا وثارت ریح ازمان الصیف مرورہا
وہبوبہا علی معنی انہ اتی الربیع وشرع فی الصیف فہاجت ریحہ الحارۃ وہبت فی
الاطراف یعنی گوید کہ خارخاگیاہ در پاشنہ سمہای آنان نشست ودر پای آنان خلید ونوای
گرم تابستان بہبود زیدن گرفت غرض کہ تابستان در رسید یعنی گرمیان
آمدین چنانچہ خاگیاہ کی کانٹے گہوڑوں کی سمیلوں میں چبھنے لگی اور گرم گرم ہوائیں چلنے
لگیں قال فتشارعا سہا الطیر طلالہ کدخان مشعلۃ شب ضرامہا الفا
وفیہ تدل علی محذوف والتشارع التناول لبعضہم من قولہ تعالی یتنازعون فیہا کاس
ای یتناولون والسبط الکثیف الطویل الممتد نعت للغبار وعنی بالطیران ظلہ عن الانتشار
والذہاب البعید والظلال جمع الظل والجملۃ بدل اشتمال اسم مفعول من اشعل
النار اذا اوقدہا شدید العنت للنار ویشب مضارع مجہول من شب النار اوقدہا و
الضرام بالضاد المعجمۃ والمہملۃ جمع حرمۃ وہی الدقاق من الحطب یوقد بہا النار یقال لہا

گذاری کہ گھاس پر اکتفا کی اور چرنی پھرنے سے ایک عرصہ تک روکی رہے قال

رجعا بامرہما الی ذی مرۃ حصد و نجح حرمیۃ ابرامہا الظاہر ان الفعل المذکور

من الرجوع اللازم و الباء للتعدیۃ او الملابسۃ و المرۃ بالکسر القوۃ و منہ قولہ تعالی

شدید القوی ذو مرۃ و الحصد بالمہملات الثلث کالکشف المحکم و عنی بہ الرای

القوی المتین و الحجۃ جواب الشرط المذکور و النجح بالضم الفوز بالمراد و حصول المطلب یقال

نجحت الحاجۃ اذا حصلت و الصریمۃ العزیمۃ ای الامر الذی قطع و التاء فیہ للاسمیۃ

و الابرام الاحکام یقال ابرم الامر اذا احکمہ و الحجۃ خرجت مخرج المثل یقول حتی اذا کان

ذلک رجعا بامرہما الی رای قوی متین علی عزم مصمم و انما الفوز بالمطلوب احکام

و تصمیم فانہ لا تخلف عنہ ۔ مے گوید کہ چون امر مذکور واقع شد امر خود را بجانب رای

متین اور دند و در امر خود غور بلیغ بکار بر دند و حقیقت این است کہ حصول مطلوب بہ

تصمیم و احکام اوست یعنی وہ دونو سوچی اور رائے محکم کے سامنی اپنا قصد لائے

اور بات یہہ ہے کہ مطلب کا پورا ہونا اوسکا خوب ٹھانا اور پکا کرنا ہے قال و

رمی دوابر ہا السقی و تہیجت ریح المصالیف سوہا و سحاہا ہما الرمی

ہہنا استعارۃ لاصابۃ الشوک و فیہ اشعار بان الشوک کان کالسہم الحدید و الحجۃ

عطف علی جواب الشرط فیکون مجموعہما سببا للامر الآتی و الدوابر جمع دابرۃ و

ہی مؤخر الحافر و الضمیر المجرور للملمع مع اشتراک الحمار فیہ لما انہم اذا جمعوا بین المذکر

و المؤنث ثم اضمروا لہما اضمروا للمؤنث لا غیر و ان کان کلاہما مقصودا و منہ قولہ تعالی

وحال این بود کہ خود بالاے آنہا سے آمد وچون دیدبان چپ وراست میدید و دیدبان
گاہش نشان آب ۔گیاہ مذاشت وآنچہ کہ از دور رسیدہ شود صرف سنگہای نشان بود
چہ بوی صیاد انجا نمی رسید یعنے وادی ثمبوت کی تہلون پر لیجڑا اور حال یہہ تہا
کہ آپ اوپر چڑہتا تہا اور دیدبانون کے طرح ادہر اودہر دیکہتا تہا اور خود دیدبانون
کی ہٹکانی خاتی پڑی تہی اور گہڑے پتہرون کی سوے کوے دڑنے کے چیز وہان نتہی
یعنی شکاری کی بو ہاین نہی وہان نتہی قال حتی اذا سلخا جمادی ستۃ جہرا
فطال صیامہ وصیامہا کلمۃ حتی غایۃ تحذوف وسلخ فلان شہرا امضاہ و
انسلخ اذا مضی وجمادی کجمادی من اسماء الشہور معرفۃ مونثۃ ویقال للاولی جماد
خمستہ وللاخری جمادی ستۃ وکلتاہما بالاضافۃ والاولی خامستہ الشہور من غرۃ
المحرم والاخری سادسہا منہا وجہرا الوحشی مہموز اللام اذا اکتفی بالکلاء عن المار ومنہ
الجوارئ للوحش والجملۃ حال بتقدیر قد کما فی قولہ تعالی اذ جاءوکم حصرت صدورہم
اوعطف علی سلخا وحذف العاطف والصیام منا الامساک عن الاکل واللائق بقال صام صیاما
اذا امسک عن الطعام والشراب والنکاح والسیر یقول ممکثا فیہا مکثا طویلا
حتی اذا امضیا جمادی الاخری وکانا قد اکتفیا بالرطب عن المار وطال
امساکہ وامساکہا سے گوید کہ مدتے در انجا صبر بردند تا انیکہ چون ماہ
جمادی الثانی گذاردند وبرگیاہ اکتفا کردند نوبت امساک ہر دو بدرازے
کشید یعنے وہ بہت دنون وہان ٹہرے یہان تک کہ جب چہہ مہینے یون

که از گزیدن گورخران خسته و خراشیده شده از بیکه آن خرماده چون دیگر مادگان
باردار از جفت شدن نفرت و کراهیت و در اشیار ردیه میل و رغبت داشت در
شک باروری او افتاده بود یعنے اوس گدہی کو ایک ایسا گدہا نہاون کے چیڑہا ہی پر
پچہڑا جو گدہون کی کاٹنے سے لہولہان ہو رہا تہا اور اسلئی که وه گدہی لگواتی تہی اور
بڑی بڑے چیزون کی کہانے کو دوڑتے تہی اوسکی گہابن ہونی کے شک مین پڑا تہا

فال باحزة الشلبوت یربا فوقها فقر المراقب خوفها ارامها اللاحزة جمع
حزیر بالمهملة فالمعجمتین التل من الرمل والباء زایدة توسلت لافضاء معنی الفعل والمجرور
بها ظرف وهو بدل من الحدب والشلبوت بالمثلثة فاللام فالموحدة کحلزون ارض بین
ذبیان وقیل واد و ربا الرجل فهو زاللام علا مکانا مرتفعا ورقب العدو بحیث ینظر
یمینا وشمالا والمجرور فی فوقها للاحزة والجملة حال والقفر بتقدیم القاف علی الفاء المکان
الخالی عن الماء والکلاء منصوب علی انه حال من الضمیر المجرور واضافته لفظیة والمراقب
جمع مرقبة وهو مایرقب فیه من مکان عال ویقال له فی الفارسیة دیدبان گاه وعنی
بالخوف مایخاف منه مرفوع علی الابتداء والارام جمع ارم وهو ماینصب علی الطریق من مثل
الحجارة وعنی بها الاحجار المنصوبة والجملة حال والضمیران المجروران اللاحزة یقول یعلو بها
رمال الشلبوت فقد کان یصعد فی اعلاها وینظر یمینا وشمالا کالربیئة وکانت مراقبها خالیة
عن الماء والکلاء وانما کان مایخاف فیها احجارها المنصوبة حیث لم یکن فیها عین ولا اثر
من کلب ولا صیاد وسے گوید که بالای ریگ پشتهای شلبوت اوراسے برد

ویدل علیہ قولہ الآتی مسیح فانہ یقال لحمار مقضض مکدح اسم مفعول ویکنی بہ عن قوتہ وشبابہ
قال امرء القیس یصیف حمارا وحشیا **بیت** بجاجتہ کدح من الضرب حالبت ٭ وحار کہ من
الکدام حصیص ٭ یقول اوکاہنا اتان وحشیۃ حملت لحمار وحشی قوی شاب غیرہ طرد الفحول
ایاہ وصھرہا ایاہ وعضہا علیہ فضار مکدوحا مخذوشا مے گوید کہ یا او آن گورمادہ ایست
کہ از چنین گورخر نوجوان باور گردیدہ کہ از راندن وزدن وگزیدن دگر نر گوران ریش وبدحال
شدہ یعنے یا وہ جوان گورخر نے ہی جوایسے جوان پٹھی گورخر سے کھابن ہوے جوا ور
نر گورخروں کی رگیدنی اور مارنے اور کاٹنے سے حال سے بیحال ہوا قال یعلو بہا حدب
الاکام مسیح قد رابہ عصیانہا و وحاھا یقال علاہ اذا رکب والباء للتعدیۃ او
للملابسۃ والضمیر للملمع والحدب محرکۃ المکان المرتفع من الارض ومنہ قولہ تعالے
وھم من کل حدب منصوب علی الظرفیۃ المحضۃ والاکام بالکسر جمع اکمۃ وھے التل
من الرمل وکل موضع مرتفع والمسیح تقدیم المھملتین علے الجیم کمعظم الحمار المعضض
مرفوع علی انہ فاعل الفعل المذکور وعنے بہ الاجنب المذکور علی التجرید والحجۃ لغت
ملمع ورابہ اوقعہ فی الریب وعنے بعصیانہا عصیانہا علیہ فی النزو فان الجبلی
یکرہ الجماع والوحام بالواو فالمھملۃ کسحاب وکتاب الشھوۃ الفاسدۃ التی تعرض الحبالی
فتشتھی الاشیاء الردیۃ والحامضۃ یقول یعلو بتلک الملمع مکانا مرتفعا من الاکام
حمار مقضض منہ قد اوقعہ عصیانہا علیہ فی النزو میلہا فی الاشیاء الغیر المعتادۃ
فی ریب من حملہا مے گوید کہ آن خرمادہ را بالای پشتہای ریگ گورخرے می برد

والجنوب شدالشمال ویکون شدیدة الهبوب والجهام بالجیم کسحاب السحاب الذی
لا ماء فیه او الصلب ما کان قلیلا من الماء والضمیر المجرور للصهباء علی انه منها والعرب
تشبه سیر الناقة بسیر الجهام قال امرؤ القیس بصیف الناقة بیت تروح اذا راحت ریاح
جهامة ۔ باثر جهام رایح متفرق ۔ وفی الزمام حال من الضمیر المجرور فی لها والعیب بدل
الشرط المذکور یقول واذا کان شانها ذلک فیکون لها نشاط وسرعة وهی فی الزمام کانها
سحابة جهام اسرع فی السیر جهامها مع الجنوب وهو من ابعاضها یعنی گوید که در آن
حال مذکور اورا نشاط و سرعتی باوصف کشیدن زمامش می باشد که چنان نظر می آید
که گویا ابری است سرخ که پارهای بی آش بهاری با جنوب می شتابد یعنی حب حال
اوسکاوه ہووے تو جہاز کے کھینچنے پر اسکی پھلکی جاتی ہے جیسے بدلال بادل جبکی خالے
بکری جنوبی کے ہوا کے زور سے دوڑتی ہیں قال اوبعقت لاحقت لاحة طرد
الفحول وضربها وکدامها کلمة او للابهام والتنویع والملمع کمحسن الاتان الوحشیة
التی قربت ان تحمل وقد اسودت حلمتاها مرفوع عطفا علی صهباء ودسقت الاتان
اذا حملت والاحقیت بالحاء المهملة فالقاف فالموحدة الحمار الوحشی الابیض البطن او
الناحیتین وقیل مطلقا والاجنة ۔ والطرد الدفع الشدید والکدام بالدال المهملة
العض الالیم وروی طرد الفحولة ضربها وعدامها الفحولة جمع فحل کالفحول والعدام بالمهملة
فالمعجمة عض الفرس واستعیر لعض الحمار وکلاهما بدل من الطرد ویحتمل حذف العاطف
والضمیر المجرور للفحول واضافة المصادر الی الفاعل اضافة المصدر الی الفاعل وضمیر المفعول محذوف

ایسو سانڈنے کی ذریعہ سے حاصل ہے جسکو سفرون کی مار مارتی تھکا دیا
اور اوسمیں سے کچھ ہی باقی چھوڑا یہان تک کہ بیٹھا اوسکی پیٹ سے لگ گئی
اور کوبان اوسکا بہت بیٹھ گیا قال واو التعالی لحمہا وتحسرت وتقطعت
بعد الکلال حذاہما یقال تعالی لحم البعیر بالعین المعجمۃ اذا ارتفع لحمہ علی رؤس
العظام وذہب وفنی ویمکن ان یکنی بہ عن الہزلۃ فان الشئ اذا قل غلا ثمنہ ولا یخفی
ذلک بالابل بل یستعمل فی الخیل قال طرفۃ بیت وتفرتی اللحم من نعدانہا وتعالی
فی قتب کالعجم وتحسر البعیر اذا کل وعیی والکلال الاعیاء والحذام بالمعجمۃ فالمہملۃ
ککتاب جمع حذمۃ وہی السیر الغلیظ المحکم یکون کالحلقۃ شدید فی رسغ البعیر فیشد الیہ
سیور نعلہ یقول اذا ذہب لحمہا بحیث یرتفع ما بقی منہ علی رؤس عظامہا وعجزت
عن السیر وتقطعت السیور التی تشد فی ارساغہا شد التعال بعد کلالہا سے گویہ
کہ چون گوشت او بر استخوانہایش بچیپد وبسیار وامانده ودوالہائی کہ بانہا نعل ہایش
می بندند بعد از وامانده گی پارہ پارہ گردد یعنی جب وہ ایسی دبلی ہو جاوے
کہ گوشت اوسکا ہڈیون پر جمتی اور صرف چمڑا اور ہڈیان باقی رہ جاوین اور بہت
ہی تھک جاوے اور وہ بتمی جنسے اوسکی نعل باندہے جاتی ہین ٹھیکنی پر ٹکڑے
ٹکڑے ہو جاوین قال فلہا ثابت فی الزمام کانہا صہباء حفت مع الحوب
جہامہا الفاء جزائیۃ والہباب النشاط والسرعۃ والصہباء الحمراء المقتلیۃ الحمرۃ
نعت سحابۃ وخصہا بالذکر لانہا لا یکون فیہا ماء فتسیر خفیفا وحفت اسرع فی السیر

فاللام فالهملة اذا غمرت فی شیہا اے ما استقامت فیہ والستغیر للخروج عن
الاعتدال والضمیر فی الفعل للجاہلة وزاغ الشی اذا مال عن الطریق المستوی
وقوام الشی ما یقوم بہ یقول وآعطہ من یجا ملک عطار خریلا وافسادہ مع ذلک لک
ان تقطعہ اذا خرجت مجاملتہ عن الاعتدال ومال قوامہا عن الاستقامة والصلاح
مے گوید کہ ہر کہ تو نیک معاملگی مکند او را عطار گران بدہ و باوجود این امر اگر
نیک معاملگی او از جادہ اعتدال انحراف ورزد صلاحیت او باقی نماند اختیار بریدن
و سر خود گرفتن ترا باقی است یعنی جو تجہ سے اچہا معاملہ برتے اوسکو بہت
دینا چاہیئے اور جب چال اوسکے سیدہی نرہی اور بات مین فرق اجاوے تو اوس سے
توڑ لینکا اختیار تجکو حاصل ہے قال بطلیح اسفار ترکن ثقبة منہا واحنق
صلبہا وسنامہا البار للاستقامة والظرف متعلق بباق والطلیح فعیل فی
معنی المفعول من طلح فلان بعیرہ اذا اتعبہ یستوی فیہ المذکر والمونث
وذلک وقع نعتا للناقة والضمیر فی ترکن للاسفار واحنق بالمہملة فالنون اذا
الصق بالظہر من الہزال والصاب عظم الظہر یقول وصو یلک باق یرکوب ناقة
مجربة بالاسفار کلیلة من اسفار ترکن منہا شیئا قلیلا حیث لصق عظم ظہرہا وسنامہا
ربیطنہا من الہزال مے گوید کہ از وے بریدن بذریعہ چنین شتر مادہ باقی است
کہ در سفر ماندہ شدہ وکثرت اسفار از وے قدرے بگذاشتہ واستخوان پشت و
کوہانش بجہ لاغری شکم او چسپیدہ یعنے بجہکو اوس سے توڑلینکا اختیار

وہ یمن میں آئے اور پھر طنف اوسکی ٹھہرنے کا موضع وحاف القہر ے یا طلخام
ہے جو اوس سے لگا ہوا ہے قال فاقطع لبانۃ من تعرض وصلہ ولشر دا صل
خلۃ صراحھا اللبانۃ الحاجۃ من غیر فاقۃ وضرورۃ ولتعرض لتصدے وصار عرضۃ ومتعلقہ
محذوف والخلۃ تضم الخلیلۃ قال ع کرم بہا خلۃ لو انہا صدقت وبالکسر الصدیق ذکرا کان
او انثی والصرام مصدر الصارم من صرمہ اذا قطعہ ولمبالغۃ فی الکثیفۃ وروے
والخیر واصل خلۃ یقول واذا کان الامر کذلک فاقطع عنک حاجۃ من تصدے
او اقطع الحاجۃ عمن یتصدے وصلہ للزوال والانقطاع ولا تبال بہ فانہ صارم للخلۃ و
علی الکمل وجہ وشر من یصل الخلیل من یصیر مکذلک اولا تبال بہ فان خیر من یصل خلۃ من یصیر بہا
من غیر مبالاۃ بہا والاخر ع وفرع میگوید کہ چون نوبت بدینجا رسید پس حاجت خویش
از کسی منقطع کن کہ وصلش در معرض زوال باشد وحاجت او پروای ملن کہ از دوستان بے
بردوبدترین پیوندیان دوستان
کسی میباشد کہ در بریدن مبالغہ بکار برد وبیاد فراقش منال کہ بہ ترین آشنایان آنست
وبیشتر کسانی کہ وہ یون کہی گذرے تو ایسے آدمے سے حاجت نرکہہ یا ایسی آدمے
کے حاجت کی پروا نکر جو آج کل میں الگ ہونے والا ہے اور البتہ وہ بڑا ملنی والا ہے
جو تو کر آشنا ہی نرہے یا اوسکی پروا نکر اسلئے کہ وہ ملنی والا اچھا ہوتا ہے جو جوڑے
اور توڑے کو ٹھنی پر نہ کر کر ڈالے قال واحب المجامل بالجزیل وعرمہ باق اذا
ظلعت وزاغ قوامہا یقال حباہ اذا اعطاہ ایاہ والمجاملۃ المعاملۃ الحسنۃ والمجاملۃ
الطیبۃ والجزیل العطار الجزیل والوافر والصرام القطع ظلعت الدابۃ بالظاء المعجمۃ

ولاکن صرف للضرورة و رجام بالمهملة فالجیم ککتاب موضع آخر متصل بفردة ۔
ولذا اضیف الیها یقول خلت بالجوانب الشرقیة من جبلی اجاؤ سلمی وحلت
بموضع مجحر فنضمنها جبل فردة ثم تضمنا رجا هذا الذی سقیل به ۔ مے گوید که
بجوانب شرقیه آجا و سلمی در بلاد طی دو کوه معروف و مشهور اند و یا در موضع مجحر که
در همان بلاد واقع است فرد و آمده و بعد ازان کوه فرده و بعد کوه موضع رجام
که آن هر دو هم در بلاد مذکوره واقع شده ۔ در کنارش گرفته غرضکه دوری
در دوری درمیان آمده یعنے وه بنی سطے کی پہاروں اجا اور سلمی کی شرقی
جانبوں مین یا وہاں کی موضع مجحر مین جا او ترے اور پہر اوسکو فرده پہاڑ اور بعد اوسکے موضع رجام نے اوسکو گھیر
گو دمین لیا غرضکه کوسون کا فاصله پڑتا گیا قال فضوائق ان امنیت فمطنة
مهنا وحاف القهر او طلخامها صوائق بضم الصاد المهملة مرفوع علی الخبریة و
الیمن اذا اتی الیمن کاعرق و آشام و مطنة اسم شیء کبیر المجثة یا بطن انه فیه و وحاف
القهر بالواو فالمهملة فالفا ر ککتاب والقهر بالقاف فالمهملة موضع معروف و الطلخام بالمهملة فالمعجمة
کسمهال آخر متصل به و الضمیر المجرور لوحاف القهر بتاویل البقعة و الاضافة لملابسته
بینهما یقول فمنزلها صوائق ان دخلت الیمن بعد ان یارم مطنة مهنا وحاف القهر او
طلخامه الذی هو متصل به ۔ مے گوید که بعد ازان منزل او موضع صوائق است
اگر در بلاد یمن در آمده و بعد ازان مطنه قیامش وحاف القهر او یا طلخام او سنت
که قریب او واقع شده یعنے پہر منزل اوسکی موضع صوائق ہے اگر

کالی کو سون جاپڑے اور ملنی چلنے کے وسیلی ٹوٹ ماٹ گئی قال ھرمز تحلت
بفید وجاورت اہل الحجاز فاین مسک مراھما یقال حلّہ دخل بہ اذا
نزل فیہ وفید بالفاء والحاء المھملۃ مادشرقی سلمی احد جبلی طی قال زھیر
ع ماء بشرقی سلمی فید اور کمک ویاعدہ قولہ الآتی بمشارق الجبلین الخ
علی ما یاتی تفسیرہ وجادرہ صار جارہ والحجاز مکۃ والمدینۃ والطایف ریقال این ھذا
مسک ای بعد مسک بعداً بعیدا والمرام القصد والمقصد یقول ہی من بنی مرۃ بن
عوف نزلت بفید وصارت جارۃ اہل الحجاز فاین مسک ان تقصدھا وانت من
اہل نجد فاصبر علی فراقھا ہے گوید کہ نوار از بنی مرہ بن عوف است کہ بر آب
فید رحلت اقامت افگندہ وبجوار اہل حجاز پیوستہ پس تو کجا واو کجا العینی وہ ہنر
مرہ بن عوف بین کی ہے جو آب فید پر ٹھہرے ہیں اور حجاز کے رہنے والوں کی پڑوسن
ہوگئی ہے پھر تو کہاں اور وہ کہاں اب مقصد اس کا بہت بعید ہے قال بمشارق
الجبلین او بالحجر فمضمنہا فرد ۃ فرجا مھا الظرف متعلق بمحذوف او بدل باعادۃ
الجار وعنی بالمشارق الجوانب الشرقیہ وبالجبلین جبلی طی اجاء وسلمی وکلمہ
او للشک او الابہام وکذلک الآتیۃ فی البیت الآتی والحجر بتقدیم الحاء علی الجیم
کمعظم موضع فی بلاد الطی وقیل ما رقال طفیل النتوع فذاقوا کما ذقنا غداۃ الحجر
وقال امرء القیس ع للیل بذات الطلح عند محجر و فردۃ جبل فی بلاد طی
منفرد عن الجبلین المذکورین ولذلک سمّی بہ غیر منصرف للعلمیۃ والتانیث

رعشة دست الجبل الكبير وكلا جامهل من الاجبزاع وجملة التشبيه حال من الضمير المنصوب
في نزايلها يقال فعت كفت الابل وفارقها السراب وهي كالهاء مثل الاجبزاع وادي شيخ
واحجارها الكبار اسے تلوح مثل مصابيح الرهبة مے گويد كه شتران سوار ي آنان بزمين
رانده گرديد وكواب آنها را گذاشت وحال اين بود كه چون كرانه هاي وسنگهاي وادي
وادے بيشه ظاهر وباهر مے شود يعني وه اونٹ تيز تيز هانكے گئے اور پيچھے رہنے والوں كو
چھوڑ گئے يعني وه اوس سے باہر نكل گئے اور حال يه تھا كه وه وادے بيشه كي سرحدوں
كي جهاد اور پهنچ معلوم هوتے تھے قال بل ماتذكر من نوار وقد نأت وتقطعت
اسبابها ورماحها بل للانتقال من جملة الى جملة وما استفهامية مبتدوة على المضارعة
من فعل مذكور ويجوز ان يكون موصولة مضبوطة بفعل محذوف وتذكر اصله تتذكر حذفت
احدى التاءين ونوار علم امرأة من بني مرة بن عوف بن سعد بن ذبيان ولذلك
قال مرية مبنية على الكسر كقطام وحذام والواو حالية ونأت بعدت والتقطع لازم و
الاسباب الحبال والرمام بالكسر جمع رمة وهو قطعة من الحبل وكلاهما استعارة للعهد
والوعد والوصلة ومنه قوله تعالى لقد تقطع بينكم والضمير في تقطعت بهم الاسباب يخاطب نفسه وقيل بل هي
شيء تتذكر من نوار المرية او دع ما تذكره منها وقد بعدت عنك من مدة وانتقضت
عهودها وتخلفت وعودها مے گويد كه چه ياد ميكني از نوار و يا بگذار آنچه ياد ميكني
ازان وحال اينست كه او از تو بفرسنگها دور افتاده وعهد وپيمانش همه گسسته گرديده
يعني اب تو كب نوار كو ياد كرتا ہے يا چهوڑ اوسكي ياد كو اور حال يه ہے كه وه تجهسے

وتہن بیماری مختلفہ کان یعالج توضع تحتہا ست فوق ملک الابل وطبارد وجہ مستعدات
علیہا والحذا ان آرزوہا عاطفہ علی اولادہا اے بنظران بالشفقہ حافظہ ہذہ الطبارد ان
اولادہا سے گوید کہ گردہ گردہ در ہودہا نشستند وخیان سے نمود کہ مادہ گاوان
موضع توضیح وآہو مادگان موضع وجرہ بشتران نشستہ وحال اینکہ آہو مادگان سفید
اہنا بچگان خود را بچشم محبت سے نگرند غرضکہ آن زنان ہودہ نشین بچشمان این آہو مادگان
سے نگرستند یعنے وہ ٹولی ٹولی ہوکر سواریون پر سوار ہوئین گویا وہ موضع توضیح کی
سراگاہیان اور موضع وجرہ کی مرغیان ہین جو اونٹون پر بیٹھی ہین اور حال یہہ ہے
کہ گورے مرغیان اونمین کی اپنے بچون کو پیار کے میٹھی نظرون سے دیکھتی ہین یعنی وہ
ہودہ نشین پریان ان مرغیون کی آنکھون سے دیکھتی ہین قال حضرت وزایلہا السراۃ
کاہنا اجزاع عیشہ اثلہا ورضاہا الجزع بالمہملۃ فالفاء فالمعجمۃ الدفع والسوق
بالفعل مجہول والمستکن فیہ للابل والمزایلۃ المفارقۃ وہی من النسب المکررۃ فان من
فارق فقد فارقتہ وبالعکس فمفارقۃ السراب ایاہا ہے مفارقتہا ایاہ والسراب
معروف یقال لہ فی الفارسیۃ کورو کوراب وفی الہندیۃ دہوکا وتپاریتا و
فیہ اشعار بانہ کان ذلک وقت الہاجرۃ والاجزاع جمع جزع وہو عطف
الوادی فارسیۃ خم رود ودرکشت وہندیہ موڑ والجملیۃ باعتبار الاجزاء وہیشۃ
بالکسر وادی طریق الیہا سدۃ وقد تہمز غیر منصرف للعلمیۃ والتانیث والاثل
بالمثلثۃ شجر معروف فارسیہ کز وہندیہ جہاد ولجھی والرضام بالمہملۃ فالمعجمۃ جمع

بیان للغطن بالمعنی المذکور وجعله احاط به وطلله التی علیه الطلل وکنی به عن وقوع
الزوج والکلة علیها او عنی بالعصبی وهو جمع عصب العیدان والزوج نوع من الثوب الثخین
المتخذ من الصوف او ازار غسل الهودج والکلة بالکسر الستر الرقیق والصوفة الحمراء تلقی من
علی راس الهودج مرفوع علی انه فاعل القرون والاقران بالقاف فالمهملة ککتاب الستر
الاحمر وثوب ملون منقش والاضافة الی الکلة لادنی ملابسة والجملة الظرفیة تمامها نعت
زوج یقول دخلن الهوادج من کل هودج محفوف بالشباب یطرح علی عیدانه ثوب
ثخین من الصوف صیانة عن الشمس علیه ستر رقیق وستر آخر احمر او ملون منقش لازینة
مے گوید کہ ہر یک ازان ہودہا بپارچہاے مختلف پوشیدہ شدہ بود چنانچہ پرچہ
ہر یک آنہا پارچہ پشمین رفت بود کہ بران یک پردہ باریک و تنگ و دیگر رنگین و نگارین انداختہ
بودند یعنی اون ہودہا پر طرح طرح کے کپڑے پڑے تھے چنانچہ ہر ایک پر ایک
کھاڑا اوڑھے کپڑا تھا جس پر ایک پتلا ہلکا کپڑا اور دوسرا لال یونہی کا پڑا تھا قال
زجلا کان نعاج توضح فوقها وظباره وجرة عطفا آرامها الرجل بالعصبة
فالجیم جمع زجلة بمعنی الجماعة مطلقا وقیل من الناس خاصة منصوب علی الحالیة
من الضمیر فی نکنفوا او من قطنا والنعجة بقرة الوحش والجؤر فی فوقها للابل بدلالة
الهوادج وتوضح وجرة موضعان والظباء عطف علی النعاج والعطف جمع عاطف
من عطف علیه اذا مال الیه واشفق حال من الظباء والریم الظبی الابیض والضمیر
الجؤر للظباء او لکلیهما فان الآرام بعض الظباء وکذا بعض الکل یقول قد خلن الهوادج

خیامها یقال شاقه فاشتاق اے حمله مشتاقا فصار مشتاقا والظعن جمع ظعنیة
وهی امرة تکون فی الهودج والحی القوم واللام فیه للعهد وتحمل اذا ارتحل وتکنست المرة
اذا دخلت فی الهودج نص علیه فی القاموس والضمیر فی الفعلین للظعن دون الحی
وذلک جایز عندهم قال بیت وصافیت سنوانا فلم ار فیهم هوای ولا الود الذی کنت اعلم
وفی الحدیث فاخذوا اقتضه یذرعونها والضمیر فی الفعلین لازواج النبی صلعم والقطن
الکتب جمع قطان وهو شجار الهودج ویقال له فی الفارسیه شکنجه هوده ویؤیده قوله
الآتی من کل محفوف فانه بیان له وقد سبق انهم یبنون الجمع بان یاتوا بعده بمن الداخله
علی کل افرادیه ولا یلایم ان یکون جمع قطین بمعنی الاهل والحشم والجماعة او یکون بمعنی
ثیاب القطن کما توهم فانه لا یناسبه قوله الآتی من کل محفوف بطل عصبیه کما لا یخفی و
الصریر شدة الصوت وصرا اذا صاح شدیدا والخیام جمع خیمة وهو ما ینبی من عیدان
الشجر ولعل المراد بها العیدان والضمیر المجرور للقطن یخاطب نفسه ویقول شافتک ظعاین
هولاء القوم حین تحملن ودخلن شجارات الهوادج التی تصوت عیدانها من ثقلهن
صوتا شدیدا یعنی گوید که زنان هوده نشین آن قوم ترا وقتی در بلای شوق انداختند
که بارها بسته در شکنجه هوده ها فرو نشستند که چوبهای آنها از گرانی ایشان آواز میداد
یعنی اون لوگون کی هوده والے عورتون نے ایسے وقت مین تجکو مشتاق کیا
کہ جب وہ بوجہ بہار باندہ کر اپنے هودون مین بیٹھین جنکی لکڑیان اونکے بوجہ
بولتی تهین قال من کل محفوف بطل عصبیه زوج علیه کلة وقراهما

المقید دون القید یقول فوقفت فی تلک الدمن اسألها عن اهلها وکیف سوالی و
سوال من معنی اطلا لا قدمیة صماً لا تجیب سایلا ولا تبین کلاما لا حد حیث لا تتکلم بشئے
مے گوید کہ چیزے در آنجا توقف ورزیدم واز ساکنانش بپرسیدم وچہ پرسیم
ازان آثار کہ وکہنہ کہ جواب سایل نمیدہد وبحرفے گویا نمیشود یعنے من نے وہاں
توقف کیا اور اونپر اسنے گھنڈروں سے اونکے مالکون کو پوچھا مگر کیا فایدہ پرانے بہروں سے
پوچھنے کا جو جواب ندین اور بات نکرین قال عربت وکان بها الجمیع فابکروا
مهنا وعوذ رنوهها وثمامها عرے کرضی عریا تجرد عن الثیاب واستعیر للخلو والجمیع
القوم المجتمعون وابکر اذا ارتحل بکرة وعوذ ماض مجهول من غادره اذا ترکه قال تعالی لا یغادر
صغیرة ولا کبیرة والنور بالضم الحفیر الذی یحفر حول الدار والخیمة صیانة عن المار وقد
مر سابقا والثمام بالمثلثة کغراب نبت ذو شوک یوضع حول الدار والخباء لئلا یدخلها
الدواب والانسان ویقال له فی الفارسیة یزه بالتحتانیة فالمعجمة ومنه بیت مثموم اذا
کان محفوفا به وظنی انه ما یقال له فی الهندیة جوا سا یقول خلت تلک الدیار وقد کان فیها
القوم المجتمعون فارتحلوا منها بکرة وترکوا ثم حفیرها وثمامها مے گوید کہ آن دیار امروز
از اہل خود خالی افتادہ اند روزے بود کہ قوم انجا اقامت میدا شتند وبعد ازان کوس
رحلت زدند وجوے خود گرد خانہ ودیوار نیز در انجا بگذا شتند یعنے آج وہ گھر سونی
پڑے ہین اور کبھی سارے قوم وہان بستی تھی پیر وہ کہین چلی گئی اور گھر وں کے گرد کی نالیان
اور جواسہ کی باڑین چھوڑ گئی قال شاقتک طعن الحی حین تحملوا وتکنسوا فضاء قصر

کردہ باشد یعنے سیلابون کی بنہی نے اونپر اسنے کندہ ہرون کو جو گردون مین
دب دبا گئی تہے نمایان کیا سو وہ گویا اب ایسے کتابین مین جنکی مٹی ہوئی متنون
کو اونکی قلمون نے دوبارہ اوجالا قال اورجع واشتمہ اسف نوورہا کخفا فتعرض
فوقہن وشامہا الربح یعنے المرجوع وہو الذے یجدہ الواشمۃ من آثار
الوشم مرۃ ثانیۃ مرفوع عطفا علی زبر وقد سبق تحقیق الوشم والاسفاف ذر الدوار
الیابس علی الجرح والاطعام یعدے الی المفعولین فنوورہا مفعولہ الاول وقع موقع
الفاعل وکخفا مفعولہ الثانی والاصل فیہ اسف کخف نوورہا کما یقال اطعم زید
خبزا او اعطی زید درہما لکنہ قلب الامر لعدم الالتباس کما فے اعطی درہم زیدا
والنوور بالنون فالہمزۃ کصبور للیبس ودخان الشحم ومنہ نور ذراعہا اذا عرزہا بالابرۃ
ثم ذر الملح علیہما او الکخف بکسر الکاف یقال للدرات التی تکون فی الوشم کالکخفۃ محرکۃ وتعرض الرجل اذا اصدی شیئا وضمیر تعرض للکخف
والوشام جمع الوشم والضمیر المجرور للواشمۃ وہذہ الجملۃ نعت واشمۃ یعنے تقول ہذہ جمیع واشمۃ الطعم نیلجہا ومداوہا وادرات من الوشم انسابہ
تصدی فوقہن وشامہن الواشمۃ فلاحت وظہرت میگوید کہ یانقش ونگار دوبارہ آن زن زندہ کنندہ نیل بیاد دوده دبدوایر
ریختہ شد کہ آرش آنزن برانہا جلوہ کردہ یعنے یا دہ دوہراے ہوئی نقش ونگار اوس گودنے
والی کے ہین جسکا کاجل یا نیل گودنیکو اون پہلی حلقون کو دیا گیا جنکو اوسنی دوبارہ
اوجالا قال فوقفت اسالہا وکیف سوالنا صماخوالد لا تبین کلامہا
الضمیر المنصوب للدمن والدیار والصم جمع الاصم من الصمم والخلود الملک الطویل
وابان الشیء اذا ظہر ووضح وعنی بعدم ظہور الکلام عدم سماعہ علی طریق نفی

للظرفیۃ والفضاء الارض الواسعۃ والبہام جمع بہمۃ وہی اولاد الغنم من الضان والمعز
والبقر والجملۃ تعت عوذا وہو حال من المسکن فی ساکنۃ یقول والسبقرات الوحشیۃ
ساکنۃ فی تلک الدیار علی اولادہا وہمۃ حدیثات نتاج صارت اولادہا الکبار
اجلا اجلافی الارض الواسعۃ مے گوید کہ مادہ گاوان وحشی دران منازل ویران
بر اولاد صغار خود نشستہ اند وحال این است کہ ہمہ چنان نوزائیدہ اند کہ بچہای کلان
انہا در زمین فراخ گلہ گلہ مے گردد یعنے جنگلی گائین وہان اپنے بچون پر نئے
ہوئے جنکی بڑے بڑے بچے کھلی میدان مین ریوڑ کی ریوڑ پھرتی ہین قال وجلا
السیول عن الطلول کانہا زبر تجد متونہا اقلامہا یقال جلاہ اذا کشفہ
ویعدی بعن بتضمنہ معنی الکشف والطلول جمع طلل وہو ما بقی من الدار والضمیر المنصوب
للطلول والزبر جمع زبور وہو الکتاب بمعنی المزبور فعول بمعنی المفعول واحدہ
جلہ جدیدا والمتن ما یکتب فی الکتاب والضمیران الجروران للزبر قال فی الاغانی
سجد الفرزدق عند ما سمع ہذا الشعر فقیل لہ لم سجدت قال انتم اعلم بسجدۃ القرآن
وانا اعلم بسجدۃ الشعر یقول وکشفت السیول المتواترۃ عن اطلال تلک الدیار التی
کانت مخفیۃ تحت الغبار بمرور الریاح العاصفۃ فکان تلک الطلول کتب اجدت
ما کان فیہا من المتون المنظمۃ اقلامہا التی تکتب بہا شالہا مے گوید کہ تواتر سیلہا
روان بقیہ آثارش آنرا کہ بوزیدن بادہای تند زیر خاک شدہ بود ظاہر و واضح
گردانید چنانچہ آنہا بدان کتابہا مے ماند کہ متون فرسودہ او اقلمہا ایش دوبارہ روشن

اذا صارت ذات طفل والجملة ظرف الوادی ولا یستقیل الا مشنی کالثقلین و
لذلک افرد ضمیرہا فی ظبارہا ونعامہا کما فی قول بنی الرمہ بیت ومیتہ احسن
الثقلین خداؤ سالقۃ واحسنہ قذالا والنعام حبس بعیر الذکر والانثی وفعلہ محذوف فانہ لا یجوز اسناد
الاطفال الیہا فاما بیض ولائد اویراد بالاطفال ما ہو اعم منہ علی طریق عموم المجاز
وقد ذہبوا الی ہذین التوجیہین فی قول الشاعر ع علفتہا تبنا وماء بارد افانہم قالوا معناہ
علفتہا تبنا وسقیتہا ماء اومعناہ اعطیتہا یقول فعلا فروع الحجر جبر البرے من کثرۃ
المطر وولدت بطرفی الوادے ظبارہا وباضت فیہا نعامہا لما کثر الماء والکلاء فیہا
ے گوید کہ پس شاخہاے ترہ تیزک صحراے بقوت بالیدگی وکمال شادابی سر بالا
کشید واہوان طرفین وادے وشتر مرغان انجا بچہ وبیضہ برآوردند چہ آب وگیاہ
فراوان موجود ہر دمان معدوم بود نعینے ہر جنبگلی بالون کی شاخین بہت بلند
ہوین اور وادے کے داہین باہین ہرنون اور شتر مرغون نے انڈی بچی دیے
غرض کہ گہاس پانی کے ہونے اور آدمیون کی نہونے سے یہہ باتین پیدا ہوئین

قال والعیین ساکنۃ علی اطلاء ہا عوذا تاجل بالقصار بہا مہا
العیین بالکسر البقرات الوحشیۃ والاطلاء جمع طلا بالقصر ولد البقرۃ والظبیۃ
والعوذ بالمہملۃ فالذال المعجمۃ جمع عائذ کالحول جمع حایل وہے حدیثۃ النتاج من
الانسان والابل والبقر ونحوہا قال عنترۃ ع فخلی لہا عوذ النسار وجنبوا
والاجل بالکسر قطیع الوحش فارسیہ گلہ ورمہ وتاجل صار اجلا احبلا والبیاء

علیہ والجملۃ حال من المدافع والخلق محرکۃ البلی مفعول لہ او حال والکاف للتشبیہ بالشبہ
بہ محذوف وضمن الشی کغلہ وتضمنہ والوحی بالضم جمع وحی بالفتح بمعنے المکتوب
منصوب علی المفعولیۃ والسلام بالکسر جمع سلمۃ وہو الحجر العریض الصلب والضمیر المجرور
للوحی یقول فعفت او توحشت مدافع سیل الریان وقد اندرس رسمہا من اجل البلی
او وہو بال قدیم فضمنہ بالکان فیہ کما ضمن الاحجار الصلاب یکتوبانہا اے تشبہ سلب
الحروف سے گوید کہ پس مدافع سیل کوہ ریان خراب کردید وحال آنکہ نشانش
بحکم کہنگی بخاک برابر گشت وچنان باقی بماندہ کہ نوشتہ ہای گندہ سنگہا بر آنہا
باقی سے ماند یعنے پھر کوہ ریان کی سیلابون کی مجبری مٹ مٹا گئی اور حال یہہ
ہے کہ نشان اونکے ایسے باقی رہگئی ہین جیسے پہترون کی کندی باقی رہ جاتی ہین

قال ومن تجرم بعد عہد انیسہا حج خلون حلالہا وحرامہا الدمن جمع
دمنۃ وہی اثر الدار مرفوع علی الخبریۃ ویجترم الزمان بمعنی کاملا والانیس الانسان
المواسی یقال ما بالدار انیس وقال ع وبلدۃ لیس بہا انیس والحجۃ بالکسر السنۃ وقد
یجمع علی حجج قال تعالی ثمانی حجج والجملۃ نعت ومن وخلا الزمان اذا مضی ومنہ
القرون الخالیۃ والجملۃ نعت حجج وحلال السنۃ ما عدا الاشہر الحرم وکلاہما بدل من الضمیر
فی خلون یقول ہی آثار دیار مضی علیہا بعد عہد اہلہا المواسی اعوام کاملۃ مضی حلالہا
وحرامہا سے گوید کہ اینہا آثار دیارے است کہ بعد انقضاے عہد سکانش چند
سال کامل حرام وحلال آنہا بر آنہا گذشتہ یعنے یہہ گہروکی وہ نشانیان ہین

من شرب الخمور وخمر الجزور وبالفرد ستیہ ونحوہا وعاش مائۃ وعشرین وقتیل حمسا و
اربعین ومائۃ حتی قال بیت ولقد سئمت من الحیوۃ وطولہا وسوال ہذی الناس کیف
لبید قال عفت الدیار محلہا فمقامہا منی تابد غولہا فرجامہا من اول
الکامل والقافیۃ متدارک العفار لازم ومتعددہنا لازم والمحل ما یحل فیہ لعدۃ ایام والمقام
ما یقام فیہ لمدۃ مدیدۃ وکلاہما بدل من الدیار ومنی موضع بنجد فی بلاد بنی عامر وتابد المکان
موحش والغول بفتح المعجمۃ موضع والرجام بالمہملۃ فالجیم کتاب موضع آخر متصل بہ
ولذلک یقال لہ غول الرجام والضمیران المجروران لمنی بتاویل البقعۃ والاضافۃ لادنی
ملابسۃ والجملۃ الفعلیۃ حال من منی یقول عفت الدیار التی کانت بمنی موضع الحلول منہا
وموضع الاقامۃ منہا وقد توحش غول منی ورجامہا حیث خلا کلاہما عن اہلہ منے گوید کہ
منازلی کہ در منی بود بخاک برابر گشت ومحل ومقام آنہا باقی نماند وحال اینست کہ غول و
رجام منی کہ متصل او دو موضع بود خراب وویران گردیدہ یعنی وہ منزلین جو منی
مین تھین مٹ مٹا گئین اور محل ومقام اوسکے خاک مین ملگئی اور حال یہہ ہے کہ غول اور
رجام منی کی جو دو موضع قریب اوسکے تھے سونی پڑی ہین قال فمدافع الریان عریٰ
رسمہا خلقا کما ضمن الوحی سلامہا الفا للعطف والمدافع موضع دفع
الماء من الجبل ومجاریہ مرفوع عطفا علی الدیار بدلا اشتمالیا قولہ عری رسمہا او علی غولہا
والریان بالمہملۃ فالتحتانیۃ المشددۃ جبل معروف فی بلاد الطی لا یزال الماء یسیل منہ
فمدافعہ مدافع سیلہ وعری الشی مجہولا من التعریۃ اذا اندرس وذہب ما کان

وعدنا وعدتم ومن یکثر السوال یوما سیحرم یحرم مجہول ورفعہ تابع للکسر للضرورۃ کما مر یقول سالناکم فاعطیتمونا وعدنا سے فی السوال وعدتم فی الاعطاء ومن یکثر السوال فیحرم یوما سے گوید کہ ما از شما طلب کردیم پس شما باداد بدو باز طلب کردیم پس باز شما باداد ید و ہر کہ بسیار سوال کند روزے باشد کہ محروم گردد یعنے ہمنے تمسے مانگا تمنے ہمکو دیا اور پھر مانگا پھر تمنے دیا اور جو بہت مانگیگا وہ ایک دن محروم رہیگا واعلم ان ہذہ الابیات الاربعۃ لاتوجد فی دیوانہ وانما توجد فی الشرح وسلکہا فی العقد الثمین فی المنحولات والعلم عند اللہ وہو العلیم الخبیر

القصیدۃ الرابعۃ

ہذہ للبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعۃ بن معاویۃ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمۃ بن خصفۃ بن قیس بن عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الی آخر النسب المذکور فی ترجمۃ طرفۃ وہو شاعر مخضرم یکنی ابا عقیل وکان فارسا شجاعا سخیا جوادا وکانت امہ ثمرۃ بنت زنباع العبسی احد بنی جذیمۃ بن رواحۃ وہذہ القصیدۃ من اجود اشعارہ وانشدہا النابغۃ الذبیانی فقال انت اشعر العرب بذکر فیہا ما جری بینہ وبین ربیع بن زیاد العبسی وضمرۃ بن ضمرۃ النہشلی فی مجلس النعمان بن منذر اللخمی وما یفتخر بہ العرب من

کاین لغتے فی کاین تشدید الیار ومن بیانیہ والصامت الساکت والظرف اعنی لک
متعلق بمعجب وزیادتہ مرفوع علی انہ فاعل معجب والمنقص لازم ومتعد یقول وکم من ساکت
معجب لک ان یزیدنی فی التکلم او ینقص فیہ مے گوید کہ بسا باشد خاموشان کہ جیت الدار
کمی وافزونی انا در تکلم تراخوش می گرداند یعنے بہت ایسے چپکے ہیں جنکی بات
چیت تجکو پسند لگتی ہے ٹھہرا الیین یا بہت بولین قال لسان الفتی نصف ونصف
فواده فما بقی الا صورة اللحم والدم یقول ان الفتی عبارة عن القلب واللسان
فهذا نصف وذلک نصفه ثم بعد ذلک لم یبق فیه الا صورة اللحم والدم مے گوید کہ
آدمی دل وزبان است پس نیمہ او این است ونیمہ او آن است وبعد ازان
محض صورت گوشت است یعنے آدمی مین دو چیزین کام کی ہین ایک زبان
اور ایک دل اور جب یہہ دونو اوسمین نہین ہین تو پھر وہ لہو اور ماس کا پتلا ہے
قال وان سفاه الشیخ لاحلم بعده وان الفتی بعد السفاهة یحلم السفاه
کسحاب خفة العقل والحلم العقل ویحلم مرفوع فی الاصل اتبع رفعه الکسر ضرورة
یقول اذا کان الشیخ خفیف العقل فلا یکون عاقلا بعد ضعف عقله وخفته واما
الشاب فعسی ان یکون عاقلا بعد سفاهته مے گوید کہ خفت عقل از پیران نمی رود
چہ بعد از پیری کدام زمانہ باقی مے ماند کہ خفت عقل ازوے دران زایل گردد واگر
جوانی سفیہ باشد در عہد پیرے عاقل تواند شد یعنے جب بڑی میان ہو کر نسمجھو
تو پھر کب سمجھیگا ہان جوان آدمی جوانے کے بعد سمجھ سکتا ہے قال سالنا فاعظیم

والخصلة وبالجملة کل ماخلق علیہ الانسان من حسن او قبیح وخالها حسبها و
جملہ تحتی مفعولہ الثانی وتعلم مجہول ولمستکن فیہ للخلیقة یقول وماتکن فی رجل
من خصلة حسنة او قبیحة تعلم لامحالة وان حسبها مخفیة علی الناس سے گوید کہ
ہر خصلتی کہ در کسی باشد نیک باشد یا بد مخفی نمیماند اگرچہ او برعم خود چنین میداند کہ ہیچکس
او را نمیداند یعنے جو بات آدمی مین ہوتی ہے بری ہو یا بھلی وہ ہرگز نہین چھپتی
گو وہ یہہ سمجھتا ہے کہ اوسکو کوئی نہین جانتا قال ومن لم یزل یستحمل الناس نفسہ
ولا یغنیها یوما من الدہر یسأم یقال استحمله نفسه حمّله حوایجه وامورہ وجعلها حمولته
وروے یستریح الناس من استرحله اذا سأله ان یرحل له فالناس ح منصوب
بنزع الخافض ویحتمل ان یکون معناہ ان یجعل نفسہ راحلة لهم واغناہ جعله غنیا وروے
لم یعفها من اعفاہ عن الامر اذا انجاہ منه وروی من الذل بدل من الدہر وہذا اجود
ویسأم یمل یقول ومن لم یزل یحمّل نفسہ حوایج الناس او یسیّل نفسہ ان یرحل
لهم او یجعل نفسہ راحلة لهم ولم یجعلها غنیة عنهم اولم یخلصها منهم یوما من ایام الدہر او
یوما من الذل یمل لامحالة مے گوید کہ ہر کہ پیوستہ بار مردمان بر دارد و بکار
ایشان مشغول بماند روزے خود را غنی یابد بے نگرداند ضرور است کہ بہ تنگ
آید وآزردہ گردد یعنے جو کوئی ہمیشہ لوگونکا بوجھ بہار اوٹھاوی اور اونکا کام
بنا رہے اور کسی دن آپ کو فرصت نہ دے تو آخر کار کو اوکتہا جاویگا قال وکان
ترے من صامت لک معجب زیادتہ او نقصہ فی التکلم

اذا وصل الی المکان المنخفض اطمئن وسکن وکذلک الاحسان اذا فعله الانسان
اطمئن والبر الخیر والاتساع فی الاحسان وتجمجم الرجل بالجیم بین اذا اخفی شیئا فی صدره
او تکلم بکلام لا یفهم معناه وکنی به عن نوع من الافعال والحیائی المجلس یقول و
من یوف بعهده لا یذمه احد ومن یبلغ نفسه الی مستراح من البر والاحسان لا یتکلم
هو بکلام لا یفهم معناه بل یتکلم بکلام واضح وصوت عال حیث لا یکون الرجل والافعال
ولا یخفی فی صدره شیئا ے گوید که هر که ایفای عهد بکند کسی مذمت او نخواهد کرد و
هر که بمکان مطمئن نشیند بیباکانه گفتگو خواهد کرد و مخجلانه نخواهد نشست یعنے جو
عهد کا پورا ہوگا اوسکو کوئی برا نکہیگا اور جو ہلائی کی اچھی جگہ کا فی پر پہونچیگا وہ گہلم گہلا
بات چیت کریگا قال ومن یغتر بحسیب عدو اصدیقه ومن لا یکرم
نفسه لا یکرم الاغتراب البعد عن الوطن وعدوا مفعول ثان ولا یکرم معروف
والفعل الاول معروف والثانی مجهول یقول ومن یبعد عن وطنه وصار غریباً
یظن صدیقه عدوا فان الحزم سوء الظن ومن لا یکرم نفسه بالاخلاق الکریمة لا یکون
کریما عند الناس ے گوید که هر که از یار و دیار خود دور افتد دوست خود را
دشمن پندارد چه بدگمانی هم هوشیاری است و هر که خود را معزز و مکرم نگرداند بچشم
مردمان مکرم نگردد یعنے جو گهر سے باہر نکلی اور وطن سے دور پڑے اپنے دوست کو
بھی دشمن سمجھیگا اور جو آپ کو مکرم نہ بناوے وہ کبھی مکرم نہ ہوگا قال ومن لا یتکلف
عند الامر من خلیقة وان خالها تخفی علی الناس تعلم الخلیقة الغادة

که هرکه بابدان نکوئی نکند بجای این که مردمانش بستایند نکوشش او خواهند کرد چه نکوئی
بابدان کردن چنان است که بدکردن بجای نیکردان یعنے جو برون سے بھلائی
کرتی تو لوگ اوسکو بھلا نکہینگے بلکہ برا کہینگے چنانچہ وہ بھلائی اوسکی حق مین برائی ہوجاویگی
اور وہ بہت پچھتاویگا قال ومن بعصیں اطراف الزجاج فانہ یطیع العوالی
رکبت کل لہذم الزجاج جمع زج بالمعجمۃ فالجیم وہے الحدیدۃ التی یکون فی
اسفل الرمح ویقال فی الفارسیۃ آہن بن نیزہ وفی الہندیۃ ہورے واستعیر لاسفل الامور
کالصلح مثلا والعوالی جمع عالیۃ وہی من الرمح ما یدخل فیہ السنان منصوب فی الاصل علی
المفعولیۃ ولاکن سقط النصب للضرورۃ کما فی قولہ ع ارجو وآمل ان تدنو مودتہا استعیر
لاعالی الامور کالحرب مثلا ورکبت مجہول وکلمۃ کل نبزع الخافض واللہذم باللام
فالہار فالمعجمۃ السنان الطویل والجملۃ حال من العوالی یقول ومن بعصیں من الرجال اطراف
الزجاج ای اسافل الامور فی الظاہر کالصلح مثلا فانہ یطیع عوالی الرماح وقد رکبت
بکل سنان طویل ای یطیع اعالی الامور وشدایدہا کالحرب مثلا یعے گوید کہ ہرکہ
اطاعت آہن بن نیزہ نکند یعنی فرو تنی نگزیند وراہ آشتی نگیرد ضرور است کہ فرمان
سر نیزہ مکشد وپامال جنگ گردد یعنے جو بہالوگی لوڑہیوگی نمانی یعنی چھوٹی باتون
کو تسلیم نکری تو وہ بڑہوگی بہالوگی مانگا یعنی اوسکو بڑے باتین اوٹھانی پڑینگی قال
ومن یوف لایذمم ومن ینفض قلب الی مطمین البر لا یتجمجم الیہ معروف
ویذمم مجہول وانفضی بلغ ووصل والمطمین المکان المنخفض واستعیر للبر لان الشے

مکند ستم دیگران بکشد یعنی جو کوئی اپنے حوض اپنے ہتیارون کی زور سے نہ
بچاوے اور دشمنون کو نہ ہٹاوے ٹوڈہ پھوٹ کر برابر ہوگے غرضکہ جو اپنی نہ بچاوے
وہ سلامت نہ رہیگی اور جو خود لوگون کو نہ دباوے وہ آپ دبیل رہیگا قال ومن
باب اسباب المنایا ینیلنہ وان اتی اسباب السمار سلم باب
خاف وینیلن جمع مونث غایب والضمیر فیہ للمنایا والمنصوب للوصول وروے
اسباب المنیۃ یلقیہا علی ان المسکن للوصول والمنصوب للمنیۃ ورقی کرضے صعد تعدے
بفی والی فالاسباب منصوب بنزع الخافض وروے ولو ام الردم القصد وح ہو منصوب
علی المفعولیۃ واسباب السمار نواحیہا وابوابہا قال تعالی لعلی ابلغ الاسباب اسباب
السموت وقال الاعشی ع ورقیت اسباب السمار بسلم والسلم معروف والجملۃ منصلۃ
بقول ومن خاف مایودی الانسان الی المنایا من اسبابہا یصیبنہ لامحالۃ وان
یصعد الی نواحی السمار بسلم او قصد ہا بہ مے گوید کہ ہر کہ از اسباب مرگ می ترسد
مرگ اورا می گذارد اگرچہ بنزدبانے بنواحی آسمان برآید یعنے جو کوئی موت کی سامانون
سے ڈری وہ مرنے سے نہ بچیگا گو وہ سیڑہی لگا کر آسمان کے کنارون پر چڑہ جاوے
قال ومن یجعل المعروف فی غیر اہلہ یکن حمدہ ذما علیہ ویندم المعروف
الاحسان وجعل الشے فی الشے وضعہ فیہ والاہل المستحق والجد برد ومعنی کون الحمد
ذما وقوع الندم موقع الحمد علی خلاف التوقع یقول ومن یضع الاحسان فی
من لیس باہل لیقع الندم علیہ موقع الحمد علی خلاف التوقع ویندم علی فعلہ ہم گویہ

بنادی وہ آبرو کو بدنام دیگا اور جو لوگونکی گالیون سے نہ بچی وہ ہزارون گالیان
کہاویگا قال ومن یک ذا فضل فتخبل بفضلہ علی قومہ یستیغن عنہ
ویذمہم الفضل الزاید عن الحاجۃ الاصلیۃ ویقال لہ العفو وتخبل بہ علیہ وعنہ اذا
لم یعطہ ایاہ ویستیغن ویذمہم کلاہما مجہول والاول مسند الی الظرف یقول ومن کان
لہ فضل عن الحاجۃ فلم یعطہ قومہ یستیغنوا عنہ ویذموہ فی المجالس سے مے گوید کہ
ہرکہ زاید از حاجت داشتہ باشد و باز بقوم خود ندہد ہیچکس بدو مایل نخواہد شد و
مذمت او خواہند کرد یعنی جو شخص اپنے حاجت سے زیادہ رکھتا ہو اور پھر وہ
اپنے قوم کو ندی تو وہ بلیت اوسکی نہ پوچھینگے اور بہت برا اوسکو کہینگی قال ومن لا یذد
عن حوضہ بسلاحہ یہدم ومن لا یظلم الناس یظلم الذود بالعجمۃ
المنع والکف والحوض معروف ویکنی بالدفع عن الحوض عن حفظ العرض وذلک
لانہم کانوا یوردون الیہم حوض غیرہم فان کان اہل الحوض اولی باس وقوۃ دفعوہم
وقاتلوہم علی حوضہم وان کانوا ضعفاء سکتوا وبہتوا والسلاح بالکسر آلۃ الحرب و
السیف ویہدم مجہول والمستکن فیہ للحوض ویظلم فی الشرط معروف وفی الجزاء مجہول
یقول ومن لا یدفع الاعداء عن حوضہ بسلاحہ یہدم لا محالۃ اے من لا یدفع الذم
عن عرضہ ینقص عرضہ ومن لا یظلم الناس ابتداء یظلموہ یوماً سے مے گوید کہ
ہرکہ بزور تیغ خویش اعدا را از حوض خود نراند ضرور است کہ منہدم گردد یعنی
ہرکہ آبروے خود را نگاہ ندارد سلامت نماند و ہرکہ خود دست تطاول دراز

کی باتین جانتا ہون مگر اگلی دن کی بات سے محض ناواقف ہون قال ومن
لایصلح فی امور کثیرۃ یضر بہن بانیاب ویوطأ بمنسم
المصانعۃ المداراۃ والمرافقۃ والفعل معروف وضرسہ عضہ بالانیاب وکنے
بہ عن الشتم والاغتیاب والوطی الدوس وکلا الفعلین مجہول والمنسم بالنون فالمیم
کمجلس خف البعیر وکنے بہ عن الاذلال یقول ومن لایدارے الناس ولا یرافقہم فی
امور کثیرۃ تشقیہ فی المجالس ویذللوہ فی المجامع مے گوید کہ ہرکہ در اکثر
معاملات نرمی ونواصنع نکاربزد مردمان اورا بدندان خواہند گزید وپایمال
خواہند کرد یعنے دشنامہا خواہند داد ورسوا خواہند نمود یعنی جو کوئے
اکثر معاملون مین نرمی نہرتے لوگ اوسکو دانتون سے کاٹینگی اور پاؤن مین
روندینگی غرض کہ برا کہینگے اور ذلیل کرینگی قال ومن یجعل المعروف من
دون عرضہ یفرہ ومن لایتق الشتم یشتم المعروف الاحسان وجعلہ
من دون عرضہ کنایۃ عن جعلہ جنۃ لہ ووقایۃ والعرض بالکسر مایجب علیک حفظہ
ووفر العرض زادہ واتقی الشئ اجتنبہ ویشتم مجہول یقول ومن یجعل الاحسان الی
الناس دقایۃ لعرضہ یرذہ ویوفرہ ومن لایجتنب الشتم ببذل المال نشتمہ الناس
مے گوید کہ ہرکسی خیر واحسان را سپر آبروے خود سازد آبروی
خود را افزون خواہد کرد وہرکہ از دشنام این وآن نپرہیزد دشنامہاے
مردمان خواہد خورد یعنے جو کوئے بہلائی کرنے کو ڈہال اپنے ابرو کی

حولالا ابالک یعنی من ہمیشہ سے گوید کہ از تکالیف زندگانی بجان آمدہ و
کسی نہ شاد سال زندہ بماند بجان خواہد آمد یعنے مین اتنا جیتا رہا کہ جنیے سے اوکتا گیا اور
جو اسی برس جیونگا وہ ضرور سے اوکتا چکیگا قال رایت المنایا یخبط عشوۃ
من یصب تمتہ ومن تخطی یعمر فتہرم المنیۃ الموتۃ القدر من مناہ اذا قدرہ
والخبط المشی علی غیر استقامۃ منصوب علی المصدریۃ والعشوۃ الناقۃ التی
لا تبصر امامہا فہی تخبط بیدیہا ویعمر مجہول من عمرہ اذا اعطاہ عمرا طویلا وہرم الرجل اذا
صار شیخا کبیرا یقول رایت المنایا تخبط خبط الناقۃ التی لا تبصر امامہا فمن یصبہ تمتہ ومن
تخطہ یعط عمرا طویلا فیصیر شیخا کبیرا سے گوید کہ مرگ را می بینم کہ چون شتر ناہ
نابینا میرود چنانچہ بہر کسے کہ میرسد او را مردہ می کند و بہر کہ نمیرسد عمرش دراز می گردد
تا اینکہ شیخ فانی میشود یعنے مین موتو کو دیکھتا ہون کہ اندہی اونٹنی کے چال
چلنی مین جسپر ہاتھہ اونکا جا پڑتا ہے اوسکو مارتے ہین اور جس سی وہ چوک گیا تو
عمر اوسکی بڑتی ہے چنانچہ وہ بڈھا پھوس ہوجاتا ہے قال واعلم علم الیوم
الامس قبلہ ولا کنی عن علم ما فی غد عم اراد بالعلم الاول العلم
وبالثانی المصدر وکلمۃ قبلہ حشو زاید وا بمی مبنی للمفعول صفۃ مشبہۃ من عمی عنہ اذا غاب
عنہ وخفی قال ع اصم عن الفحشاء اعمی عن الخنا یقول واعلم معلوم الیوم والامس
ولا کنی غایب عن علم ما یکون فی غد سے گوید کہ حال امروز وحوادث
روز گذشتہ میدانم مگر از وقایع روز آیندہ آگاہ نیستم یعنے مین آج اور کل

وہمانی کی محتاج نہین اور لوگون کے آڑے وقت مین کام آتی ہین قال کراعہ فلا
ذو الضغن یدرک ستبلہ لدیھم ولا الجانی علیہم یسلم الکرم یستمیل عندہم
فی الحسن والجودۃ ومنہ مقام کریم مجرور علی انہ نعت حی ویحتمل الرفع علی الخبریۃ والضغز
بالکسر الحقد والستبل بتقدیم الفوقانیۃ علی الموحدۃ الثار وروے وترہ والوتر
الثار وحنی علیہ اذا لزم عزم خیانۃ علیہ او وقع آفۃ علیہ قال حباس بن مرۃ ع
وانی قد جنیت علیک حربا وروے ولا المجارم الجانی علیہم والجانم من جرم
اذا اذنب والسلم اسم مفعول من اسلمہ اذا ترکہ وخذلہ یقول کرام اوہم کرام فلا یدرک
الواتر وترہ من جارہم لتکرمۃ عندہم ولا یخذل من جنی علیہم لضرہم ایاہ بالنفز
والاموال ع کویدکہ چنان کریمان کہ کینہ کش ہمسایہ ایشان کینہ خویش ازو
نتواند کشید وہر کہ باعتماد ایشان جرمی بکند وتاوانش بر ایشان فرو افتد او ایمنگذارند
یعنی ایسے لوگ ہین جنکی پروسے کا بیری جان کا لاگو اوس سے اپنا بدلا نہ لیسکے
اور جو کوی اونکی پروسے پر کچھ کر بیٹھی اور اوسکی بدلہ مین دینا آوے تو وہ اوسکے
دستگیری کرین قال سمت لکالیف الحیوۃ ومن یعش ثمانین
حولا لا ابا لک یسأم یقال سأمہ وسأم منہ اذا ملّ منہ کملہ ومل منہ و
لا ابا لک ولا اخا لک کلمتان تستعملان فی المدح والذم فمعنا ہما فی المدح انک
مستقل بنفسک فی امرک لا تقتدی علی ابیک ولا علی اخیک وفی الذم انک ذلیل
ذل من لا اب لہ ولا اخ یقول ملت من تکالیف العیش ومن یعش مثلی ثمانین

بروی تاوان بسوی قومی فرستادہ میشوند یعنے باوجود اسکی کہ وہ کسی جرم کی مجرم نہین ہین مگر اونکو دیکھتا ہون کہ وہ مقتولون کی خونبہا مین ایسے کہری کرارے اونٹھون سے اوا کرتے ہین جو پہاڑون کی چوٹیون پر چرنے والے اوپورے ہزار کی بعد ایک ہزار کے بقیتی مین اور تاوان مین بہیجی جاتے ہین قال لبید

حلال لعصیم الناس امرھم اذا طرقت احدی اللیالی

بمعظم الحی الرہط والقوم وعنی بہم المدوحین ورہطہ علی التجرید والاجار والمجرور فی محل الرفع علی الخبریۃ من محذوف والحلال بالکسر من حل بالمکان یقیم حالۃ بالکسر وحی حلال اذا کانوا مقیمین وفیہم کثرۃ وکنی بہ عن الاغنیاء الاستغنارہم عن الکسب والانتجاع حیث لایحترجون من دورہم وقبابہ ھے خلوف ای غابروا وخلفوا والعصمۃ الحفظ والصیانۃ والامر الشان والحال مرفوع علی الفاعلیۃ وطرقہ اتاہ لیلا وردی اذا طلعت من طلع علیہ اذا اتاہ وخص اللیالی بالذکر لما انہم کانوا یرون ان کل حادثۃ عظیمۃ تحدث فی اللیل فاللیالی اسباب الحوادث والباء للملابسۃ والمعظم الامر الشدید یقول ہی بقوم مقیمین فی منازلہم مع کثرتہم مستغنین عن الکسب یحفظ امرہم الناس من الھلاک اذا انتہم احدی اللیالی بامر شدید

ھے گوید کہ آن شتران چیدہ مال قومے است کہ بحکم تونگرے و دولتمندے بنجاہای خویش اقامت ورزیدہ اند وچون آفتی در شبی نازل گردد حافظ مردان میباشند یعنے وہ کہرا مال ایسے لوگون کا ہے جو کہرون مین بیٹھی رہتی ہین اور کھانی

یعنی نہ وہ توفل اور نہ وہب اور نہ ابن محرم قتل میں شریک ہیں حاصل یہ کہ نہ وہ
قاتل مستقل ہیں اور نہ شریک ہیں اور باوصف اسکی خوبہائیں دیتی ہیں قال وکلا
اراہم اصبحوا العقلو نہم صحیحات مال طالعات مجرم ومن دیوانہ
ع علالۃ الف بعد الف مصتم وصدر المصراع المذکور فی الکتاب ع تساق الی قوم
لقوم غرامۃ ورویی یعقلونہ علی ان الضمیر لکلا لفظا ونصب کلا علی شریطۃ التفسیر و
الضمیر المنصوب الاول للممدحین کالمرفوعین فی اصبحوا و یعقلون والمنصوب
الثانی للمقتولین ویقال عقلہ اذا ادی دیتہ وعقل عنہ اذا اداہا عن جانبہ وعقل
اذا اقبل دیتہ وعنی بالصحیحات الجیاد وبضبہ نبزع الخافض او علی الحالیۃ من المستکن
فی تساق علی روایۃ الدیوان والمال عندہم الابل عرفا غالبا وطلع الجبل اذا اعلاہ
ومنہ طلاع الثنایا یتعدی بنفسہ والباء زایدۃ او دخلت علی المفعول بہ کما فی قول
الشاعر ع نضرب بالسیف ونرجو بالفرج ای نرجو الفرج والمحرم بالمعجمۃ فالمہملۃ کجبل
الف الجبل وتنکیرہ وتنکیر المال للتجنس والعلالۃ ما بقی بعد العلل فاستعمل فی البقیۃ
والمصتم بالمہملۃ فالفوقانیۃ کمعظم التام الکامل یقول فاراہم صاروا یؤدون دیۃ کل واحد
من المقتولین المذکورین بجیاد من الابل طالعات الف الجبل بقیۃ الف بعد الف تام
تساق الی قوم غرامۃ من قومی مے گوید کہ باوصف اینکہ خوبہائی کسی بر ذمہ
ایشان لازم نمی آید مگر من ایشان را مے بینم کہ خوبہائی کشتگان مذکور ازان چیدہ
و برگزیدہ شتران سپید ہند کہ بر بینی کوہ مے برایند و بعد ہزار بقیہ ہزار کامل اند

محذوف والکاف للخاطب غیر معین والجریرة الجنایة یقال جر علیه وعلی نفسه
جریرة اذا جنی علیه فلزمه غرمه والجرود فی علیهم ورماهم للمدوحین ومن معهما وقتیل
مجرور عطفا علی ابن نهیک والمشلم بالمثلثة کمعظم وضع یقول لعمرک قسمی یا مخاطب
ما جرت علی الممدوحین ومن معهما رماهم قتل ابن نهیک من عبس وقتل من قتل
منهم فی المشلم بان قتلوهما علی الاستقلال مے گوید کہ سوگند من بجان پاک
تراکہ ممدوحان من وہر کہ در سلک ایشانست ابن نہیک وقتیل موضع مشلم
کشتہ اند تا کہ خونہای ایشان بر ایشان عاید گردد یعنے تیرے جان کی قسم کہ تیرے
ممدوح اور اونکی ساتھی ابن نہیک اور قتیل موضع مشلم کی قاتل نہین ہین کہ خونہای
اونکی وہ ضرور اداکرین قال ولا شارکت فی القوم فی دم نوفل ولا وہب
منہم ولا ابن المحرم عطف علی النفی السابق والمستکن فی شارکت للرماح
وعنی بالقوم بنی عبس خاصۃ ومضافہ مقدر وفی دم نوفل بدل منہ باعادۃ الجار
ووہب وابن المحرم کلاہما عطف علی نوفل والمحرم بالمہملۃ فالمعجمۃ کمعظم علم تقول
ولا شارکت رماحہم فی دماء القوم فی دم نوفل ولا فی دم وہب ولا فی دم ابن
المحرم والحاصل انہم لم یقتلوا ہولاء بقتلہم ولا شارکوا فی قتل ہولاء مع قیام الحرب
بین الفریقین مدۃ مدیدۃ ومع ذلک حملوا دیات ہولاء المقتولین مے گوید کہ نہ
ممدوحان من در قتل نوفل و وہب وابن محرم شریک شدند غرضکہ ممدوحان
نہ قاتل اند ونہ شریک قتل اند وباوصف اینہمہ خونہای ایشان کشتگان میدہند

چھوڑا جو پانی کے دونوں کی سمع میں پڑتی ہے یہان تک کہ جب چڑھائی پوری ہوگئی
تو اونٹوں کو ایسے کھرے پانیوں پر لائی جو لمبے اور ہتیاروں سے اٹی ہوئے تھی غرض کہ
تہورے دنوں ٹھہرے اور پھر لڑنے مرنی پر تیار ہوئے قال فقضوا امنایا بینہم ثم
اصدروا الی کلاء مستوبل متوخم الفار للعطف وقضی حاجتہ مخففا وشددوا
ادا التہا وفرغ منہا والمنایا جمع منیۃ بمعنی المقدرۃ والاضافۃ الی بینہم مجازیۃ کما فی
قولہ تعالی شقاق بینہما وعنی بہ شدۃ القتال والاصدار استعارۃ للعود عن الحرب والکلاء
محرکۃ بالمد العشب الرطب والیابس والمستوبل اسم مفعول من استوبل المرعی اذا وجدہ وخیما
غیر موافق والمتوخم اسم مفعول من توخمہ اذا وجدہ غیر موافق لاستمرار مستطعام
وخیم مستعیر للرای الفاسد یقول فقضوا حاجاتہم المقدرۃ فی النفوس علی اکمل وجہ حتی
اذا تم المرتجی رجعوا واصدروا ابلہم من بلد الی بلد الی کلاء لم یکن عاقبۃ حمیدۃ اسی قاتلوا
قتالا شدیدا ثم عادوا الی رای فاسد یقضی بہم الی الشر والفساد دون الخیر والصلاح
ہے گوید کہ پس آرزوہائے خود را بخوبے برآوردند و باز آن ستیزان را آرزوہای
عمیق بسوے گیاہی آوردند کہ زشت و زبون و بقتیل و گران بود غرض کہ چند گاہ
مہلت دادند باز دستگر جنگ افتادند یعنے پھر خوب ارمان اپنے نکالی اور پھر
ایسے بری گھاس پر اپنے اونٹوں کو لیگئے جو رہنے والے نہتی حاصل ہے
کہ پھر فساد کے باتیں سوچنے لگی اور جھگڑوں میں پڑے قال لعمرک ما حجت
علیہم رماحہم دمہ ابن بہنیک او قتیل المشتم اللام لام الابتداء ولعمرک

اپنا بدلا لیوی اور نچلا نہ بیٹھی اور اگر کوے آپ اوسکو نچھیڑے تو آپ اوس سے
چھیڑ اوٹھاوی قال رعوا ظمائم حتی اذا تم اوردوا عمار القفّ ی بالسلاح
و بالدم وہکذا فی الشرح وفی دیوانہ بیت رعوا مارعوا من ظمائم ثم اوردوا عمارا تسیل
بالرماح و بالدم یقال رعی الماشیۃ اذا سرحہا فی الرعی اے الکلاء ومفعول الفعل محذوف
واستعیر لقعودہم عن الحرب والظمأ بالکسر ما بین الوردین من المدۃ والمراد قدر الظمأ
ومنہ قولہم ما بقی منہ الا قدر الظمأ فہو منصوب علی الظرفیۃ واستعیر لزمان الاستراحۃ
والمسکن ای تم للرعی المستفاد من الفعل والایراد فی الاصل ان یوتی بالابل الظماء
علی الماء ونقیضہ الاصدار واستعیر لادخالہم انفسہم فی الحرب والعمار جمع عمرۃ وہو
الماء الکثیر المجتمع واستعیر للمعارک والتفری التشقق وعنی بتشققہا بالسلاح والدم
کثرتہا فان الماء لا تتشقق الا بما یکثر فیہ ویظہر وفی کلمۃ تسیل اشعار بحرکۃ الدم والسلاح
فیہا کما لا یخفی تقول رعی الفریقان مواشیہم قدر ما یکون بین النوبتین من الماء حتی اذا
تم رعیہم اوردوہا میاہا عمیقۃ تتشقق بالدم والسلاح لکثرتہا ای مرجوا عن الحرب
زمانا ثم دخلوا فیہا الی ان تبتدئ الحرب الی اربعین سنۃ مے گوید کہ ہر دو فریق
شتران خود را بقدر زمانے بچرا گذاشتند کہ درمیان دو نوبت آب میباشد تا انکہ
چون مدت چرا بہ اختتام آمد ہمہ را بدان آبہاے عمیق آوردند کہ سلاح وخون انباشتہ
بود حاصل این کہ چندی آرمیدند و بار نجنگ افتادند و تا چہل سال ہمین طور بسر بردند
یعنے دونو فریقون نے اپنے اپنے اونٹون کو اتنی مدت تک چرائے

قال النابغة تبیت ونبو قعین لامحالة انهم آتوک غیر مقلمی الاظفار یقول لدے رجل
شجاع منه تام السلاح مرمی به فی الحروب کاسد قوے ذی لبدة غیر ضعیف
سے گوید کہ نزد مردی کہ دلیر و دلاور و کامل سلاح و جنگ آزمودہ و چون شیر جوان
قوی گردن و تنومند و زور آور بود یعنے ایسے جوان کی پاس جو بڑا سورما اور پوری
ہتیاروں والا اور لڑائیوں کا کھیا ہوا اور کہری شیر کی مانند قوے اور تنومند تھا قال جریر
متی تظلم یعاقب بظلمه سریعاً والا یبدء بالظلم یظلم مجرور علی انه نعت
اسد و یظلم مجہول و یعاقب معروف والباء للمعاوضة ان کان الظلم مصدرا مضافاً الی
المفعول والاستعانة ان کان مضافا الی الفاعل واطلاق الظلم علیه تجوز فان
ذلک مکافاة الظلم دونه الا اصله وان لاعلی ان ان شرطیة ویبدء مجہول واصله یبدؤ
مهموز اللام من بدره به اذا فعله به ابتداء حذفت الهمزة للضرورة وابدلت الهمزة الفاً
کما فی منهاک المرتع فحذفت الالف فی المضارع المجزوم ویظلم معروف ثم انما وصفه
لما انه کان من رهط الممدوحین وفیه مدح لهما فی الجملة یقول جری علی الناس متی یظلمه
احد منهم یعاقبه علی ظلمه ایاه او بالمکافاة علیه بلامکث ومهلة لما ان المکث یوهم الضعف و
العجز وان لم یظلمه احد بالابتداء من الناس یظلم احدا منهم من قبل نفسه ای لایزال فی قتل وقتال
فهو اما واتر او موتور سے گوید چنان دلیری کہ پیوستہ در کارزاری باشد دمی فارغ
نمی نشیند چنانچہ اگر کسے بر دستم کند و آزارش برساند بزودی پاداش آزارش دہد واگر کسی با
او ابتدا کند خود ابتدا کند یعنے ایسا بڑا دلاور کہ جو کوئی اوسکو ستاوی تو بہت جلد

فائدہ کان
فی اول الجملۃ

وام قشعم کنیۃ للموت فانہ یطعم النسور لمستہ وقال ابن الاثیر ہی الداہیۃ والمنیۃ والحرب والضبع والذئب یقول فحمل حصین علی الضیف العبسی لدی مکان نزلت فیہ المنیۃ او الداہیۃ ولم یفزع من بیوت کثیرۃ من قوم المقتول او من قومہ حیث کان قد تقرر الصلح او لم یشبہا او لم تتہیبہ او لم تنتظرہ ۔ مے گوید کہ پس حصین بن ضمضم بران مہمان عبسی بقریب مکانے حملہ آورد کہ اجل مقدر و یا بلای عظیم انجا نازل شدہ بود از خانہائے قوم مقتول کہ دیگران خواہند برخاست و یا از خانہائے قوم خود کہ آشتی تقریر یافتہ زینہار نترسید و یا خانہای گرد و پیش خود را آگاہ نکرد و یا خود از وے آگاہ شد و مدد نکردند یعنے پس حصین بن ضمضم نے عبسی مہمان پر اسی جگہ حملہ کیا جہاں موت اوسکی آگئی تھے یا بڑے بلا نازل ہوئی تھے اور مقتول کی گہروں یا اپنے قوم کے گہروں سے نڈرایا پاس پڑوس کے لوگوں کو خبر نکی یا وہ خود خبر نہوئی یا اونکی مدد نکی قال لدی اسد شاکی السلاح مقذف لہ لبد اظفارہ لم تقلم بدل من الاولے وعنی بالاسد حصین بن ضمضم نفسہ دون الجیش کما توہمہ بعضہم وشاکی السلاح معناہ تام السلاح وحادہ والاصل شاکک السلاح ثم وقع القلب والمقذف ان ارید بہ المرمے بالحروب فہو تجرید فانہ من لوازم المشبہ وان ارید بہ المرمے باللحم فہو ترشیح فانہ من لوازم المشبہ بہ ای الاسد فان الاسد یوصف بکثرۃ اللحم ولذا یقال لہ الربال واللبد جمع لبدۃ وہو الشعر المجتمع علی کاہل الاسد والظفر یکنے بہ عن السلاح وتقلیم الاظفار کنایۃ عن الضعف

چھپائی رکھا نہ گھبرام گھبلا کہ نہ کچھ بڑ بڑایا اور نہ کوئی پتا جتایا وقال ساقضی حاجتی ثم القی
عدوی بالف من وراء لجم عجبا بقول القوم فی نفسہ کما فی قولہ تعالی وقال اسقم
شہر مکانا بعد قولہ فاستہ یا یوسف فی نفسہ ولم یبد باطنہم ویقال التقاہ بہ اذا جعلہ بینہ و
بین عدوہ والوراء مشترک بین الخلف والقدام واللجم ان کان اسم فاعل من الجم الفرس اذا
وضع اللجام علیہ او فی فسہ فالمراد بالالف الف فارس وان کان اسم مفعول منہ
فالمراد بہ الف فرس وکلاہما صحیح یقول وقال فی نفسہ انی ساقضی حاجتی من اخذ
الثار ثم القی عدوی من عجبس بالف فارس ملجم او الف فرس ملجم من اقتداء
بحیث یکون جنۃ بینی وبین عدوے مے گوید کہ در دل خود چنان مقرر کرد کہ حاجت
خود خواہم برآورد یعنی انتقام برادر مقتول خود خواہم گرفت و باز بہزار سوار جرار و یا
ہزار اسپ تیار کہ سپر من باشد از دست دشمنان محفوظ خواہم ماند یعنے جی میں اوسنے
یہہ ٹھہرائی کہ وقت پر اپنے حاجت پورے کرونگا اور پھر ہزار سوار یا ہزار گھوڑے
اپنی دشمن کے سامنے لاؤنگا قال فشد والم یفزع یوما کثیرۃ لدے
حیث القت رحلہا ام قشعم یقال شد علیہ اذا حمل وصال وفزع اذا خاف
وضب یوما نبزع انخافض وروے لم یفزع من افرغہ اذا نبہہ من نومہ وفی دیوانہ
لم تفزع بیوت کثیرۃ من فزعہ اذا نصرہ وضمیر المفعول محذوف ولدے متعلق بشد
والرحل معروف والقاء الرحل کنایۃ عن النزول فان الراکب اذا طرح رحلہ القاہ
عن مرکوبہ نزل واقام والضمیر المجرور للام قشعم لتقدمہ رتبۃ والقشعم النسر المسن

او وجب الدیات علیہم مے گوید کہ یجان گرامی خود قسم میخورم کہ چہ خوب وخجستہ
مردمان اند آن قوم کرام حصین بن ضمضم مرتے کارے خلاف مرضی آنان کرد
وتاوانش برآنان افگند چہ بعد تقرر آشتی یک مرد عبسی راکہ مہمانش بود بعوض برہم بن
ضمضم برادر خود بکشت یعنے مین اپنے پیاری جان کی قسم کہاتا ہون کہ وہ کیا اچھے
لوگ ہین جنکی خلاف مرضی حصین بن ضمضم نے برا کام کیا اور تاوان اوسکا اونپر
ڈالا یعنی ملاپ ہونی کے بعد اپنے بھائی کی عوض مین ایک عبسی مہمان کو اوسنے جان

سے مارا قال وکان طوی کشحا علی مسکنۃ فلا ہوا بداہا ولم یتجمجم
المسکنۃ فی کان الحصین بن ضمضم والطی معروف والکشح مایکون بین الخاصرۃ الی
الضلع الخلف وطوی الکشح علیہ اضمرہ وعنہ اعرض عنہ والمسکنۃ الشتقی والمسکنۃ
العداوۃ المخفیۃ وقال فی القاموس والمسکنۃ الحقد والابداء نقیض الاخفاء ومعنی
لا ہوا بدے لم یبد ولذا عطف علیہ لم یتجمجم والتجمجم الترجیل بالجیم اذا تکلم بکلام لا یفہم معناہ
وروے ولم یتقدم ای بشی من علامات تدل علی حقد کاین فی نفسہ یقول وکان حصین
بن ضمضم المذکور اضمر فی نفسہ عداوۃ مسکنۃ فلم یبد ہا صراحۃ ولم یتکلم عنہا بکلام
لا یفہم معناہ الصریح حتی یعلم کنایۃ او ولم یتقدم بشی من العلامات مے گوید کہ
حصین بن ضمضم عداوت پنہان داشت چنانچہ نہ ہر کسی صراحۃ ظاہر کرد ونہ حرفی
بر زبان راند کہ معنی صریح او مفہوم می شد وباشارہ وکنایہ مطلب او خیلی مستفاد
می گردید ونہ ہیچ علامتی پیش کرد کہ ازان بکنش پی میبردند یعنے اوسنے عداوت کو

کل مد رطل وثلث والاوقیۃ سبع مثاقیل وقیل ہو نصف الوبیۃ والوبیۃ اثنان
وعشرون وقیل اربعۃ وعشرون مدا بمد النبی صلعم وہو رطلان ورطل وثلث بقیل
ثلث کیلجات والکیلجۃ سبعۃ اثمانہ والمنا رطلان والرطل اثنا عشر اوقیۃ
وہی استار وثلثا استار والاستار اربعۃ مثاقیل والمثقال معروف نقول فتخرج
لکم من غلتھا وما یخرج منھا مالا تخرجہ قرے کانیۃ فی عراق العرب علی جودۃ ریعھا وقوۃ وجودتھا
من تقفیز ودرہمای من جنس ونقد لاصحابھا وذلک ظاہر لان غلۃ ارض الحرب تخالف غلۃ
ارض العراق ذاتا وصفاتا مے گوید کہ باز از برای شما پیداواری خواہد آورد
کہ دیہات سواد عراق با وصف آن قوت وجودت کہ دارد بمالکان خویش از نقد وجنس
نمیدہند چہ تفاوتی کہ میان ہر دو پیداوار است بخوبی پیدا و آشکارہ است یعنے پیر بہائے
لئے لڑائی کا کہیت وہ نقد وغلہ الاولیکا جو سواد عراق کی گانو گرانو اپنے مالکوں کو
نہیں دیتی ہیں باوجودیکہ وہ اپنے پیداواری میں معروف ومشہور ہیں قال لعمری
لنعم الحی حربت علیہم بالایوائیہم حصین بن ضمضم اللام للقسم والمخصوص
بالمدح محذوف وہو موصوف بالجملۃ الآتیۃ ویقال حربت علیہ فلان اذا جنی علیہ فلزمہ
غرمہ والظرف الثانی من متعلقات الفعل فانہ یقال حربۃ علیہ والمواتاۃ الموافقۃ
کالمواطاۃ وقد مر حدیث حصین بن ضمضم فی الابتداء وہو مصغر حصن والضمضم بالمعجمتین
کزنبر یقول لعمرے لنعم الحی حی حربت علیہم حصین بن ضمضم بما لم یکن موافقا لہم ومرضیا
من قبلہ رجلا من عبس غیبا طارقا جنیہ ہرم بن ضمضم بعد تقرر الصلح بین الفریقین او

دادوپس ازچندے شیرانشان خواہد برید غرض کہ چندے مہنگامہ خونریزے
گرم خواہد ماند وبعدازاں سرد خواہد افتاد یعنے پہر تمہارے لئے ایسے بچی جینگی
کہ وہ سارے شامت کی مارے قدار بن سالیف بدبخت کی سے ہونگی جینے
صالح علیہ السلام کے اونٹنی کے کوچین کاٹین اور اپنے قوم کی تباہے کا
باعث پڑا پہر وہ تہورے دنون تک دودہ اونکو پلاویگی پہر دودہ اونکا چہوڑ اویگے
غرض کہ کوئے دن خوب لڑائی قایم رہیگی پہر تہم جاویگے قال فتعقل لکم مالا تعقل
لاہلہا قرے بالعراق من قعیز ودرہم یقال اغلت الارض اذا انت
بالغلۃ ایے تما یخرج منہا من الحبوب ونحوہا وبالجملۃ ہو ما یقال پیدا وار وآمدنے
شبہ الحرب بالارض ثم اثبت لہا بعض لوازمہا ففیہ استعارۃ مکنیۃ والمجرور فے
لاہلہا للقرے لتقدمہ رتبۃ فانہ فاعل الفعل المنفی والقرے جمع قریۃ
والجار والمجرور بتحمیل اسنیکون صفۃ للقرے وان تعلیق بالفعل المنفی وعنے
بالعراق (انہی بالعراق) عراق العرب وہی بلاد معروفۃ تونخذ من عبادان الی الموصل طولا
ومن القادسیۃ الی حلوان عرضاً وسمیت بہ لکثرۃ عروق النخل والشجر فیہا
ولانہا علی عراق دجلۃ والفرات ای سواحلہا وہے معروفۃ فے کثرۃ
الزرع وجودۃ الریع وکلمۃ من بیانیۃ تتعین الموصول والتعبیر بالتعقل فالتفکر
فالمعجۃ بکیال عظیم یسع ثمانیۃ مکاکیک والمکوک کتنور بکیال یسع صاعاً ونصف
صاع اونصف رطل وثمان اواق والصاع اربعۃ امداد و

للغلمان وتخیل ایکون کلهم مرفوعا علی انه فاعل اشام کعینه فی قوله علیه السلام اعور عینه الیمنی والجار والمجرور متعلقا به والاحمر عند العرب کنایة عن الشقی المشوم لما کان بینهم وبین الدیلم بغض وعداوة وهم حمر قال حداش بن زهیر ع وتشقی الرماح بالضیاطرة الحمر اے بالئام المشائیم وعنی باحمر عاد قدار بن سالف الذی کان قد عقر ناقة صالح علیه السلام ویقال له اشقی ثمود وکان فی الاصل من ثمود ولما کان ثمود بن جاثر وعاد بن عوص کلاهما آل آرم بن سام بن نوح علیه السلام قیل له احمر عاد حتی اشتهر به فی الشعراء قال بیت فمن کان یبغی الصلح فیه فانه کاحمر عاد او کلیب بن وائل وهذا کما اشتهر المنصور فی شعراء الفرس مع ان المصلوب فی الاصل ہو ابنه حسین بن منصور والشاعر لا یخالف ما اشتهر بین الشعراء وان کان خلاف الاصل ولما لم یقف علی هذا الامر بعض شراح المثنوی الشریف اعترض علی مولانا رح فی قوله ع عاقبت منصور بردارے بود بان هذا البعید عن تحقیقه والارضاع معروف وقد استعیر لاعداد الحرب ہولاء الغلمان للقتال والقطع قطع الارضاع وقد استعیر لاقتعادها ایاہم عن سفک الدماء یقول فتلد لکم اطفالا مشائیم کلهم کاشقی ثمود فی الشامة والنکبة ثم ترضعهم مدة ثم تقطع الارضاع عنهم اے تشتد الحرب ثم تفتر ے گوید که باز برائے شما بچگانے خواهد زائید که همه چون قدار بن سالف که اورا احمر عاد واشقی ثمود میگویند وپے ناقه صالح علیه السلام بریده باعث هلاک قوم خود گردید موجب خرابی وتباهی شما خواهند بود وبعد ازان چند ے شیر خواهد

الدیلم جیل معروف من الترک ۱۲

به استمرار القتال وهو منصوب علی المصدریة وتنتج مجهول من نجت الناقة
مجهولا اذا ولدت وتتم معروف من أتامت اذا ولدت تورمین فضاعدا وکنی
به عن کثرة الضرب والطعن بقول فتطحنکم مثل طحن الرحی حال کونها خبرة
وتتمیل علی الاتصال فتلد تورمین تورمین ای تقتلکم بکثرة الضرب والطعن
والرمی ہے گوید کہ باز شمارا چون آسیای گردان آرد خواہد کرد و بسان
آن شتر مادہ کہ ہر سال برابر بار برمیگیرد و حاملہ خواہد گردید و دوگانہ دوگانہ
بابیش ازان خواہد زائید یعنے بازار کشتن و کشتہ شدن برابر گرم خواہد ماند
یعنی پیرو ہ تمکو چلتی چکی کیطرح پیسیگی اور برابر گھابن ہوتے رہینگی پھر دو دو اور
چار چار جنینگی غرض کہ لڑائے کا تار نہ توٹیگا اور بہت سے مارے جاینگی قال
فتنتج لکم غلمان اشأم کلهم کاحمر عاد ثم ترضع فتفطم النتاج ههنا استعارة
لولادة المرة فان اولاد الناقة لایقال لها غلمان شبه الحرب فی السابق بالناقة
وههنا بالمرة والغلمان بالکسر جمع غلام ویطلق علی المولود من حین ولادته الی
شبابه والاصل فیه غلمانا بالتنوین مصروفا ولکن منع عن الصرف للضرورة
کما فی قوله ع نفیقان مرداس فی مجمع اے مرداسا والاشأم افعل صفة من
الشوم ضد الیمن نعت غلمان والجمع اذا کان علی وزن المفرد یوصف بالمفرد
ولا یبعد ان یکون الغلمان مضافا الی الاشام اضافة الموصوف الی الصفة علی قول
الکوفیین وکلهم مرفوع علی الابتداء والجار والمجرور خبره والجملة تتمة ما لغت

النحو وقال الهندي بيت فابلوني بليتكم يعني اصالحكم واستدرج نويا برفع اصالح
بدليل قوله تعالى لعلّ ابلغ الاسباب وجزم استدرج ونويا اصله نواي ابدلت
الالف ياء كما هي لغة تميل والالف فيه للاشباع على ان الرضي صرح في فصل
العطف بجواز الاختلاف في الاعراب بين المعطوف والمعطوف عليه يقول متى
تبعثوا الحرب بعد قعودها وسكونها تبعثوها مذمومة العواقب وتغرى اذا اغريتموها
كالكلب الضاري فتشتد اشتداد الهار مے گوید که هرگاه که جنگ را میدهٔ
از خود خواهید جنبانید آنچنان خواهد جنبید که انجامش به نخواهد بود و وقتی که
او را بر تگ سگ گرم خیز خواهید انگیخت سان آتش تیز خواهد برخاست و بسیار
گرم خواهد شد یعنی جب تم بیٹھی بٹھائی لڑائی کو ہلا چلا کر جگہ سے اوٹھاؤ گی تو بہت
برے طور سے اوٹھیگی اور جب اوسکو بٹھر کاؤ گی تو بہت ہی ڈٹ بٹھر کیگی قال
فتعرككم عرك الرحى بثفالها وتلقح كشافا ثم تنتج فتتئم العرك الدلك
والطحن والبارك يعني على اومع والجار والمجرور حال من الرحى والثفال بالمثلثة
فالفار ما يحفظ به الدقيق والرحى من الارض ويوضع تحتها فارسيه سفره آرد
وهنديه گرنڈ قال في القاموس وقول زهير بثفالها اى على ثفالها او مع ثفالها
اى حال كونها طاحنة فانهم لا يشغلون الرحى الا اذا طحنت وفيه اشعار بان الضمير
المجرور فيه للرحى دون الحرب وتلقح الناقة اذا حملت واستعير للاستعداد للحرب
للقتال والكشاف بالكسر ان تلقح الناقة عامين متواليين وفي كل سنة وعنز

حقیقت جنگ میدانید چہ شما علم استدلالی وعلم ذوقی ہر دو حاصل است وآنچہ
کہ ازان گفتہ ام حدیثی نیست کہ بر حقیقت او آگاہی نباشد یعنے لڑائی کے حقیقت کو تم
خوب جانتی ہو کہ وہ ہر سخت امر ہے اور یہہ بات میری اٹکل سے نہیں ہے قال
منی تعتبوہا تعقبوہا ذمیمۃ وتضری اذا ضرّیتموہا فتضرم یقال بعث
الناقۃ اذا حملہا علی السیر وہی جالستہ واستعیر لاثارۃ الحرب الساکنۃ ونصب ذمیمۃ
من الضمیر المنصوب الثانی وہو صفۃ المجرور غیر الشرط وضری بہ بالمعجمۃ فالمہملۃ کرضی
اذا غری الکلب علی الصید اے ثار وصال ومنہ کلب ضار والتضریۃ تفعیل
منہ وہو اغراء الکلب علی الصید وہو استعارۃ مصرحۃ ان استعیر لہیجان الحرب
وتہیجہا وامکنیۃ ان شبہ الحرب بالکلب واثبت لہا لوازمہ وکذا الامر فی البواقی
من تضرم وتلفح وتنبح وضرمت النار بالمعجمۃ فالمہملۃ کفرح اذا اشتد حرّہا والفعل معطوف
علی تضرے مجتمل للجزم فالرفع اے کان مجزوما فحرک بالکسر اذ کان مرفوعا
فاتبع رفعہ الکسر کما فی قولہ الا تے ع وان الفتی بعد السفاہۃ یحلم بکسر المیم تبعا للقفا
الاخر فان قیل قد ثبت ان المعطوف یکون فی حکم المعطوف علیہ وح یلزم عطف
المجزوم علی المرفوع فانا نکان مجزوما وہو معطوف علی تضرے لزم عطف المجزوم علی المرفوع وان کان
مرفوعا وہو معطوف علیہ یلزم عطف بعض الافعال المجزومۃ علی المرفوع قلت لقبح عطف المجزوم علی المرفوع وقد قرر ما قبل
قولہ تعالی ومن یتق ویصبر باثبات الیاء وجزم یصبر فالاول مرفوع والثانی
مجزوم بنص علیہ فی المغنی والقراءۃ الشاذۃ مما یستشہد بہ صرح بہ فی اصول

سے دیوانہ معمہ تہ باعراب المجہول فہی مجہولہ والاذخار الجمع واتخاذ الذخیرۃ و
النقمۃ الانتقام والمتردد بین التاخیر والتعجیل علی سبیل منع الجمع الجواز الخلو بان یعفی
عنہ والشعر یدل علی ان زہیرا کان یعتقد یوم الحساب وکتاب الاعمال والمجازات علیہا
ویویدہ ماقیل انہ کان نصرانیا یقول بقبح التاخیر فی العذاب علیہ فیوضع فی کتاب
الاعمال فتتخذ ذخیرۃ لیوم الحساب او بقبح التعجیل فیہ فینتقم علیہ فی الدنیا سے گوید
کہ یا در مکافاتش تاخیر کردہ شود پس در نامہ اعمال نہادہ میشود پس برای روز حساب
ذخیرہ کردہ شود و یا در مجازاتش زودی بکار بردہ شود و انتقامش در اینجا گرفتہ شود
یعنی یا ڈھیل ڈالی جاوے پھر وہ برے بات اعمال نامہ میں رکھی جاوے پھر روز
حساب کی لئے ذخیرہ بنائی جاوے یا بہت جلدی برتی جاوے پھر انتقام
اوسکا لیا جاوے قال وما الحرب الا ما علمتم وذقتم وما ہو عنہا بالحدیث
المرجم کلمۃ ما للتفخیم کما فی قولہ تعالی فغشیہم من الیم ما غشیہم وضمیر الموصول محذوف
وفی الاحالۃ علی علمتم وذقتم والعدول عن الشرح والبیان اشعار بان بیانہ خارج
عن طوق الشارح والضمیر المنفصل المرفوع وضع موضع اسم الاشارہ کالمنصوب
فی قول الشاعر کانہ فی الجلد توليع البہق والمشار الیہ ہو القول المذکور اعنی وما
الحرب الا ما علمت وذقتم وعنہا متعلق بمحذوف یفسرہ المذکور والحدیث
المرجم مالا یوقف علی حقیقتہ یقول وما الحرب الا ما علمتہ شانہ وذقتم طعمہ اے
امر شدید خارج عن البیان وما قولی ہذا بحدیث مرجم عنہا سے گوید کہ شما

الاحلاف و ذبیان رسالہ ہی انکم قد اقتسمتم کل مقسم علی انا نصالحنا و تراضینا
سے گوید کہ آگاہ باش اے مخاطب و باسد و غطفان این پیغام از من برسان
کہ شما ہر نوع سوگند بر ین خورده اید کہ ما راضی شدیم و آشتی کردیم یعنی او مخاطب
بہ پیغام میری جانب سے بنی اسد اور بنی غطفان کو پہونچا دے کہ تمنے طرح طرح کی
قسمین اسپر کی ہی ہین کہ ہم راضی رضا ہو گئی قال فلا یکتمن اللہ ما فی نفوسکم
لیخفی و مہما یکتم اللہ یعلمہ تعالی کتمہ ایاہ اذا اخفاہ عنہ قال فلا یکتمون اللہ
حدیثا و العقل لنہی المخاطبین بالنون الثقیلۃ و عنی بہ الکتمان بحسب الزعم واللام
فی لیخفی للعاقبۃ و یکتم مضارع مجہول و فاعلہ المستکن فیہ واللہ منصوب علی المفعولیۃ
یقول و اذا حلفتم جہد ایمانکم فلا یجوز لکم ان تخفوا علی زعمکم الفاسد ما فی انفسکم من الغدر
و نقض العہد علیہ تعالی لیخفی ہو علیہ و مہما یخف علیہ شی یعلمہ لا محالۃ فانہ یعلم السر
و ما یخفی سے گوید کہ چون سوگند ہا بخوردید پس ما فی الضمیر خود را بر خدای تعالی
باین گمان مخفی نکنید کہ بر و مخفی بماند چہ ہر چہ بحسب زعم فاسد بر و مخفی کردہ خواہد
او خواہد دانست یعنی جب تمنی طرح طرح کی قسمین کہا ہین تو ہر بات اپنی
دل کی باین خیال اللہ تعالی سے نچھپاؤ کہ وہ او سپر چھپے رہی جو تم چھپاؤ گی وہ جان
لیگا قال یؤخرہم فیوضع فی کتاب فیدخر لیوم الحساب او یعجل
فیعتقم الظاہر ان یکون یوخرہ معلوما علی ہیئۃ کون بدلا من یعلم و کذلک یعجل فیعتقم
و مناسبۃ الفعل الاتی اعنی یوضع یحکم بہیئۃ کون تلک الافعال مجہولۃ و قد ہیئا

و لکن لان اخفا شی عن نفسہ
لا یتصور فی الواقع الا فی الزعم و الظن ۱۲

المنصوب لعبد اللہ بن عمرو و عبد اللہ بن الزبیر رض و قال قیس بن زہیر العبسی
ع فلم اقطع بہم الا نبائی اے بجذیفۃ وحمل والمغانم جمع مغنم وہی الغنیمۃ والطلب
علی التحصیل بالجہد ومشقۃ ومنہ الصوم فی الشتاء غنیمۃ بارۃ والشتی جمع شتیت
بمعنی المتفرق والاثال بالفاء کتاب جمع افیل وہو ولد الناقۃ اذا فصل عن الرضاع
والمزنم بالزاء المعجمۃ فالنون کمعظم ولد الناقۃ اذا قطع من اذنہ شئ ثم یترک معلقا
ولا یفعل ذلک الا بالکریم ووصف الجمع بالمفرد علی انہ جمع علی وزن مفرد ویقول
فصار مغانم متفرقۃ تمن فصال کریمۃ مزمنۃ عتیقۃ من مالکم القدیم استاق الیہم وتخرے
سے گوید کہ چنانچہ مغانم متفرقہ کہ شتر بچگان نجیب وصیل است از مال قدیم
شما سوی ایشان فرستادہ میشود یعنے تمہارے مورو ثی مال جو تمہارے متفرق
غنیمتیں جو اچھی نسل کے پورے بوتی ہیں اون لوگوں کی جانب روانہ کئے جاتے

ہیں قال الا ابلغ الاحلاف عنی رسالۃ وذبیان ہل اقسمتم کل مقسم
وروے من مبلغ الاحلاف علی ان من استفہامیۃ وعنی بالاحلاف بنی
اسد بن خزیمۃ وبنے غطفان بن سعد فانہم کانوا قد تحالفوا علی التناصر قال
فی القاموس والاحلاف فی قول زہیر اسد وغطفان لانہم تحالفوا علی التناصر
وانما ذکرہم لانہم کانوا معہم وقد تنازعا کما ہم ایضا کما قال فی قصیدۃ اخری بیت
تنازعتما الاحلاف قد ثل عرشہا وذبیان قد زلت باقدامہا النعل وذبیان عطف
علی الاحلاف وہل بمعنے قد والمقسم بالضم مصدر یقول الا یا مخاطب ابلغ عنی

نیست و نابود کردید چنانچه غیر مجرمان بتفریق ادای آنها پردازند یعنے
سیکڑون اونٹنکی خونبہا کی مقرر ہونے سے زخم اونکی مٹ گئی چنانچہ وہ لوگ
اونکو تھوڑے تھوڑے ادا کرنے لگے جو محض بیگناہ تھے قال یجمعها قوم لقوم
غرامة ولم یضیر لقوا سبیهم ملا نجم الغرامة ما یلزم اداره سواء کان بالالزام
او بالالتزام حال او مفعول له واهراق الدم صبه والضمیر المرفوع لقوم المرفوع والمجرور
فی سبیهم لقوم المجرور والملاء بالکسر ما یملأ به الشیء والحجم بالکسر ما یحجم به الحجام فیاتی به الدم
ویقال له فی الفارسیه شیشه حجامت و شاخ حجام و فی الهندیه سینگی و گلاس
یقول یودیها قوم لقوم نجما بعد نجم و هی غرامة علی الموسرین حیث التزموا بانفسهم والحال
انهم لم یقبلوا له فی الذین یعطونهم قدر ما یملأ الحجم من الدم مثلا یرید کہ آن شتر از
قومے برای قومی بطور تاوان بر خود لازم گرفته قدرے قدرے میدہند و لطف این است
کہ انیان در آنان اینقدر خون هم نریخته کہ شاخ حجام را پر کند یعنے اون اونکو تھوڑے
ایک قوم ایک قوم کو تھوڑے تھوڑے کہر کی دیتی ہین اور مزا یہ ہے کہ دینی والون
نے لینے والون مین اتنا لہو بھی نہین نکرایا جو سینگی والے کے سینگی کو بھر دے قال
فاصبح یحید الی قسیهم من تلادکم مغانم مثتی من اقال مرنم یقال حلده
اذا ساقه والفعل مجهول ورویٰ بجری والتلاد جمع تلید وهو القدیم الموروث من
المال وضمیر المخاطب للمدوحین المذکورین ویجوز ضمیر الجمع للمشتی عندهم علی ان یراد
به ما فوق الواحد وسنه ما جاء فی حدیث زبیرة بن معبد حیث قال فنشیر کهم والضمیر

شدید خدای تعالی رہنمای شما باد و ہر کسیکہ اندوختہ بزرگان بصرف آرد و
مباح مردمان گرداند معظم میگردد یعنے تم دونو معد بن عدنان وغیرہ کے بڑے
بڑے لوگون مین نامے گرامی ہوے خدا تمکو ایسی ایسی باتین بتاتا جاتا رہے
اور جو کوئی باب وادی کا اندوختہ لوگون کی نہی مباح کرے وہ سب کی انکھون
مین معزز ہوگا قال یعنی الکلوم بالمثنین فاصبحت یحمیہا من لیس
فیہا بمجرم یعنی الدروس والعفل ماض معروف والکلوم الجراحات والتحمیم
الادار نجا نجا اے قسطا قسطا من النجم وہو الوقت المضروب والمسکن سنے
اصبحت المنصوب فی یحمیہا للمثنین والمجرور فی فیہا للکلوم والمجرم من اسنے
بالجزم وعنی بالوصول کلا من المدوحین وذلک لان المجرم فی ملک الکلوم کان
حذیفۃ بن بدر الفزاری احد بنی فزارۃ بن ذبیان حیث امر عمیر بن نضلۃ الفزاری
بان یلطم وجہ وا حسن فرس قیس بن زہیر العبسی فلطم وجہہ وکاوان یسبق فرس
حذیفۃ ثم حنیدب بن خلف العبسی قاتل عوف بن بدر الفزاری ثم حمل بن
بدر الفزاری قاتل مالک بن زہیر العبسی ثم حارث بن زہیر العبسی قاتل حمل بن بدر الفزاری ثم ہرم
بن سنان العبسی قاتل حذیفۃ بن بدر المذکور ولا علاقۃ للمدوحین المذکورین بہم
فانہما کانا من آل سعد بن ذبیان یقول تعفت جراحات الطریقین بالمثنین من
الابل حیث تقررت للادار وضارت بحیث یودیہا نجا بعد نجم من المجرم فی
ملک الجراحات سے گوید کہ زخمہاے فریقین بدیات صد ناشتر

المدح والثواب بذلک الصلح بعید بین فیہ من اثم العقوق وعقوبتہ سے گویہ کہ
پس شما بر مقام مدح وثواب ازین آشتی ممکن شدید وار عقوق آبا و اجداد و
عقوبت او کہ در صورت اعراض شما بر شما عاید مے گشت فرسنگہا دور افتادید
یعنی پھر تم وہ نوکو صلح کے ہونے سے اچھی جگہ ہاتھ آئے اور اپنے بزرگوار دکے
ستانے اور اوسکو عذاب کی اور ٹھکانی سے بہت دور رہے غرضکہ اگر لڑائی
قایم رہتی اور تم صلح نکرلیتے تو بیان اور تعنیف اپنے بزرگوار دکی ستانی کی باعث
پر تھی قال عظمین فی علیا معد ہیتما ومن یتبع کثیرا من المجد یعظم
وعلیا بالضم والقصر تانیث الاعلی صفتہ محذوف حذف لکثرۃ الاستعمال فصار مثل
من الصفات الغالبۃ ویراد بہ اعلی ما یضاف الیہ ومن علیا مضر اے اعلاہا و
عنی بمعد بنی معد بن عدنان من مضر وربیعۃ وہم نصف العرب والقسم الثانی
منہم آل یعرب بن قحطان وکل حی من احیاء الیمن من آل یعرب وہیتما علی لفظ
المجہول وعائتہ وفی دیوانہ وغیرہا اے فی علیا معد وغیرہا من آل یعرب بن
قحطان والاستباحۃ الاباحۃ والاستیصال یقال استباحہم اذا استاصلہم والکنز المال
المجتمع والمجد ما یکون من الآباء والاجداد ویعظم بضم المعجمۃ من حد کرم یقول فضرتما
عظمین فی اعلی بنی معد بن عدنان وغیرہم بما کما اللہ لمثل ہذہ ابداً ولا عدمہ
فہو فاعل من تسییح للناس اورثہ من الآباء الکرام ومن الاعمال المجتمع یعظم فی النفوس
لاجلہا اے کو ید کہ شما ہر دو معدکرام بنی معد بن عدنان وغیرہم نامی گرامی

انفسکما او یسیئکما علی المشورة انه ان مدرک الصلح سهلا سیرا بان نبذل المال
ونقول قولا معروفا سلم من آفة الفضاء فان کلا الفریقین اخوانا وفضاءهم فضاءنا
مے گوید کہ درین شک نیست کہ شما ہر دو در دلہاے خویش ویا باہم این سخن
بگفتید کہ اگر بصرف مال وصرف اشتی طرفین را حاصل کنیم از آفت قضا سلامت
خواہیم ماند چہ ہر دو برادران ما ہستند و در قضای آنان قضاے ما مقدور است یعنے
اصین کچھ شک شبہہ نہین کہ تم دونونے اپنے جیون مین یا گھلا گھلم آپسمین
یہہ بات کہی ہے کہ اگر ہمارے مال کے خرچنی اور پہلی بات کے کہنے سے آپسمین
ملاپ ہو جاوے تو ہم تباہ ہونے سے بچی رہینگے اسلئے کہ دونو ہمارے اپنے
بھائی ہین اور اونکی تباہی اپنی تباہی ہے ہ قال فاصبحا منها علی خیر موطن
بعیدین فیها من عقوق ومأثم اصبح بمعنی صار ومن سببیة والضمیر
فیه مضاف فیها للسلم والموطن المنزل دعنی بخیر موطن مقام المدح فی الدنیا والآخرة فان
کان نصبا بنیا بعیدة امر الثواب والعقل علی ما قیل والجار والمجرور فی محل النصب علی انه خبرا صبح
وبعیدین خبرها الثانی وعظیمین الباء للتاکید والعقوق ظلم الوالدین بتقبیض البر والمأثم الاثم والعقوبة
وانما قال ذلک لان المدوحین کانا من آل ذبیان بن بغیض وسلوم الصلحی ابن عبس
وذبیان ابن بغیض معاقد رتهما علی الصلح لکانا عاقین لذبیان وبغیض لانهما
فیه فی الجملة ومعاتبین بمعقوبة العقوق ولاکن لما وقع الصلح لسعیهما بعدا
عن العقوق وعقوبته بل صارا بالسعین بهما یقول فضرتما علی خیر موضع من

ما فات وما مصدریۃ والتقانی ان یفنی بعضہم بعضا ودق الشی اطحرہ وحطمہ وعطر منثم
کنایۃ عن الحرب الشدیدۃ واصلہ ان منثم انبت الوجیہ کمجلس ومقعد کانت
عطارۃ تبیع العطر فاذا اراد والقتال یقوم تطیبوا بالعطر فاشتد القتال
وکثر فقالوا اشام من عطر منثم ثم استعملوہ فی الحرب الشدیدۃ کنایۃ ومنہ قول عباس
بن مرداس رضہ بیت ولم احتبس سفیان حتی لقیتہ علی ما طار ذبنیا عطر منثم
ای حرب شدیدۃ وقیل ہو نوع من العطر کیون شاق الدق وعلیہ فاکیون اضافۃ العطر
الیہ من اضافۃ العام الی الخاص ویکون ہو استعارۃ للشی الشاق الدق کالقراءۃ والدق
بالکسر یقول ما فاتنا بشی عجبا وذبیان واو کلتاہما بعد ما کان اقتتل بعضہم بعضا وربوا منہم وکثیر منہم
ما کان کسرہ شاقا علی الفریقین مے گوید کہ شما ہر دو عبس و ذبیان را بعد ازین در ما
وتلافی ما فات کردید کہ یکدیگر را فنا کردند وجنگ عظیم بر روے کار آوردند
ویا امری شکستند کہ شکستن او سخت وگران بود یعنے تم دونوں نے عبس اور ذبیان
کو بعد اسکی سنبھالا کہ وہ آپسمین لڑ بھڑ کے فنا ہو گئے اور بڑے بھاری لڑائیاں
لڑے یا قرابت سے شی کو توڑنا بہت ہی دشوار تھا قال وقد قلتما ان
مدرک السلم واسعا بمال ومعروف من الامر نسلم السلم بالکسر والفتح
الصلح یونث کالحرب والواسع ضد الضیق ای السہل الیسیر والمعروف ما یعرفہ
العقل السلیم والشرع ویکون حسنا والمنکر ما انکرہ العقل والشرع ویکون قبیحا
وہو المراد بقولہ تعالی یامر بالمعروف وینہی عن المنکر والامر القول یقول فقد قلتما فی

وثلاثین من مولد رسول اللہ صلعم وہو بعض علیہ ابوالعنا یقول واذا اوسع الآ
کذلک فاقسم بالبیت الکریم الذی طاف حولہ رجال منوہ من آل قریش و
آل جرہم فی اوقات مختلفۃ سے گوید کہ پس سوگند میخورم بآن خانہ کہ از قریش
وجرہم کسانی طواف کردہ اند کہ او را بنا نمودہ اند یعنے پہر مین اوس گہر کے
قسم کہاتا ہون جسکی گرد قریش وجرہم مین سے وہ لوگ پہری مین جنون نے
اوسکو بنایا قال یمینا نعم السیدان وجدتما علی کل حال من سحیل ومبرم
الیمین القسم والمخصوص بالمدح محذوف ووجدتما مجہول والجملۃ انشائیۃ دعائیۃ
والسحیل بالمہملتین الحبل الذی لہ طاق واحد ویقال لہ فی الفارسیۃ رسن
تکماہی وفی الہندیۃ اکہرے رسی والمبرم بالموحدۃ کمکرم الحبل الذی لہ
طاقان ثم نقیل فارسیۃ رسن دوتاہی وہندیہ دوہری رسی ولاشک
ان الثانی اقوی من الاول واستعیر الحال الضعیفۃ والقویۃ وکنی بہما عن
الدوام والاستمرار یقول فاقسم بالبیت قسما لنعم السیدان انتما وجدتما علی
کل حال ضعیفۃ وقویۃ اے دایما مستمرا سے گوید کہ سوگند راست بکعبہ
میخورم براین کہ شما ہر دو خوب سرداران ہستید بہر حال سلامت
باکرامت باشید یعنے مین پت اللہ کے سچی قسم کہاتا ہون کہ تم دونو
بلاشک اچہی سردار ہو ہمیشہ سلامت رہو قال مدار کتما عب اسود ینازل
بعد ما تعانقوا وودعوا بینہم عوطر مستہم المدارک التلاقی وادرک

برخاستند و در باب اصلاح عبس و ذبیان سعی بلیغ بکار بردند بعد ازان
کہ سررشتہ مراعات و قرابت بحکم قتل و قتال از ہم گسیختہ بود یعنے بنی غیظ بن مرہ
مین سے دو پہلی آدے اٹھی اور بعد اسکی کہ عبس اور ذبیان مین بہائی بندے
کا رشتہ نا تا ٹوٹے پھر جڑنے کے باعث سے یک قلم منقطع ہوگیا تھا انکی صلح
مصلحت مین بڑے جان اپنے لڑائی قال فاقسمت بالبیت الذی
طاف حولہ رجال بنوہ من قریش وجرہم الفار للتعقیب والماضے
بمعنی الحال ومن بیانیہ وقریش لقب نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس
بن مضر علی الاصح فانہ قیل انہ اسم لقریش بن یخلد بن غالب بن فہر بن مالک
بن نضر بن کنانہ وجرہم کقنفذ بن قحطان بن ہود علیہ السلام کان حیا من
احیاء الیمن تزوج فیہ اسماعیل علیہ السلام برعلۃ بنت مضاض بن عمرو بن
الحارث الجرہمی وولد لہ عشرۃ اولاد ثم لما توفی علیہ السلام تولی ابنہ نابت
بن اسماعیل امر البیت ثم تولی بعدہ جدہ مضاض بن عمرو وفیہ یقول بعضہم
نحن ولاۃ البیت من بعد نابت وکان الامر کذلک حتے جاء سیل
ودخل البیت فہدمہ فبناہ رجل منہم یسمے لعمرو الجارود ویکنے بابی الجدرۃ
علی بناء ابراہیم علیہ السلام ثم غلبت علیہم بنو خزاعۃ واخرجوہم من مکۃ وتولوا
امر البیت الی ان اشترے قصی بن کلاب بن مرۃ القرشی مفتاح البیت
من ابی غبشان الخزاعی برق من الخمر ثم ہدمت قریش سنۃ خمس

وقال حسان ع یسقون من ورد البریص علیهم والبریص نهر بدمشق والزرق تقدیم المعجمة علی المهملة جمع ازرق ولا یکون المار ازرق الا اذا کان عمیقا ونصبه علی الحالیة والجمام جمع جم وهو المار المجتمع مرفوع علی انه فاعل یرقا ووضع العصا کنایة عن الاقامة والمحاضر نقیض البادیة والغائب وتخیم اذا نضب الجمع یقول علی ورود الماء قد کان عسیرا حیث یرد ارزق اللون امن علیه اقامة الحاضر المقیم ع یقول کہ بعد ازان چون برآبی رسیدند کہ مسیار عمیق بود رخت اقامت انداختند وچون کسی کہ طرح اقامت افگند خیمہ نصب کردند یعنی پہر جب پانی پر پہونچیں اور حال یہہ تہا کہ وہ گہاٹ سبب نیلا دکہائی دیتا تہا تو وہیں ڈیرا لگایا اور

وبجد بہار اپنا ڈالا قال سعی ساعیا غیظ بن مرة بعد ما تفرق ما بین العشیرة بالدم اسعی الشیء اوالعدو عنی بالساعین المذکورین یزید بن سنان واخوه خارجة سنان والحارث بن عوف علی الاختلاف المذکور وغیظ بن مرة آل غیظ بن مره بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض و بالمصدریة والتبزل بالموحدة فالمعجمة التشقق والتفرق وبا الموصولة الصلة والقرابة بالعشیرة مجموع عبس وذبیان فانهما اخوان ابنا بغیض بن ریث بن غطفان وبالدم القتل والظرف متعلق بالفعل یقول سعی ساعیان من بنی غیظ بن مرة للاصلاح بین عبس وذبیان بعد ما تفرق بالحرب والقتل ما کان بینهم من الصلة والقرابة ع کہتے ہیں کہ چون از آل غیظ بن مرہ دو

قدسے ہلتہ انزا بدیدند وحال این بود کہ در ہودہاے فراخ ونو ساختہ نشستہ بودند یعنی
وادے موبان سے نمایان ہوئین اور پہراوسکو ملی کیا اور حال ہتا کہ چورے
چکلی خاصی سنئے ہودون مین سوار نہین قال کان قطعات العہن فی کل
منزل نزلن بہ حب الغمام تحطیم القطعات کغراب الاجزاء المقوتہ من الشے
عن قتہ اذا کسرہ والعہن الصوف المصبوغ مطلقا وقیل الاحمر واراد بہا قطعات
العہن التی زینت بہا الہوادج وجملہ نزلن نعت منزل والضمیر المجرور للمنزل والقضا
فالنون عنب الثعلب وحبہ ثمرتہ ولسیقا ذمن الصراح انہ بتثلیث اولہ الاول فی القاموس
والتحطیم الکسر الشدید والفعل مجہول وجملہ البسغی حال من حب الغمام وانما قیدہ
بہ لانہ لایبقی علے لونہ ورونقہ بعد انکسارہ یقول کان قطعات الصوف المصبوغ
التی زین بہا الہوادج فی کل منزل نزلن فحب ثمرات عنب الثعلب وہی غیر
مکسورۃ مے گوید کہ گویا پارہاے پشم رنگین کہ ہودہا را بدانہا زیب ورنیت دادہ اند
دانہاے کوے تازہ مے نماید کہ در رنگ وروے خود صحیح وسلامت ماندہ وافتے
بدانہا نرسیدہ یعنے وہ حسب منزل مین اوترین وہان وہ مکڑے رنگین اون کے
جو ہودون پر زیب ورنیت کی لئے لگائی ہتے کہو کی پہل دکہائی دیتے ہین
جو ٹوٹی پہوٹی نہین ہین قال فلما وردن المار زقا جامہ وضعن عصی
الحاضر المتحیم الظاہر ان اللام فی المار للعہد الخارجی والورود اذا تعلق بنحو الما
تیدے بلفظہ واذا تعلق بالقوم ونحوہ تیدے بعلے قال تعالی فلما ورد ماء مدین

متنه یرد ذلک فانه لا یستقیم ذلک فی هذه الحال وکذا یرد ما قیل انه یقال ترک علی البداءة
اذا مشی رجله ووضع احدی رکبیه علی السرج فانه غیر صالح فی حال علو المکان المرتفع
لما انه مصرعة هذا والسوبان بضم المهملة علم وادٍ ویاعده قوله الاتی ع ظهرن من السوبان
ثم جرعنه فان الجرع قطع الوادی عرضاً واللام فیه زائدة ویعیلون بفعلین جمع المونث
الغایب والمتن ما ارتفع من الارض وصلب والجملة حال من الضمیر فی ورکن و
الدل السکینة وحسن المنظر والهیئة والشمایل ونحوه والناعمین الجسد ورقیق البدن
والتنعم الترفه وطیب العیش والجملة الظرفیة حال بعد حال یقول وعدلن فی وادی
سوبان وهن یعلون ما ارتفع منه وعلیهن دل الناعم الطیب العیش مسمع گوید کہ رفتہ
رفتہ در وادی سوبان افتادند وحال این بود کہ برجاے بلند شش بجالی برآمدند کہ
شکل وشمایل ووقار وتمکین نازنینان نازپروردہ میدانستند یعنے چل چلی وادی
سوبان مین آئین اور حال یہہ تہا کہ اوسکے اونچی جگہ پر ایسے حال مین پہرتی تہین کہ کہاں
لاڈلی نازنینون کا رنگ روپ اونپر نمایان تہا اور ویسی ہی بہار سے بہرکم تہین قال

ظهرن من السوبان ثم جرعنه علی کل قیني قشیب ومفأم الجرع
قطع الوادی مطلقا او عرضا والقین الحداد وکل صانع فائق فی عمله وعنی بالقینی
الهودج الکامل الصنعة والقشیب بالقاف فالمجدد والقدیم وعنی به الجدید
والمفأم بالفاء کمکرم الوسیع یقول ظهرن من سوبان بعد ما تمکن منه ثم قطعنه
علی کل هودج جدید وسیع میگوید کہ ازان وادے ظاہر شدند وبعد

ولکن ثبت ان اللام قد تزاد فی المفعول به کما فی الاعلام ۱۲

قتلہ او یجوز القتل کا فی الحل او لا یری الحرمۃ والحرم لا یجوز قتلہ او لا یجوز القتل کا فی الحرم او یری الحرمۃ یقول اجعل جبل القعیقعان
وارضہ الغلیظۃ الفلانیۃ عن جانب ایمانہن وکم فی ذلک الجبل من محل یجوز قتلہ
او یجوز قتلی ومحرم لحرم قتلہ او یحرم قتلی ای کم فیہ من عدو وصدیق وعلی الثانیۃ
جعلت القعیقعان وارضہ الغلیظۃ ومن فیہ من عدو وصدیق عن ایمانہن میگوید کہ
کوہ قعیقعان و زمین سخت او او ہرکہ دران کوہ از دوست و دشمن بود ہمہ را مر
جانب راست انداخت و دران کوہ بسیار اند کہ قتل آنان جایز است و یا قتل مرا
جایز مے دارند و بسیار اند کہ قتل آنان حرام است و یا قتل مرا حرام مے دانند
یعنی کوہ قعیقعان اور اوسکی سخت زمین اور اوس کے رہنے والوں کو اپنی داہنی
طرف ڈالا اور حال یہ ہے کہ اوس پہاڑ میں بہت لوگ ایسے ہیں جنکا خون حلال ہے
یا میرے خون کو حلال سمجھتے ہیں اور بہت ایسے ہیں جنکا خون حرام ہے یا میرے خون کو حرام
سمجھتے ہیں غرضکہ وہاں دوست دشمن دونو ہیں قال و ورکن فی السوبان
یعدلون قلنہ علیہن ول النا عکم المستعم قال فی الصراح ویقال ورکن
اے عدلن وقال فی الغایق فی شرح قول النخی وان کان ظالما لم یجز
عنہ المتورک من ورکت فی الوادی اذا عدلت فیہ وذہبت ثم استشہد
بہذا البیت فمعناہ عدلن فی السوبان وذہبن فیہ وما قبل ان التورک
رکوب ادراک الدواب ومعناہ رکبت ہذہ النسوۃ ادراک رکابہن فغیہ انہ
لا یلایم الظعاین فانہ لا یقال الظعینۃ الا لمن کانت فی الہودج علی ان قولہ یعدلن

کسی کہ در روے پر پروبان خوب ہے بینی لعینے اور مین اوس بانی لگنے کی
لئے اچھا موسم ہے جبکہ اوڑ اور ٹھنڈ کی عادت اور نہی گھیلی کا پکا ہووے
اور اسی دیدبانگ لئے گھوڑے کی خاص جگہ ہے جو پیران کو تازہ رہتا ہے قال
بکرین بکور او استحرات لبحرة قهن دواوے الرس کالید والفم قال
بکر اذا اخرج بکرة استحرا اذا خرج فی السحر والسحر قبل الفجر فانه التقلة فی اخر
اللیل والرس وادبعینه والاضافة من اضافة العام الی الخاص یقول خرجن
مبکرة من الصبح والنور منتشر واخرے من السحر والظلمة باقیة فهن یلغین وادیے
الرس فی النور والظلمة کما یلغ الید الغم فیها من غیر تکلف میگوید کہ گاہی
بیگاہ برخاستہ دگاہی در آخر شب برآمدہ در روشنی و تاریکی ہوا دے رس
چنان بی تکلف میروند کہ دست بدہان میبرند یعنے وہ ادبرے میرے
اندھیرے اوجالی مختلف وقتون مین اگر سے نکلین اور وادے رس مین اسیطرح پیتے ہین
پیونگین جیسے تشنہ مونہہ کو پہونچتا ہے قال جعلین القنان عن یمین وحرته
وکم بالقنان من محل ومحرم وسقی دیارنا زمن بالقنان القنان بالقاف
والنون کسحاب جبل لبنی اسد والحزن الارض الغلیظة نقیض السهل عطف
علی القنان والضمیر المجرور فی منه وعلی المرادیة الثانیة وصوته عطف علی القنان
من بیانیه وعلی الاولی تبعیضیة فان لکم جزیرة والمحل من یدخل فی المحل ومن
یمنک الحرام ولایرے حرمته الشهر الحرام والمحرم صنده واستعیر المحل لمن یجوز

بل نفیرش فی الهوادج والعناق جمع عنیق وهو خیار کل شئ والکلة بالکسر
الستر الرقیق یطرح علی المحفة والوراد بالکسر جمع ورد وهو بین الاحمر الخفیف الحمرة
دایرا والجمع مع کون فاعله ظاهرا مسنبی علی انه علی وزن مفرد من الاسماء مع انه لا شبه
وزنه وزن الفعل والحواشی الاطراف والمشاکهة بکسر الکاف صفة من المشاکهة
بفتح الکاف بمعنی المشابهة فی الجملة مجرور علی انه نعت کلة وروی ع بدل الحواشی
لونها لون عندم والعندم دم الاخوین او البقم یقول طرحن انماطا جیادا علی بیوتهن
وستارا رقیقا احمر الاطراف فیها شبه من لون الدم او لون العندم علی ملک الزمان
ع گوید که نمد سطبر برنگ بهوه مانند حنتند که تاب آفتاب نرسد و پرده باریک
و تنگ و گلگون و سرخ اطراف بر آنها افکنند که نوعی زیب و زینت باشد یعنی
گهار نمدے و بوپ کی بچاؤ کے لئے ہودون پر ڈالی اور ہلکا سا پردا لال کنارون
کا زیبائی کے لئے اوپر لگایا قال وفیهن ملهی للظریف ومنظر انیق للعین
الناظر المتوسم الملهی موضع اللهو الظریف المطاطف وروی للصدیق بدل
مقابل العدو والمنظر موضع النظر والانیق معناه الموثق اسم المعجب اسم
امعان النظر وتتبع المحاسن والجملة بتمامها حال یقول وفیهن موضع لهو
الصدر الندی للصدیق المطاطف ومنظر معجب من المواضع الدقیقة والجلیلة
لناظر الذی یتتبع المحاسن ع گوید که دران پریرویان موضع لهو و لعب
انه براے کسے که یار ملاطف و آشنای بی تکلف باشد و منظر خوب است از بهر

بصر خلیلی ہل تری من طعامن خرجن سراعا وافتقدن القیاما وقال امرء القیس
بیت بصر خلیلی ہل تری من طعامین سلکن صفیامین حرمی شعبب والتحمل
حمل الاثاث علی المحمولات ورکوب الرکاب وبالجملۃ کنیۃ عن الارتحال والعطیاء
ساس الجبل والارض العالیۃ والبابہ بمعنی من ویویدہ قول المرقش ع تحملن
من جو الویقۃ بعد باء والجیم ثم بالجیم فالمہملۃ فالمثلثۃ کتقدما لبنی اسد والجملۃ تبیہا
لنعت ظعائن کما فی البیتین المذکورین یقول یا خلیلی انظر بالتامل الصادق ہل تری
شیئا من ظعائن تحملن من الارض العالیۃ من فوق ماء جرثم علی عزم الارتحال
فانی اتمنی ذلک وقد بعد اوانی ارامہن کالتحفن فی عینی میگوید کہ اے
رفیق شفیق من قدری بامعان نظر منگر کہ آیا تو چیزی ازان زنان ہودہ نشین
مے بینی کہ از زمین بلند بالای آب جرثم کہ آب بنی اسد بن خزیمہ است رخت
سفر بستہ آمادہ رحلت شدہ اند چہ من بچشم تصور مے بینم و با از روی دیدار ایشان
می دارم یعنی او میری یار اچھی طرح سے نظر جما کر دیکھ کہ آیا تو کوئی ہودہ
والی سہیلے اون ہودہ والیون مین سے دیکھتا ہے جنہون نے بوجہ پہاڑ اپنا بنی اسد
کی پانی جرثم کی اوپر سے چلنے کی لئے باندہا ہے مین تو دیکھہ رہا ہون یا مین مشتاق
او دیکھا ہون قال علون باتمام عتاق وکلۃ وراد حواشیہا مشاکہ
الدیم البارالتنیۃ کما فی قول امرء القیس ع علون بانطاکیۃ فوق عقمد والنمط
توب معروف یطرح علی الہودج ولا یجوز ان یراد بہ ما ہو نوع من البسط فانہ لا یعنی بہ

قال فلما عرفت الدار قلت لربعها الخ صباحا ایها الربع واسلم
اللام فی الدار للعهد وهی المذکورة فان المعرفة اذا اعیدت معرفة کانت
الثانیة عین الاولی فی الاغلب والربع المنزل بعینه نزول القیوف حین الدار محل
المجلوس والاعرف تقییده ونعم تفرح افظاً بعینه وردی الاعم صباحا علی انه
امر من وعم یعم اذا انعم وصب صبا علی الطریق وخص الصباح بالذکر لانه
کان وقت الغارات عندهم لان اهل البدو الحاجة بها یاتون عند الصباح ومنه الحدیث
اذا اغار علیهم ثم عرف بینهم بوضع السلام فکفوا واسلموا علی قوم قالوا انعم
وصبوا صباحا یقول فلما عرفت تلک الدار قلت لربعها انعم صباحا ایها الربع واسلم
من الدواسی والآفات فانک من آثارها ہے گوید کہ چون آنجا را بشناختم فرود گاہ ویاہش را خطاب کردم گفتم کہ ہنگام صباح کہ وقت غارت واقع شود خرم واز آفات زمانہ سلامت وایمن باش یعنی چنین میخواہم گہر کو خوب سوچ سمجھ کر بچایا تو اوسکے بہتک اور اوتارے کی جگہ سے پکار کر کہا کہ خدا کرے کہ تو ہمیشہ مارکی وقتوں میں خوش اور سلامت باکرامت
رہی قال تبصر خلیلی ہل تری من ظعائن تحملن بالعلیاء من فوق جرثم
التبصر النظر فی شی بالتامل والخلیلی منسوب علی النداء ہل للتمنی والحث والظعائن
جمع ظعینة وہی الامراة مادامت فی الہودج فاذا خرجت منہ فہی ظعن وہو السفر قال
تعالی یوم ظعنکم ویوم اقامتکم وہذا المصرع قد جری مجری المثل قال المرتش الاکبر بیت

مرجل ویوما کجذم الحوض لم یتشلم الاثافی جمع الثفیہ وہی احدی الحجارۃ
الثلث التی یوضع علیہا القدر منصوب بفعل محذوف والسفع جمع سفعاء
معناہ السوداء یوصف بہ الاثافی حتی انہ قد تذکر ویراد بہ الاثافی والمعرس
بالمہملات الثلث موضع التعریس وہو النزول فی آخر اللیل واراد بہ الموضع
المرجل بالکسر القدر من الحجارۃ والنحاس والنوی بضم النون مہموز العین حفیر
صغیر یحفر حول البیت والجبار للبلاید حبل البیت المار المستعمل وغیرہ فارسیہ
چوبچہ گرداگرد خرگاہ بض علیہ فی الصراح وجذم الشیء بکسر الجیم وسکون الذال
المعجمۃ اصلہ وردے کحوض الجدّ والجدّ بضم الجیم البیر القلیلۃ الماء والتشلم الاکمال
والانہدام وحجۃ النفی نعت ثان لنؤیا یقول وجدت بہا وعرفت اثافی سودا
فی موضع کانت القدور تنصب فیہ فی آخر اللیل عند النزول وحفیرا صغیرا
کان قد حفر حول البیت کاصل الحوض قلیل وفور الماء او کحوض البیر القلیلۃ
الماء لم یکن منہدما مے گوید کہ سنگہای سیاہ دیگدان در مقام بخپتن دیگہا
کہ در آخر شب بخپتہ شدہ بود وچوبچہ گرداگرد خرگاہ کہ چون اصل آبگیر پیش از اوزنے
آب دیا چون حوض چاہ کم آب بود وہنوز قایم بود در انجا دریافتم وبشناختم یعنی
میں نے اون کالے پتھروں کو جنپر پچھلی رات میں ہانڈیاں چڑہائی گئی تہیں اور اوس نالی
کو جو پانے کے روکنے کے لئے کھودی گئی تہی اور اصل حوض کے برابر تہی یا کم
پانی کنوئی کے چوبچہ کی سے تہی اور اب تک قایم تہی وہاں دیکہا اور پہچانا

اطلاء ما ينضح من كل محتشم الضمير المجرور للدار والعين بالكسر البقرات
الوحشية والآرام الظباء والجثمة بالكسر اسم الاختلاف وهوان يخالف بعضها بعضا
قال تعالى فجعل الليل والنهار خلفة والاطلاء جمع ملا وهو ولد الظبية والبقرة
والغنم وينضح رام والمحتشم ظرف من جثم اذا لزم مكانه يقول وفي تلك الدار البقرات
الوحشية والظباء يمشي بعضهن خلف بعض وتقوم اولادهن من كل مكان من
تلك الدار لما انهن ولدنها فيها مے گوید کہ وران خانہ ویران یا دو گاوان
وحشی واہوان پس یکدیگر مے آیند و میرمند و بچہای آنہا از ہر جای میخیزند یعنی
اوس اوجڑی گہر میں ہرن اور جنگلی گائیں اکٹھی چلتی پھرتی ہیں اور اونکے
بچے جگہ جگہ سے اوٹھتے ہیں قال وقفت بها من بعد عشرين حجة فلما عرفت
الدار بعد توهم الحجة بالكسر سنة يجمع على حجج واللام في الدار للعهد لسبق ذكرها يقول وقفت
والمشقة والكثرة فاستعمل معقوبا قال زهير فعرفها كرت الخيل ثم راتهم وقال النابغة
عرفت وكحل العين لايا اسنة واللام في الدار للعهد لسبق ذكرها يقول وقفت
في ملك الدار من بعد عشرين سنة وعرفتها بعد التوهم الكثير بمكث طويل
اوبعد مشقة مے گوید کہ بعد از بست سال وران خانہ ویران بشستم و بعد از
توہم بسیار بدشواری تمام و بعد از عرصہ دراز اورا بشناختم یعنے بیس برس
کے بعد اوس اوجڑے گہر میں میں نے توقف کیا اور بڑے دشواری کے ساتھ
بہت سوچنے پر بڑے دیر کے بعد اوسکو پہچانا قال اثافي سفعا في معرس

الجمانة بالمهملة المكان الغليظ قال في القاموس ومنه جمانة الدماغ والراح
موضع والمتثلم بفتح اللام ارض فال انحدر عن الى جانب الصدر فالتثلم والانحدار بمعنى
الى كما مر بجثيا في اول القصيدة قالا وقول ام اوفى ثم دارم الكلم عند موضع
اياد من اهله في مكان غليظ من الدراج الى المتثلم سئل گويد كه آيا اين نشان
منزل ام اوفى است كه جواب سائل ميدهد وزمين درشت موضع دراج تا متثلم
ميباشد يعنى كيا يهاں ام اوفى كى گهر كا نشان ہے جو لوگ كہتے ہيں اور موضع دراج كى
سخت زمين ہے متثلم تك كچھ كچھ دكھائى ديتا ہے قال وداراً لها بالرقمتين
كالهما مراجيع وشم سے تو ہمكو معلوم ہوتا ہے كه ام اوفى كے گهر كے نشان جانب الصمان
والصمان قريب من المتثلم والمراجيع جمع مرجوع من الرجع وهو خط الواشمة والرجع
بها خطوطها والوشم فارسيه ازيدن وهندى گودنا وقد مر البحث عنه في اول القصيدة
الثانية والنواشر عصب الذراع من باطن الظاهر اذ العصب سفى ظاهر ويؤيده
قول طرفة عن ملوح كباقى الوشم في ظاهر اليد والمعصم بالكسر الساعد يقول وداراً
لام اوفى بالرقمتين تقادم عهدها فتلوح كما تلوح خطوط الوشم على ظاهر الساعد
مے گويد كه ام اوفى را خانه است در رقمتين كه چون آثار وخطوط
آنرا بينى كه بر ظاهر ساعد ميباشد همى نمايد يعنى رقمتين مين ام اوفى كا ايك
پرانا سا گهر ہے جو ايسا معلوم ہوتا ہے جيسى گودنا كى نشان پہونچى كى باہر كے
جانب مين معلوم ہوتى ہين قال بها العين والآرام المشبهين حلفة و

ان الحارث بن عوف المذكور اراد ان يتزوج بنتا من بنات اوس بن لأم
الطائي فركب نحوه وانا معه فرده اوس ثم طلبه لما كانت زوجته من عبس
وزوجه اصغر بناته فلما اراد ان يبني بها منعته وقالت اعندابي واسع فسار الى
اهله واراد ان يبني بها في الطريق فمنعته عنه حتى اتى اهله واراد ان يبني بها فمنعته
وقالت اتريد ذلك والعرب تقتتل لا يكون ذلك الا ان يصطلح بينهم قال فخرج
الحارث وانا معه حتى اتيناهم ومشينا بينهم بالصلح فوقع الصلح على ان تحتسب
القتلى من الفريقين ممن قتل قتلاه ياخذ الدية قال فحملنا الديات وكانت
ثلثة الاف بعير في ثلاث سنين وعلى هذا يكون القصيدة لحارثة بن سنان والحارث
بن عوف هذا والعلم عند الله وان اردت ان تعلم سبب الحرب التي دارت بين
عبس وذبيان ولبثت اربعين سنة فانظر في شرحي للحماسة فانى ذكرته على
التفصيل هذا قال امن ام اوفى دمنة لم تكلم بحومانة الدراج فالمتثلم
من ثاني الطويل والقافية متدارك الهمزة للاستفهام وام اوفى كانت امرأة
من بني اسد فغارت على ام كعب وبعير فطلقها وندم على ذلك وفيها يقول
بيت لقد باليت مطعن ام اوفى ولكن ام اوفى لا تبالي وكان من عادتهم
انهم كانوا يطلقون ازواجهم ثم يذكرون ذلك في اشعارهم وقد وقع ذلك من
دريد بن صمة وعمر بن شاس وابن رعجبان النهدي والدمنة ما بقي من اثر الدار
والناس الناريين والمتفعل اكثر ما يكون من التكلم او التكليم وحملة المعنى دمنة و

بالمزنية وقد راى النبى صلعم اباه وله مائة سنة وقال اللهم اعذنى من شيطانه
فما لاك بيتا حتى مات وكان من اهل بيت الشعر فانه كان ابوه وخاله شامة
بن غدير واخاه الخنساء وسلمى وابناه كعب وبجير وحفيده عوام ابن عقبة بن كعب
كلهم شعراء ويمدح بهذه القصيدة هرم بن سنان والحارث بن عوف المريين
من بنى مرة بن عوف بن سعد ذبيان ومن حديثهما ان ورد بن جابس العبسى كان
قد قتل هرم بن ضمضم المرى فتحاصم عبس وذبيان فتقبل الصلح وحلف اخوه حصين
بن ضمضم ان لا يغسل راسه الا ان يقتل ورد بن جابس او رجلا من بنى غالب بن عبيد
ولم يطلع احدا على ما فى ضميره وكان قد قتل الحارث بن عوف وقتيل حارثة بن سنان
حمالة الديات من الفريقين فقتل حصين بن ضمضم رجلا كان نزل عليه من
بنى غالب بن عبس فبلغ ذلك عبسا فركبوا اخوة الحارث بن عوف على ما كان
لهم من الغيظ والغضب وقد كان اشتد ما فعله حصين بن ضمضم على الحارث بن
عوف وهرم بن سنان كليهما فلما بلغ الحارث وهرما انهم يريدون قتله بعثا اليهم
مائة من الابل معما اسنه وقال للرسول قل لهم الابل احب اليكم ام انفسكم
فجاءهم الرسول وقال لهم ما قال له الحارث فقال ربيع بن زياد العبسى وكان من
سادات القوم ان اخاكم ارسل الابل اليكم دية وقال اقتلوا ابنى مكان قتيلكم
او خذوا الابل فقالوا نأخذ الابل ونصالح قومنا فقال زهير يمدح هرم بن سنان و
الحارث بن عوف على ذلك وروى عن خارجة بن سنان اخى هرم بن سنان المذكور

اخبار او را نفرستادے خبرہا تو خواہد رسانید یعنے جو باتین تو نہین جانتا زمانہ
تجکو بتاویگا اور جسکو تو نے خبر دین کی لئے نہین بھیجا وہ خبرین تجکو سناویگا غرض کہ
دنیا مین بہت سی باتین بلا توقع تجکو معلوم ہوگی قال ویاتیک بالاخبار
من لم تبع له تبانا ولم تضرب له وقت موعد البیع مشترک بین البیع و
الشراء وعنی به البیع الثانی والبتات بالکسر زاد السفر وجهازه وهو الترود
وضرب له بتین له وحتین والموعد الوعد یقول ویاتیک بالاخبار من لم تشتر له زادا
وجهازا ولم تضرب له وقت وعد للصلة کے گوید کہ تجھی کہ برایش زاد سفر نخریدے
وبرائے او میعادی معین نساختی خبرہا تو خواہد آورد یعنے وہ آدمی کہین کہین
کی خبرین تجکو سناویگا جسکی لئے تو نے کوئی سفر کا سامان نہین خریدا اور نہ
اوسکی لئے کوئے میعاد معین کی ہذا العلم عند اللہ وہو العلیم الخبیر

القصیدۃ الثالثۃ

ہذہ لزہیر بن ابی سلمی بالضم بن رباح بن قرۃ بالقاف بن الحارث بن مازن
بن ثعلبۃ بن ثور بن ہرمۃ بن الاطم بن عثمان بن عمرو بن ادد بالضم بن طابخۃ بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الی آخر النسب المذکور فی ترجمۃ طرفۃ
ویقال له المزنی نسبۃ الی مزینۃ بنت کلب ام عمرو بن ادد کل آل عثمان بن عمرو سمی

واستودعه کا دوعه وضعه ودیعة یتعدی الی مفعولین والمجد بالجیم الحسن الاثیر
فی القمار یضرب بالقداح وقیل الذی لا یفوز فان زید الاول فالانتظار یعم انتظار الفوز
وانتظار الخیبة وان زید الثانی فانتظار الخیبة متعین وفیه ایذان ببذل المال بلا مبالاة
وهذا البیت لا یوجد فی دیوانه ویوجد فی الشروح وفی المنقولات والبیت السابق
لا یوجد فی الشروح تقول ورب قدح بهرته سفر الدین متغیر البشاشة یصلب وشیشة
انتظرت علی النار رجوعه من الفوز او الخیبة وضعته فی کف امین القمار ضارب
بالقداح او رجوعه من الخیبة علی الیقین وضعته فی کف من لا یفوز مے گوید کہ
بسی از تیرہای قمار کہ زدہ وبخیبت وتاب آتش خوردہ بودہ بدست امین قمار او را نہادم
ومنتظر ناکامی شکستم وبا بدست بدیگر نسیبی دادم ومنتظر ناکامی نشستم وحال
این بود کہ آتش پیمانی برافروختہ بودند یعنے بہت سے چوبی کی تیر جو پکی پیلی
آگ کی آنچ کہا ہوئی تھے بڑھی ایماندار جواری کی ہاتھ مین دیئے رکھی تاکہ وہ کھیلے اور
ہار جیت کا منتظر رہے یا ایسے کی ہاتھ مین دیئی جو ہمیشہ ہارتا تھا اور اپنے ہار کا منتظر رہا
اور حال یہہ تھا کہ آگ ٹھنڈی ہو رہی تھی قال سعدی لک الایام ما کنت جاہلا
بایبک بالاخبار من لم تزود یقال زوده اذا اعطاه زادا والفعل معروف
وضمیر المفعول محذوف وکنی بہ عمن لم تتعهد للاخبار فان المبعوث یزود ولا یحمل
یقول ستظہر لک الایام ما کنت جاہلا وبایبک بالاخبار من لم تتعهدہا
متعلم بالاتوقع مے گوید کہ ہرچہ نمیدانی زمانہ بر تو واضح خواہد کرد وکسی کہ بدا

تو دل او کی کانپی لگیں تال اری الموت اعداد النفوس ولا اری
بعیدا غدا ما اقرب الیوم من غد الاعداد بالفتح وکذا رایت فی دیوان
ھو جمع عدد والمراد منہ قدر ما ولا بعیدان یکون مصدرا مجھولا بمعنے اسم
مفعول المأخذ من اعد ھا ذا ھیأ وانتصب غدا کونہ مفعول اول لرویۃ وبعیدا
مفعولھا الثانی وما اقرب من افعال التعجب یقول اری الموت علی قدر اعداد
النفوس فکل نفس موت او معدا لھا فلا بد لھا منہ ولا اری الغد بعیدا من
الیوم وای شیء جعل الیوم قریبا من الغد یعنے گویدکہ من مرگ را بقدر
عدد جانہائے مینم ویا او را مرایے آنہا میدانم وفردا را بعید از امروز نمی نگرم
وکدام چیز است کہ او را از الغد دانزدیک ساختہ یعنی تقدیر نزدیک است کہ
محل تعجب است یعنے میگوید خیال ہے کہ جقدر جانین ہین اوسیقدر
موتین ہین یا موتین جانون کی لئے بنائی گئی ہین اور مین کل کو آج سے دور نہین
دیکھتا بلکہ وہ یہان تک نزدیک ہو کہ تعجب سے کہتا ہون کہ آج کل سے
نزدیک کردیا قال واصفر مضبوح نظرت عوارہ علی النار
واستودعتہ کفی الواد وارب وعنی بالاصفر قدح السیر فانہ یکون اصفر
بالنار والمضبوح من ضبحتہ النار بالمہملۃ والموحدۃ فالمہملۃ اذا غیرتہ
او بالغ فیہ ونظرہ انتظرہ والجار والمجرور متعلق بہ واراد بالنار نار القرے وعنی بتشبیھھا
بان ایقاد النار قبل الانتظار والحوار بالکسر الجواب والحلبۃ جواب شدا

برشد ایدآن روز و بخدید احد محبوس دمقید داشتم تا کہ آبرو باقی نماند و بدنامی
عاید نگردد یعنے اسیے بہت دن ہین جنمین مینے آپ کو بڑی گھسان کی وقت اور
سختیون اور دشمنونکی دھمکیون پر صرف اس نظر سے روک تہام کر رکہا کہ بات اپنی بگڑے
اور کوی بات اپنے اوپر نہ آوے قال قال علی موطن یخشی الفتی عنده الکرد
متی یعتبرک فیه الفرائص ترعد الموطن موقع الحرب فی عرفهم قال ع کم موطن
نولای طحت کما هوی وقال تعالی لقد نصرکم الله فی مواطن کثیرة بدل بالاضافة
الجار والظرف متعلق بمحذوف والفتی الشجاع الکریم والمردی الهلاک والاعتراک
التمارس یقال اعترکوا فی المعرکة اذا تمارسوا فیها والفرائص جمع فریصة
وهی لحمة بین الجنب والکتف لها علاقة بالقلب ترتعد عند ارتعاد القلب وقوع
علی انه فاعل الفعل واراد بها اصحابها فان الاعتراک من عوارضهم وترعد
مجهول من ارعد مجهولا اذا اخذته الرعدة والضمیر فیه للفرائص علی الاستخدام
مجزوم علی انه جواب الشرط وحرک بالکسر للضرورة یقول حسبت بنفسی علی موطن
یخاف الکریم الشجاع الجلید فیه هلاکه ومتی یزدحم فیه الرجال ویتمارسوا
ترعد فرائصهم من الخوف ۔ مے گوید کہ خود را ہر زمگاہی محبوس کردم کہ
مرد دلیر از مرگ خویش انجا بترسد و ہر گاہی کہ مردان بجنگ افتندہ ہای
آنہا بلرزند یعنے لڑائی کی ایسی کہیت مین مینے آپ کو روکا جہان اچھے
اچھے سورما سپاہی اپنے مرنے سے ڈرین اور جب اپنکا گھسان ہو تو

والوساوس فان المتفکر المتحیر ودلیل لیله لما انه لا ینام یقول لعمرک یا مخاطب
ان امری لا یکون ملتبسا علیّ فی نهاری حتی لا یکون لی مُضیّ ولا رجوع ولا ابیت
متفکراً فی لیلی حتی یطول لیلی بل انما افعل ما ارید بلا فکر ورویة یعنی گوید که
روزم بآسانی میگذرد چه در کار خود حیران و سرگردان نمیشوم و شبم دراز
نمی گردد و چه مغلوب افکار و وساوس نمیگردم یعنی رات دن اپنی مرضی
سے کرتا ہون چنانچہ دن کو کسی کام مین تردد نہین ہوتا اور رات اسلئی بہاری نہین
ہوتی کہ کوئی فکر نہین ہوتا قال ویوم جعلت النفس عند عراکها خاطراً
علی عوراته والتهدد الواو واو رب ولا یجیب وصف النکرة المدخول علیها
کما فی قول الاعشی بعیت رب عامد هربقته ذلک الیوم وامرے من معشر
اقبال بعض علیه الترضی ویا عدکو نہاد اور رب قولہ الاتی ع وصفر مصبوح
فان فیه بیانا لمعنی المعنی فی هذا الشجاعة وکذا رایت فی دیوانه والعراک الممارسة
والمجرور للنفس والحفاظ المحافظة علی الاحساب والدفع عن المحارم منصوب
علی انه مفعول له وکلمة علی تتعلق بمحبست فان الحبس یتعدی بها قال ع لا حبسن
علی مکارمی البنعم والعورة السوءة والضمیر المجرور للیوم والتهدد والتهدید یقول
ورب یوم شدید حبست فیه نفسی عند ممارستها بالطعن والضرب
علی سوآته وتهدید الاعداء محافظة علی حسبی ومدافعة عن عرضی میگوید که
بسی روز است که در آن جان خود را وقت ممارست و کشمکش طعن و ضرب

الوغل بالواو والغين المعجمة الضعيف الساقط القاصر عن المكارم وعنى بذى الاصحاب
من له اصحاب واحبة وبالمتوحد الواحد بنفسه يقول فلو كنت ضعيفا ساقطا
قاصرا عن المعالى لضرنى عداوة من هو واحد فى نفسه ومن هو لا اصحاب كثير
مے گوید کہ اگر بالفرض من ناتوان ودون ہمت میبودم عداوت مرد
تنہا و مرد با یاران مرا ضرر فاحش میرسانید یعنے اگر من بالفرض لا ابود داشتم تا او کیلی
و وکیلی کے دشمنی مجکو ضرر فاحش پہونچاتی قال ولاكن نفى عنى الرجال جبرائى
عليهم واقدامى وصدقى ومحمدى الجرأة عدم المبالاة بالمكروه
يعدى بنفسه والصدق الاحكام فى الافعال وروى صبرى والمحمد فى الاصل
الاصل الكريم يقول ولاكن دفع عنى الرجال جبرئى عليهم واقدامى فى الحروب
وصدقى فى الافعال وصبرى على المكاره واصلى الكريم مے گوید کہ دلیری
وراست کرداری وپیش قدمی ووالا نژادی من مردان را از من چنان دور
برانده کہ ہیچ کسی بمن نہ آید یعنے لوگ اسلئے مجھہ سے کتراتی ہین کہ مین
زمانہ کا سورما اور سب سے اگی بڑہنے والا اور کامون کا پورا اور اچھے خاندان کا
ہون قال لعمرك ما امرى على بغمة نهارى ولا ليلى على بسرمد
يقال امره عليه غمة اذا التبس عليه فلا يدرى ما يفعل قال تعالى ولا يكن امركم
عليكم غمة ويقال امر غمة اذا كان مبهما ما خوذ من الغم وتنهارى منصوب على
الظرفية والسرمد الدايم وكنى بدوام الليل عن طوله وبطئه له عن هجوم الافكار

والغناء بفتح الغین المعجمۃ الکفایۃ یقال اغنی غناؤہ کفی کفایتہ والمشہد الشہود و
فعلہ محذوف یقول ولا تعتقد یعنی مثل رجل او موتے مثل موت رجل لا یکون
ہمہ کہی ولا یکفی کفایتی فی المجالس ولا شہد شہودی فی المعارک میگوید کہ
مرا مثل کسی و یا کسی را مثل مرگ کسی تصور مکن کہ ہمت او بہمت من نماند و چون من کافی نباشد
و مثل من حاضر بزم و رزم نگردد یعنی مجکو ویسا آدمی یا مری مرنے کو ایسی آدمی کافی
نہڑا جسکی ہمت میری ہمت سی نہو اور میری برابر مہمات مین کافی
نہو اور بزم و رزم مین حاضر نہ آوے قال لطی عن المجلس سریع الی الخنا ذلیل
باجماع الرجال ملہد یقال بطاعت اذا تاخر الصفقۃ مجرور علی ازنعت
امرء والمجلی کربے الامر الجلیل ویکنے بہ عن الصعب الثقیل والخنا الفحش والاجماع
جمع جمع بالضم فارسیہ ہشت و مہذبہ بہکاؤ گہونسا والملہد کعظم المدفوع من الذل
والجار والمجرور متعلق بہ یقول کر جبل او کموت رجل تیا خر عن الجلیل من الامور
وسیرع الی الفحش ویذل فی المجالس مہذب دفع باجماع الرجال میگوید کہ
مثل کسے و یا مرگ را مثل مرگ کسی کہ از کار بزرگ و دشوار پہلو تہی کند و
بجانب فحش و رسوائی بشتابد و بمشتہای مردان از بزم رانده گردد یعنی
ایسا جو بڑے کامون سے دم چوراوی اور بُرے کامون کے طرف
دوڑے اور مردون کی گہوسے کہا کر محفل سے گرتا پڑتا نکلی قال فلو کنت
وغلاً فی الرجال لضربتنی عداوۃ ذی الاصحاب والمتوعد

اور دن آغاز نہادند یعنے جب کوی تردد نرہا تو پھر یہہ مزے اوڑی کہ بوندے
باندیان اوسکی پیٹ سے نکلی بچی کو انگارون پر لپٹنے لئی ہونے اور اوسکی کوہان کا
چیر ہلا گوشت ہمارے لئے لانے لگین قال فان مت فالعینی بما انا
اہلہ و شقی علی الجیب یا ابنت معبد یقال لغاہ اذا خبر بموتہ
و ذکر فلصفاتہ و نعاہ الیہ ولہ اذا خبرہ بموتہ و ذکر لہ صفاتہ و انما امرنا بشق الجیب
لانہم یوصون اقاربہم بہ اذا کانوا من السادات الکرام و بالجملہ کانوا یشقون جیوبہم و
یضربون خدودہم و یکشفون شعورہم و یحلقون رؤسہم و یرثون بمراثی عظیمۃ طویلۃ و
انما یفعلون ذلک اذا مات احد من السادات العظام نخاطب بنت اخیہ الحقیقی
معبد و یقول فان مت عندک او قبلک فاخبری الناس بموتی و اذکری
لہم بما انا اہلہ من المناقب و شقی علی الجیب فانی رجل کریم و سید عظیم میگوید کہ
ای دختر برادر عزیز معبد اگر پیش از تو بمیرم تو خبر مرگم باین و آن برسان
و بمناقبی مرا یاد بکن کہ اہل او باشم و گریبان خود را بر من چاک بکن چہ مرگم
مرگ ناکسان نیست یعنے ای میری بہائی معبد کی بیٹی اگر میں تجھ سے
پہلے مرجاون تو میرے مرنے کے خبر لوگو کو پہونچانا اور میری وہ باتین بتانا
جنکا میں لایق ہون اور گریبان اپنا مجھ پر پھاڑنا اسلئے کہ میرا مرنا ایسے ویسون
کا مرنا نہین قال و لا تجعلینی کامرء لیس ہمہ کہمی و لا تغنی غنائی
و مشہدے عنی بالجعل الجعل الاعتقادے کما فی قولہ تعالی و یجعلون للہ البنات

لہ فلیفعل فیہا ما یشاء ولکن کفوا عنہ ما ہو بعید من البر بک وان لم تکفوہ یزد وفی
البغی سعی گوید کہ چون صدای برنخاست بجای خود تامل کردہ بگفت کہ بگذارید
وہیچ نگوئید انتفاع باین شتر مادہ برائے او حلال است مگر باید کہ صف آہنر شتران
بخط وحراست باید داشت ورنہ دست تعدے او زیادہ دراز خواہد شد یعنی
چب کوئی نچولا تو کچہ جی ہیں ہے جہاز کراپ اوسنے یہہ بات کہی کہ چلو چھوڑو
اس اونٹنی کو وہی کھاوے کھلاوے مگر بچہ کو بچانا چاہیے ورنہ یہہ کسی

اوکولی مریگا قال فتطل الامامیۃ تلعن جوارہا وتسعی علینا بالسدیف
المسرہد الامام جمع الاتان والامتلال نضج الخبز وغیرہ علی الجمر والجوار الفہم ولد
الناقۃ ساعۃ یولد وقیل ما دام فی البطن فاذا انفصل عنہا یقال لہ الفصیل وحض
الامائہ لانہ اسخی الحیوم ولذا قالوا فی الامثال اسخی من لحم الجوار وسعی علینا جدہ
والضمیر المستکن فی الفعل للامام وفی دیوانہ تسعی علی صیغۃ المجہول والاسناد
الی الظرف کما فی قولہ تعالی ویطاف علیہم بانیۃ وہذا اقرب والسدیف شحم السنام
وہو احب عندہم والمسرہد بالمہملات المقطع وفی البیت اشارۃ الی ان تلک الناقۃ
کانت حاملۃ یقول فلما حل لنا نفعہا طفقت الامامیۃ شوین ولدہا علی الجمرات
لانفسہن ویسعین علینا او تسعی علینا بشحم سنامہا المقطع میگوید کہ چون
رخصت حاصل شد بکارش پرداختم چنانچہ کنیزکان بچہ نوزاد اورا بر انگرہا
تفتہ برائے خود بریان کردن وپارہائے پیہ وگوشت کوہانش را برائے

کردیدے یعنے جب کہ مین نے تلوار اوس اونٹنی پر چھوڑی اور اکلا پانو اور
پنڈلی اوسکی الگ ہوگئی تو وہ بیہدا کہنی لگا کہ کیا تو یہہ نہین سمجھتا کہ تونے کیا برا
کام کیا قال فقال الا ماذا تروون شبارب شدیدا علینا بغیہ متعمد
الا کلمۃ تنبیہ وما ذا معناہ ای شے والروایۃ من الرای وضمیر المفعول محذوف و
البارفی شبارت متعلقہ بمحذوف کما قیل وفی دیوانہ شبارب باللام فلا حاجۃ الی تحذیف
وعلینا یجوز ان یتعلق بالشدید یقال تعالی اشداء علی الکفار او بمحذوف یقال تعالی فسنبغی علیہم
وعلی کل تقدیر بغیہ مرفوع علی انہ فاعل شدید وتعمد الرجل اذا فعل عمدا یقول فقال
ذلک الشیخ لمن حضر واعندہ اے شئی ترون بفعل شبارب بخمر او شبارب خمر شدید
علینا بغیہ متعمدا مفعل بنا سے گوید کہ باز آن پیر مردار حاضران مجلس چنین
گفت کہ در حق چنین بادہ خوار ستمگار کہ دیدہ دانستہ بر ما ستم کردہ رای شما
چیست و باید کرد یعنے پیر اوسنے اپنے لوگون سے یہہ بات کہی کہ ایسے
شرابی کی حق مین جسنے جان بوجہ کر ہم پر ظلم کیا اور بہت سخت ستایا کیا رائے
دیتے ہو قال فقال فذروہ انما نفعلہ والا تکفوا قاصی البرک یزدد
اصل الاان لا علی ان دخلت ان الشرطیۃ فی اللام کما فی قولہ تعالے
والا تنصروہ والقاصی البعید نقیض الدانی ومعنی البرک مر عن قریب وہذا الشعر
یؤیدہ قیل انہ اراد بالشیخ اباہ فان المسامحۃ تلائم من شان الاباء یقول فقال بعد
التامل وسکوت الحاضرین عن الجواب دعوہ ولا تعاقبوہ انما نفعل ما تلک الناقۃ

بخیل ممسک وضنیم کالعصا الغلیظة شدید الخصومة علی ادنی شئ سے گوید کہ
پس ازان شتران رسیدہ یک شتر پادہ بر من گذشت کہ تازہ و فربہ و بزرگ پستان
و بسیار کلان و بہترین مال پیری بود کہ از غایت تن پروری بچوب دستی سطبر گندہ
می ماند و برانند کہ چینی جنگ و پرخاش سے کرد یعنے پہلوانہیں سے
ایک اونٹنی مجھ پر گذرے جو موٹی تازی اور بڑے بہارے تھنوں والی اور بہت
بڑے اور ایسی بہڈی میان کی مال کی جان تھی جو پیٹ پالنی کے بدولت سونٹا
سا بن رہا تھا اور کوڑے کوڑے پر ترما جگڑ تا تھا یقول وقد تر الوطیف وساقہا
الست ترے ان قد انثنیت نمؤید الضمیر المستکن فی الفعل للشیخ والتر
بالفوقانیة فالمہملة انقطاع العظم من الجسد والوطیف مستدق الذراع والساق
من الابل والخیل وغیرہا ولعل المراد بہ الاول لوجود ساقہا اللہم الا ان یراد بالو
وطیف ساق وما یلی ساق اخری واللام فیہ عوض عن المضاف الیہ
وہو الضمیر والاستفہام للتقریر والردیة بمعنی العلم ہہنا وان مخففة والموید مہموز
الفاء کمومن اجوف الیاء الامر العظیم یقول ان الشیخ یقول لی وقد انقطع وطیف
قدامہا وساقہا او وطیف ساق منہا وساقہا الاخری بضربی الست
تعلم انک قد انثنیت بامر عظیم حیث ضربتنی بعقبة الناقة سے گوید کہ
ان پیر مرد اندریں حالت کہ استخوان ساق و مقدم دست او بضرب تیغ
از وے جدا شدہ بود بمن این سے گفت کہ آیا تو نمیدانی کہ مرتکب امر شنیع

یقول ورب جماعۃ ابل جالسۃ علی ہیئۃ جلوسھا نائمۃ علی فراغھا فرقت مخاضھا
ایامی او ابلیا الظاہرات وقد کنت امشی الیھا بسیف قاطع مجرد عن الغمد
مے گوید کہ بسی از شتران باہم نشستہ کہ بجای خود خفتہ بود صف پشین آنہا از
من ترسیدہ منتشر گردید و حال این بود کہ سوے آنہا بشمشیر برہنہ دران بزد و سے میرفتم
یعنے بہت سے ایسے اونٹ جو بیٹی ارام سے سوتی تہی اگلی صف اونکی محکو ایسے
حال مین دیکہہ کر کہ ننگی تلوار میری ہاتہہ مین تہی متتر تتر ہوگئی قال فمرت کہاۃ
ذات حیف جلالۃ عقیلۃ شیخ کالوبیل ملیند والکہاۃ
الناقۃ الضخمۃ السمینۃ والحیف بالمعجمۃ فالتحتانیۃ جلد الضرع والجلالۃ بالضم الجلیلۃ
فی غایۃ الجلال والعقیلۃ الجیدۃ الکریمۃ والوبیل العصا الضخمۃ الغلیظۃ ومنہ
قولہم ابیل علی وبیل ای شیخ علی عصا والتشبیہ فی الغلظ والضخامۃ ویکنی
بہ عن البخل حیث لطیم نفسہ حتی سمن والملیند شدید الخصومۃ وقال ذلک علی
عادۃ العرب فانہم کانوا یفتخرون بعقر ناقۃ سمینۃ ولا سیما اذا کانت لشیخ
کبیر بخیل شدید الخصومۃ بانہ یستدل بہ علی انہ اعطی غرم الناقۃ ما شار ربہا فانہ
لم یکن قادرا علی الکسب حتی یستغنی عن عزھا لکونہ شیخا کبیرا ولم یسامح بشیء
منہ لکونہ بخیلا شدید الخصومۃ ثم یستدل بہ علی کونہ کریما جوادا ما ذلا للمال قال الطا
بیت کہاۃ شارف کانت لشیخ لہ حسلق یجاذرہ الغریم یقول فمرت علی منہا
ناقۃ سمینۃ ذات ضرع عظیم جلیلۃ فی غایۃ الجلال حسیر مال شیخ کبیر

برداشتہ بانتقام دشمنان برخیزم ضرب اول او حاجت ضرب ثانی نمی گذارد
واود اس درخت جرنیت یعنے ایسی کاٹ کی پوے کہ جب اوسکو اٹھاکر
بدلا یعنی پر کھڑا ہون تو پھلا دار اوسکا دوسری دار کی حاجت نہین باقی
چھوڑتا اور وہ درختون کی کاٹنے جہاٹنے کے واسطے نہین قال اذا ابتدر القوم
السلاح وجد تنی منیعا اذا طلبت بقایمہ یدے یقال ابتدر
الناس اذا سبق الیہ بعضہم بعضا والمنیع الغالب ویل بہ ظفرنہ واخذہ ومنہ
قولہم واللہ لئن تلبث بک یدی لاتفارقنی ابدا وقایم السیف مقبضہ یقول اذا حدث
امر وفزع القوم الی السلاح بحیث یسبق بعضہم بعضا وجد تنی غالبا علی کل غالب حین
تظفر بدے بمقبض ذلک السیف مے گوید کہ چون امرے حادث گردد
وقوم از ہر جانب بسوی سلاح بشتابند وبر یکدیگر سبقت برند تو مرا وقتی
برہمہ غالب خواہی یافت کہ قبضہ این تیغ بدست من باشد جب قوم مین کھل بلی
پڑے اور ہتیارون پر ٹوٹ کر گرین تو تو مجکو اون سب سے غالب پاویگا شبر طیکہ
وہ تلوار میرے ہاتھہ مین ہووے قال وبرک ہجود قد اثارت مخافتہ
بوادیہا امشی العضب مجردا لواد واورب ولبرک جماعۃ الابل المبارکۃ
ای الجالسۃ علی ہیئۃ جلوسہا والہجود جمع ہاجد من ہجد اذا نام والاثارۃ التفریق
والمخافۃ مضاف الی المفعول والبوادے الاوائل الظاہرات مفعول اثارت
والجملۃ جواب رب والعضب السیف القاطع والجملۃ الفعلیۃ حال من یاء المتکلم

ولا الی منع صاحبہ عنہ او قال صاحبہ بکفینی ہذا القدر منہ لا حاجۃ الی الضرب
فانی بلغت مرادی من موت العدو یعنی گوید کہ اعتمادے شمشیر باشد دوانہ
نشانہ ضرب نگرداند چون صاحبش عزم ضرب او را بر دارد دوازو باز نشاند
گفتہ شود طرف مقابل او کہ بسلاح یا بدست او را از خود دفع می کنند گوید کہ ہمین
قدر ازین تیغ بران مرا کافی وافی است حاجت ضرب نیست و یا مالک او گوید
کہ ہمین قدر ازین تیغ مرا بس است چہ لگام خود رسیدم یعنی بہ بردسی کی تلوار
جو نشانہ سے مونہہ نموڑے اور جب وہ مارنے کے لئے اوٹھائی جاوے اور اسکے
مالک سے یہہ کہا جاوے کہ میان ٹہروا ہی نمارنا تو مقابل اوسکا یہہ بول پڑے
کہ میری لئے یہہی بہت ہی مارنے کے حاجت نہیں یا وہ خود کہی کہ مجکو یہی کافی
ہو مین اپنے مطلب کو پہونچ گیا قال حسام اذا ما قمت منتصرا بہ کفی العدو
منہ الیہ لیس بمعضد الحسام کغراب السیف القاطع مجرورا علی انہ صفۃ
علی عضب کانی ثقۃ الانتصار الانتقام والعدو یقبض الید وہو امتداد الامر
ومنہ ید ی وبعید والظرف اعنی منہ حال من حسام او من ضمیرہ المجرور
والمعضد بالمہملۃ فالمعجمۃ کمنبر نوع من المنجل یقطع بہ الشجر قال فی الصراح معضد
داس درخت بر و جملۃ النفی نعت ثان والشرطیۃ نعت لاول یقول سیف قاطع
اذا قمت بہ منتقما من الاعداء کفی ضربہ الاول ضربہ الثانی فلا یبقی حاجۃ الی
[illegible]

الطہارۃ معروف یقال للاول استر وللثانی ابرہ والمخلص الخالص الداخل فی
البطن ومنہ قولہ تعالی لاتخذو بطانۃ من دونکم والعضب السیف القاطع والرقیق
نقیض الغلیظ والشفرۃ حد السیف والمہند المحدد یقول واقسمت باللہ لا یزال کشحی
تحت سیف قاطع رقیق الحدین محدد کبطانۃ الثوب اور فیقا صادقا لہ می گوید کہ
پس بریں قسم خوردہ ام کہ ہمیشہ پہلوی من از شمشیر تیز زبان دو دم و یا دو دست
درونی او خواہد بود یعنے پس بریں نی اسپر قسم کہائی ہے کہ میرے پہلو ہمیشہ کی اس
ایسے تلوار کا استر یا پورا رفیق رہیگی جو کاٹ کی پورے اور پتلی باڑون والی
اور سان پہ چڑھی ہوے قال احی نفسہ لا ابتغی عن ضربتہ اذا قیل
مہلا قال صاحبہ قدے اخو الشی ملازمہ کما یقال ہو اخو الحرب والثقۃ
الوثوق والانثنا الانصراف والضربۃ کالرمیۃ مالمقید ران یضرب بالسیف
ومہلا معناہ امہل من امہل اذا رفق بہ یستوی فیہ المذکر والمونث والجمع والمفرد
والمثنی والحجز المنع والکف والضمیر المجرور للسیف والظاہر ان المراد بجاجزہ
العدا اللذے اراد ضربہ بہ فانہ کفہ عن نفسہ بالسیف السلاح ویجوز ان یراد بہ صاحبہ
الضارب فان کفہ فی کف وقد اسند فعل معناہ یکفی والیاء ضمیر المتکلم یقول ملازم
وثوق یوثق بہ فی المواطن لا ینصرف عن موضع یقدر للضرب بل یقطعہ علی
اکمل وجہ واذا رفق للضرب وقیل لصاحبہ مہلا یا فلان قال عدوہ الذے
منعہ عن نفسہ جیدہ ولا حید لی عن ہذا القدر من ہذا السیف فلا حاجۃ الی الضرب

و جل مستند و مبنی علی ذلک التقدیر اے فلان لی مال کثیر و بنون کرام میگوید که
پس صاحب آں و مال میگردیدم و پسران ارجمند بسلام و زیارت من که سید
القوم میبودم حاضر میشدند یعنی پسران اولاد و الا ہوتا اور میری سلام و
زیارت کی الی ایسی بیٹی آتی جو معزز اور بہادر ہوتے قال اما الرجل الضرب
الذی تعرفونہ حماسش کراس الحیۃ المتوقد الضرب الخفیف
اللحم من الرجال و کنی بہ عن الجلید الحدید والخطاب فی تعرفونہ لمالک و من
معہ و کنی بہذا عن الشہرۃ والحماس بالمعجمات الثلث مثلثہ الاول الماضی
فی الامور و عنی بالحیۃ الحیۃ التی یکون علی راسہا جزع ثوقد و قد عض فی الارض
حیث تشار و التوقد الوقاد المضیٔ بعث الرئیس یقول انا الرجل الجلید الحدید
الذی تعرفونہ من اول امرہ و فتاک ہے فی الامور کما یجعل راس الحیۃ ذات الجزع
التوقد المضیٔ فی الارض حیث تشار میگوید کہ من آں مرد سبک خیز ہستم
کہ شما او را خوب میشناسید و در کارہای دشوار ایں چنین میگیرم کہ سر مانند مار
مہرہ دار در زمین می خزد یعنے میں وہ ہلکا پھلکا پھرتیلے بدن کا جوان
ہوں جسکو تم خوب پہچانتے ہو بڑے بڑے کاموں میں ایسا گھس پیٹھ جاتا ہوں
جیسے مکروہ سانپ کا چمکتا سر زمین میں گھس جاتا ہے قال فالبث الا یفک
کشحی لبطانہ تعصب و تسبق الشفرتین مہند و فی روایۃ ذلیت
بالواو و الالیا ر الاقدام و الکشح ما بین الحاصرۃ الی اضلاع الخلف و البطانۃ تقبض

مع کونہ مضافا الی المفعول مبتدء موخر والقذف الرمی والشکاۃ الشکایۃ
والمطرد الطرد یقول ان ہجاوہ ایای ورمیہ ایای بالشکایۃ وطردہ ایای عن قربہ
بلا حدوث امر جدید احدثتہ وتمثل ہجاء محدث امر رمیتہ بالشکایۃ وطردہ عن القرب
مے گوید کہ بغیر از جرمے کہ از من صادر شدہ باشد آنچنان مرا مبیگوید کہ مجرم
بگوید وچنان شکایت من می کند کہ شکایت مجرم میکند وچنان دور میراند کہ
مجرم را براند یعنے بدون اسکی مین نے کوی نئی بات کی ہو مجکو برا کہتا ہی اور جگہ
جگہ میرے شکایت کرتا ہی اور دھتیاتا ہی اور یہہ باتین میرے ساتھہ ایسی طرح
کرتا ہے جیسے کسی سچے مچہہ کرنے والی کے ساتھہ کرتے ہین قال فلوکان مولای
امر رہو غیرہ لفبرّح کرنے اولا فطرنی غدے اراد بالمولی ابن
العم والحمالۃ الاسمیۃ نعت امر والضمیر المجرور للمالک المذکور وفرتہ کشفہ والکرب الحزن
الذی یاخذ النفس والشدۃ والنظرہ امہلہ وغدے منصوب بنزع الخافض ای لغد ویؤید
فلوکان ابن عمی رجلا ہو غیر مالک ہذا الکشف عنی کربے بالفعل لولا مہلتی الی
غدی لتیسیر لی امرے مے گوید کہ پس اگر برادر عمزاد من مردے سوا ابن عم مالک
مے بود ہر آئینہ مشکل آسان میکرد یا تا روز آیندہ مہلتم میداد یعنی اگر میرا
چچیرا بہائی یہہ ہوتا بلکہ کوی اور ہوتا تو البتہ میرے سختی کو دور کرتا یا تو مجھے
ڈھیلی دیتا قال ولاکن مولای امر رہو خانقی علی الشکر والتسال
او انا مفعد یقال خنقہ اذا خذ بحلقہ وسکنے عن تضییق الامر والایذاء والتسلط

رجل مستوٰ دمنی علی ذلک التقدیر اے فکان لی مال کثیر وبنون کرام میگوید که
پس صاحب آل ومال میگردیدم وپسران ارجمند بسلام وزیارت من که سیّد
القوم میبودم حاضر میشدند یعنے پیر مین مال اولاد والا ہوتا اور میری سلام و
زیارت کی لئی ایسے مٹیی آتی جو سردار اور بہادر ہوتے قال انا الرجل الضرب
الذی تعرفونہ خشاش کراس الحیۃ المتوقد الضرب الخفیف
اللحم من الرجال ویکنی بہ عن الجلید الحدید والخطاب فی تعرفونہ لمالک ومن
معہ ویکنی بہذا عن الشہرۃ والخشاش بالمعجمات الثلث مثلثہ الاوّل الماضے
فی الامور وعنی بالحیۃ الحیۃ الّتی یکون علی راسہا جزع یُوقد وتدخل فی الارض
حیث تشاء والمتوقد الوقاد المضیٔ نعت الراس یقول انا الرجل الجلید الحدید
الذّی تعرفونہ من اول امرہ وخآل فی الامور کما یدخل راس الحیۃ ذات الجزع
المتوقد المضیٔ فی الارض حیث تشاء میگوید کہ من آن مرد سبک خیز ہستم
کہ شما او را خوب میشناسید ودر کارہای دشوار این چنین میگذرم کہ سر تابان مار
مہرہ دار در زمین می خزد یعنے مین وہ ہلکا پھلکا چپریرے بدن کا جوان
ہون جسکو تم خوب پہچانتی ہو بڑے اوکھی کٹھنایون مین ایسا گھس پیٹھ جاتا ہون
جیسے سنکھ والا سانپ کا بچہ سر زمین مین گھس جاتا ہی قال فالبیت لا ینفک
کشحی بطانۃ یعضب رقیق الشفرتین مہند وفی روایۃ ولبیت
بالواو والاطہار الاقسام والکشح ما بین الحاصرۃ الی اضلاع الخلف والبطانۃ تقیض

مع کونہ مضافا الی المفعول مبتدء موخر والقذف الرمی والشکایۃ اسکے
والمطر المطر یقول ان ہجاؤہ ایای ورمیہ ایای بالشکایۃ وطردہ ایای عن بابہ
بالحدوث امر جدید احدثہ وتمثل ہجاء محدث امرہ مبتدء بالشکایۃ وطردہ عن القرب
سے گوید کہ بغیر از جرمے کہ از من صادر شدہ باشد آنچنان مرا مپیگوید کہ جرم
گوید چنان شکایت من می کند کہ شکایت جرم میکنند وچنداں دور میراند کہ
جرم را براند یعنے بدون اسکی کہ میں نے کوئی بری بات کی ہو مجکو برا کہتا ہی اور جگہ
جگہ میرے شکایت کرتا ہی اور دھتا بتاتا ہی اور یہہ باتیں میرے ساتھہ ایسی طرح
کرتا ہے جیسے کسی سچہ چھہ کرنے والی کے ساتھہ کرتے ہیں قال فلو کان مولای
امر ہو غیرہ لفرج کربہ اولا فظنی عندہ اراد المولی ایہ
العم والجملۃ الاسمیۃ نعت امرء والضمیر المجرور للمالک المذکور وفرج کشف والکرب الحزن
الذی یاخذ النفس والشدۃ والنظرۃ امہلہ وعندہ منصوب بنزع الخافض یقول
فلو کان ابن عمی رجلا ہو غیر مالک ہذا الکشف عنی کربہ بالفض بلا مہلۃ
عندی لتیسیر لی امرہ سے گوید کہ پس اگر برادر عم او من مردے سوائے مالک
سے بودہر آئینہ مشکل آسان میکرد یا تاروز آئندہ مہلت میداد یعنی اگر میرا
چچیرا بھائی یہہ ہوتا مالک کوئے اور ہوتا تو البتہ میرے سختی کو دور کرتا یا ہوئے
ڈھیلی ڈالتا قال ولاکن مولای امرء ہو خافتی علی الشکر والتمال
او اما مفعد یقال خنقہ اذا اخذ بحلقہ وسکنے بہ عن تقنیبنی الامر والا یاء اراد

ویقول وان ادع لدفع امر عظیم علی ان مدعوہ یظہر الکون ہم ممن یدفع عنہم
وان یاتک الاعداء بافصی جہدہم اجدلک جدا بیغاسے کہتا ہے کہ اگر امر
سخت حادث گردد و من برای مدافعت او خواندہ شوم از مدافعان آن باشم و اگر
دشمنان بکمال قوت خود بر تو ہجوم آورند بدفع ایشان بکوشم و کوتاہی نکنم یعنی
جب کسی مصیبت پر مین بلایا جاؤن تو رد کی تہام اوسکی کرؤن اور اگر تیری بیری
تجہہ پر چڑہ آوین تو مین جان اپنے لڑاؤن والان تقدفوا بالقدع عرضک للمشرب
مشرب حیاض الموت قبل التہدد والقذف الرمی والقدع بالنعال
فالذال المعجمۃ فالمہملۃ الفحش والعرض بالکسر ما یحب علیک حفظہ من الحسب والشرب
بالکسر الماء وروے بکاس والباء زائدۃ او بمعنیہ من کما فی قول الحماسی
سقیناہم کاسا سقونا بمثلہا والتہدد التہدید یقول وان یرم الاعداء عرضک بالفحش
واشتم اسقہم انا ماء حیاض الموت او کاسہا او من ماءہا وکاسہا قیل ان احدہم
بہ سے گوید کہ اگر دشمنانت بدشنام ابروی ترا بشکنند پیش ازین کہ آنان را
بچیزی تبر سانم آب آنگیزہای مرگ ایشان را بنوشانم یعنی اگر وہ گالی گلوچ سے
پیش آوین اور تیرے آبرو کے بگاڑین تو دہمکانی سے پہلی موت کا پیالا اونکو پلاؤن
قال بلا حدث احدثہ وکمحدث بجای وقذفی بالسکاہ ومطرودی
الحدث محرکۃ الامر الجدید واحدثہ متکلم والمحبذ نعت للحدث والمحدث اسم ناعل
بتقدیر المضاف وکل من الظرفین خبر مقدم وکل من المصادر المذکورۃ مبتدا

من وجیع ونحوہ وہنا اقرب والنسب بمقام الشکایت وقیل معناہ قرب قضی
القرابۃ وہو کما ترے مع احتیاجہ الی محذوف واراد بالقربی ذوی القربی
والواو للقسم ومعنی بالجد مرۃ مضافا عن تقریب والضمیر المنصوب فی انہ للشان
وکان تامۃ والامر امارۃ الخطب العظیم ومنہ قول امرئ القیس الیوم خمر وغدا امر
عہد وہو الیمین والموثق والسکینۃ للامر الصعب الذی یسکت العہد فیہ لصعوبتہ وہو
متعد بالمضاف والشہود والحضور ومعمول الفعل محذوف یقول واشکیت خاصتی
بالاذی اقاربی واعنتہم بجدک یا مخاطب انہ متی یکن امر عظیم فیہم بحدوث حادثۃ
صعبۃ اوتعہد تہیم لدفعہا اشہدہم بنفسی وما لی یعنی گوید کہ بایدار سانی
خویشان وبرادران شکایت دارم میکنم وبجد تو قسم میخورم کہ چون بحدوث
امر دشواری مشکلی پیش آمد ویا برای مدافعتا و باہم قول وقسم کنند من بجان ومال
انبازایشان میگردم یعنی بہائی بندون کی ستانی سے میری کوکہین کمتی
ہین اور تیری جد کی قسم جب کبھی کسی بڑے حادثہ کی باعث سے اونمین کہلبلی
پڑے یا اوسکی دفع کے لئے آپسمین عہد وپیمان ہووین تو مین جان ومال سے
شریک اونکا ہوتا ہون قال وان ادع للجلی اکن من حماتہا وان
یاتک الاعداء بالجہد اجہد ادع متکلم مجہول من دعاہ والجلی کرہ فی الامر
العظیم والحماۃ جمع حام من حمی الشیء اذا منعہ والجہد اقصی الطاقۃ والباء للتعدیۃ
والمجار والمجرور حال من الاعداء وجہد الرجل اذا جہد مخاطب ابن عمہ المذکور

مایوس از وے شدکہ گویا اورا در گور مردہ مدفون کردہ ایم یعنے جو مال اوس
سے سینی مانگا اوسنی مجکو نہ دیا اور مجکو ایسی مایوسے ہوئی کہ گویا وہ مرگیا اور
کسی مردہ کی گور مین ہم نی اوسکو کہیدیا قال علی غیر شیٔ قلتہ غیر انی نشدت
فلم اغفل حمولۃ معبد الحمار والجمر متعلق بآسینی والحمولۃ الفعلیۃ نعت شیٔ
ونشد الضالۃ طلبہا واغفلہ ترکہ مہملا والحمولۃ کل ما یحمل علیہ من البعیر والحمار
والمحمل کان علیہ الحمل اولم یکن والتاء فیہ للاسمیۃ والمراد بہہنا البعیر وقد تنازع
فیہ الفعلان ومعبد اخو الشاعر وہو الذی اخذ ثارہ من بنی جوثرۃ ویقال لہم
الحوائر وہم بطن من عبد القیس وکانو قد شارکوا فی قتل طرفۃ حیث سقوہ
الخمر ثم فصدوا منہ وحدیث قتلہ مشہور یقول آسینی وفعل بی ذلک علی غیر شیٔ
قلتہ فی شانہ ولاکنی طلبت حمولۃ اخی معبد وکانت ضالۃ فلم اترکہا مہملۃ فان
کان لی ذنب فہو ہذا مے گوید کہ باہمیکہ چیزی درحق اونگفتم مرا شحر وگم دہندہ
وبجر کہ شتر بار بردارے برادر عزیز معبد را کہ گم شدہ بود تلاش کردم واورا
مہمل نگذاشتم گناہی دیگر نکردم واین گناہ نیست یعنے اوسنی مجکو صاف
سو کہا ٹالا اور حالانکہ مین نے اوسکو کچھہ نہین کہا ہان یہہ برا ہے تو ہوے
کہ اپنی بہائی معبد کی لادو اونٹ کو ڈہونڈ کر لایا اور اوسکو ویسا ہی نہین
چہوڑا قال وقربت بالقرب وجدک انہ متی یک امر للکتیبۃ
اشہد القرب الخاصرۃ وما حوالیہا قرب الرجل مخففا ومشددا اذا اشتکاہ

جب مرنا ضرور ٹھہرا اور مرنی کی بعد آپس کا ملنا جلنا کہاں تو یہہ کیا بلا پڑے
کہ میں آپ کو اور اپنی چھچھری بہائی مالک کو یوں دیکھتا ہوں کہ چون چون میں طرف
اوسکی ہمگتا ہوں دون دون وہ مجھہ سے روکتا ہے قال یلیوم وما ادرے
علام یلیومنے کما لامنی فی الحی قرطہ ابن العبد اصل علام علی ما علے
ان ما استفہامیہ حذفت الالف لکثرۃ الاستعمال وکذا فی مم وعم وہم یقول
یلومنی مالک کما لامنی قرطا ابن العبد فی القوم ولا ادرے انہ علی ای شئے یلومنی
مے گوید کہ مرا مالک ملامت میکند چنان کہ قرطا ابن العبد در روی خویشان
و برادران ملامتم کرد ولیکن نمیدانم کہ بر کدام امر مرا ملامت می کند یعنے
مالک مجکو یہ اہلا کہتا ہے جیسے قرطا ابن العبد نے چاہیلیون میں مجکو یہ اہلا کہا اور میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کس بات پر مجکو ملامت
کرتا ہے قال وآلیسنی من کل خیر طلبتہ کانا وضعناہ الی رمس
ملحد آلیس ماض من الایاس والخیر المال قال تعالی ان ترک خیرا والجملۃ
الفعلیۃ نعت خیر والی بمعنے فی قال لیجمعنکم الی یوم القیامۃ والرمس بالفتح
القبر والملحد لمکرم من الحد المیت اذا دفنہ وانما قال ذلک لانہم کانوا یعتقدون
ان المیت یقطع خبرہ عن الاحیاء وہذہ قولہ تعالی کما میئس الکفار من اصحاب
القبور نص علیہ فی العیضاوے یقول ورد فی مایوسا عن کل مال طلبتہ
بہ من کفانات عناد وضعناہ فی قبر میت مدفون لا ینال خیرہ ولا ینفع
مے گوید کہ ہر مالی کہ از و طلب بیدم مرا محروم ازان گردانید و چنان

فیرسل للرسغ قرعی ماترعی فاذا اردید منع الرعی اخذ بالجذب والمرخ اسم
مفعول من الارخاء والشیء الطاقة من طاقات الحبل ویقال له فی الفارسیة
تای رسن وفی الهندیة لڑ یقول اقسم بعمرک ان اخطأ الموت الرجل کمثل الرسن
الذی یشد به صاحب الدابة رجلها ویرخیه لترعی ماشاءت وقد اخذ طاقة
بیده فاذا شارجذبه الی نفسه فلیس هذا اخطأ فی الواقع بل هو امهال الی مدة
معینة ۔ مے گوید کہ مرگ کسی خطا نے کند بل کہ چنیدی چنان مہلت می دہد
کہ ستوری را رسنی در پا بستہ بگذارند و ہر دو تا کہ شش دو دست خود دارند و ہر گاہ کہ
خواہند بکشند یعنے موت چوکتی نہیں بلکہ تھوڑے دنوں کی لئے ایسی چھوڑتے
ہے جیسے کسی چوپایہ کی پانو میں رسی باندھکر چھوڑیں اور وہ تو لڑیں رسی کی ماتھہ
میں پکڑے رہیں اور جب چاہیں تو ہر گھسیٹ قال تعالی اراسے واین عمی
مالکا متی اذن منه بنا عتی ویبعد الفاء للتعقیب وما استفهامیة وکان
له ان یقول فمالی اراه وایای ولکنه سلک مسلک التعریض ویاء المتکلم فی عمی مفتوحة
ومالکا عطف بیان لابن عمی ومنه قرب وتای عنه بعد یقول واذا لم یکن بد
من الموت ولا تلاقی بعده فمالی اراسے واین عمی مالکا بحیث متی اقرب منه
یبعد عنے میگوید کہ چون گزیر از مردن نیست وملاقات باہمی بعد از مردن
گنجایش ندارد پس چہ بلا پیش آمد کہ من خود را و برادر عمزاد خود را بدین کیفیت
می بینم کہ چندان کہ من باو نزدیک میگردم او از من دور میگردد یعنے

حاصل ہے قال اری العیش کنزا ناقصا کل لیلۃ و ما تنقص
الایام و الدہر ینفد و روے اری المال و العیش الحیوۃ و العمر و الکنز المال
المدفون و ما یخبر بہ من المال و عنی باللیلۃ ما یعم اللیل و النہار من الوقت فانہ لا یختص
ہذا الحکم بخصوص اللیل و تنقص من النقص المتعدی و ضمیر المفعول محذوف
و عنی بالایام الحوادث و بالدہر المعنی المعروف او بالعکس و نفد الشی اذا تم
و انتہی یقول انی اری الحیوۃ کنزاً ینقص کل وقت و ما تنقصہ الحوادث و الدہر
او الایام و صروف الدہر ینقص لا محالۃ فینتہی یوماً سے گوید کہ من زندگی را
گنجی می بینم کہ ہر روز و ہر وقت کم میگردد و ہر چہ کہ حوادث زہرا و را کم کند روزے
تمام خواہد شد لفظ من یہہ دیکھتا ہوں کہ دنیا میں جینا ایک ایسا خزانہ ہے جو
دم بدم گھٹتا جاتا ہے اور جس چیز کو زمانہ ہر روز گھٹاوے وہ ایک نہ ایکدن پورے
ہو جائیگی قال لعمرک ان الموت ما اخطأ الفتی لکالطول المرخی
و ثنیاہ بالید العمر بالفتح لغۃ فی العمر و قد اختص المفتوح بالقسم لاثیارہ الاخف
و اللام فیہ لام الابتداء و الخبر محذوف و الاصل لعمرک قسمی و لاکن حذف لکثرۃ
الاستعمال و ما فی ما اخطأ مصدریۃ و المصدر المأول مضاف الی ضمیر الموت
و الفتی مفعول بہ و التقدیر اخطاءہ الفتی و ہو مبتدء خبرہ لکالطول علی ان
اللام داخلۃ علی الخبر و الجملۃ الثانیۃ حال و کل الجملۃ خبران و جملۃ ان باسرہا جواب
القسم و الکاف اسمیۃ و الطول کحبل الذی یشد بہ رجل الدابۃ

والصد الصلاب يقال حجر اصم اذا كان صلبا في غاية الصلابة والصفيح جمع صفيحة كالصفايح وهو الحجر العريض ومن بيانية والمنضد كمعظم اسم مفعول من نضده مشددا اذا وضع بعض الشيء على بعض ووحدة النعت لما انه جمع على وزن المفرد ويفرق بينه وبين مفرده بالتاء والجملة الظرفية تتمة لما قبلها نعت ثان لجثوتين يقول ترا هما كما ارا هما كومتين من تراب وضع عليهما حجارة عراض صلاب منضود بعضها على بعض سے گوید کہ آن ہر دو گور را چنین دو انبار خاک سے بینی کہ بر آنہا سنگہا سخت وپہنا تو بر تو چیدہ اند وہمچنان من ہم سے بینم یعنے تو دونوں گورون کو مٹی کی دو ڈہیرا یسے دیکہتا ہے جنپر چوڑے چکلے پہاڑے پہراوپر نیچے چنے رکہے ہوئے ہین قال اری الموت یعتام الکرام ویصطفی عقیلة مال الفاحش المتشدد الاعتیام الاصطفاء والاختیار واخذ خیار المال و العقیلة الکریم الجید والتاء فیه للاسمیة والمال فی غرضهم یطلق غالبا علی الابل والفاحش البخیل والمتشدد شدید البخل یقول لئے اری ان الموت ینتخب الکرام من الناس ویاخذ الخیار من مال البخیل اللئیم وانی لا احب لنفسی ولا لمالی فاخترت البذل والاسراف سے گوید کہ من این سے بینم کہ مرگ انتخاب انسان کریمان را سے چیند واز مال بخیل شدید البخل بہترین آنرا میگیرد پس چہ ضرورست کہ بخل را بر بذل اختیار کنم یعنے من یہہ دیکہتا ہون کہ اچہے لوگ مرتی ہین اور کنجوس کی کہرے مال پر آفت پڑتی ہے پہر مال چوڑنی سے کیا

کون پیاسا مرتا ہے قال ارے قبر تحاتم بخیل بالہ کقبر غوی فی
البطالۃ تفسد النجار بالنون فالمہملۃ المشددۃ البخیل الشدید البخل والطرف اعنی
بالہ متعلق بالبخیل فان البخل تعدی بہ قال ع وانت بخیلۃ بالوصل عنی والغوی
من نجب البناء علی الشناعۃ ومنہ قول الطماح الاسدی فی امر القیس انہ
غوی عاہر والبطالۃ اللہو واللعب والطرف متعلق بالمفسد وعنی بالافساد انفاد المال
واتلافہ یقول اری قبر مسک شدید البخل بخیل بالہ علی الناس مثل قبر غوی مفسد
للمال فی اللہو واللعب ای لا اری التفاوت بینہما فانے فضل للبخیل علی الجواد میگوید
کہ گو ممسک سیم وزر ہست راچون گور عاشق مزاجے مے بینیم کہ مال خود را در لہو
ولعب بر باد دادہ شاید پس بخل و امساک را بر بذل و اسراف کدام فضل و شرف حاصلست
یعنی بڑے کنجوس مکھی چوس اور کہانی اوڑانی اور واہیات مین لٹانے
والے کی ذہیرون کو برابر دیکھتا ہون ہر مال جوڑنی سے کیا فایدا قال ترے
جثوتین من تراب علیہما صفایح صم من صفیح منضد الجثوۃ
بالجیم فالمثلثۃ مثلثۃ الاول الحجارۃ المجتمعۃ والکومۃ المجتمعۃ وہو مفعول ثان للرویۃ و
الاول محذوف کما فی قولہ تعالی ولا تحسبن الذین یبخلون بما آتاہم اللہ من فضلہ
ہو خیرا لہم علی قراءۃ التحتانیۃ ای بخلہم ہو خیرا لہم نص علیہ الرضی والبیضاوی
وہہنا المفعول الاول ضمیر المثنی المؤنث راجع الی القبرین المذکورین والجار والمجرور
اعنی من تراب نعت لجثوتین والصفایح الحجارۃ العراض فاعل الظرف

وصفه بذلك الشجر اذا قطع اغصانه وجرد عن الاوراق يرے یابسا جفافا لصلابته
كما لغت بكذا اصيفها بغوثة البدن وقيل كان ما عليها من النخل والسواد والشف
والمعضد على عشة رطب وخروع بمنيه مخصوص بمعناه انها تشبهما في اللين والنعومة
مے گوید کہ چنان نازک اندام کہ گویا پاریجن و دستیانہ و گوشوارہ و بازو بند ش
بدرخت زاجل و نہال بید بجنبید کہ برگ و تاش ہزیدہ باشند آویختہ شد
یعنے وہ ایسی نرم و نازک ہے کہ گویا اسکی پاطین اور کنگن اور بالیان اور
بازو بند ہری پہرے اگہہ اور یہ ہری ڈالیون والے اونڈ پلٹ کاٹی گئی ہین قال
کریم یرزی نفسه فی جوده یعلم ان ستنا غدا ایتنا الصدی
الکریم یطلق علی شیء طیب من الانسان وغیرہ مرفوع علی انہ خبر مبتدء محذوف
والخطاب للایم العاذل والدخیل ان الله ضمنه التی تدخل علی الامر المحتمل علی تنافع الاثنان
بالموت علی زعم المخاطب فانه یمنع عن اتلاف المال فکانه یزعم ان لا یقع الموت
غدا والصدی بکسر الدال العطشان یقول انا کریم یرزی نفسه بالجود علی عهده
یعتقد یا من یلومنی علیها ان متنا غدا اتینا کیون عطشان انت ام انا مے کوید
میں کریم ہی ہون کہ جان خود را بجود نگاہ نے خود بخوبے سیراب دتازہ میکنم
پس الرفد اہم دیم ترا معلوم خواہد شد کہ از ما و شما کدام تشنہ کام است یعنے
مین وہ کریم ہون جو اپنے جان کو جیتی جی پورا پورا سیراب کرے چنانچہ اگر
ہم تم کل کو مرے تو یہہ بات اچھی طرح سے کہل جائیگی کہ ہم تم مین سے

اقصر یوم الغیم والمطر بناعمۃ جمیلۃ من النسار تحت الخبار الطویل العماد واین ہذا لبعد البیوت

سے گوید کہ منجملہ آنہا امر سویم این است کہ درازے اوزابر سیاہ راوحال این است

کہ ہجوم ابر سیاہ باعث نشاط وانبساط سے باشد زیر خیمہ بلند ارکان بانازک اندام

زنی کوتاہ سے کنم واین لطف بعد از مردن کجا یعنی اوسمین سے ایک تیسرے

بات یہہ ہے کہ جس دن کالی گھٹا جوم جوم آتی ہے اور حال یہہ ہے کہ وہ بہت

بھلی لگتی ہے تو اوس دن کو ایک نازنین گدگدی بدن کی عورت کی ساتھہ ایک

بڑے تنبو سے کے نیچی کاٹتا ہون اور مرنے پر یہہ مزا کہان قال کان البرین

والد مالیج علقت علی عشر او خروع لم یخضد کان من حروف التشبیہ

والبرون جمع برۃ وہی الحلقۃ من صفر وغیرہ وعنی بہ بالعیم السوار والخلخال و

الشنف فان البرۃ تطلق علیہا بالنص علیہ فی الصراح والد مالیج جمع دملوج وہو

المعضد فارسیۃ بازوبند واراد بالجمع ما فوق الواحد والعشر کصرۃ وشجرہ معروفۃ فی

غایۃ اللین والنعومۃ وہو الذے فارسیہ زاجل وہندیہ اکہدا وکوہ ومدارشیہ بہا النا عمۃ

من النسار قال ہیت کان البرے والعاج عجت متونہ علی عشر ہی بسیل الطلح

والخروع کزبرج شجر معروف یقال لہ فی الفارسیۃ بید نجیر وفی الہندیۃ ارنڈ

یشبہ بہ المواعم من النسار من حیث انہ یکون لین الاغصان قال عشرہ بیت فرخبرتہا

عن نسوۃ من عامر افخاذہن کانہن الخروع وخضد الشجر بالمعجمتین مخففا ومشددا

اذا قطع شوکہ وما تفرق من اغصانہ والفسل مجہول والحجلۃ نعت خروع وانما

بالنداء علیہ ولا سک انہ لا یکون ہذا بعد الموت سے کوید کہ منجملہ آنہا این
دیگر است کہ چون کسی کہ در پنجہ اعدا افتادہ باشد و بانگ فریاد بلند من اسپی را اسپی
سے گردانم کہ گامش فراخ و نوعی از کجی در دستھایش پیدا باشد و چون کرک درخت
عضا کہ بآواز بلند او را آگاہ کردہ باشے و او تشنہ کام آب جویان میرود بہ تندی
سے دود و میدانم کہ بعد از مرگ این دولت میسر نخواہد شد یعنے او مین سے یہہ دوسرے
بات ہی کہ جب کوی غریب نرغہ مین آگیا ہو اور گہبرا کر پکارے تو مین ایسے گہوڑے
کو لوٹا کر اوسکی طرف لیجاتا ہون جسکی دگین فراخ اور اوسکی اگلی پاؤن مین
تہوڑے سے کجی ہووے اور عضا درخت کی بہیڑ کی طرح دوڑے جسکو تو نے
للکارا ہو اور وہ پانی پر پیاسا جاتا ہو قال وتقصیر یوم الدجن والدجن بحب
بہکنۃ تحت الخباء المعمد التقصیر جعل الطویل قصیرا وتقصیر الیوم کنایۃ عن الاشتغال
بلہو لا لعلم بہ طول الیوم قال بیت ویوم کظل الرمح قصر طولہ دم الزق عنا واصطفاق
المزاہر والدجن المطر الکثیر والسحاب الاسود بلا مطر ویقال یوم دجن بالاضافۃ
ویوم دجن بالوصف واعجبہ سرہ والحجۃ اعتراض ولبہکن بالموحدۃ فالہاء فالکاف فالمون
کجعفر الناعم الممتلی البدن والتاء للتانیث والجار والمجرور متعلق بالتقصیر والخبار
بالمعجمۃ فالموحدۃ ککتاب البیت من صوف او وبر او شعر والمعد کمعظم ما یعد
علی عتاد ات طویلۃ وکانت حسان العرب یعیر بن الخیام علیہن ویاتہن الرجال
والیہ اشیر فی قولہ تعالی حور مقصورات فی الخیام یقول ومنہن انی معتاد بان

گرونکی برسے بھلی کہنی سے پھلی وہ پرانے دارو پیتا ہون جسکی سرخی مین سیاہی
آگئی ہو اور پانی کی ملانے سے جھاگ لاتی ہو یہہ واضح ہو کہ یہہ بات مرنی پر ضیب
نحوی قال وکری اذا نادی المضاف محزنا کسید الغضا نبتہ المتورد
الکر العطف والمضاف من احیط بہ فی الحرب قال امرء القیس ومن کحمی المضاف
اذا دعاہ والمحنب بالمہملۃ فالنون فالموحدۃ کمعظم الفرس الذی یکون نوع الحناء
فی یدیہ ویکون خطواتہ وسیعۃ وہو مدح قال امرء القیس بیت وقد اغتدی قبل الشروق
سباح کاقب کمیعور الفلاۃ محنب منصوب علی انہ مفعول کرّ ی والسید الذئب
والغضا نوع من الشجر یقال لہ الطاق ویکون شدید الالتہاب والذئب الذی تحتہ
تحتہ یکون شدیدا حدیدا والفرس یشبہ بذیبہ عندہم قال ع اقب کسرحان الغضا
متطرد منبتہ علی صیغۃ الخطاب من التنبیہ والجملۃ علی ان یکون اللام للعہد الذہنی
نعت او حال والمتورد طلب المار علی شدۃ العطش ولا یخفی علیک انہ وصف
الفرس بمشابہۃ ذئب الغضا ویکونہ منبتہا بالمذار علیہ فان الذئب اذا بہ بالبناء
بعید وشدیدا ویکونہ طالبا للمار علی العطش فان الذئب العطشان یسرع الی المار
اشد اسراع وانما وصف نفسہ بکرۃ الفرس للاضافۃ لما ان العرب تفتخر بہ قال
امرء القیس بیت فیا رب کرۃ کررت وراءہ وطائفت عنہ الخیل حتی تقصفا
یقول ومنہن انی اعطف حین ینادی من احیط بہ فی الحرب الصریخ فرسا محنبا
وسیع الخطوات بعید وعد ذئب الغضا الطالب للمار علی عطشہ وقد منبتہ

ما یتلذذ به والواو للقسم والجد بمعنی العظمة ومنه تعالی جد ربنا والبخت ولا یبعد
ان یراد به ابو الاب فان العرب کانت تقسم بابی المخاطب قال ع لعمر ابی لیلی وان ہمی
اصحبت وحفل به بابی به والعود جمع عاد من عاد عیادة وقیام العود کنایة
عن قرب الموت یقول ولولا اثبت حضار ہن ما یتلذذ به الفتی الکریم او العیش به او
یحتاج الیه عیانا بجدک لم ابال بموتی علی قربه میگوید که اگر این سه امر که مرد
کریم بدان لذت می یابد ولطف حیات خود می شمارد وبدان حاجت میدارد
نمی بود بقسم بخت و بزرگی و جد بزرگوارت که پروای مرگ خود نمی کردم وار قرب او نمی ترسیدم
یعنے اگر یہہ تین باتین نہوتین جنکو پیاری آدمی جینی کا مزا سمجھتے ہین اور کونکی
حاجت رکھتی ہین تو تیرے نصیبون یا تیری بزرگی یا تیری دادا جان کی قسم کہ مین مرنے کی
پروا نکرتا قال فمنهن سبقی العاذلات بشربة کمیت متی ما تغلّ
بالماء تزبد الفاء للتفصیل ومعنی بالشربة الخمر والکمیت منها ما یضرب حمرته الی
السواد واعلمیت الخمر بالمهملة مجهولا اذا مزجت بالماء فانها تعلو وازبد اذا اتی
بالزبد یقول فمن تلک الخصال الثلث انی اسبق العواذل لخمر عتیقة کمیت اللون
متی تمزج بالماء تزبد واعلم انه لا یکون ذلک بعد الموت میگوید که منجملہ انہا
یکی این است که پیش از ملامت ملامت گران شرابی مینوشم که رنگ
سرخش بسیاہی مایل میباشد وبخلط آب صافی کف میدہد وبعد از مرگ این
میسر نخواہد شد یعنے اون تین باتون مین سے ایک یہہ ہے کہ ملامت

دیا دہ ہا جا ملکت بیدے اصل استطیع تستطیع حذفت التا استقالا لہا
مع الطار و بعضہم قالوا استاع یستیع کبعت الطار و بعضہم استطاع یقطع الہمزۃ واللام
افصح والہیئۃ الموت لکونہ مقدمۃ الموت حین دیا دہ سبقہ یقول فان کنت لا تقدر
علی دفع موتی وہو واقع لا محالۃ فدعنی استقبہ باطلاقہ ما حکمۃ بیدے من المال
ہے گوید کہ اگر تو بر من قادر نیستی کہ مرگ از من برانی پس مرا بگذار کہ پیش از
روزگار پیر بعقبہ خود دارم بجوانم یعنے اگر تیرے قابو سے یہ بات
باہر ہے کہ آئی کو ٹلا سکی اور مجال یہ ہے کہ آئی نہیں ٹلتی تو مجھکو چھوڑ تا کہ مال و
متاع اپنا اوسکے آنے سے پہلے کہاؤں اسٹاون قال و ذرنی اکرؤ ہا متی
نے جبو اقصا عجاقۃ تشرب فی المائۃ مصدر دالتروبۃ تفعیل من الترو
وہو ہم الترویۃ والمائۃ اصل کل شئے والجمروۃ شے جمر ہا اذا ولصب خافقۃ
علی التفعیل ہے نے بعض ہے والصفرۃ بالہلات التفعیل و من الستی دون
الوسے بقول و ذرنی اکرؤ ہا ہی ہے نے عہد جوانی خافقۃ ان یکون بیلے شرب تفعیل
علی المائۃ ہے گوید کہ بگذار کہ سرخود باد عالم زندگانی او سیراب دوتا کہ
پیسے تم کو معلوم ہے یہ اصل گو ہے جیز کہ کنیے ہے کہ
جتنی جے تازہ کروں اسطے اپنے فرتاہوں کہ ہے ہے کہ
قال ولو الملت ہین من لذۃ العیش و جدک لم اعمل حتی اتم
عودی ورودے من بعد الفے و دوسے من عاجۃ الفتی و الفتی

کہ از من آشنا ہیستند و مرا گران نمیدارند بچنین تو انگران مرا مے شناسند
وگران نمیدارند یعنے من کوے گمنام آدمی نہین ہون مجکو امیر غریب سب
پہچانتے ہین اور برا نہین جانتے قال الا ایہذا اللامی احضر الوغی و
ان اشہد اللذات ہل انت مخلدی وروی الزاجرنے الا کلمۃ تنبیہ دالیلا
لمعنی الذے یلونی وکذا الزاجر ہی لمعنی الذی یزجرنے صفۃ لاسم الاشارۃ
واحضر مرفوع علی حذف ان الناصبۃ کما فے قولہ تعالی وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا
او منصوب علی تقدیر یا فان بالقدر کما ملفوظ وہذا اقرب لوجود الزاجر الثانیۃ المعطوفۃ
والوغی بالمہملۃ والمعجمۃ الصوت والجلبۃ وسمی بہ الحرب لوجود ذلک فیہا وعنی
باللذات مواضعہا واخذہ اتقاہ فالد اقول الا ایہذا الذے یلونی ویزجرنی
عن شہودے مواطن الحرب وہی مظان بذل النفس وعن حضورے محافل
اللذات وہی مواقع بذل المال ہل تستطیع ان تعقبنی خالدا مخلدا سے گویند
آگاہ باش اے آنکہ مرا از میدانہای جنگ کہ مقام جان دادن است باز
میدارے و بران ملاہی سے کنی واز مجالس لذات زندگانی کہ جای زر
فشاندن است مانع مے آئی وزجر و توبیخ مے نمائی آیا در طاقت ہست کہ
اگر من از ینجا ہا فرو نشینم تو مرا جاودانہ بخشی یعنے ہوش میں آ ئی وہ کہ جو
مجکو لڑائیون میں جانے اور مزے کی جلسون میں آنے سے روکتا ہے کیا تو دنیا
میں ہمیشہ مجکو رکھ سکتا ہے قال فان کنت لا تستطیع دفع منیتی فدعنی

ولذتی بہا وبیعی مالی الجدید والقدیم مما کسبتہ ودثرتہ واتلفتی اثمانہا فی الخمر والمیسر
سے گوید کہ پیوستہ اقسام سے نوشیدہ ام ولذت بآنہا گرفتہ ومال نو وکہن
فروختہ برباد دادہ ام یعنے ہمیشہ قسم قسم کی شرابیں پیئیں اور بڑی مزے اوڑائے
اور نئی پرانی مال بیچ کھوچ کر کھاہی کھلائی قال الی ان تحامت تنی العشیرۃ
کلہا وافردت افراد البعیر المعبد یقال تحامہ اذا اجتنبہ وافردت
ماض مجہول من افردہ اذا ترکہ فرد او المعبد کمعظم المطلی بالقطران وانما تطلی بہ
الاجرب من البعیر واذا طلی بہ بعید من الابل الصحاح لئلا یتعدے الیہا
ما بہ من الجرب یقول فعلت ذلک الی ان اجتنبتنی العشیرۃ کلہا وترکونے فردا
کما یترک البعیر الاجرب المطلی بالقطران میگوید کہ نوبت تا باینجا رسید کہ
خویشان وبرادران ازمن اجتناب کردند وچنانم گذاشتند کہ شتر کرگین
روغن قیر مالیدہ را مے گذارند یعنے یہان تک نوبت پہونچی کہ ہمارے برادرے
نے مجھ سے کنارا کیا اور اوس خارشتی اونٹ کی طرح اکیلا چھوڑا جیسے
دوآن ملا گیا ہووے قال رایت بنی الغبراء لا یکرمونی ولا اہل ہذا
الطراف الممدد والغبراء الارض وسکنے باینا رہا عن الفقراء والمساکین ویکرہ
واکرہ اذا لم یعرفہ وکرہہ والطراف بالکسر البیت من الادم ویسکنے باءہ عن الاغنیاء
الکرام والممدد الطویل الرفیع یقول رایت الفقراء والمساکین یعرفونے ولا یکرمونے
وکذلک یعرفنے الاغنیاء ولا یکرہونے سے گوید کہ غریبان را دیدم

اور تیزے تندی برقی قال اذا رجعت فی صوتہا حلت صوتہا تجاوب
اظار علی ربع ردی الترجیع تردید الصوت فی الحنجرۃ وعنی بالصوت
الغناء وخلت خطاب لغیر معین معناہ حسبت والآظار مقلوب اظار جمع ظئر
مہموز العین ویقال لمن تعطف علی ولد غیرہا وتر ضعہ من الناس وغیرہم
یعم الذکر والانثی فارسیتہ دایہ والربع بضمتین ولد الناقۃ اذا ولد فی الربیع
وہو احب عندہم وروے کرشمے ہلک بصیغۃ المجہول الغناء ویقول اذا ردت
صوتہا فی الحنجرۃ عند ما تغنی لنا حسبت صوتہا وہو واحد فی الواقع
عدۃ اصوات من آظار یتجاوبن فی البکاء علی ولد ولد فی الربیع ثم ہلک
مے گوید کہ چون آواز نغمہ خیز خود را در گلو بگرداند تو چنان گمان بری کہ
چند شتر مادگان دایہ بر یک شتر بچہ مینالند و یکدیگر را جواب میدہند
حاصل این کہ در یک آواز آوازہا مے نماید یعنے کنگڑی مین اوسکو بھیر
کمال ہے کہ جب وہ اوسکو برتی تو بے تامل تو یہہ سمجھی کہ کئی اونٹنیان مرے ہوئے
بچہ پر کھڑے روتی ہین اور ایک دوسرے کو جواب دیتی ہین قال ومازال
تشرابی الخمور ولذتی وبیعی وانفاقی طریفی ومتلدی التشرب
مبالغۃ الشرب وکذا کل مصدر یکون علی ہذا الوزن وجمع الخمر نظرا الی
اصنافہا واللذۃ نقیض الالم والطریف المال الجدید والمتلد کمکرم
القدیم وکلاہما منصوب علی المفعولیۃ یقول ولم یزل شربی اصناف الخمر

کی چھوتی پر لگی لگائی اور پنڈا اوسکا گورا ہرا ہرا قال اذا حسن قلنا اسمعنیا انبرت
لنا علی رسلہا مطروقۃ لم تشدد عنی بالاسماع الغناء وانبرے عرض والرسل
بالکسر الرفق والتؤدۃ والنجاء والمجبر ورجال من لم یستکن فی انبرت والمطروقۃ
بالفاء یجوز ان یکون من قولہم امرۃ مطروقۃ بالرجال اذا کانت بحیث تطمح الیہم اولا تنظر
الا الیہم ویجوز ان یکون مونث مطروف بمعنی ساکن الطرف کانہ اصاب عینہ شیء قال
عنترۃ عبیت کاہنا یوم صدت ما تکلمنی طبی بعسفان ساجی العین مطروف ویقال
امرۃ مطروفۃ العین اذا کانت کذلک قال الحطیئۃ ع یعنی الودمن مطروفۃ العین صاح
ولا یبعد ان یکون مونث مطروق بالقاف وہو جبل فیہ ضعف ورخاوۃ والنساء
توصف بالضعف والرخاوۃ قال جریر ع وہن اضعف خلق اللہ ارکانا وہو منصوب
علی الحالیۃ والتشدد الشدۃ والبخل بصیغہ بالاطاعۃ والانقیاد علی ما فیہا من الحسن
والجمال فیقول انہ اذا قلن لہا غنینی لنا یا فلانۃ عرضت لنا علی رسلہا ولینہا
ناظرۃ الینا قاصرۃ الطرف علینا او فاترۃ الطرف او رخوۃ ضعیفۃ غیر
شدیدۃ ولا بخیلۃ مے گوید کہ این چنین معتقد ماست کہ چون او را سہ بار
بفرمائیم بمجرد فرمان آہستہ آہستہ پیش ما بیاید و بجز ما در کسی نہ بیند و یا چشم از
حیا نبردارد و تندے و درشتی کار نبرد یعنے وہ ایسے کہنی پر لگی ہوئی ہے
کہ جون اوسکو گانے کی لئے ہم کہیں تو کہنی کی ساتھہ آہستہ آہستہ گاتی اوے
اور ہمارے سوی کسی کو نہ دیکھے یا حیا کے مارے آنکھہ اوپر کو نہ اوٹھاوے

کہ ہر شام چادر محفظ وجامہ رعفرانی و یا جامہ تنگ، پیشوان پوشیدہ بما مے آید
یعنی میرے صحبت کی یار وہ لوگ ہین جو تارون کی مانند اپنی حسب ونسب مین سچے
یا تارون کی طرح چمکتی دمکتی ہین اور ایک گویا گاین ہے جو دھاریون دار چادر اور عفرانی
جوڑا پہنے وچسپان کپڑے پہنکر شام کی ہوتی ہی ہمارے حلسہ مین آتی ہے قال

رحیب قطاب الجیب منھا رفیقۃ تجس الندامی بضۃ المتجرد +
الرحیب الوسیع مرفوع علی انہ جار علی قینۃ وقطاب الجیب فاعلہ لما انہ معتمد علی
موصوفہ وقطاب الجیب مخرج الراس من القمیص ویقال لہ فی الفارسیۃ چاک گریبان
وکنی بوسعۃ القطاب عن کثرۃ دخول ایدے اللامسین ولذا یقال للعفیفۃ من النساء
امینۃ الجیب والرفیقۃ اللینۃ الخاشعۃ والجس اللمس بالید والبار للملابسۃ والبضۃ
بالفتح الرخصۃ الحسنۃ الرقیقۃ الجلد الضخمۃ الممتلیۃ والمتجرد الجسد الذی لا شعر علیہ قال
فی القاموس وامرءۃ بضۃ المجردۃ والجرد والمتجرد ای بضۃ عند التجرد والمتجرد
مصدر فان کمرت الراء اردت الجسم وہو مدح مشہور عندہم قال النابغۃ ع ریا الروادف
بضۃ المتجرد یقول واسع قطاب جیبہا لکثرۃ دخول ایدے اللامسین فیہ لینۃ الطبع
عند جس الندامی ایاہا ناعمۃ البدن اولا شعر علی جسدہا عند التجرد عن الثیاب
مے گوید کہ چاک گریبانش از کثرت دست اندازیہا فراخ وکشادہ وخود او
ملمس بادان خود نرم شانہ وبدنش نرم ونازک وہموار یعنے ٹورا مروڑی کی مار سے
گریبان اوسکے کرتی کا بہت کشادہ یہان تک کہ گویا در کا ہوا ہے اور بار ونت

ہو جدہ الاقرب والرفیع من رفع رفعۃ او اشرف امرہ و علا قدرہ والمصمد
کمعظم الذی یقصدہ کثیر من الناس علی الاکثر یقول وان یجتمع القوم کلہم و
یذکر الانساب والاحساب یقال لہم ملقنی منسوبا الی اعلی البیت الکریم الذی یقصدہ
الناس کثیرا علی رجاء الخیر سے مے گوید کہ اگر تمام قوم فراہم آیند و حرف نسب و حسب
بر زبان رانند تو مرا از اشرف آن خاندان شریف خواہی یافت کہ ملجا و ماوائے
مردمان است یعنی جب سارے قوم اکٹھی ہووی اور حسب نسب سے بحث کریں تو
تو مجھ او دس بڑے گھرانی کی چوٹی مین سے پاویگا جو لوگون کا ٹھکانا ہے قال ہذا ما

بیض کالنجوم وقیشتہ تروح الینا مین برد و محبد الندامی جمع ندمان
والبیض جمع ابیض و کنی بہ عن الحر الکریم المتقی من العار والخزی والعرب تشبہ
الکرام البیض بالنجوم قال ع مثل النجوم التی لیسری بہا الساری ویجوز ان یراد بہ المعنی
الوجوہ کما فی قولہ ع وجوہ کبدر فی ندامی کالنجم والقیشۃ الامۃ المغنیۃ وکانت
لہم قیان مغنیات عازفات وراح تقبض غدا من الرواح وہو من الزوال الی
اللیل والبرد بالضم الثوب المخطط والمحبد کمکرم ومعظم الثوب المصبوغ بالزعفران
وقیل ہو المحبد بکسر المیم بمعنی الثوب الذی یلی الجسد یقول ندامای احرار کرام کالنجوم
او غر الوجوہ کالنجوم وامتہ مغنیۃ تروح الینا فی ثوب مخطط وثوب مصبوغ بالزعفران
او ثوب یلی جسدہا کالدرع میگوید کہ یاران ہمدم کسانی ہستند کہ در صدق حسب
و نسب ستارگان اند یا چون ستارگان میتابند نیز ضیا گریزان

قال متی تاتنی اصبحک کاسا رویۃ وان کنت عنہا ذا غنی
فاغن وارد دوروے متی تلقنی وصبحہ سقاہ الصبوح وہو ما یصبح من الخمر
ویقابلہ الغبوق وعنے بہ اسقی مطلقا علی التجرید والرویۃ من الکاس الممتلیۃ من
الخمر والظرف اغنی عنہا متعلق بعنے فانہ بعدے یعنی یقول متی تاتنی او تلقنی
اسقک کاسا ممتلیۃ من الخمر فانہا تکون عندی فی کل وقت وان کنت غنیا
عنہا فاغن عنہا وارد دے فی الغنا رماشت میگوید کہ ہرگاہی کہ تو
بمن خواہی آمد و یا ملاقی خواہی شد جام لبریز تر اخواہم نوشانید چہ ساعتے
نمی گذرد کہ ازان خالی نشینیم واگر تو پروائے او ندارے ہمچنان بی پروا باش
و در پی پروای خود روز بروز افزون شو لعنے مجھکو پینی پلانے کا ایسا چسکہ
و چٹپٹ پڑا ہے کہ جب تو کبھی میری پاس آوے یا کہیں ملی تو چھکتا پیالا تجھکو پلاؤں
اور اگر تجکو اوسکی پروا نہیں تو چل ایسا ہی رہ اور دن بدن بڈھا جا قال
وان یلتق الحی الجمیع تلاقنی الی ذروۃ البیت الرفیع المصمد
الالتقاء الاجتماع والحی الربط والقوم والجمع المجموع بحیث لا شذ عنہم احد و
تلاقنی من الملاقاۃ والذروۃ اعلی الشیء والجار والمجرور متعلق بمحذوف
کما فی قولہ الحماسی ع الی حسب فی قومہ غیر واضع والبیت بہنا فارسیۃ
خاندان ہندیہ کہرانا وعنے بالحی الجمیع بکر بن وایل وبالبیت الرفیع بنو
سعد بن مالک یذروتہ بنی سفیان بن سعد من آل سعد بن مالک و

و مال میتیرسم و یا کمی رزق خود مے نگرم مگر وقتی کہ قوم امداد از من میخواہند
من امداد ایشان مے کنم یعنے من اونچی اونچی نشستونمین اصلی نہین بیٹھا ہون
کہ جان کی گنوانے اور مال کی اوڑانی سے ڈرتا ہون یا آپ مین بوتا نہین پاتا ہون
مگر جب کبھی میرے قوم امداد و چندہ سے مانگتی ہے تو مین اونکو مدد دیتا ہون قال و
ان تعنی فی حلقة القوم تلقنی وان تقتضی فی الحوانیت تقطه
البغی الطلب والخطاب لغیر معین وحلقة القوم مجالسهم لمحافظة الاحساب وقتیل
حلقة قمارهم وهذا اقرب والاول کنایة عن اصابة الرای والتدبیر والثانی
عن اتلاف المال وبذله وتلقنی من لقی لقار وروی تلقنی من الفاه اذا وجده
والالتقاص الاصطیاد والاستغیر للکسب والتحصیل وروی وان تقتنی من الاقتناء
وهو التحبس لمن الصید والحاوت وکان الحمار یجمع علی الحوانیت والاصطیاد ایضا
استعارة یقول وان تطلبنی فی مدة القوم او فی حلقة قمارهم تلقنی او تجدنی وان تقتنی
او تتحبسنی فی دکاکین الحمارین تکسبنی فیها فاسنی متلف المال وباذله
مے گوید کہ اگر تو دران مجلس قوم مجھے کہ تدبیر امور ملکی و شہری و یا دران
جرگہ کہ باہم قمارے بہا زند دران مجالس مجھے یافت واگر در دکانہای میسر
مرا تلاش کنی دران مجالس خواہی دید چہ رائے من درست و دل من در ہمہ
اگر تو مجھکو قوم کی مجلس مشوری مین یا اونکی جوے کی مجلس مین ڈھونڈے تو دہان
مجھکو پاوے اور اگر کلالون کے ہاٹون مین تلاش کرے تو تو وہین مجھکو دیکھو

بیدنا وہی ترقص معناہ ان ملکۃ الناقۃ لم تبال اولا تبالی بجد الہا جرۃ یعنی
پس چنان بجزام آمدیا مے آید کہ کنیز کی رقص انداز دغفل و لاسے خود میر قصد
و دامن بشوار دراز برداشتہ او راست تا بدیعنی پرہ و اپنے شلک کرسپے
یا جلیتی ست جیسے کوئی نخستین کا بنی نوشہ سے اپنی میان کی محفل بنانا چاہے
اور اپنی پرشے بشوار کی تجمل کو اراستہ کرا دسکو دکہا سے قال ولست بمحلل
الثلاع مخافۃ ولاکن متی یسترفد القوم ارفدہ الحلال مبالغۃ من جعلہ
وحل بہ اذا نزل بہ یسکن فیہ دروے حلال استلاع و انحلال و انحلال من سبع لبنا
کالمنعام والمغضال ولا یراد ہہنا بالفعل ہے مقام المدح نفی مبالغۃ علی ظاہرہ
بل یراد بہ نفی الفعل رأسا کما ہے قولہ تعالی وما ربک بظلام للعبید والمثالع
جمع تلعۃ وہی ارتفع من الارض وہا الخدر واکثر ما یستعمل فی المرتفع
منہا والنصب مخافۃ للتقلیل وروے لبیۃ بکسر الموحدۃ وہی القوت کما یقال
بالکسر ومنہ وما لہ بیت لیلۃ اے قوت لیلۃ والمراد بہا قلتہا وفقدانہا والرفد
الاعانۃ والامداد ویقال رفدہ اذا اعانہ وبسترفدہ اذا طلب الاعانۃ منہ یقول
ولا احل الاراضی المرتفعۃ او المخدرۃ مخافۃ من قرے الاضیاف او قلۃ الاعداء
او قلۃ القوت وفقدانہ ولاکن متی یستعن القوم علی شئی من قرے الاضیاف
وحمل الدیات والغرامات ودفع الاعداء وغیرہا اعنہم بالجشم امرو تکلف شئی
سے کوید کہ در زمینہا ہی نیست وبعد ازین سبب نمی نشینم کہ از بذل جان

مسخن اذا حمد وخبب السراب کنایۃ عن شدۃ الحرارۃ فی الہاجرۃ وانما قیدہ
بہ لان العرب کانوا یفتخرون بسیرہم فی حر الہواجر قال ع یطوقون الغلائی کل ہاجرۃ یقول
اقبل او اقبلت علیہا بالسوط مشترع فی سیرہا او اسرعت والحال ان سراب المکان
الکثیر الحجارۃ کان یضطرب من شدۃ الحر سے گوید کہ بران شتر باد و تازیانہ
سے بردارم و یا برد اشتم چنانچہ بشتافت و یا می شتابد و حال این می باشد و یا حال
این بود کہ از شدت گرمے سراب زمین سنگلاخ موج میزد و یا میزند یعنے مین گویا
اوٹھ یا اوٹھنا ہون چنانچہ وہ دوڑتے ہے یا دوڑے اور حال یہ ہوتا ہے یا تہا
کہ گرمی کی مارسے عین دوپہری زمین پتھریلی زمین کا ریتا پانی سا چمکتا ہے یا چمکتا تہا
قال فذالت کما اذالت ولیدۃ مجالس تری ربہا اذیال سحل ممدد
یقال ذال یذال اذا مجد اذا تبختر فی المشی بحیث جر ذیلہ علی الارض وہہنا استعارۃ
والجملۃ معطوفۃ علی اجدت فی الماضی والاستقبال فی المضی والاستقبال وذالت الثانیۃ
فی معنی استقبل علی کل وجہ والولیدۃ الامۃ وولیدۃ المجالس الاماء المغنیات
وکانت العرب تعلم اماءہم الرقص والغناء ولاسیما اذا کن مولدات ولولا مخافۃ
التطویل لاوردت اسماء المغنیات مع اسمارہا وترے مضارع من الاذالۃ
معروف والاذیال جمع ذیل والرقاصۃ تاخذ ذیل ثوبہا بیدہا والسحل بالمہملتین
الابیض من القطن والممد الطویل یقول فتبخترت فی سیرہا مرحا ونشاط
کما تبخترت جاریۃ مجالس تری مولاہا اذیال ثوب ابیض طویل تمشیہا حیث اتخذ

ہذا علی تقدیر ان یکون الجملۃ
تحت جواب الشرط واما فی
علی تقدیر ان یکون کلاما مستقلا
۱۲

یعنی مین کام اپنا پورا کرتا ہون جسکو میرا ساتھی کہدیتا ہے اور جان اوسکے
گلی تک پہونچی اور آپ کو گیا ہوا سمجھی گو وہ جو لوگون کی عگہ اور دشمنون کے
کہات پر ہنودے قال اذا القوم قالوا من فستی خلت انی عنیت فلم
اکسل ولم اتبلد من استفہامیہ والفتی الکریم الشجاع وخلت معناہ حسبت
وعنیت مجہول من عناہ اذا اراده ولبلد یقتضی التبلد والجدة یقال جدید
ولبیب یصف نفسہ بالکرم والشجاعة فیقول اذا قال القوم من شجاع کریم اوہل
من شجاع کریم حسبت انی مرادہم فلذا اکسل بعدہ ولا افتر شیامی گو ید کہ
چون قوم این صرف بر زبان راندند کہ آیا ہوا مردے ہست گمان میبرم کہ مرا
می خوانند چنانچہ مے شتابم وسستی نمیکنم بہم لیسی جب قوم کی لوگ یہہ
بات کہین کہ کیا کوی سورما سپاہی ہے تو تب مین یہی سمجھتا ہون کہ مجھکو بلاتی ہین
چنانچہ مین چٹ پٹ جاتا ہون اور آلی بالی نہین بتاتا قال اخلت علیہا بالقطیع
فاجدمت وقد خب آل الامعز المتوقد یقال احال علیہ بالسوط اذا
اقبل بہ علیہ والجملة بیان لقولہ فلم اکسل وہی وحشیة تحت جواب الشرط والمامنی
ح فی معنی المستقبل ویجوز ان یکون کلاما مستانفا والاول اولی والقطیع السوط
حیث یقطع من الجلد والاجدم بالجیم فالدال المعجمة الاسراع فی السیر والواو حیالتہ
والخبب الاضطراب من خب البحر اذا اضطرب بالامواج والآل السراب والامعز
بالمہملة فالمعجمة المکان الصلب الکثیر الحجارة والمتوقد اسم فاعل من توقد اذا

والافتداء الخلاص بادار الفدیۃ والمجرور فی منہا للشدائد ومثلہا یقول علی
مثل ہذہ الناقۃ امضی فیہا ارید ہ اذا قال صاحبی الایا غافل لیستنی انقذک من
ہذہ الشدائد بادار الفدیۃ تخلص وتخلص منہا بادار الفدیۃ یعنی میگوید کہ
برچنین شتر مادہ بکار خود وقتی سے گذرم کہ رفیق من بمن بیتا با نہ این بگوید کہ ای کہ
در ین مصیبت جانکاہ بادای مہر بہا ترا برہانم وخود ہم برہم یعنے من ایسے سانڈنی
پر ایسے آڑی وقت مین کام اپنا پورا کرتا ہون کہ میرا ساتھی گبھر اکر یہہ بول اوٹھے
کہ کہا اچھی بات ہو کہ مین جان کی عوض مین کچھ دیکر اس مصیبت سے تجھکو چھوڑا لون اور
آپ بھی اوس سے چھوٹون قال وجاشت الیہ النفس خوفا وخالہ مصابا ولو کان
علی غیر مرصد یقال جاشت الیہ النفس اذا رفعت الی حلقومہ خوفا وعدی بالی
لتضمنہ معنی الوصول ماخوذ من جاشت القدر اذا غلت وفارت وکذا یقال
انتفخت الریۃ وبلغ الطبب المخنۃ والجملۃ عطف علی قال صاحبی فی داخلۃ
تحت الشرط مفادہ انہ بالصاب الہالک مفعول ثان وہی بمعنی کان و
المرصد الموضع الذی یرصد فیہ العدو فالمعنی کالمرصاد والجملۃ متصلۃ حال من
المکنی فی خالہ یقول امضی علی مثلہا اذا قال صاحبی ذلک وارتفعت نفسہ
الی اعلی حنجرتہ خوفا وفرعا وظننت انہا ولو کان علی غیر مرصد من الاعداء واللصوص
سے گوید کہ کار خود وقتی میکنم کہ رفیقم مضطرب گردد وجانش تا
بحلقوم رسد وخود را تلف شدہ پندارد اگرچہ در معرض تلف نبیند کہ دشمن یا دشمن

چنانچہ اگر تو چاہے کہ دو پہیوں پر چلے تو ویسے چلے اور اگر تو یہ چاہے کہ وہ پہیوں سے پہلے
تو کوڑے کے مارنے سے ڈر کر پہیوں چلے قال وان شئت سامی واسط الکور
راسھا وعامت یضبعھا اسنبار الخفید والساماۃ المقابلۃ فی السموات
العلو والکور بالضم الرحل وواسط مقدمہ منصوب علی الظرفیۃ والعوم السباحۃ
واستعیر للسیر السھل السریع والضبع العضد والنجار بالنون فالجیم کسحاب السیر السریع
والعدو الشدید منصوب علی المصدریۃ من عنی لفظ الفعل فان معنی عامت
یضبعھا سارت سیراً وبحت نجار والخفید والمعجمۃ فالفاء فالتحتانیۃ فالدال المین کسفرجل
ذکر النعام یقول وان شئت ان ترفع راسھا رفعت راسھا بحیث یقابل مقدم
الرحل وسارت سیراً طلیحاً مع ان رفع الرأس علی ھذہ الصفۃ مانع من سرعۃ
السیر سے کہتے ہیں کہ اگر تو اس بحواب ہے کہ سر بلند دراز چنداں بالا کشد کہ مقابل
مقدم پالان گردد و بدیدن شتر مرغ نوجوان بدو و با انیکہ اینقدر سر بالا کشیدن
چنین تیز رفتارے را مانع میگردد یعنی اگر تو یہہ چاہی کہ وہ سر کو اوپر اوبھاری
تو اتنا اوبھارے کہ پالان کے اگلے حصے کا مقابلہ کرے اور شتر مرغ نر کی دوڑ دوڑے
باوصف اسکے کہ دوڑنے میں اسقدر سر کو اوبھارنا بہت مشکل ہے قال علی مثلھا
امضی اذا قال صاحبی الا لیتنی افدیک منھا وافتدے
امضی تکلم من مضی فی الامور مضارا اذا خلصا وخرج منھا بعد الاتمام وارادہ
بالصاحب الرفیق فی السفر والا کلمۃ تمنیہ وفداہ اذا ادی الفدیۃ عنہ وافتدہ

جرجرا * ای علی وجه طریق قدیم یجارنیه القطار اذا شدته الحمل الکبیر من جمال
قریته دیاف صعوبت شدیدا خوفا من طول والجملة تفسیر شان بمارا لتیول ولی مشقر
مشقوق والف مثقوب ومارا کریم متی ترم به الارض بالشم تردد فی السیر میگوید که
لب شگافته وبینی سفته وزیبنی خوب جثه دارد که چون بین رابدو بوید در سیر جلد
بیفزاید یعنی ایک ہونٹ اوسکا چرا ہوا اور ناک اوسکی بندہی ہوے اور گردن
اوسکی بہت اچھی عمدہ ہے جب کہ زمین سے اوسکو قریب کرے اور سونگھی تو چلنے میں
دوگنی چوگنی ہووے قال وان شئت لم ترقل وان شئت ارقلت
مخافة ملوی من القد محصد الخطاب لکل من یتاتی منه ذلک المشیة والارقال نوع
من سیر الابل فارسیه پویه فرس بض علیه فی الصراح والمخافة مفعول له وعنه الارقال
والملوی المفتول المطوی والقد بالفتح السوط من الجلد ومنه قوله صلعم لقاب قوس
احدکم وموضع قده فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها وکلمة من بیانیة والمحصد المحکم بالفتح
ومنه حبل محصد وخوف السوط مدح فی الناقة قال زهیر یصف الناقة بیت تبادر
اغوال العشی وتتقی علاته ملوی من القد محصد یصفها بانها طوع راکبها فیقول
ان شئت یا مخاطب ان لا ترقل لا ترقل وان شئت ان ترقل ترقل مخافة
ان تضربها بسوط من الجلد مفتول محکم سے گوید که با وصف قوت وجلادت
چنان مطیع ومنقاد است که اگر تو این خواہے که پویه نرود نرود واگر این بخواہی
که پویه برود برود چه از تازیانه محکمے ترسد یعنی وہ اپنے سوار کی مرضی پر چلتی ہے

فیقول ولها قلب ذکی حازم ماض فی الامور صلب شدید لایوثر فیه ہم اصابه وهم نابه
فهو کحجر کمیر علیه الحجارة من احجار صلاب وضع فی احجار عراض صلاب شداد من الاصلاع
سے گوید کہ او دلی دارد کہ ہوشیار و بیدار و سخت و توانا ست و مثل سنگی است
کہ بران سنگہا می سنگنند و در آغوش استخوانہائے پہلو نہادہ شدہ کہ سنگہای سخت
و پہناور مانند یعنے وہ ایسا دل رکھتی ہے جو بڑا چوگنا کانیا کہ ارایات کا
پورا گول ہول ہے جس پر کوئی غم نہیں ٹہرتا اور ایسے پلیلیون کی بیچ اوسکے جگہہ ہے
جو چوری چکلی سلون کی مانند ہیں قال واعلم محروت من الالف مارن
علیق منتی ترجم به الارض تردد الاعلم افعل صفة من العلم محکمة وہوان
تنشق الشقة العلیا او احد جانبیها لغت لشفرها الاعلی وما ذکر فیما سبق من التشبیه
بالسبت الموصوف کان لشفرها الاسفل فلا منافاة مرفوع عطفا علی السابق والمحروت
المشقوق الالف وعنی به المثقوت معطوف علی اعلم والعاطف محذوف وہو من بیانیه
والمارن مالان من الانف مع صلابة فارسیه زمه سیبنے کما فی الصراح وہندیه کمرے
وکنوڑا والعاطف محذوف والعتیق الجید الکریم والرجم طرح والمستکن فی الفعل
للناقة وہو معروف والمجرور فی به للمارن ومعنی رجم الارض به ان تشم به الارض
وقد کان عادتهم انهم یقدمون البعیر المجرب بالاسفار فیشم الارض ویعرف
بعد الارض وبعد مارها وبه سمی المسافة لان السوف ہو الشم قال امرء القیس
یصف طریقا صعبا بیت علی ظهر عادی بحار به القطا اذا سافه العود الدیافی

امناحضہ باذکرلان الشاۃ فی ہذہ الحالۃ تنقلب اذناہ غایۃ الانتصاب تقول ہما
محمد دتان منتقبتان تعرف فیہما العتق والکرم شبیہتان باذنے طبی او ثور رئم
حیران فی حومل افردہ لقطیع منتصبتین من الخوف سے گوید کہ ہر دو گوشہای
او نگدار و ایستادہ و واقع شدہ کہ شرافت اصل و کرم نسل او دراتھا می یابے
و گوشہای ایستادہ آن آہو و یا گاو وحشی می ماند کہ بصحرای موضع حومل از گلہ خویش
دور افتادہ لرزان و ترسان ہمیگردد یعنی وہ دو نوکان اوسکے نکیلی سیدھے
سادھی ہین جنسے اوسکی نجابت شرافت پائی جاتی ہے اور اوس بچارے
شامت کی مارے ہرنی کی کانون کی مانند ہین جو اپنے رپوڑ سے الگ پڑی اور
موضع حومل کے میدان ہین اکیلی ماری ماری پھرتے ہے اور ڈر کے مارے کان
اوسکی کھڑے ہورہی ہین قال و اروع نباض احذ ملمکم کرداۃ صخر فی
صفیح مصمد الاروع الحازم المتیقظ لفت للقلب والنباض الشہم الذکی یقال فواد
نبض کحسن وخجل اذا کان شہما ذکیا والاحذ بالمہملۃ فالمعجمۃ الشدۃ الماضی فی الامور
والملمکم المجتمع المدور ویوصف بہ القلب علی ان الشدائد والافکار لا تؤثر فیہ بل تزیدہ
عنہ کما یزلق الشی عن المدور وقد یکنی بہ عن الصلب الشدید والمرداۃ بالکسر الصخرۃ
التی یکسر علیہا الحجارۃ وتکون فی غایۃ الصلابۃ والصخر اسم جمع وہی الاحجار
الصلاب والاضافۃ لادنی ملابسۃ والصفیح الحجارۃ العراض والمصمد کمعظم الصلب
القوی الشدید ووصف بہ الجمع علی انہ جمع علی وزن مفرد وصفہا بالحزم والتیقظ

الصفة مع التشنيه لما انها تعت للاذنين والاضافة الى السمع لفظية والتوجس
في الاصل الاصغاء الى الصوت الخفي والمراد به ما يصغى اليه من الصوت و
القول على التجوز فان سمع نفس التوجس غير معقول والسري السير في الليل
والجار والمجرور حال من التوجس بالمعنى المراد والهجس بالفتح الصوت الذي
يسمع والافهم معناه وروي الجرس بالجيم فالمهملتين كما هو في ديوانه وهو الصوت
مطلقا او الخفي منه والهند من نبت اذا اطمئن ونص عليه يقول ولها اذنان
تصدق سمعها ما يصغى اليه من الاصوات والاقوال حال كونها للسري سوار كانت
بصوت خفي او بصوت ظاهر واضح مے گوید کہ دو گوش انچنین دارد
کہ گفتگوی شب رفتن بخوبی و درستی مے شنود خواہ باہستگی و سرگوشی باشد
یا بآواز بلند یعنے کان اوسکی ایسے سچی ہین کہ رات کی چلنی کی بات چٹ پٹ
ٹھیک ٹھیک اور پورے پورے سنتی ہین خواہ کانا پھوسی سے کرین یا کھلم کھلا پکار کر کہین قال

مولدتان تعرف العتق فيهما كما معنى شاة بجول معزو يقال الله اذا
حدوه والاذن المولدة محددة الراس على الانتصاب ويقال لمثل هاتين الاذنين
الخرمان ومنه قول علقمة ع لها صرتان تعرف العتق فيهما وهو وصف في
الخيل والابل ويعد من علامات العتق فيهما والعتق الشرف والنجابة
والسامعتان الاذنان والشاة الظبي والثور الوحشي يذكر ويونث وجول موضع
معروف وانما منع ههنا للضرورة والهند من افرده اذا تركه وخذله و

طحوران عوار القدے فقراہا المکحولتے مذعورۃ ام فرقد

یقال طحرت العین قذاہا اذا رمت بہا فہی طحور ویکنی بہ عن حدۃ النظر والناقۃ

یوصف بہ قال زہیر بیت وناظرتان تطحران قذاہما کانہما مکحولتان باثمد والعوار

الکبار القذے وہو ما یقع فی العین فینغصہا عن الانفتاح والنظر وصحۃ الاضافۃ

لاختلاف اللفظین وعنے بالمکحولۃ الکحلاء اللہم الا ان یراد بحسب الفطرۃ والذعر

الاخافۃ والعرقدول الوحشیۃ فہی ام الفرقد وہو عطف بیان لمذعورۃ تقول

ترمیان القذے المانع عن النظر والانفتاح فقراہما یا فتی طب مثل عینی

بقرۃ وحشیۃ اخافہ الکلاب والقناص فنتری یمینا وشمالا سمے گو یدکہ

چشمانش خس وخاشاک نادوے افکند کہ مانع کشادن چشم وگزستن باشد خنچہ

آنہا را مثل چشمان ستر گین آن مادہ گاو وحشی خوانے دید کہ شکاریان و

سگان شکار او را ترسانیدہ باشند یعنے وہ آنکھین تنکون وغیرہ ایسے

چیزون کو جو آنکھون مین پڑتی ہین اور دیکھنی اور کھلنی سے انکو روکتی ہین دور پھینکتی ہین چنانچہ

تو اونکو ایسے چڑھے ہوئے پاویگا جیسے اوس جنگلی گاے کی آنکھین ہون

جبکہ شکاریون نے ڈرایا ہو وے قال وصادفنا سمع التوجس للسبع

التوجس خفی الصوت مندو الصدق ہہنا بمعنے الشدۃ والاحکام

فانہ اذا وصف بہ القول یراد بہ المعنے المشہور واذا وصف الفعل یراد بہ ذلک

ومنہ قولہم شدہ صادقۃ وقد وقع ہہنا صفۃ للسمع فے الحقیقۃ وتانیث

الشدۃ بالنظر الی الحملۃ

مالحجاج عظم الحاجب مع کونہ مناسبًا للعین وان اردید بہ ذلک فالصخرۃ علی
معناہا الحقیقی والاضافۃ الاولی لاعتبار الملابسۃ والثانیۃ بمعنی من کما
فی باب حدید وخاتم فضۃ وعد الصخرۃ من جنس المضاف علی سبیل الاعتبار
دون الحقیقۃ والفلت بفتح القاف الشقرۃ التی یکون فی الحجر یجتمع فیہا
الماء خبر محذوف وقیل بدل من صخرۃ وح یکون معناہ کہفی حجاجی قلب مورد
فان المبدل منہ یکون مقصودا وہو کما ترے والمورد اسم ظرف مایرد الناس و
الدواب من الماء ہندیہ گہاٹ یقول ولہا عینان تلمعان کالماءتین استقرتا
فی غارین واقعین فی جانبی عظم وجہ شبہ الصخرۃ او فی غارین کائنین
تحت عظمی حاجبین مصنوعین من صخرۃ کل منہما قلب مورد فی الرطوبۃ والطراوۃ میگوید
کہ ہر دو چشمانش چون دو آئینہ تابان است و در دو غارے کہ در دو جانب
استخوان چہرہ سنگ وارش واقع شدہ تمکن و مستقر گردیدہ و یا در دو غارے
کہ زیر دو استخوان ابرو یش کہ از سنگ سخت ساختہ شدہ جاگرفتہ و ہر چشم او
از رطوبت و شادابے خود مغاکے است کہ بر کنار آب دایم الورود باشد یعنی
اوسکے دونو آنکھین دو آئینی ہین اون دو غارون مین مستقر ہین جو چہرہ
کے ہڈی کے کنارون مین واقع ہین یا اون دو غارون مین ہین جو ابرو کے
ہڈیون کے نیچے ہین جو پتھر سے بنائی گئین اور ہر ایک آنکھ اوسکے پانے کے
گہاٹ کے سمان ہے جو پانے سے بھری ہوتے ہے قال

فی الشامی فهو جار ههنا ایضاً والقد الشق فی الطول تقیض القط وسنه وقلم القلم و
الضمیر المجرور للسبت او للمشفر وحرده قطعه علی العوج والفعل مجهول والجملة حال
یقول ولها خدلین ناعم کقرطاس الصناع الشامی او کالقرطاس الشامی و
مشفر دقیق لین کادیم التاجر الیمانی او کادیم الیمانی وقد استعار المشبه به
مے گوید کہ رخسارہ او در نرمے و نازکی کاغذ شامے مے ماند و لب او
در نرمے و باریکی بپارہ ادیم نرم یمانی میرسد و حال اینکہ بکمال درستی و
اوراشکافتہ باشند یعنے گال او سکی نرم و نازک جیسی شامے کاغذ اور ہونٹ
اوسکے ایسے پورے پتلے جیسے یمن کے دھورے کا چمڑا جسکو سیدھا کاٹا ہو قال و

عینان کالماوتین استکنتا بکهفی حجاج صخرة قلت مورد

الماویة المرأة والتشبیه فی اللمعان والبریق ویستدل به علی قوة الدماغ
الدالة علی قوة الاعصاب الدالة علی سرعة السیر ولذا اشبه عین الفرس و
بها قال امرء القیس یصف فرسا ع وعینان کالماوتین ومجه وقال علقمة یصف
ناقة ع بعین کرداة الصناع تدیره واستکنّ اذا اختفی فی الکن اے البیت و
عنی به الاستقرار والمستکن فی الفعل للعینین والکهف الغار والحجاج جمع حجة
الملهاة علی الجبین کسحاب وقد یکسر الجانب وعظم الحاجب والظاهر ان المراد
بالحجاج الجانب والصخرة استعارة لعظم الوجه والاضافة الاولی للمعنی
فی والثانیة بمعنی اللام ولا یخفی ما فیه من ایهام التناسب حیث

سے گوبند و یا برنگ سنگ پیرسازان کہ بران پیر خشک میسازند سخت و
درشت واقع شدہ و بدان سے ماند کہ موضع اتصال اجزائش یعنی اجزائے
او را سبعض دیگر کہ درشتی و درشتی حکم سوہان دارد پیوند محکم دادہ یعنی
او کی کہو چہ ایسے کڑے کرا سے ہے جیسے لوہی کو ٹنی کا ہرن یا پنیہ سوکھانے
کا پتہ ہوتا ہے گویا اوسکی جوڑوں کی جگہہ سے اوسکے بعض مکڑوں کو ایسے بعض
مکڑوں سے جوڑا ہے جو سوہن کی مانند کڑے ہیں غرض کہ وہ کہوپرے بڑے کڑے
مکڑوں سے بنائی گئی ہے قال و خذ کقرطاس الشامی و مستفر
کھیت الیمانی قدہ لم یجرد الخذ وارسیہ رخسارہ و ہندیہ گال مرفوع
عطفا علی السابق والقرطاس معروف والشامی منسوب الی الشام
سمی بہ لوقوعہ فی مشقۃ تبیت اللہ کما سمی الیمن بہ لوقوعہ فی میمنۃ و الکثیر
یکتفی واد بہ الصناع الشامی ویجوز ان یکون نعتا للقرطاس علی قول من یجوز
اضافۃ الموصوف الی الصفۃ النحویۃ و التشبیہ فی الیمن والنعومۃ و فوۃ الخد مع
فی الناقۃ قال کعب بیت قنواء فی حرتیہا للبصیر بہا عتق مبین و فی الخد تقبیل
و المشفر کنبر شفۃ البعیر عطف علی خد و السبت بالکسر کل جلد مدبوغ
بالقرظ و نحوہ فارسیہ چرم پختہ و ہندیہ نرمی و میما یطلق علی الصغیر والکبیر و
ہی ہنا قطعۃ منہ و شبہ بہ شفۃ الابل قال المتنبی مع کر عن سبت فی آثار
من الود والیمانی نسبہ الی الیمن بزیادۃ الالف و ما قیل فی توجیہ الاضافۃ

بورنے وہو نوع من السفینۃ و دجلۃ بالکسر والفتح نہر بغداد و معروف غیر منصرف
والمصعد اسم فاعل من اصعد اذا ہبر، و ذہب یقول ولہا عنق طویل شدید
القیام وکثیرہ اذا رفعتہ یرتفع ویکون مثل سکان بوجی جاتے ہے فی نہر دجلۃ
مے گوید کہ گردن بلند و بسیار خیز دارد کہ چون او را بالا مے کشد بسان
کشتی کہ بدجلہ بغداد میرود بلند و نمایان میگردد یعنے وہ ایسے لانبی
گردن رکھتی ہے جو بہت بلند اوہی ہوتے ہے چنانچہ جب وہ اوسکو اوبھارتی
ہے تو وہ دجلہ بغداد کے جہازی بیڑے کا پتوار معلوم ہوتے ہے قال وحجمتہ
مثل العلاۃ کانما وعی المستقی منہا الی حرف مبرد الحجمۃ بالضم
العقف مرفوع عطفا علی السابق والعلاۃ السندان والحجر الذی یخفف علیہ الاقط
وکلاہما صحیح فان التشبیہ فی الصلابۃ والاول یناسب المبرد والوعی بالضم
والجمع والمستقی موضع القارئین واراد بہ الدرر ومنہا حال ومعقول الوعی
محذوف وتحتمل ان یکون من تبعیضیۃ مفعول الوعی وحرف الشیء طرفہ والمبرد
بالکسر آلۃ معروفۃ یکون من الحدید فارسیہ سوہان وسندیہ سوہن واستعیر للعظم
المضموم الیہ یقول ولہا عنق شدید صلب کالسندان او کالحجر الذی یخفف علیہ
الاقط کان المستقی اجزاء ناضم بعض اجزاء ہا الی طرف بعض منہا شبیہ بالمبرد
فی الصلابۃ ولاشک ان کل بعض منہا مضموم ومضموم الیہ وکان الاکل کالمبرد
مے گوید کہ گاؤ سر بزرگ او بسان سندان آہنگران کہ بدان آہن

التخاریص بالفوقانیۃ فالمعجمۃ فالمہملتین مکسورا معرب تیریز نص علیہ فی
القاموس ویقال لہ فی الفارسیۃ شاخ حامہ وشاخ پیراہن ایضا وفی الہندیۃ
کلی ویؤیدہ قول المستنبع یقطر من کم الی السنابیق فان ما یقطر من الکم یقطر
الی التخاریص لو قوعہ تحتہ فمن فسرہ بالخشتج فقد سہا فانہ یکون قطعۃ ثوب تحت
الابط ویقال لہ چونبلا وبغل والغر جمع الاغر وہو الابیض من کل شئ والمقدد
اسم مفعول من قدده اذا شققه طولا یقول تتلاقی تلک الآثار تارۃ وتتفارق
اخری کما تتلاقی وتتفارق التخاریص البیض فی القمیص المشقق بالریح میگوید
کہ آن نشانہا گاہے بہم میپیوندد وگاہی از ہم میگسلد چنانچہ تیریزہای سفید
پیراہن دریدہ بصدمہ ہوا جدا وپیوستہ میگردد یعنی وہ نشان کبھی
کبھی ملتی ہیں اور کبھی ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہیں جیسے ہوا کرتی ہے
کلیاں ہوا کی جھوکی سے باہم ملتی ہیں اور پھر الگ ہو جاتے ہیں قال و
المبلغ نہاض اذا صعدت بہ کسنکان بوصي بہ جملۃ معترضۃ
الاتلع بالفوقانیۃ فاللام فالمہملۃ افعل صفۃ من التلع وہو طول العنق و
منہ جید تلیع اذا کان طویلا مرفوع عطفا علی فحذان والنہاض بشدید الہاء ضد
اسے القیام وضد مخففا ومشددا لازم والباء للتعدیۃ والمجرور للاتلع والسکان
بالضم وتشدید الکاف ذنب السفینۃ فارسیہ دنبال کشتی ومنہ بہ پشوار
والجار والمجرور متعلق بمحذوف ہو جواب الشرط والبوصي معرب

موارد من خلفها فی ظهر قرد العلوب الآثار جمع علب بالمهملة والنبع
بالنون المکسورة فالمهملتین سیر منتسج عریضا ویشد به الرحل علی البعیر فارسیه
تنگ شتر والدیات محرکة جمع داية وهی فقرة الظهر ومنه ابن داية للغراب
فانه یاکل منها اذا وبر البعیر والموارد جمع مورد وهو النهر الصغیر الذی یرده الناس
والدواب فارسیه جوی خورد والخلیقا بالمعجمة فالقاف الحجر الاملس الابیض
والقرد بالقاف فالمهملات الثلث کجعفر الارض الغلیظة المرتفعة وظهر الارض
ظاهرها ووجهها یصفها بکثرة الاسفار فیقول کان آثار النبع الذی یشد بها
الرحل علیها شد مواضع مختلفة من ظهرها المرتفع انهار صغار من الحجر الاملس
الابیض علی وجه ارض غلیظة مرتفعة میگوید که نشانهای تنگ او بر پشت
بلندش که جایجا نمایان گردیده همان جوهای خوردنی ماند که از سنگ سفید
وصافی بر روی زمین سخت بلند باشد یعنی وه گہرے نشان جو تنگون
کی باندھنے سے جگہ جگہ اوسکے پیٹھ پر نمایان ہوگئی ہین گویا سپاٹ
پتھر کے نالیان ہین جو موٹی اونچی زمین پر بنائی گئی ہین قال تلاقی واحیانا
تبین کانها بنایق عبرة قمیص مقدد واصل تلاقی تتلاقی
فحذفت احدی التائین واحیانا منصوب علی الظرفیة معطوف
علی محذوف حذف استغناء عنه وتبین معناه تفارق والمستکن فی
الفعلین للعلوب ولبنایق جمع بنیقة تقدیم الموحدة علی النون وهی

رسے ہوتی ہے اور دونو بازو اوسکی اگلی دہڑسے نیچی کو اوتارے گئی ہین

قال جنوح وفاق عندل ثم افرعت لها کتفاها فی معانی مصعد

الجنوح الناقة التی تمیل من جانب الی جانب نشاط وهو وصف قال یصف

السیاق ع فواسقا عن قصدها جوائرا وافاق کالکتاب وغرائب السریعة التی

کانها تثب ویقال فی الفارسیة جهان رفتار والعندل ضخمة الرأس وسکنے

به عن قوة الاعصاب وصلابتها فان الرأس منبت الاعصاب وثم للترتیب

فی الذکر والانتقال من مطلب الی آخر وافرعت صعده والفعل مجهول والکتف

معروف وفی معنے الی والمعانی اسم مفعول القصر المعلی واستعیر لموضع الکتفین

من مقدم الجسد والمصعد کمعظم المرفوع یقول ذات مرح ونشاط تمیل من جانب

الی جانب فی سیرها الشرع کانها تدفق قوة الاعصاب من حیث انها ضخمة الرأس

ومن ذلک اصعدت کتفاها الی مقدم جسدها الذی هو کالقصر المرفوع المعظم

سے کہتا ہے کہ بحکم نشاط ازجانبی بجانبے میگراید وچنان تیز میرود کہ گویا

مے جہد ومی تدفق دارد کہ دلالت بر قوت وصلابت اعصابش مے کند

وبا اینہمہ ہر دو شانہ او بجانب مقدم جسدش کہ چون قصر بلند می نماید بالا برده شده

یعنے خوشی کی متوالی ادہر اودہر کو جھکنی والے چلنے مین کودنی پہاندلی جہت بڑی

ہوگئی ہی اور اوسکے دونون مونڈہی اگلی دہڑ مین جو ایک بڑی اونچی محل کے

برابر سے اوبھار کر لگائی گئے ہین قال کان علوب النسع فی دأیانها

علی السیر لا تکل شدید ہا فہی تسیر و تجری میگوید کہ موہای زیر گلویش گلگون است
کہ منجملہ علامات عتق و کرامت اصل اوست و پشت او محکم و استوار و گامہایش
فراخ و دستہایش بسیار روان و دوان است یعنی اوسکے گلی کی نیچی
کی بال ہورے ہین جو اسبات کو جتاتی ہین کہ وہ نسل کی سچی اور اصل کی پورے
اور پٹیہ اوسکی کہٹیلی اور اوسکی دگلین چوڑے چسکلی اور ہاتھہ اوسکے ان تہک ہین جو برابر
چلتی رہتے ہین قال امرت بیداہا فتل شزر و احمیت لہا عضداہا فی
سقیف مستد الامر ار احکام الفتل و کنی بہ عن الاحکام البلیغ و الفعل المجہول
و الشزر بالمجمتین فالمہملۃ ان تفتل الخیط او الحبل عن الیسار او من خارج ثم مرتہ الی داخل
فاضافۃ الفتل الیہ اضافۃ العام الی الخاص لانہ نوع منہ و لا شک ان الحبل او
الخیط اذا فتل ہکذا یکون محسکما و الاحباج الاماتۃ و اللام فی لہا کاللام فی لک
فی قولہ تعالی الم نشرح لک صدرک و فی معنی من و استیف السقف و استعیر
لمقدم جسدہا مما یتصل بہ العضدان و المسند کمعظم ما اسند بعضہ الی بعض و کنی
بہ عن المحکم بقول فتلت بیداہا فتل شزر اے احکمت احکاما بلیغا و امیلت لہا عضداہا
من مقدم جسدہا المشبہ بالسقف المحکم المرتفع میگوید کہ دستہایش
چون رستنی استوار کردہ شدہ کہ از برون و درون او را بخوبی تافتہ باشند
و ہر دو بازویش از مقدم بلندش کہ بسقف بلند و محکم مے ماند فرو داوردہ
شدہ یعنے دونو ہاتھہ اوسکے ایسے مضبوط ہین جیسے دوہرے بٹی ہوئی

فالمیم لکعفر مالطیلی به کالجص وما یُبنیٰ به کالاجر والحجر فالجار والمجرور ان کان متعلقا بالفعل
الاول اعنی تکتنفن فالمراد به الاجرۃ والحجارۃ وان کان متعلقا بالثانی اعنی تشاد
فالمراد به الجص ونحوہ وکلاہما صحیح والاول اولی بقول ہی مثل جبر عظیم بناہ
معمار رومی اقسم مالکہ بان قال واللہ لیحاطن ولیملاءن بالاجر والحجارۃ حتی یشاد
بالجص ونحوہ مے گوید کہ آن شتر مادہ چون پل بزرگ است کہ معمار رومے
رنگ بنایش ریختہ ومالک او برین سوگند خوردہ کہ بخشت وسنگ انباشتہ گردد
تاکہ بخوبی کج کردہ شود یعنی وہ ایسے کٹیلی ہی جیسی وہ بڑا پل جسکو رومے راج
نے بنایا ہو اور اوسکی بنوانے والے نے یہہ قسم کہا ہے کہ اینٹوں اور
پتھروں سے اوسکے بھرا ہے اور پھر چونہ سے اوسکی لپائی ہو وے قال
صہبا بیۃ العثنون موجدۃ القری بعیدۃ وخد الرجل موارۃ
الید الصہبائی الاصہب وہو الاشقر والعثنون بالضم عدۃ شعیرات طویلۃ
یکون تحت حنک البعیر وصہوبتہا من علامات العتق عندہم والموجدۃ
مصدر المحکمۃ لفظا ومعنی من آجدہ اذا احکمہ ومنہ بناء موجد ای محکم وناقۃ
اجد بضمتین والقری الظہر ومنہ ناقۃ قرداء اذا کانت طویلۃ الظہر والوخد
بالواو فالمعجمۃ فالدال المہملۃ سعۃ الخطو وما بین القدمین والموارمبالغۃ من
مار اذا جری علی وجہ الارض یقول ہے کریمۃ الاصل یدل علیہ صہوبۃ
عثنونہا محکمۃ الظہر وثیقۃ القفار طویلۃ القوائم یشہد لہ سعۃ خطواتہا قویۃ

ولک ان تجعل الاضافۃ بیانیۃ والشیء عین
معنی الجص ونحوہ وبیانی
بمعنی من یطلق الاطلاء ۱۲

واحدة کدلو السقائین والدالج بالمهملة فاللام فالجیم من یفزع الدلو فی الحوض
من البیر والتشدد مقاساة الشدة وشبهها به لانه یبعد عضداه عن جنبیه حین
ما یمر بالدلو من البیر الی الحوض یقول لها مرفقان البعدا عن جنبیها البعادا
شدیدا حتی یطن بها وہی سے فی مقاماہا انہا تمر بدلوے والج قوے تقاسی الشدة
فی عملہ میگوید کہ ہر دو بازوے آنخش از ہر دو پہلویش چنان بعید افتادہ
کہ گویا کار دلو کشے میکند کہ ہر دو دست خود دلو پر آب از چاہ گرفتہ در آغیر
سے اندازد و بسیار محنت میکشد و مخفی نماند کہ ہر دو دست این محنت کش آدم از
پہلوہا ایش علیحدہ میباشد یعنے اوسکی دونو بازوان یا دونو کہنیان
پسلیون سے ایسی الگ تلگ ہین کہ گویا وہ مانڈنی کسی مزدور محنتی کے
بہری دونون کو اوٹھای لیتی جاتے ہے جسکی اوٹھانے سے بازوان اوس
غریب کی کہل جاتے ہین قال لقنطرة الروے اقسم ربها لتکلفن حتی
تشاء وتقرمد الکاف اسمیته لو قوعها خبر المبتدا محذوف والقنطرة الحبر العظیم
وخص الروے بالذکر لما ان العرب کانت عاریة عن حسن الصناعة وترغم ان
العجم لهم مهارة فیه واللام عوض للعهد الذہنے او للجنس ولذلک وصف مضافه
بالجملة وتحمل ان یکون الجملة حالا بتقدیر قد وعنی بربها لقنطرة مالکها والاکتناف
الحفظ والاحاطة والفعل مجهول والجملة جواب القسم وشاد الحایط اذا اطلاه
بالشید وہو کل ما یطلے به من الجص ونحوه ومنه قصر مشید والقرمد بالقاف والمهملة

وہو السدر البری ویقال لہ فی الفارسیۃ کنار دشتے وفی الہندیۃ جھربیر
وکنفہ احاط بہ والاظہر بالمہملتین عطف القوس لضیف الی موصوفۃ المعنوی
کما مر منصوب عطفا علی کناسی ضالۃ والصلب عظم الظہر من الکاہل الی العجب
ویقال لہ فی الفارسیۃ استخوان پشت وفی الہندیۃ کنگروڑ والمود القوی
الشدید من ایدہ اذا قواہ یقول کان اضلاعہا الحیط بقلبہا الامین والایسر الصلبۃ
المنعقدۃ بیاطنی من الضالۃ یحیطان بہا من جانبیہا وقنی معطوفۃ وضعت
تحت صلب محکم مے گوید کہ پہلوئے چپ وراست او گویا دو خوانگاہ است
کہ از کنار دشتی بودہ و بہر دو جانب آن شتر مادہ محیط افتادہ و کجاہا خم دادہ است
کہ بزیر استخوان پشت محکم بنا شدہ یعنی اوسکی دائین بائین کی پسلیان گویا
ہرن کی دو گھر ہین جو جھربیر کی جھاڑیان ہین اور اوس سانڈنی کی دائین
بائین لکی لپٹی ہین اور موڑی ہوئے کمانین ہین جو کری کنگروڑ کی نیچی رکھی گئین ہین قال

لھا مرفقان افتتلان کانما تمر سلمی والج متشدد المرفق
بالکسر موصل الذراع الی العضد ویقال لہ فی الفارسیۃ آرنج وفی الہندی
کہنی والافتتل تفضیل المفتول من فتلہ اذا ابعدہ وبعد المرفق عن الجنب
ممدوح فی الابل قال کعب رضع وہو مرفقہا عن نباث الزور مفتول ویقال
للناقۃ السریعۃ فتلاء الذراعین وروے کانہا بدل کانما والضمیر للناقۃ
کما فی تمر والبار البعدیۃ المرور واسلم بالفتح الدلو التی یکون لہا عروۃ

نباث الزور
ہی الاضلاع

والخلوف جمع خلف وهو اقصر اضلاع الجنب والضمير المجرور للمحال
فانه جمع على وزن المفرد وايضا يفرق بينه وبين واحدة بالتاء وجملة المستثنيه
نعت محال والاجزاء جمع جران وهو مقدم عنق البعير من المنبح الى المنحر
والجمعية باعتبار الاجزاء فان جران البعير الواحد لا يكون الا واحدا
مرفوع عطفا على السابق واللزاز الالصاق والفعل مجهول والداى فقار
الظهر والعنق جمع دابة والمنضد اسم مفعول من نضده اذا جعل بعضه فوق بعض
على الترتيب وبالفارسية يقول ولها فقار ظهر محكمة طوى بعضها الى بعض تشبه
اضلاعه الناتية منها القسى فى الصلابة والانحناء ومقدم عنق من المنبح
الى المنحر الصق بفقار مرتبة بعض منها فوق بعض على الترتيب السليم
مے گوید کہ مہرہ ہای پشتش باہم پیچیدہ و چسپیدہ و اضلاع حوالیش
کہ بدان مہرہا تعلق دارد در کجی و درشتی بکمانہا مے ماند و مقدم گردنش
بمہرہای تو بر تو چسپیدہ سخت اتصالی دارد یعنے کنگرہ ہا و سکا باہم لگا لپٹا
ہی جسکی چھوٹی پسلیان کمانون کی مانند گڑی پیچھڑے مین اور اوسکی گردن
کی اگاڑے سارے پورے اوسکی گردن کی مہرون سے لگی لپٹی
ہے جو اوپر نیچی برابر چسپی ہوئے ہین قال کان کناسی ضالة تکنفانها
واطرافه تحت صلب موید الکناس بالکسر بیت النبی وتقول
له بالفارسیة خوابگاه آهو ولا ادری هذیه خاصته والضالة واحد الضال

به تارة خلف الرديف وتارة تمره على ضرع طعا يابس كالرزق البالى مقطوع
اللبن ميگويد كه دم مے حبنا نه چنانچه گاهى بدان پشت رديف را ميزند
وگاهى بر پستانى ميگذارد كه چون مشك كهنه خشك گرديده واز شير مريده شده
يعنى سبكے اوسكو رديف كى چپى مارتے هى اور كبهى سوكهى تهنون پر
لجاتى هے جو سوكهه سوكهى پرانے مشك سے هوگئى هين اور دودهه كا نام و
نشان اون مين نهين رها قال فخذان اكمل المخفض فيهما كانهما بابا منيف
ممرد اكمل ماض مجهول والمخض بالنون فالمهملة فالمعجمة اللحم وعنى بالبابين مصراعى
الباب والمنيف المقصد العالى الطويل والممرد الملس وسنه صرح ممرد بقوله
لها فخذان اكمل اللحم فيهما فيهما كمتنى ظبى لحما وقدارتفعتا كانهما مصراعا باب قصر
طويل ملس بالجص ونحوه ميگويد كه اوسكے دوران دار دو كه آنهون گوشت انباشته
چنان بلند ساخته اند كه چون دو بازوے دروازه كاخ بلند نمايان ميشود يعنى
اوسكے دونو رانين ايسے گوشت سے توى گهنى هين اور اتنى اوپر گوا وبهارسے
گهنى كه ايك بڑى محل كى دروازه كى دو بارون معلوم هوتے هين قال وطى
محال كانحنى خلوفه واجنته لثرت بداى منضد الطى معروف
فارسيه نورديدن وپيچيدن وكنى به عن الاحكام المضيف الى موصوفه المعنوى
مرفوع على انه معطوف على فخذان والمحال جمع محالة وهى فقار الظهر وقرى
شديد المحال بمعنى القوى والحنى القسى والتشبيه فى الصلابة والانحناء

گذاب الجنب وشکہ بالمعجمۃ نظہ والفعل مجہول والجملۃ حال تقدیرہ قد
والعسیب بالمہملتین عظم الذنب والمسرد بالمہملات کمنبر بالجیز بہ الادیم
والابترہ التی لیس بہ شعر وہو یصیح بہا الدرع وکلاہما مستعمل ویقال الاول فی الفارسیۃ
دونش وفی الہندیۃ ستاری وستانی یصیف ذنبہا کثیرۃ الشعر فیقول انہ
کثیر الشعر حتی کان جناحی صقر طویل الجناح احاطا بجانبی عظمہ وقد نظما
بہا تجیز بہ الادیم او بہا سیرد بہ الدرع میگوید کہ دم سیار موشش چنان
مے نماید کہ گویا دو بازوے باز کلان بازو ایچپ وراست استخوانش چسپانیدہ
بر فرش کفش دوزان ویا سہوزن زنہ بافان دوخت اند یعنی اوسکی دم
ایسے پہن رہے ہیں کہ گویا کسی نے باز کے دونوں بازوؤں کو دم کی
ہڈی کی دائیں بائیں زنہ بافوں کی سوئی یا موچیوں کی ستاری سے سیدیا
ہے قال فطوا بہ خلف الرسیل وتارۃ علی حشف کالشن ذاوجد
الجوہری ہذہ فصل ومتعلقہ محذوف والرسیل بالمعجمۃ رویف الکلب
البعیر والحشف بالمہملۃ فالمعجمۃ محرکۃ الشوع الیبانی الیابس والشن بالمعجمۃ فالنون
الزق الیابس والذاوے بالذال المعجمۃ فالواو الیابس من ذوے الشی اذا
جف والمجہد بالجیم فالدال المہملتین اسم مفعول الضرع الذے قطع لبنہ وفیہ
استعارۃ بالکنایۃ ما تقدم قال آخر بیت وتلوے بہ بان العسیب تمرۃ علی
فرج محرد مما الشراب مجدد وقال عقبۃ ع تذنب بہ طورا وطورا تمرہ یقول فتضرب

حصلة وهي مجموعة الشعر وكنى بذي الفضل عن الذنب الكثير الشعر و
هو وصف في الابل والخيل والروعة الفزعة والافزاع وكنى به
عن الحفة والصولة فان الصابل يروع من يصول عليه والاكلف من الابل
وغيرها ما يكون لونه بين الحمرة والسواد وكنى به عن الفتى القوي والملبد اسم فاعل
من البد الخيل اذا ضرب فخذيه بذنبه وفعيل ذلك عند غلبة الشهوة يصفها
بقوة السمع وقلة الحرص على الاكل والتحرز عن ضراب الفحل فيقول تعود من الكرى
الى صوت راعيها الداء فهي قوية السمع وقليلة الحرص على الاكل فان
الحريص على الاكل يسمع ويحتمل الذنب الكثير الشعر ستراحاجزا بينها وبين حملات
الفحل يعني القوي الشهوة فلا تحتمل فحلا لضعف سے گوید کہ بیانگ
شبان چراگذاشته مے آید وچندان درچریدن فرو نمیرود کہ باشتر
نشود و بزور آمدن شتر جوان قوے شہوت را بدمی راند کہ موہایش بسیار
وانبوہ افتادہ غرض کہ بار ورنمیگردد پس جوان نے شود یعنے پھر واپسی کے
آواز پر آتی ہے اور ایسے ڈھنڈے نہیں جو گھاس کہانی میں پڑی ہی اور کیسی سنی
اور شہوت کی مارے جوان اونٹ کی چراہیوں کو ایسے دم سے روکتی
ہے جو بلوں کی کثرت سے چوری چلی ہے غرض کہ وہ بیاتی نہیں جو ضعیف
نہیں قال کان حبناحی مصرحی تکنفا حافیہ تشکا فی العسیب یعنی
لصقری بالمہملتین الصقر الطویل الجناح وتکنفہ احاطہ بہ والحفاف

ہذہ الجملۃ معطوفۃ علی تربعت وحذف العاطف والحدایق جمع حدیقۃ وہی
کل مرعی احیط للرعی ویقال لہ مرغزار والمولی اسم مفعول من الولی وہو المطر
بعد المطر صفۃ موصوف محذوف والاسرۃ جمع سرار وہو خیر موضع من
الارض والاغید بالعجمۃ فالتحتانیۃ کثیر النبات من الارض ولیس بمعنی
الناعم فانہ من صفات الانسان والاغصان یقول رعت القفین فی ایام
الربیع واخصبت فی جملۃ النوق التی حفت الیہا وقد کن بہ عین ریاض مکان
ممطور المواضع الطیبۃ الکثیر النبات او وترعاہا الیوم یعنی ہا مے گوید کہ
در عین موسم ربیع بموضع قفین در گلہ شتر ما دگانی چریدہ کہ بسیار در سبزہا ہای
آنہا خشک گردیدہ و در مکانے کہ موضع یک بار اغنام متواتر سادالی یافتہ
وخود او کثیر النبات بودہ میچرند یا خود آن شتر مادہ در چنین جا ہا میچرد
یعنے ساڑھے کے دنوں میں موضع قفین پر ایسے اونٹنیوں میں چرتے
رہے جنکی تین سو کہہ گئی تھی اور جو ایسے زمین کی جہاں گانوں میں چرتی
ہیں جسکی اچھی اسپہے ہنگامے پی در پی مینہوں کی برسنے سے ہری بھری
ہتی اور خود بھی وہ بڑے زور زمین سے قال شریعی صوت مہیب
وتقی بذنبہ حضل روعات الکلف بعد یقال راعہ اذا
یعنے بالی قال امرء القیس ع یعین الی صوت اذا سمعت و
اہاب الراعی اذا دعا الابل لہیب بصوتہ والتقی جملہ وقایۃ ذنبہ الحضل بحم

ہے جو ایک جوان پٹھی شتر مرغ کا مقابلہ کرتی ہے قال تباری
عتاقا ناجیات وانتجبت وطیفا وطیفا فوق مور معبد
المباراۃ المعارضۃ والمقابلۃ والعتاق النجایب من الخیل والابل والناجیات
جمع ناجیۃ وہی السریعۃ وانتجبت معناہ تتبع من اتبعہ ایاہ وبہ اذا جعلہ تالیا
والوطیف مستدق الساق والذراع من کل دابۃ ویقال لہ باریکی ساق دوست
وفی الہندیۃ فی الابل ٹل وفی الخیل گامچی والمور بالفتح الطریق المستوی والمعبد
المذلل وکنی بہ عن طریق یسلکہ الناس سے گوید کہ شتر مادگان چالاک وتوانا
وکریم النسل را مقابلہ مے کند در راہی کہ بسیار جارے باشد باریکی پارا پس
باریکی دست برابر مے فرستند واز رفتن وانے ماند یعنے چال کے پورے
نسل کی بچی ساندنیوں کی برابری کرتی ہے اور چلتی راہ مین پچھلی پانوون کو اگلے
پانوون کے پیچھے لگا ہی چلی جاتے ہے قال تربعت القفین فی الشول
ترعی حدایق موتی الاسرۃ اغید التربع الرعی فی ایام الربیع
وہو اجود اوقات الکلاء والرعی والقفان بتقدیم القاف علی الفاء المشددۃ
موضع وضع علی صیغۃ المثنی کالبحرین قال ع لال اسمہ فالقفین فالکرکن ر
الشول بفتح المعجمۃ جمع شائلۃ علی خلاف القیاس وہی کل ناقۃ اتی علی
حملہا او وضعہا سبعۃ او ثمانیۃ اشہر فخف لبنہا وضمہا بالذکر لقوتہا فان حلب
اللبن یورث الضعف والارتعاء الرعی والحجلۃ حال من الشول وتحتمل انکون

کیسے بی کہہ جسکو میں نے سدا ایسے رستہ میں چلایا جو کہا ہے کمل کا سا پاٹ
اور چٹیل تہا قال جمالیۃ وجناء ترویہ کانہا سفنجۃ تبرے لازعر ابل
الجمالیۃ بضم الجیم الناقۃ التی تشبہ الجمل فی القوۃ والوثاقۃ وتمام الخلقۃ والوجناء
الشدیدۃ القویۃ وقیل عظیمۃ الوجنتین والردیان بالہلتین نوع من سیر الابل
بین العدو والمشی یقال لہ فی الفارسیۃ شتافتن وفی الہندیۃ لپکنا
والفعل من حد رمے یرمے والسفنجۃ اسم السفنج وہو کعلبس الخفیف الطیران
من ذکور النعام وبرے لہ عارضہ واتما وصفہا بذلک لان المعارض لیسعی غایۃ
السعی والازعر بالمعجمۃ فالمہملتین الطویل الشعر والاربد ما شیہ منہ لونہ لون
الرماد وکنی بہما عن الطویل القوی فانہ اذا کان صغیرا یکون کثیر الشعر مائلا
الی الصفرۃ فکلما کبر یقل شعرہ ویصفر حتی اذا تم وکمل یکون ازعر اربد
وانجرد الاربد للضرورۃ یقول تشبیہ الجمل فی الوثاقۃ والقوۃ شدید الخلق عظیمۃ
الحذین تسیر سیر الردیان فتشبہ فیہ اسم من النعام خفیفۃ الطیران تعارض فتیا
قویا من ذکورہ کہ گوید کہ باوصف سترباد گی شتر ہمے ماند و
تمام اعضا درست و استوار افتادہ وچنان ہمے شتابد کہ گویا ماہ شتر مرغ
تیز پر واز است کہ بمقابلہ نوجوان شتر مرغ سے لگا رہے بر دلعنے وہ
اونٹنی کیسی ایک اونٹنی ہے جو اپنے سارے جوڑ بند وں میں پورے
اور بڑے کل چہری والے ہے اور ایسے لپکتی ہے کہ گویا وہ شتر مرغ

کہ باعث کثرت سفر ہا لاغر افتادہ و روز و شب برابر میرود یعنی
اگرچہ وہ پیاری کالے گوسون جا پڑے مگر حال اپنا یہہ ہے کہ جب کوی مہم پیش
آتی ہے تو مین اوسکو ایسے سانڈنی کے ساتہہ سر کرتا ہون جو سفرون کے
کبھی رمی بڑے دورکی چھٹنی راتون دن برابر چلنی والی ہے سو امید ہے کہ مین
اوس سے جا ملونگا قال امون کالواح الاران بسنامها علی لاحب
کانہ ظہر برجد الامون وشیقۃ الخلق کاہا امنت الضعف الکلال
یحمل الجر والرفع وکذا ما بعدہ والاران بالمہملۃ کتاب سریر المیت وتابوتہ و
التشبیہ فی الصلابۃ والملاسۃ وہو ممدوح فی الابل وناقۃ مہیوۃ
اللام ساقطہا ویقال بالصاد المہملۃ ایضا واللاحب بالمہملتین الموحدۃ الطریقۃ الواضحۃ والبرجد بالموحدۃ
فالمہملۃ فالجیم کبرثن الکساء الغلیظ وتشبیہ الناقۃ بالواح الاران وتمثیل الطریق
بمثل البرجد معروف عندہم قال امرء القیس مثل وعس کالواح الاران نصابہا
علی لاحب کالبرد ذی الحبرات الوعس الناقۃ القویۃ یقول وشیقۃ الخلق ملساء
الجلد مثل الواح التابوت ارخیتہا علی طریق واضح مثل ظہر الکساء
الغلیظ حیث لم یکن علیہ علم ولا منار ولا فیہ مار ولا کلاء مے گوید کہ
در خلقت خود درست و استوار و چون تختہای تابوت صاف و مستحکم و در
راہی راندنش کہ چون روے گلیم رفت بی نشان و علم و بی آب و گیاہ
بود یعنے جورو کی کہیلی اپنے سارے باتون مین پورے تابوت کی تخون

یقول وتکشف عن وجہ مضیئ کان الشمس القت علیہ ضوءہا صافی اللون غضّ
طریّ لم یمسہ خفاف حتی تشنج وتقلص میگوید کہ روئے مے نماید کہ گویا
آفتاب عالم تاب چادر نور خود را بران انداختہ و پاکیزہ رنگ و تازہ و سیراب است
کہ چین و شکن بدو راہ نیافتہ یعنے ایسا کھرا دکھائی دیتا ہے کہ گویا سورج نے
اپنے نورانی چادر اوس پر ڈالی ہے اور رنگ و روپ کا پورا اور بہت ہی ہرا بھرا ہے
جسمیں چین بھرون کا پتا نہیں ہے قال وانی لامضی الہم عند احتضار الہوجا
مرقال تروح وتغتدی الواو حالیۃ والامضاء الانفاذ والاجراء والہم
المطلوب المہم والاحتضار الحضور والعوجاء الناقۃ الضامرۃ من کثرۃ الاسفار والاقال
السریعۃ السیر من ارقل اذا اسرع فی السیر وراح نقیض غدا واغتدی و
الافعال الثلثۃ للاستمرار واتمنا ذکر الناقۃ وسیرہا بعد ذکر ارتحال الجمیعۃ علی عادتہم
فانہم یذکرون کذلک فی الاکثر اشعارا بان المحبوبۃ دان ارتحلت مع قومہا ولکنی
سالحقہا مستبل ہذہ الناقۃ قال امرء القیس بعد ما ذکر نبذ یکیت عفنر فذعہا وسلی
اللہم عنک بحبرۃ ذمول اذا صام النہار وہجر او قال الحارث الیشکری ع
عیرانی قد استعین علیہ الہم الخ کما یاتی یقول ذہب القوم بہا وبعدت خولۃ عنی
وانی لابغی ما اہم بہ عند حضورہ ناقۃ ضامرۃ من کثرۃ الاسفار سریعۃ السیر
تروح وتغدو علی الاستمرار فعسی ان الحقہا والقاہا مے گوید کہ محبوبہ بعید
افتادہ و حال این است کہ من مہم پیش پا افتادہ را بان جمازہ تیز رو میکنم

کہ وہ مہنہ کے پانی سے گیلا اور بڑے تہل کی بیچ مین واقع ہوا ہے قال
سقته ایاه الشمس الالثاثة اسف ولم یکدم علیه بالمثمد الضمیر المنصوب
للملاعی وایاة الشمس بالکسر والفتح نورہا وجسمہا مرفوع علی الفاعلیه ومفعولة الثانی
محذوف اذا لسقی یتعدے الی مفعولین واللثاث جمع لثة وہو معروف واسف
ماض مجہول من اسف الجرح دواہ اذا ادخله فیه والمسکن فیه للثاث اذ ہو جمع
علی وزن مفرد والجملة حال تقدیر قد وکدم علیه عض علیه واثر فیه بحدیدة والاثمد
بالکسر حجر الکحل والمحاجر ومحاجر متعلق باسف کما فی قول المنابغة ع برد اسف
لثاثة بالاثمد وکانت نار العرب یستعملن الاثمد المسحوق علی اللثاث کما ان
نار الہند یستعملن ما یقال له مسی تشدید المهملة وتخفیفها یصف بریق الثغر وسواد اللثة
فیقول سقاه نور الشمس البریق واللمعان الالثاثة وقد اسف بالاثمد ولم یؤثر فیه
بشئ یقصد سے گوید کہ نور آفتاب اورا روشنی مناسب نوشانیدہ مگر جائے
دندانش فروگذاشتہ کہ سودہ سرمہ اصفہانے بران پاشیدہ وبران زخمے
نرسیدہ بود یعنے سورج کے روشنے نے چمک دمک سے اوسکو اچھی طرح
سے بہرا تہا مگر اوسکے مسوڑون کو چھوڑا تہا جن پر سرمہ پسا ہوا لگایا تہا اور
کوے زخم اوسکو نہین پہونچا تہا قال ووجه کان الشمس الفت رداءها
علیه نقی اللون لم یجد دمجر ورعطفا علی الی درد الشمس ضوءہا والنقی
الصافی اللطیف والتخدد بالمعجمة فالمهملتین التشنج والتقلص وکنے به عن الجفاف

له اعنی الجبیه والالمی البارد البریق نعت للثغر وهذا اجود مذاق الاسنان توصف
بالبرد عندهم قال ع وتقتر عن شتیت بردد وقال ع لعین کان ریقه بارد
العلی شتیت الاسنان المتفرقة فی الجملة وهو مدح عندهم ویجوز ان یکون اصل صفة
من لمی کرضی اذا اسودت شفته یمدح به الثغر المی الشفتین والمنور اسم فاعل من
نور الشجر اذا اخرج نوره وعنی به الاقحوان المنور شبه ثغرها به عندهم بتخلل نوره
وحر الرمل وسطه طیبه والرمص بالمهملات الثلث مالکم القطعة الصمغیة المستدیرة
من الرمل فاعل تخلل والضمیر المجرور فی له للثغر والندی صفة مشبهة من ندی
کرضی اذا ابتل قلیلا والجملة نعت ثغرا وجنبه کان محذوف وجملة التشبیه بارما
نعت المی وانما جعل موضع الاقحوان المنور تلک القطعة مع ابتلالها بماء المطر لیکون
الطف وانظف فیزید کمالا فی التشبیه یقول وتکشف فی التبسم عن ثغر بارد الریق او
عن ثغر المی الشفتین کان به اقحوانا منورا توسط له وسط الرمل الطیب رمص بلل فهو
فیه سے گوید کہ ہنگام تبسم سلک دندانے سے کشاید کہ آب دہانش سرد و شیرین
و یا لبہایش مسی آلودہ بود و بدان با بونہ شگفتہ سے ماند کہ بر چنین تودہ
ریگ داد شگفتگی دادہ کہ باب باران ترشدہ و در آغوشش تودہ ریگ کلان
و پاکیزہ روئیدہ یعنے سکرانی ہیں ایسے دانتوں کے لڑے دکھانے ہیں جسکا نہار
ٹھنڈا یا ہونٹ اوسکے اودے ہیں یعنی مسی سے کے دبڑی اور پر جمی ہوئی ہے اور
آپ اوس پہولی کہلی بابونہ سے مشابہ ہے جو ایسے چھوٹی ٹیلی پر کہلا ہے

وشمالا فان الظبی اذا کان حالہ کذالک ینیظر کذلک وترائے ماخوذ من راٰی
انکار الحمیر اذا رعی معہا والربرب القطیع من الوحشی والخمیلۃ بالمعجمۃ الارض التی طاب
بناتہا والتناول الاخذ وحذفت احدی التائین فی تناول والطرف جانب
کل شئے وطائفۃ منہ والربرب بالموحدۃ فالمہملتین کسرین ثم الراء کالارنۃ الایبس
الرداء وکنی بہ عن الاستتار یقول ہے ظبیۃ تخلفت عن صواحبہا فتنظر حمیۃ وبیرۃ
ترعی مع قطیع من الظباء فی ارض طیبۃ النبات تاخذ اطراف البریر بمعجمتہا
وتستتر بالاوراق معناہ ان فی القوم خود اتعد العنق وتنظر حمیۃ وشمالا لما ان قلبہا
متعلق ایضا ے گوید کہ او آہو مادہ است کہ از یاران خود جدا ماندہ چپ وراست
مے نگرد و در زمین نیک و تازہ بیک گلہ آہوان مے چرد و اطراف او قدرے از
ثمرہای جال بدہان مے گیرد و چند ان خود را بلاے کشد کہ برگہای جال او را مے پوشد
حاصل اینکہ خولہ از یار خود جدا افتادہ بہمراہ قوم خود میرود و گردن برداشتہ بچپ و
راست مے نگرد یعنے وہ ایک ایسے ہرنی ہے جو اپنے ساتھیون سے الگ
ہوگئی ہے اور ہرنون کی روٹر مین ایک اچھی زمین مین چرتی ہے اور اوہر کر پیلو کی
پھل کچھ کچھ کھاتی ہے اور اتنے اوہرتی ہے کہ پتون مین چھپ جاتی ہے غرض کہ
خولہ مجھ سے جدی ہوکر ہمارے بندون کی ساتھ جاتے ہے اور ادہر اودہر مجھکو
دیکھتی ہے قال وتبسم عن الی کان منورا تخلل حر الرمل وعصف لہ ندیقال
بسم ذا تبسم وعدے بعن بتضمنہ معنے الکشف فی الجملۃ والسکن فی الفعل للستار

کرتا ہے قال وفی الحی احوے تنقیض المرد تشاون مظاہر
سمطی لولو وزبرجد اللام فی الحی للعہد والاحوے افعل صفۃ من
الحوۃ وہی حمرۃ الشفۃ الی نوع من السواد نعت للظبی المستعار للخولۃ والتنقیض
التحریک للاسترخاء والمرد بالمہملتین الثمر الطری الینضیج من ثمار الاراک وکنی بہ عن مد العنق
فان تحریکہ تصویر بہ والشاون بالمعجمۃ فالمہملۃ الظبی الفتی القوی والمظاہرۃ لبس
الثوب ونحوہ علی آخر بان بتصیل ظہر احدہما ظہر الآخر قال ع مظاہر سربالی حدید
علیہما والسمط بالکسر خیط السنظم والقلادۃ یقال لہ فی الفارسیۃ رشتہ مروارید
وفی الہندیۃ لڑے والزبرجد الزمرد ولبس القلادتین کان ممدوحًا عندہم قال ع
بکرمین کرمی فضۃ وفریدہ وقال ع من الحلی سمطی لولو وزبرجد والکرم القلادۃ
یقول وفی ہولاء القوم ظبیۃ فتیۃ تنقض ثمر الاراک بعد عنقہا علیہا عقدان عقد
من لولو وعقد من زبرجد مے گوید کہ در آن قوم آہو ماده است نوجوان
کہ گردن برکشیدہ ثمر پختہ چال راے افشاند و بران یک رشتہ مروارید
و یک رشتہ زمرد است یعنے اون لوگون مین ایک نوجوان ہرنی ہے جو اوپر کر
پیلو کی پہیل جھاڑتی ہے اور اوسکے گلی مین ایک لڑے موتیون کی اور ایک لڑے
زمرد کی پڑہے ہے قال خذول تراعی ربربا بجنیلۃ تشاول اطراف
البریر وترتدی الخذول بالمعجمتین ما تخلف من الظباء عن صواحبہ مرفوع
علی انہ نعت احوے المراد بہ المحبوبۃ او خبر محذوف وکنی بہ عن نظرہ بمینیا

و یا از کشتی ہاے ابن یامن ماجرے بودہ وحال اینکہ ملاح آنہا را گاہی کج میبرد
و گاہے براہ راست سے برد یعنے وہ قریہ عدولی و یا درخت عدولی کی کشتیون
یا عدول اوستا وکی ناوون یا ابن یامن کی بیڑیون مین سے ہین اور حال یہہ ہے
کہ ملاح اونکو ادہر اودہر لیجاتا ہے اور کبھی سیدہا چلاتا ہے قال بشیق حباب
المار حیز دمہا بحما قسم الترب المفاعل بالید حباب المار بالمہملۃ فالموحدۃ
کسحاب معظمہ والحیز دم الصدر وما استدار بالبطن والظہر ویقال لہ فی الفارسیۃ
میانہ مقعرہ متور والمجرور الاول للسفین والثانی للنواصف والبار للظرفیۃ و
افراد الضمیر لعدم اللبس کما فی سمعہم والمقاعل بالقاف فالہمزۃ من ملعب بالفعال وہو
نوع من اللعب فانہم یخیفون فی کومۃ من التراب شیئا صغیرا ثم یقسمونہا علی السویۃ
فیبال المخفی بعضہا منہم عن الشی المستور اذہبی ای القسمین فمن قال انہ فی ہذا القسم
وہو فیہ فقد فاز وغلب والا فغلب ویقال لہ فی الفارسیۃ خاکبازی وہو المراد فی
و فی الہندیۃ سوالکوون وڈہیرے کاٹ وکوڑی قمد وقسم بمعنے یقسم یقول
بشیق صدور تلک السفاین معظم المار فی تلک النواصف کما یقسم المقاعل کومۃ التراب
بیدہ بلا تکلف سے کوید کہ مقدم آن کشتیہا موج خیزد آب را در آن آب رود ہا
چنان برابر مے شکافد کہ صاحب بازی مکوتوہ خاک را بدست خود دو پارہ مے کند
یعنے اون کشتیون کی اگاڑے اون مجہدہارون مین بڑی گہڑے پانی کو ایسے چیرتے
ہی جیسے سوالکوون کا کہیلنی والا مٹی کی ڈہیرے کو ہاتہہ سے دو گڑے

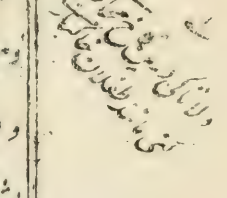

و یا بحکم لہو و لعب چپ و راست چون کلان کشتیہاے آب روہا بود یعنی
جب بنو مالک خولہ کی بہنے بندلاوہ چلے تو اوس روز اوسکے کجاوے ایسے
جاتی تھی جیسے وادی دوسے مجمہ دار اون بڑے بڑے بیڑیان چلتی ہین یا
وہ دامین باین بے کجانے سے مجمہ دار اون کے بیڑیان کیسے دکھائے دیتے

ہی قال عدولیہ از من سفین ابن یامین بکور بحا الملاح طہرا و یہتدے
العدولیۃ بفتح العین والدال المہملتین نسبۃ الی عدولی وہے قریۃ بالبحرین وقیل
الشجرۃ الطویلۃ المقدمیۃ او اسم عدولی وہو علم رجل کان یتخذ السفن و بالجملۃ یقال
للسفینۃ العظیمۃ السامۃ الصناعۃ ویکون اکبر من الخلیج وہو سفینۃ صغیرۃ دون الحدو
قال النابغۃ بیت لہ بحر تقیص بالعدولی و بالخلیج المحملۃ الثقال وہو مجرور علی ان یکون نعت
سفین او مرفوع علی ان یکون نعت خلایا او خبر مبتدا محذوف ومن سفین
عطف علیہ فحالہ فی الاعراب کحال مستہوعہ وابن یامین کان رجلا من اہل البحر
من بلاد الیمن یصنع کبار السفن او یملکہا وروے ابن تنبل بتقدیم النون علی الموحدۃ
فالفوقانیۃ کجعفر والاول اشہر شبہ بہ قول امرء القیس فی وصف السفین ع حمتہ نبوالنبا
من آل یامین والحور بقیض الامتداد فی المجلۃ والباء للتعدیۃ والمجلۃ حال یقول ہے
من سفاین قریۃ عدولی او شجرۃ عدولی او من سفاین عدول الصناع او من سفاین
ابن یامین یسیل بہا الملاح عن قصد سبیل طوعا و یہتدے بہا علیہ طوعا مے گوید کہ
منجملہ کشتیہاے قریہ عدولے و یا درخت عدولی و یا از مصنوعات عدول صناع

نصب وقوفا علی انه حال من اطلال وهو نکرة مخصصة بالظرف وفی الجملة ضمیره
وهو المجرور فی بها والجلادة القوة والشدة والتجلد اظهار وموضع الشعر هو المذکور
فیما سبق مع تغییر یسیر قال کان حدوج المالکیة عذوة خلایا سفین بالنواصف
من دد الحدوج جمع حدج وهو مرکب للنساء کالمحفة مؤنث ویقال له کجاوه
او هو الهودج والمالکیة نسبة الی مالک بن زید مناة بن تمیم بن مر واراد بها الطائفة
المالکیة وهم رهط خولة وعذوة علی الظرفیة وهو نکرة تفید معنی المعرفة ای
عذوة الرحیل والخلایا جمع خلیة وهی السفینة العظیمة والسفین جمع سفینة والنواصف
جمع ناصفة وهو مجری الماء من النهر ونحوه ویقال له فی الفارسیة آب رو ومعنی خیز
وفی الهندیة وهارا ومجهه دهارو ودوبالدالین المهملتین علم واد علی ما قیل وقال فی القاموس
موضع ویؤید الاول ذکر النواصف معه فانه یکثر مع الاودیة والمیاه قال تمیم بن نویرة
عز ناصفة البعوضة حیث سالت والبعوضة ماء لبنی اسد وقال خفاف بن ندبة
عز واخر بالنواصف من هام وهو ایضا ماء وقیل معناه اللهو واللعب وفیه اشعار
بوجه التشبیه یقول تحمل بنو مالک رهط خولة وکانت حدوجهم فداة حملهم کعظام سفین
تجری فی مجاری الماء من وادی دد او کانت کمثل تلک السفاین من جهة
اللهو واللعب حیث کانت تجری تارة یمنة واخری یسرة یعنی گوید که چون
بنو مالک بن زید مناة قوم خولة رخت سفر فرو بستند کجاوه های ایشان در بلندی
رحیل بدان کلان کشتیهائی ماند که در آب رودهای وادیی دد همی شتابد

بن تمیم فقرة یقول لها الحنظلیة نسبة الی حنظلة بن مالک کما قال فیها ع فقل لخیال
الحنظلیة تنقلب وتارة یقول لها المالکیة نسبة الی مالک بن زید مناة کما قال فی
هذه القصیدة حیث قال ع کان حدوج المالکیة غدوة وهذا هو الصحیح والحق الصریح
فمن قال انه اسم امرأة کلبیة فقد اخطاء فانه لیس فی بطن من بطون کلب من یسمی

بمالک او حنظلة قال لخولة اطلال ببرقة ثهمد تلوح کباقی الوشم فی ظاهر
الید من ثنائی الطویل والقافیة متدارک والطلل اثر الدار یجمع علی اطلال و
طلول والبرقة الارض التی فیها تراب وحجارة وثهمد بالمثلثة کجعفر موضع ولاح
الشی ظهر وبدا والوشم غرز الابرة فی مواضع من البدن ثم ذر النیلج علیه ویقال
له فی الفارسیة آزیدن واجیدن وفی الهندیة گودنا بالکاف الفارسیة وکانت
العرب تفعل ذلک فی الجاهلیة وتفعله الیوم اعراب الهنادک فی البلاد الشرقیة و
کلهم کانوا یفعلون بالنساء دون الرجال ولذا قال علیه السلام لعن الله الواشمة والمستوشمة
یقول لخولة الحنظلیة اطلال بقیت فی برقة ثهمد تلوح علی الناظرین بالتامل کما یلوح
ما بقی من آثار الوشم علی ظاهر الید میگوید که آثار منزل خوله حنظلیه در زمین
سنگلاخ موضع ثهمد چنان مے نماید که بقیه آزیدن بر ظاهر کف و ساعد منظر
مے آید یعنے خوله کی پرانے کهندر موضع ثهمد کی بهتر ملی زمین مین ایسے نظر
آتی هین جیسے کودنی کی رہے سہے نشان ہاتهه اور بهونچی کی ظاهر پر دکهائی دیتے

هین قال وقوفا بها صحبی علی مطیهم یقولون لا تهلک اسی وتجلد

القصيدة الشاهنية الدالية

هذه المعمر بن عبد بن سفيان بن سعد بن مالك بن نضيبة بن قيس بن ثعلبة بن
عكابة بالضم بن صعب بن علي بن بكر بن وائل بن قاسط بن هنب بن افصى بن
دعمي بن جديلة بن اسد بن ربيعة بن نزار بن معد ابن عدنان بن باد دبالدالين
المهملتين كرغز بن زيد بن اعراق الثرى امي هميسع بن سلامان بن نبت بتقديم
النون على الموحدة فالفوقانية بن جمل بن قيذار بالقاف فالتحتانية فالمعجمة فالمهملة
بن اسمعيل عليه السلام بن ابراهيم عليه السلام بن تارح بالفوقانية فالمهملتين وقيل هو
بالخا فالمعجمة الملقب بآزر او الموصوف به او كلاهما علم ابن ناحور بالنون فالمهملتين
بن شاروخ بالمعجمتين بينهما مهملة بن ارغو بالمهملة فالمعجمة بن فالغ بالفا فاللام فالمعجمة بن عابر
وهو هود عليه السلام الى آخر النسب المذكور في ترجمة امرء القيس واسم امه وردة
ولقبه بطرقة نعله لا تعجلا بالبكار اليوم مطر فاقتتل وهو ابن عشرين سنة وهو الذي
يقول لبيد حين سئل عن اشعر العرب فقال امرء القيس ثم قال الغلام المقتول من
بكر يذكر في هذه القصيدة مضيه في الامور وشربه الخمور ولهوه بالكعبان وشغله بالصبيان
وليكون ابن عمه مالكا وكان شديد الجنان وذليق اللسان وشبيب بهروخوله وهند
وسلمى وقد شبب في هذه القصيدة بخولة وكذا في الاخيرة حيث قال على لخولة
بالاجزاع من اضم طلل وهي امرة من بني ضبيعة بطن من مالك بن زيد مناة

الی العشی نفسہ اواثرہ والاجاد النواحی والقصوی تانیث الاقصی و
فیہ اشعار بان فرسہا تحال الاطراف خاظنک بالاوساط والانابیش جمع انبوش و
ہو الاصل مرفوع علی انہ خبر کان والبصل البصل البری ویقال لہ فی
الفارسیۃ پیازدشتی وپیازموش وفی الہندیۃ کاندا ولایزال غریقا فی الماء
وہو وجہ التشبیہ یقول کانت السباع فی ذلک الوادی وہن غرقی
فی الماء حشیۃ ذلک الیوم باطراف البعیدۃ کاہن اصول البصل البری
سے گوید کہ درندگان آنوادی وحال این بود کہ شام آنروز در اطراف و
نواحی او غریق وسرشار بودند باصول پیازدشتی کہ غرق آبے ماندے ماندند
یعنے وادی جوارکی درندے جو شام کے وقت اوسکی دور دور کی کناروں
میں ڈولی پڑے تھی کاندی کی جڑیں معلوم ہوتے تھی واعلم ان ماذکرہ امرؤ القیس
فی ہذا القصیدۃ مرتجلا علی ہیئۃ خدر واللہو واللعب بہا ووصف الفرس و
الصید ومقاساۃ الشدۃ من البرق والمطر ذکرہ فی عدۃ من قصایدہ حتی انی
مصدر بیت مرتین او مرات وتارۃ بکل البیت مع ادنی تغییر علی ماکان دابہم
فی الجاہلیۃ وانما المقصود ہو الافتخار بمرات واظہار القدرۃ علی تغییر حکایۃ
بالفاظ مختلفۃ وکذلک فعل اللہ فی القران من ذکر عاد وثمود وحدیث موسی
وفرعون مع تغییر کثیر مع ان فیہ فایدۃ تکرار التذکیر لئلا یقول الانسان انما
ذکر مرۃ واحدۃ فنسینا ذلک ہذا ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

گہٹیون والا ہے قال کان مکاکی بالجواء غدیۃ صبحن سلافا من رحیق
مفلفل المکاکی جمع مکاء وہو طایر ابیض معروف یمکو ویصفر واذا صات فی غیر روضۃ
فہو علامۃ القحط ولذا قال ع ولیت لسنا بالدیک مکاء روضۃ والجواء بالجیم فالواو
کتاب واد فی بلاد عبس قریب من العنبسیط والغدیۃ تصغیر غدوۃ وصبح مجبولا
اذا سقی الصبوح والسلاف الخمر العتیقۃ ماخوذ من سلف اذا قدم والرحیق الصافی
الخالص والمفلفل المخلوط بالفلفل المسحوق او المدقوق وکان ذلک معتادہم
فی السمار یقول کانت مکاکی وادے الجواء یومذ فی نشاط وطرب فکاہنہن سقین
صبوحا سلافا من خمر صافیۃ خالصۃ مفلفلۃ وتحتمل ان یکون معناہ ان تلک المکاکی
استبللن شدید السلم یقدرن علی الطیران فکاہنہن سقین خمرا وسکرن منہا بحیث
لا یستطعن الطیران سے گویدکہ بدولت بارش فراوان نشاطی در مرغان
ہویدا شدہ چنانچہ حال مکاکی وادے جواء بدینجا رسید کہ گویا صبوح صافی مفلفل کشیدہ اند
ویا چنان تر شدند کہ پریدن نمی توانستند کہ گویا مے صافی نوشیدہ اند یعنی
جانورون کی یہہ کیفیت تہی کہ وادے جواء کی بعض جانور ایسے خوشی مین متوالی ہو رہی ہے
کہ گویا پرانے دارو پلای گئی ہین یا اتنے شوربور ہوگئی تہی کہ اڑنے سے لاچار
تہی گویا نشہ مین پڑے ہین قال کان السباع فیہ غرقی عشیۃ بارجاء
القصوے انا بیش عصل الضمیران المجرد للجواء وغرقی جمع غرقیٰ
حال من السباع والعشیۃ بعد الزوال وفیہ اشعار بان المطر کان من الغدو

حلقہ بستہ بود ملبند بہاے سرکش بسان بادریہ دوک نظر مے آمد یعنی
رو کی پانی اور ادہر اودہر کی گھاس پتون نے مجسیر پہاڑ کے چوٹی کو ایسا
گھیرا تھا کہ اوسکے اونچائیان دمرک سے نظر آتی تہین قال والقی بصحراء
الغبیط بعاعہ نزول الیمانی ذی العیاب المحمل الغبیط بالمعجمۃ
فالموحدۃ فالمہملۃ کامیدارض سے فی بلاد بنے یربوع بن غیظ بن مرۃ والبعاع
بالموحدۃ فالمہملتین کسحاب ثقل السحاب من المطر والنزول منصوب علی از
مفعول مطلق حمالیستفاد من المصراع الاول فان کلہ بمعنے نزل والیمانی نعت
محذوف والعیاب جمع عیبۃ وہو وعاء الثیاب یقال لہ فی الفارسیۃ
جامہ دان والمحمل انکان اسم فاعل فہو نعت ثالث لنتاجر وانکان اسم مفعول
فہو نعت للعیاب وہذا اقرب وان کان جمعا فانہ علی وزن المفرد یقال والقی
ذلک السحاب الماطر ما کان فیہ من ثقل المطر بصحراء رمذہ الارض ای نزل
فیہا نزول الرجل الیمانی ذی العیاب المحمل او ذی العیاب المحمول میگوید کہ
ہرچہ آن ابر سیار بار از گرانی باران در آغوش خود داشت در میدان غبیط
کہ زمینی است در دیار بنے یربوع فرو انداخت وبسان سوداگر بیخبر کہ داراے
بسیار وگران داشتہ باشد فرود آمد یعنی اون گہاڑے بادلون نے سارا
بوجہ بہار اپنا غبیط کی میدان مین جو بنے یربوع کے بستیون مین ایک
زمین معروف ومشہور ہے ایسے ڈالا جیسے ایسن کا کوئے سوداگر بڑی

من زلة اذا القى فى ثوب او الجهد اياه والاصل فيه الرفع على انه نعت
كبير ولكن اتبع الرفع الجر للضرورة او لمجاورته يجاء ويقول الصبب على جبل ثبير فنا
الماء من راسه الى اصله فى طرق مختلفة حتى كانه فى اوايل مطره كبير قوم قدر
فى كاغذ خطاسے گويد كه كوه ثبير در اوايل بارش كه آب از بالاش در طرق
متعدده فرو مے آيد چنان نمايان مے شد كه سردار قومے گليم مخطط بر خود پيچيده نشسته
يعنے ثبير پدر اوسے كے بهيڑ وبارون مين جب جگهه جگهه اوسپر پانے بهنى لگى
ايسا دكهاى دياتها كه كسے گانو كا چودهرے وايون دار كملى مين لپٹا هوا بيٹها هے
قال كان ذرى راس المجمير عذوة من السيل والغثار فلكة مغزل
الذرى جمع الذروة وهو اعلى الشى والمجمير بالجيم فالمهملة مصغرا جبل والعذوة
ما بين هبوط المجرا الى طلوع الشمس منصوب على الظرفية والغثار بالمعجمة فالمثلثة
كزنار وغراب ما جف من اوراق الشجر والحشائش والمغزل بالكسر آلة الغزل و
يقال له فى الفارسية دوك وفى الهندية تكلا ويقال الفلكة وهو ما يقع فى الفارسية
سنكوك وبادرس وفى الهندية دهرك ودهركا ودهكڑا وسكاو بهنورى وچكتى
على اختلاف اللغات ويكون من الخشب غالبا وقد يكون من العظم ونحوه
يقول بقى السيل وما معه من الاوراق والحشائش قريبا من راس المجمير واحاطت
به احاطة تامة حتى احسبت اعالية كفلكة المغزل مے گويد كه از بسكه سيلاب
باران در گياهاے درختان وخس وخاشاك زمين قريب سر كوه مجمير رسيده

عطف لفظ التحتانیۃ او مصنوعۃ
عفا عنہ ۱۲

بتیماد بتقدیم الفوقانیۃ علی التحتانیۃ موضع قتیل قریۃ عادیۃ مجرور عطف علی محلہ
فان محلہ النصب علی ان المجرور بحرف الجر یکون مفعولا بہ فی الحقیقۃ ولذا صح
عطف ارحلکم علی رؤسکم بض علیہ الرضی او مفعول مقدر مثل اصاب فیال والجذع
بالکسر ساق الشجر ویقال لہ فی انفارسیۃ تنہ درخت وفی الہندیۃ پیشہ وٹھونٹھ
وجملۃ النفی بیان اوحال والاطم بالطاء المہملۃ کفلس بعیم القصر والحصن وبیت المربع
والمشید اسم مفعول من شاد المتعدی اذا طلاہ بالجص ونحوہ ومنہ قصر مشید وقد شاد
الحصن بالحجارۃ والجندل الحجر الصلب الشدید یقول دمرشیء من نفیاز علی بتیماد اد
اصاب بہا شیئ منہم لم یترک بہا ساق نخلۃ ولا اقطا اوحصنا الا ماکان من مشید ابالحجارۃ

ے کویدکہ قدرے از باران ریزہ ہائیش بر قریہ بتیما گذشت وہیچ تنہ درخت
خرما وحصنی ومکانے در وگذاشت مگر آنکہ بسنگہا ہی استوار محکم کردہ شدہ بود یعنے
ٹھورے سے اوٹنی بوندیں اوسکی بتیاد گانو پر پڑیں چنانچہ وہاں اونہوں نے
لہجور کا کوے ٹونٹھ اور کوے گدے اور گھر سوی اوسکے باقی پنجوڑا جو بہتروں سے

مضبوط کیا گیا تھا قال کان ثبیرا فی عرانین وبلہ کثیر اناس فی
بجاد مزمل ثبیر بالمثلثۃ فالموحدۃ کشعیر جبل بمکۃ ومنہ قولہم اشرق ثبیر کیما نغیر
وروے کان ابانا وابان بالموحدۃ کسحاب جبل فیہ ماء ونخل فی شرقی الحاجر
معروف وآخر لبنی فزارۃ وعرنین کل شیء اولہ والوبل المطر المجود والسحاب المذکور
البجاد بالموحدۃ فالجیم فالدال المہملۃ کالکساء المخطط والمزمل اسم مفعول

یصیب الماء صبا شدید احول کستیفہ یکب او کیب او وہو یکب اشجار الکنہبل علی
رؤسھا مع استحکام اصولھا ورسوخ عروقھا میگوید کہ آن ابر غلیظ گرد موضع
کتیفہ سخت وبسیار باریدن و درختان کنہبل را از جا برکندن وسر انگندن گرفت
یعنی برستی برستی کہ نوبت بہ پنجی کہ موضع کتیفہ کی چار و نطرف ٹوٹ کر
برسنی اور کنہبل کی درختوں کو سر کے بل کرانے لگا قال وقد علی القنان من
نفیانہ فانزل منہ العصم من کل منزل القنان بالقاف فالنون کسحاب
جبل لبنی اسد کلمتہ والنفیان بالنون فالفاء فالتحتانیۃ محرکۃ ما یطیر من قطرات الماء
والمطر ویقال لہ النفاف المطر الضعیف من الاسقی وھو فی الفارسیۃ باران ریزہ وفی
الھندیۃ پھار والضمیمۃ المجرور للمطر او السحاب والثانی للقنان والعصم جمع اعصم
وھو من الوعول ما یکون کلہ اسود او احمر وفی ذراعیہ او فی احدیھما بیاض و
یقال لہ فی الفارسیۃ وتگ وبز کوہے وگورن وفی الھندیۃ بارہ سینگا وپہاڑی
بکرا ویقول ومر شئے من قطرات المنطایرۃ علی جبل القنان فانزل العصم من کل
منزل منہ سے گوید کہ قدرے از قطرات پریدہ او بر کوہ قنان کہ در بلاد
بنے اسد واقع است بگذشت وبزان کوہے اورا از ہر موضع ومکان او
بر زمین آورد یعنے کچھ تھوڑے سے اڑتی ہوے بوندین اوسکے کوہ قنان کے
پر بین سو وہ اوسکے پہاڑے بکرون کو اوسکے ہر جگہہ سے بہا کر نیچی لے آئین

قال وتیمادلم یترک بھا جذع نخلۃ ولا اطما الا مشیدا بجندل

متلبسا بشیم البرق واسیره علی جبل استا بفعل جبل یذبل وبینهما بون
بعید میگوید که آن ابر غلیظ که در آن برق میدرخشید چپ و راست باین
گرفت چنانچه جانب راست او بر کوه قطن بود که در دیار بنی اسد واقع شده
وحال این بود که برقش را میدیدم وجانب چپ او بر کوه ستار کوه بنی سلیم
وبعد ازان بر کوه یذبل مے بارید یعنی وہ گھرا بادل داہین باہین برسنی لگا
چنانچہ داہین جانب اوسکے کوہ قطن پر اور باہین جانب اوسکی کوہ ستار اور
پھر کوہ یذبل پر برسے اور جگہ جگہ بجلی کو ندتی ہے اور ہم اوسکو دیکھتے ہی

قال فاضحی یسح الماء حوالی کتیفة یکب علی الاذقان دوح
الکنهبل اضحی بمعنے صار وسح الماء صبه صبا شدیدا وکتیفة بالفوقانیة فالغار
کجهینة موضع فی بلاد بنی باہلة ممنوع عن الصرف للتانیث والعلمیة وهو ظرف
للضرورة ویکب من اکب اذا اقام علی وجه لازم ومستعد وبهنا متعد و
فی قوله تعالی یکبا علی وجهه لازم والجملة بدل من الاولی او معطوفة علیها بحذف
العاطف او حال من المستکن فی یسح والاذقان جمع الذقن وهو فی
الاصل مجتمع اللحیین من الاسفل وبهنا مجاز عن الرأس وفی قوله
تعالی یخرون علی الاذقان تخییل الحقیقة والمجاز والدوح عظام الاشجار والکنهبل
بتقدیم النون علی الباء والموحدة کسفرجل نوع من الشجر والاضافة من
اضافة العام الی الخاص کشجر الاراک یقول فصار ذلک السحاب الماطر

سُلیک بن سلکۃ ع فباتوا یطیون الظنون وصحبتی والضارج بالمعجمۃ فالمہملۃ
فالجیم موضع والعذیب بالمہملۃ فالمعجمۃ تصغیر اماء ولبعد من الظرف الزمانیۃ
متعلق لقعدت ومن اخذہ فعلاً ماضیاً من البعد فقد بعد عن قریب
ومازایدۃ ادخلت بین المضاف والمضاف الیہ کما فی قول الحماسی ع
ایا ظبۃ الشیخ والمتامل بالتامل مصدر میمی یقول قعدت انا واصحابی
من اجل ذلک البرق اللامع بین الضارج والعذیب بعد التامل التام
سے گوید کہ من ویاران من بباعث آن برق تابان میان موضع
ضارج وآب عذیب بعد از تامل صادق فرو نشستم یعنے بین اور
میرے ساتھی اوس بجلی کی چمک دمک کی مارے بہت سے سوچ
بچار کے پیچھے ضارج اور عذیب کی بیچ بیٹھ گئی قال حلی قطن بالشیم ایمن
صوبہ والیسرہ علی الستار فیذبل قطن بالقاف فالمہملۃ موکۃ جبل لبنی
اسد بن خزیمۃ والحجاز والمجر ومقدم والشیم مصدر شام البرق اذا راٰہ والظرف
متعلق بمحذوف وہو حال والایمن نقیض الایسر معروف مرفوع علی الابتدا
والصوب المطر والضمیر المجرور للبرق لادنی ملابسۃ او للحبی والستار
بالمہملتین بینہما الفوقانیۃ کتاب جبل فی بلاد سلیم بن منصور ویذبل بالذال
المعجمۃ فالموحدۃ کینصر وقد یقال لہ اذبل مثل انصر مستکلما جبل معروف و
الفاء عاطفۃ یقول کان یصوب متواترا علی الیمین والشمال فکان ایمن صوبہ علی قطن

بالذبال المفتل الاضافة بهذا الاعتبار لا ينافي مغايرة السبق قال تعالى
ذكرا مستأنفا او للاشك والاصابيح عطف على ابنا وتفسير الرهب قدم
والسليط الزيت وقيل دهن يوجد من الحبوب وقد يخيل بدهن السمسم والمراد
صلة للدال بقال دل به اذا غلبه وترجح عليه قال ع غالت جوكر بابنا
اى غلبوا عليهم والدال به غلبة عليه ولا يبعد ان يكون مضمنا معنى اوالى اما قالوا
من ان عروف الجر تقوم بعضها مقام بعض والذبال بالضم جمع ذبالة وهى
الفتيلة واللام فيه عوض عن المضاف اليه وهو ضمير المصابيح والمفتل اسم مفعول
من فتله اذا اجاده فتلا وصف الجمع بالمفرد من حيث انه من الجموع التى
يفرق بينها وبين واحدها بالتاء على انه على وزن المفرد وقد مر تحقيقه مرارا
سبق ايضا والحجة نعت راهب بقول لا ادرى الضمير هو او ام يضيئ مصابيح راهب
اهل الزيت على ذبالها الشديدة المفتل ميگويد كه نمى دانم كه آيا روشنى
آن برق تابان همانا مانند چراغان عابد ترسايان مى فروزد كه بر پيلهاى
آنها روغن سياه محكم يعنى من نميدانم جانتا كه اوس بجلى كى روشنى
چمكتى ہے يكسى ايسى راہب كى سراغ جلتى ہين جسنے اونكى بتيون پر بہت سا

تيل والا ہے قال قصدت له وصحبتى بين ضارج وبين العذيب
بعد ما متأملى الضمير المجرور للبرق المذكور والصحبة فى الاصل مصدر يطلق
على الاصحاب كالصحابة معطوف على ضمير المتكلم لوجود الفصل قال

کرشید پہ کا گئی اور بہت ہیں گام تھا اور بہت آنکھوں کے سامنے کہا رہا ہو
بہ اس کہا یا نہ پسند پیا قال اصاح تو نے ہر قاریک و میصف
نجم الدین سے سنی ... مکمل الہمزۃ للسند اور صاح ترجیم صاحب
و تسب من رویۃ البصر سناد الامر فوصف لفظا و نشا رمنے و یجوز ان یکون علی
الاستفہام و المقصود ہو البحث و التحقیق علی الرویۃ و فیہ اشعار بانہ حاضر مشہود
کما قال ہا اصاح ترے بر بیتنا ہب و ہنا قال السیف لمعان البرق و عنی بہ نجم
الدین تحر کہا و سنہ قولہا لینا رغب کم عن دار الحجاب اسے تشرید یا و تحر کہا
الشیب لمعان البرق تحر کہا قال لمعت البرق بیت و یخرج سنہ لامعات کانہا
اکف تقی اخوذ بعضہ بعضہ المضیف من مضیف ب قد اجا المیر دے کلے الدین
و ہو مشدد اجتبی السحاب الغلیظ و الکثیر المتراکم و الجار و المجرور حال من الوصیف المرفوع
سے و سنہ البرق و المطر عند ما کان وراء السحابۃ فقال یا ہذا ہی لنظر اہل ترے
بہ قال الامعار یک لمعانہ سے سحاب غلیظ مراکم کنحو نجم الدین من بحر کہا طوعاً
بطلب مسیگوید کہ اے یار من ببین دیار سے جہاں برسد ترا کہ در شید نام
دار غلیظ چون جنبیدن بستہا سے جنبیدہ تراکمی نا بعینے اے میرے
از آنکہ ہین کہ ہو لکر دیکہہ یا تو دیکہتا ہے از اس حکمتی تجلی کرسے مہب کو گہر
یا دون ہین ہین تجہ کو دکہاتا ہون کہ وہ دو ہتی ہا ہون کی دم بدم ہتی کے مشابہ
سے قال صبی سناد او صاح راہب آمال السلیط

مستعلا فانه متی تترقی فیه العین من اسفله الی اعلاه یندفع من اعلاه اسفله لحسن کل موضع منه میگوید که هنگام شام از سیر و شکار فراغت یافته بازگشتیم و حال این بود که نظر در تماشای جمال و ادراک خوبی آن اسپ گیران کوتاهی مے کرد و هر گاه که چشم تماشائی از پائین در بالا ترقی مے نمود همان دم از بالا به پائین مے آمد و بزبان حال این شعر را مے گفت بیت ز فرق تا بقدم هر کجا که مے نگرم + کرشمه دامن دل مے کشد که جا اینجاست یعنی هم شام کو فراغت پاکر لوٹی اور گھوڑے کا یہہ عالم تھا کہ آنکھہ اوسپر ٹھہرتے نہتی چنانچہ جون ہی نیچی سے اوپر کو جاتی ہے دن سے اوپر سے نیچہ کو آتی ہے اسلئے کہ وہ سارا من کو لبھاتا اور جی کو سماتا تھا قال فبات علیه سرجه ولجامه وبات بعینی قایما غیر مرسل یعنی الاستعلاء ههنا التعلق علی سبیل عموم المجاز او متعلق لجامه محذوف والجملة الظرفیة خبر بات انکانت ناقصة او حال ان کانت تامة ویقال هو بعینی اے فی نظری او فی حفظی وعنی بالارسال الارسال للرعی والرّی وقلتها وصف فی الفرس یقول فبات ذلک الفرس متعلقا به سرجه ولجامه او علی ظهره سرجه و فی فمه لجامه وبات فی نظری وحفظی قایما غیر مرسل للرعی والرّی میگوید که بعد ازان همه شب باین طور بسر برد که زینش بر پشت و لگامش در دهن بود و در نظر محبت و حفظ و حمایت من ایستاده ماند و نگذاشتم که کیاہے بچرد و یا آب بنوشد یعنی سارے رات اوسنے ایسے گذارے

اے قوله فی الاصطلاح حین ما لاوا الاصطلاح
قوله کون الاستعلاء بمعنی التعلق
قوله او متعلق لجامه محذوف
قوله او حال ان کانت تامة
قوله او فی حفظی
قوله وعنی بالارسال الارسال للرعی والرّی

مثل هذا التركيب يكون مثله ان صفقة فصفقة وان اسما فاسما والمقدر يكون كالملفوظ
حيث يبقى اثره ولذلك قرء الاخرة مجرورا في قوله تعالى يريدون عرض الدنيا
والله يريد الآخرة اي عرض الآخرة او يقال انه منصوب ولكن خفض لجوار
معجل او مجرور في الاصل على توهم ان الصفيف مجرور باضافة منضج اليه ويقال
لهذا العطف عطف توهم صح به في منضج اللبيب ووصف القدير بالمعجل لان
المطبوخ في القدر يكون اسرع نضجا من المشوي الاغاية ما على المنضج يصف كاتب اللغة
فيقول فطفل الذين كانوا الصيلحون اللحم للاكل من هذين منضج صفيف مشوي واطلع قدير
معجل ميگويد كه همه گوشت پزان بحكم سيارگي گوشت بكام خود رسيده بودند بعضي
بر سيخ كشيده بعضي در ديگ پخته چه او بر نوعي تيار ميگرد در سيخ
گوشت كباب كرده ميپزد و پزنده نيز بخوب ارمان اپني لگالي چنانچه بعضون سے كباب
لگائي او بعضي جلد بازون نے هنڈيان چڑهائين قال ورنا ايكاد الطرف
يقصر دونه متى ما ترق العين فيه تستهل الرواح العشي وما بعد الزوال
الى الليل ورواح سارت فهو نقيض غدا والطرف العين والنظر وقصر عنه قصورا
اذا عجز او قرب منه والجملة حال ودون بمعنى ادنى مكان والضمير المجرور للفرس
والترقي الصعود الى الجبل من الارض بعيدا بقي قال تعالى او ترقى في السماء و
التسهل النزول الى سهل الارض من الجبل يقول عدنا في رواح ذلك اليوم بعد ما
فرغنا من الصيد وقد كان هذا الفرس يقصر النظر عنه لا يكاد يدركه او تيال فيه

فلم تغسل میگوید کہ یک نر گاو وحشی و یک مادہ گاو وحشی را یک دوش
دریافت و پی در پے شکار کرد و ہیچ عرق مذاد چنانچہ بدان شستہ نشد و یا
بسیار عرق مذاد پس بدو شستہ نشد یعنے اوس گہورے نے ایک دوڑ
مین ایک بیل اور ایک گائی کو جا دبایا اور پے در پے اونکو شکار کیا اور
باوصف اسکے کچہہ بہی نہ پسیجا یا بہت نہ پسیجا چنانچہ پسینون مین نہ نہایا قال فظلّ
طہاۃ اللحم من بین منضج صفیف شواء او قدیر معجّل +
الفاء للتعقیب وظل بمعنی صار او مع مراعات الوقت والطہاۃ جمع طاہ من
طہا اللحم اذا اصلحہ للاکل بالشیٔ او الطبخ والجار والمجرور فی محل النصب علی انہ
خبر ظل وکلمۃ بین فی مثل ہذا الترکیب یضاف الی متعدد والمنضج اسم فاعل من
انضج اللحم اذا شواہ علی السفود ومنہ المنضاج للسفود والصفیف ما یصف من
اللحم المقطوع المقدد وعلی السفود فیشوی علی الجمر منصوب علی انہ مفعول منضج
والشواء بالضم او الکسر اللحم المشوی علی النار وکلمۃ او للتقسیم والتنویع کما فی
قول الآخر بیت قوم اذا ہتف الصریخ رایتہم من بین ملجم مہرۃ او سافع اے
من بین ہذین القسمین والسافع من یاخذ بناصیۃ الفرس لیرکب عند الحاقہ و
قدیر تے بالواو کما فی قولہ ع من بین منعفر وآخر مسند ولہذا قیل ان کلمۃ او
فی بیت السابق بمعنی الواو والقدیر اللحم المطبوخ فی القدر مجرور بتقدیر اسم فاعل
مثل منضج مضاف الیہ معطوف علی منضج فان ما یعطف علی مدخول بین فی

بدخواہ فیہا وفیہا کان کالبرق الخاطف او النظر النافذ میگوید کہ پس آن
اسپ تیز رفتار مارا بباد گاوان نے رسانید کہ رہنمای ہمہ گلہ بودند و پیش پیش میرفتند
و در جانب پسین او باد گاوان پس ماندہ در جماعتی بودند کہ از در آمدن او از ہم پاشید
گویا کہ برق تابان در بانگاہ گذران بود کہ در گذشت و معلوم نشد یعنی بہر
باد سر گوشے نے دو طرف جہت کر ہمکو اگلی گایون تک پہونچایا اور ادہر پچھلی
گایان ایک ایسی جماعت مین رہین جو اوسکے گھس پٹنی سے پراکندہ ہوئی
گویا وہ گھبرا کر ندی کیطرف یا دوڑنے کی نظر تھا قال فعادی عداءہ بین ثور
ونعجۃ درا کا فلم ینضہ ما رفیغسل یقال عادی بین الصیدین اذا صاد ہما
علی الولاء فی طلق واحد یوصف بہ الفرس فانہ یدل علی شدۃ عدوہ وعنی بالثور
الثور الوحشی او البقرۃ الوحشیۃ وتنکیرہما للوحدۃ والدراک کالکتاب الملحق
الفرس الوحشی ویدرکہ منصوب علی الحالیۃ بتاویل الصفۃ ونضح بالمارشہ و
المراد بالمار العرق وتنکیرہ للتقلیل او للتکثیر والمعنے علی الاول لم یعرق راسًا
ویؤیدہ التنکیر تحت النفی وقولہ فی موضع آخر عدا فلم ینضح بمار
یعرق اے فلم یعرق اصلا وفی موضع آخر عدا فادرک لم یعرق مناط عذرہ
وعلی الثانی لم یعرق کثیرا والغیل مجہول معطوف علی المنفی اے فلم یغیل یترتب
علی کلا التقدیرین والاول لیق بمقام المدح بقول فوالی بین ثور وحشی وبقرۃ
وحشیۃ فی طلق واحد مدۃ کانا یا ہما فلم یرش بعرق فلم یغیل او یعرق کثیرا

الی الظرف والجار والمجرور حال من الضمیر فی ادبرن والثانی اعنی بجید متعلق بادبرن
والمعم بکسر المیم وضمها کثیر الانعام او کریمهم والمخول المحسن کریم الاخوال وقال فی موضع
آخر بجید غلام ذی قمیص مطوق یقول اسلمنا اینعا ادبرن عنا وقد کن کالخرز
الیمانی الذی فصل بینه بخیط مستقیم فی البیاض والسواد باعناق مرتفعة کفتوم
من یکون کریم الانعام والاخوال فی عشیرته میگوید که چون نگاه شان بما
افتاد بخوف بان از ما بگریختند وحال این بود که بحکم سیاهی وسفیدی چون مهره
سلیمانی بودند وگردنهای افراشته شان چون گردن لمبذ کسی بود که در برابر ے
خود بجیب الطرفین باشد یعنی وه هکو دیکهتی ہے چیچی کو موٹین اور حال اونکا
یہہ تھا کہ سفید سے سیاہی مین مهره یمانی کی مانند تهین اور اوبهرے گردنین اونکی
اوس بهلی آدمے کے گردن کی مشابه تهین جو اپنی بهائی بندون مین مان بکتا ہو
یعنی مامون چیچی اوسکے اپنی ہون قال فالحقنا بالهادیات ودونه
جواحرها فی صرة لم تزیل اللام فی الهادیات بدل عن المضاف الیه
وقدم معنی الهادیات عن قریب ودون ههنا للکان والجواحر جمع جاحرة من
جحر بتقدیم الجیم علی المهملتین اذا تاخر وتخلف وهی السبقرات المتخلفات والضمیر
المجرور للهادیات والاضافة لادنی ملابسة والصرة بالمهملتین الجماعة والتزیل
التفرق والانتشار وجملة المعنی لغت صرة یقول فالحقنا ذلک الفرس بهادیات
ذلک القطیع وکانت دونه متخلفات تلک الهادیات فی جماعة لم تتفرق

والنعاج جمع نعجہ وہے البقرۃ الوحشیۃ وقد یقال لہ نعاج الرمل فارسیہ
مادہ گاو دشتی وہندیہ سورا گائے والعذارے جمع عذرا وہی البکر من
النساء والدوارگشتان وقدیم وتخفیف اسم صنم کانوا یطوفون حولہ طوفہم حول
البیت واضافۃ العذارے الیہ لادنے ملابسۃ وقد یکنی بہا عن الابکار قال
ع کان ابکارہا نعاج دوار والملا جمع ملاۃ وقد یقال لہ فی الفارسیۃ چادر نص علیہ
فی الصراح والمذیل الطویل العریض ووصف الجمع بالمفرد علی ان ہذا الجمع من
الجموع التی ہی علی وزن المفرد ویفرق بینہا وبین واحدہ بالتاء یقول فغدونا
یوما علی حادثنا فبرزن لنا تطلع من الوحش کان بقراتہ عذارے دوار یطفن
حولہ فی ملاءات ذوات اذیال میگوید کہ روزے بگاہ برخاستیم حسب
اتفاق این چنین گلہ وحشیان پیش آمد کہ مادہ گاوانش چون دوشیزگانے
بودند کہ در چادرہای باریک ودراز گرد دوارت خود میگردند یعنی
ایک دن ہم بہت سویرے اوٹھی کہ ناگہان ایک ریوڑ وحشیون کا سامنے
سے گذرا جسکی گایان اون کواریونکی لگ بہگ تہین جو چوڑے لانبے
چادرون مین دوارت کی گرد پہرتے ہین قال فادبرن کالجرع
المفصل بنیہ بجید معمم فی العشیرۃ مخول الادبار نقیض الاقبال
والجرع المخرز الیمانی الذی یکون فی وسطہ خیط ابیض وبالجملۃ یکون فیہ بیاض
وسواد شبہ بہ العین یقال لہ مہرہ سلیمانی والمفصل اسم مفعول اسند

غسلہ ودہنہ ومنہ قول عایشۃ رض کنت ارجل رأس رسول اللہ
صلعم تقول انہ یصید الہادیات حتی کان الدماء التی تخرج من اکفالہن او
صدورہن عند ما تطعنہا بالرماح وتقع علی صدرہ عصارۃ حناء مسحوق علی
شعر مرجل میگوید کہ این اسپ آن مادہ گاوان وحشی را شکار میکند
کہ از ہمہ گاوان پیش پیش میروند وخونہا کہ از سرین وسینہ آنہا بوک سنان
برمے جہد و بر سینہ او مے افتد چنان مے نماید کہ عصارہ حناے
سایدہ بر موے سفید شستہ و رفتہ رنگ خود رنجتہ یعنی یہہ گھوڑا
اون سوراگایون کو مارتا ہے جو سب سے آگے آگے چلتے ہین اور وہ
لہو اونکا جو بہالی کے مارسے اونکے آگے یا چھپی سے نکلتا ہے اور
اوسکے چھاتی پر پرتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا مہندی کا نچوڑ
اچھی سلجی سلجھائی دھوئی دھولائے چٹی بالون کو ملا یا گیا ہے قال فعنّ
لھا سرب کانّ نعاجہ عذارے دوار فی ملاء مذیل
الفار للعطف علی محذوف ومن عادتہم انھم اذا وصفوا الفرس یذکرون
صیدہ ایضًا کما وقع عن علقمۃ وزہیر وغیرہما من الشعراء وعن الشئ
عنا اذا ظہر وبرز معطوف علی محذوف مثل عذونا وذلک بدلیل حنا
علی ما یاتی وشہادۃ وقد اغتدے علی ما مرّ والسرب بالکسر القطیع
من الوحش ویقال لہ فی الفارسیۃ گلہ ورمہ وفی الہندیۃ ریوڑ

او حجر صلب یکسیر علیہ الحنظل او لصیقہ بار تفاع جانبے صلب و یقول کان عن
جانبے عظم ظہرہ حجر السیحق یہ طیب العروس او فہر اکسیر بہ الحنظل او حنظلا
نضیجا اصفر من جنس الحنظل میگوید کہ چون بقرب خانہ مے ایستد
پشت صاف و سخت او سنگ پہنی مے ماند کہ طیب عروسان بران
مے سایند یا بسنگے کہ بران حنظل مے شکنند و یا این میگویند کہ ہر دو جانب
استخوان پشتش چنانست کہ گویا آن دو سنگ بران نہادہ اند کہ طیب عروسان
بدان مے سایند و یا حنظل بدان مے شکنند و یا دو حنظل کہ زرد و پختہ باشد بران
گذاشتہ اند یعنے چب وہ گہوڑا گھر کی باہر کھڑا ہوتا ہے تو پیٹھ اوسکے ایسے معلوم
ہوتی ہے جیسے دلہن کی سہاگ پوڑے پینی کے سل و یا اندراین کے پھل
ٹوٹنے کا چوڑا پتھر ہوتا ہے یا جب وہ گہوڑا اوبھر کر باہر کھڑا ہوتا ہے تو
اوسکی کمر کے ہڈے کی دائین بائین ایسے اوبھرے اور گڑے دکھائے
دیتی ہین جیسے سہاگ پوڑی کی پینی کے بٹی یا اندراین کے پہل ٹورنیکی چھوٹے
پتھر ہوتے ہین یا اندراین کے دو پھل پکے پیلی اونپر رکہے ہین **قال کان**
دما الہادیات بخرہ عصارہ حناء بشیب مرحل
الہادیۃ البقرۃ الوحشیۃ التی تقدم سایر البقرات کانہا تہدیہا والنخ الصدر
وعنی بالشیب الشعر الابیض وقال فی موضع آخر بیت عصارہ حناء
بشیب مخضب ولا یکون المخضب الا الشعر الابیض والمرحل بالراء فالجیم کمعظم من رجل الشعر اذا

به الطیب بالاتفاق والصلایۃ ما یسحق علیہ ویقال لھما سل پٹا ویؤید المداک صیغۃ
الصرفیۃ فانہ علی وزن اسماء الظروف من الاجوف وتشبیہم الصدر بالمداک
قال علقمۃ بن عبدۃ عالی جوجؤہ مثل المداک المخضب اجوء جوء الصدر والصدر یوصف
بالوسعۃ وقال الزوزنی المداک الحجر الذی یسحق بہ الطیب والصلایۃ الحجر الاملس الذی
یسحق علیہ الطیب ویستفاد من القاموس المداک ما یسحق بہ الطیب حیث قال و
المداک والمدوک کمنبر الصلایۃ ثم قال الصلایۃ مدق اے ما یدق بہ وقال فی
الصراح المدوک سنگ بوساے وھو ما یقال لہ فی الھندیۃ بٹا وھو الاظھر بحسب
الصیغۃ فان اطلق کل منھما علی کل من المعنیین اعنی ما یسحق بہ فیھما بالمعنی الاول
فیاسبان الروایۃ الاولی فان صلایۃ الظھر وملاستہ یمدح فی الفرس حتی
یشبہ ظھرہ لظھر الحمار الوحشی القایم علی مکان مرتفع ینظر یمینا وشمالا قال بیت لہ الطلا
سطنی وساقا نعامۃ وصھوۃ غیر قایم فوق مرتفب وبالمعنی الثانی یلایمان الروایۃ
الاولی فان ارتفاع جانبی الصلب فی ظھر الفرس ممدوح عندھم حتی یقال کان
الثمر وضع وساعدیہ علیہ قال بیت لھما متنتان خطاتا کما اکب علی ساعدیہ
النمر اصل خطاتا خطاتان اسقطت النون للضرورۃ اے ضخمتان ویؤیدہ روایۃ
صراۃ خظل والصراۃ بالمھملتین فالفوقانیۃ الخظل النضیج الاصفر اے
ھذا النوع من ھذا الجنس یصف بصلایۃ الظھر وملاستہ فیقول کان ظھرہ
حین ھو قایم لدے البیت مجر عریض املس یسحق علیہ طیب العروس

میانہ ہر دوران خود را بدے بند کنند کہ موہا لیش بسیار و انبوہ و خود را و
قدرے بلند از زمین واقع شدہ و این عادت اوست کہ دم خود را بجانب
مایل دارد یعنی وہ گھوڑا آٹھوں گانٹھ پورا اور چھاتی پنڈلیوں کا چوڑا چکلا اور
بڑے دم والا ہے چنانچہ جب تو اوسکی پیچھے سے آوے تو وہ اپنے رانوں کے
بیچ کو اپنے لانبے سیدھی پورے دم سے بند کرے جو زمین سے کچھ بھی
اونچی رہتے ہے اور اوسمیں یہہ عیب نہیں کہ وہ دم کو ہمیشہ دائیں یا بائیں رکھے

قال کان سراتہ لہ الطیب قائما مدالک عروس او صیلاۃ
حنظل بکذا فی بعض الشروح وفی دیوانہ وفی شرح الزوزنی کان علی التنوین
منہ اذا انحنی والسراۃ اعلی کل شئ وسراۃ الفرس ظہرہ وقائما حال من الضمیر المجرور
والظرف متعلق بہ والمتن فی الاصل ما صلب من الارض وارتفع کالمتنہ و
متن الظہر جانبا الصلب اے جانبا عظم الظہر والحجار والمجرور اعنی منہ حال وانتحی
اذا اعتمد علی الارض اے قام والمدالک ظرف من دالک الطیب اذا سحقہ
ویقال للحجر العریض الذی یسحق علیہ الطیب ومثلہ الصلایۃ قال الزمخشری فی
الاساس سحق الطیب علی الصلایۃ ودالک الطیب علی المدالک وقال فی الصراح
المدک سنگ صلایۃ ومنہ الصلایۃ سبگ پہن وہو ما یقال فی
المنیۃ سل کما فی الفنائس ویؤیدہ قول الاطبار بالفہر و
الصلایۃ والفہر بالکسر ما یسحق بہ الطیب بالاتفاق والصلایۃ ما یسحق

دوش است بارخاء گرگ وتقریبش کہ قسمے از رفتار است بتقریب روباہ
می ماند یعنی اوسکی کوکہین ہرن کے کوکہین اور ٹانگین اسکے شتر مرغ کے
ٹانگین اور دُور اوسکے بھیڑیئے کے ڈوڑ اور چال اوسکے لومری کے چال ہے

قال ضلیع اذا استدبرته سد فرجه بضاف فویق الارض

لیس بأعزل الضلیع الفرس التام الخلق الوسیع الصدر والاضلاع و
استدبره اتاه من جانب دبره والفرج المکان المتسع وعنی به ما بین الفخذین و
الضافی بالمعجمة فالفاء التام الکثیر ومنه ثوب ضاف اذا کان کاملا واراد به الذنب
فانه یوصف بالسبوغ وکثرة الشعر قال یصف الفرس الاتی به **بیت** لها ذنب
مثل ذیل العروس تسد به فرجها من دبر وفویق تصغیر فوق یعنی لتصغیر التقریب
کقبیل وبعید وفیه اشعار بطوله علی ان لانقص الارض فان قصر الذنب و
طوله بحیث لیس الارض کلاهما عیب فی الفرس عندهم والاعزل من الدواب
مایکون مایل الذنب علی العادة وهو معیوب عندهم فجملة النفی نعت للفرس دون
الذنب یقول تام الخلق وسیع الصدر والاضلاع اذا اتیته من جانب دبره
سد ما بین فخذیه بذنب تام کثیر الشعر مرتفع عن الارض قلیلا لایمیل ذنبه الی جانب
علی سبیل العادة معناه انه ضلیع ذو ذنب کثیر الشعر مستقیم العیب وفیه
نوع من الحیاء میگوید کہ ہمہ اعضائش درست و استوار وسینہ و
پہلوش فراخ وکشادہ ودم او دراز دسیار موے چہ اگر از پس او بیائی

لاضافتہ الی ماہو فی حکم النکرۃ عندہم والموصل کمعظم الخیط المحکم الذی
وصل بعض طاقاتہ ببعض فارسیہ رشتہ دوتائے ومنہ یہ کہجورے
ڈورا والتشبیہ فی السرعۃ مع خروج الصوت وہو وصف ممدوح کما مر
بقول سریع العدو یسمع منہ عند جریہ الشدید صوت کانہ خذروف صبی
امرہ کفاہ التشابہ بین الخیطین موصولین او بخیط موصول میگوید کہ بسیار سبک میرود
وبانگی میدہد کہ تو گوئے کہ بادفنہ کودکی است کہ ہر دو دستھالش برشتہ استوار
اورا پی درپے میگرداند یعنی وہ بہت تیز جاتا ہے اور ایسی آواز اوسمین سے
آتی ہے جیسی لڑکی کی پھرکے مین سے نکلتی ہے جسکو اوسکی دونون ہاتون نے
مضبوط دہاگی سے برابر پھرایا ہو **قال لہ الیطلاطبی وساقا نعامۃ**
وارخاء سرحان وتقریب ثعلب الایطل الخاصرۃ کالاطل والفرس
یوصف بدقۃ الاطل ویقال لہ اقب قال ع اقب کسرحان الغضا متمطر والارخاء نوع
من العدو فوق التقریب وقیل ہو شدۃ العدو ومنہ فرس مرخاء والسرحان
بالکسر الذئب والتقریب ان یرفع الفرس یدیہا معا ویضعہما معا وقیل ہو
وضع الرجلین موضع الیدین وبالجملۃ ہو دون الحضر فانہ اشد منہ والتثعلب بالثاء
فالفاء التغلب او ولدہ یقول لہا خاصرتان کخاصرتی الظبی وساقان کساقی
النعامۃ وارخاء کارخاء الذئب وتقریب کتقریب الثعلب میگوید کہ
میانش بمیان آہو وساقش بساق شتر مرغ وارخائش کہ نوعے از

الشاب الذی لم یشارب او الفعل والخفیف والصعوة معقد الفارس من ظهر الفرس والجمعیة باعتبار الاجزاء والوی به رماه قال ع یکبو بنا تلوی بالکفیف الموصد ای ترمی به وعنی بالاثواب النفس کما مر سابقا والعنیف من لا رفق له بر کوب الخیل والمثقل الشدید الثقل من الرجال لضعفه بالحربة والشرانة فیقول یزل الرجل الخفیف الرکوب عن ظهره حیث لا یتمکن منه او یستحیی ان یکون تحت مثله ویرمی العنیف الثقیل عنه حمیة وعارا من ان یکون فی اول انقیاد له ے گوید که در اصل ونسل خود شریف است چه کم سوار از پشت او میلغزد ویا خود او از ین شرم میلغزاند که زیر مثلش باشد وسوارے که سخت وگران باشد ازین ننگ اورا مے افگند که مطیع ومنقاد او گردد یعنی اناڑی کی سواری سے شرماتا ہے چنانچہ اوسکو پیٹھ پر جمنے نہین دیتا اور بھارے گرڑے سوار کو ننگ وغیرت کے مارے گراتا ہے قال **دریر** **کخذروف الولید امره تتابع کفیه بخیط موصل** الدریر فعیل من در الفرس اذا عدا عدوا شدیدا والخذروف بالمعجمتین فالمهملة کعصفور شے یدور ویتخذ من الجلد ویجعل فیه ثقبتان فیجعل فیه خیطان موصولان کلما جذبهما الصبی دار وصات شدیدا ویقال له فی الفارسیة بادفروفی الهندیة پهرکی وپهنبرے وقیل هو حصاة مثقوبة یجعل الصبیان فیها خیطا محکما ویدیرونها حول رؤسهم فیصوت ویویده وحدة المخیط الموصل والولید الصبی واللام للعهد الذهنی وامره جعله یدیر والجملة نعت الخذروف

سبح اذا ما السابحات علی الونی اثرن الغبار بالکدید المرکل السبح
بالکسر الفرس الذی یجری جریا بعد جری کانہ یسبح وما زایدۃ والسابح الفرس الجید
السیر کانہ یسبح فی المار والونی الکلال والفتور والاثارۃ من الثوران واثارۃ
الغبار کنایۃ عن السیر السریع قال تعالی فاثرن بہ نقعا وقال خفاف بن ندبۃ ع
تثیر النسقع من ظهر النعاف الضمیر للخیل والنعاف موضع وقال
آخر بیت الابیات شعرے ہل اے الخیل شرا تثیر عجاجا مسیطرا اغبارہا
وقال بیت اثرنا بہ النقع الکلاب وانتم تثیرون النقع المستقی بالمغارف
والنقع والعجاج ہو الغبار والکدید الارض الغلیظۃ والمرکل ما ضرب من الارض
بحوافر الدواب یقول یجری جریا بعد جری اذا کانت الخیل الجیدۃ السیر تسیر عدیا
فی سیرہا علی الارض الموطوءۃ بحوافرہا فتثیر غبارہا وکلالہا یعنی بفعل فعل
السابحات من الخیل علی فتورہ مے گوید کہ چون اسپان خوش رفتار
باوصف واماندگی خود بر زمین پامال شدہ تیز تیز میروند او ہم برابر میرود وہیچ
کمے نمی کند یعنی جب اچھے گھوڑے باوجود تھک رہنے کے روندے
زمین پر اپنے چال نہیں تو یہہ کمی نہیں کرتا ہے غرض کہ یہہ بھی عمدہ گھوڑون
مین سے ہے قال یزل الغلام الخف عن صهواته ویلوی بأثواب
العنیف المثقل یحتمل ان یکون الفعل من الزلل اللازم او من الازلال
المتعدی والثانی انسب للفعل الآتی فانہ من المتعدی وعنی بالغلام

پہاڑے سپاٹ پتھر اوترنی کے جگہ سے پھسلگرتا ہے قال علی الذیل
جیاش کان اہتزاما ذا جاش فیہ حمیہ علی مرجل کلتہ
علی بمعنے مع والذیل مصدر ذبل الفرس اذا ضمر والضمور انیکون
الفرس بین الہزال والسمن وہو مدح فی الخیل قال یصف الخیل ع ضوامر لاہزال
ولا شیار والشیار السمن والجیاش مبالغۃ من جاش اذا غلی ویقال
للفرس الذی اذا حرکتہ لعقبک جاش والاہتزام مصدر اہتزم الفرس
اذا سمع منہ صوت جریہ والحمی مصدر حمی الفرس اذا تسخن وعرق والغلی
مصدر غلت القدر اذا فارت وہو شبہ تقدیر المضاف اعنی الصوت والمرجل
کمنبر القدر من الصفر وغیرہ وصفہ بانہ یسمع منہ صوت نفسہ عند الجری وہو وصف
فی الفرس وعلیہ قولہ تعالی والعادیات ضبحا ای تضبح ضبحا وہو صوت الانفاس
عند الجری وقد شبہہ العرب بصوت المطر بصوت الریح بقول موجیاش عند
الرکض علی صفورہ وکان ما یسمع منہ من صوت شدید عند جریہ حین
یتسخن ویعرق صوت غلیان القدر اذا فارت مے گوید کہ حنیلی لاخر
الدہر است وباوصف این خوبی بضرب پاشنہ مے جوشد وبانگی کہ از وہنگام گرم شدن
وتیز رفتن او بگوش میرسد بانگ دیگ جوشان ماند یعنی وہ چیز جو آب کا گھوڑا ہے اور باوجود
اس خوبی کے ایڑ مارنے کی ساتھ گرماتا ہے اور اوسکے گرم ہونے اور پسینے پر جو آواز اوس کے کانوں
میں پہونچتی ہے وہ ہانڈے کے اوبال کے آواز معلوم ہوتے ہے قال

شدید الکسر کثیر الفرمقبل مدبر فی اوقات مختلفة عند عروض الحاجة
او فی وقت واحد بحیث لا تمتاز جهتاها و یتحرک بالحرکة الارادیة کما یتحرک الحجر الثقیل
بالحرکة الطبیعیة حین یحط السیل من فوق میگوید کہ میگردد و بازمے گردد
و پیش میرود و پس مے آید و در تیز روے سنگے مے ماند کہ بصدمہ سیل از بالا
فرومے آید یعنے وہ بھاگتا ہے اور لوٹتا ہے اور آگے بڑھتا ہے اور پیچھے ہٹتا ہے
اور ایسا تیز آتا ہے جیسے کوہ سے بہارے تہر رو کے صدمہ سے اوپر سے
نیچے کو آوے قال کمیت یزل اللبد عن حال متنه کما زلت الصفوا
بالمتنزل الکمیت من الفرس ما یخالط حمرته نوع من السواد و هو مرغوب عندهم
قال علقمة ع کمیت کلون الارجوان نشرته واللبد معروف یوضع تحت السرج
و زلته عن الفرس مثل علی کبتنا لجمد و ملاستر جلده و هو مدح فی الفرس قال عمرو
بن معدیکرب ع و عجیزة تزل اللبد عنها والحال موضع اللبد من متن الفرس
و المتن الظهر و الصفواء الحجر الاملس و المتنزل موضع التنزیل یقول کمیت اللون املس الظهر
بحیث یزل اللبد عن وسط ظهره کما یزل الحجر الاملس عن موضع التنزل
مے گوید کہ کمیت رنگ است و پشتش چنان صاف و پالغزاں افتادہ
کہ نمد زین از وے بمثل صاف سنگی مے لغزد کہ از موضع تنزل لغزان
فرومے آید یعنے وہ رنگت کا کمیت ہے اور پشت اوسکی ایسے
سٹاپ اور چکنی ہے کہ زین کا نمدا اوس سے یوں پھسلتا ہے جون

شہد منہ وہکذا وصدر البیت اوردہ فی موضع آخر حیث قال بیت و
قد اغتدی والطیر فی کناتہا بمجرد عجل الیدین قشیب مع انہ مشترک بینہ
وبین علقمۃ بن عبدۃ قال بیت وقد اغتدی والطیر فی وکناتہا وماء
الندی یجری علی کل مذنب ہذا یصف نفسہ بالسبکور والفروستہ وصید الوحوش
من السبقرات فیقول ولقد اغتدی بالسبکر رفاغتدی حین تکون الطیور او
الغربان فی اوکارہا بفرس قصیر الشعر مقید الوحش طویل قوی مے گوید
کہ سحر وقتی مے خیزم کہ مرغان سحر خیز از آشیانہای خود بیرون مے آیند
وبر اسپی چرمے نشینم کہ موے بدنش کم وکوتاہ وخلقش دراز وتوانا وزنجیر پای وحشیان
است یعنے من ایسے سویرے اوٹھتا ہون کہ پرندے اپنے گھونسلون مین
ہوتی ہین اور ایسے گھوڑے پر سوار ہوکر نکلتا ہون جسکا رونگٹا بہت کم اور
خود تیار وتوانا اور وحشیون کے لئے بیڑے ہے قال مفر مکر مدبر مقبل
معا کجلمود صخر حطہ السیل من عل الکر نقیض الفر منہ قولہم الکرۃ
بعد الفرۃ ومنہ حید ر الکرار فانہ کان یکر علی العدو بعد ما یفر منہ شیئا وکلاہما
بالکسر للمبالغۃ والاوصاف الاربعۃ ممدوحۃ فی الفرس قال آخر ع مقبل مدبر
مفر مکر ومعنے المعیتہ الاجتماع فی نفس الامر لا فی وقت واحد فانہ محال
اللہم الا ان یکون علی المبالغۃ والاذعار والجلمود والحجر المثیل والصخر الاملس
الصلاب العظام والعل بکسر اللام وضمہا العلو یصف بالسرعۃ فیقول

جده ومن یکیب کسبی وکسبک یکن مهزولا ضعیفا او یوحیدها زلا لاعباحیث
لایکون احظ منه وکانه یهزل ویعیب فلا تطمع فیّ ولا اطمع فیک میگوید که من و
تو هر دو چنان بدبخت هستیم که چون بچیزے میرسیم او را از دست میدهیم و کسیکه
کسب من و تو کند لاغر و ناتوان خواهد بود و یا خلق او را لاعب ولاهی خواهد انگاشت
چه بصید رسیدن و باز شکار نکردن بازے نماید یعنے من اور تو دو
ایسے بدنصیب هین که چب کسی شے کو پایا تو اوسکو یون ہی گنوایا اور جو کوئی میرے
تیرے کام کو کریگا وہ بلاشبہو کا مریگا یا لوگ اوسکو ہنسی باز سمجھینگے قال وقد
اغتدی والطیر فی وکناتها بمنجرد قید الاوابد هیکل
کلمة قد للتحقیق کما فی قوله تعالی قد یعلم الله المعوقین منکم والاغتدار البکور
والطیر جمع طایر وقد یقع علی الواحد قیل عنی به الاعزبة فانها اشد بکورا
والوکنة مثلثة عش الطائر وهو فی الفارسیة آشیانه وفی الهندیة گهونسلا
والجملة حال والمنجرد الفرس الذی یکون شعره قلیلا قصیرا وهو مدح فی الفرس
والظرف متعلق بالفعل المذکور والقید بمعنی المقید علی الاستمرار والاضافة
قال الرضی وقد جاء بعض الاسماء موؤلا باسم الفاعل المستمر فیکون اضافته
لفظیة کقوله ع بمنجرد قید الاوابد هیکل اے مقید الاوابد استمرارا والاوابد جمع ابد
ابودا اذا انفرد وهرب ومنه الابد لطهر به وتنفره عن الماضی والحال والهیکل
الفرس الطویل وفیه اشعار بانه کان ذکرا فان مونثه الهیکلة قال ع وهیکل

وتمول الرجل اذا کثر مالہ واراد بہ نفی المال راسًا واصل تمول تمول حذفت احدی التاءین فیہ ساکنہ وغلب المتکلم علی المخاطب فی شانہ فان معناہ شانی وشانک یقول فلما عوے علی قلت لہ ان شانی وشانک شی قلیل من الغنی ان کنت لم تتمول قط الی یومنا ہذا فانا وانت متساویان میگوید کہ چون نالیدہ نالیدہ بمن رسید خطابش کردہ گفتم کہ حال من وتو قدر قلیل از غنی است اگر گاہی متمول نشدے پس من وتو ہر دو درکم مایگی برابر ستیم یعنے جب وہ بھیڑیا چیختا چلاتا مجھ تک پہونچا تو میں نے اوس سے یہہ کہا کہ میرا تیرا ایک سا حال ہے اگر تو کبھی مالدار نہیں ہوا قال کلانا اذا مانال شیئا افاتہ ومن تحیرث حرثی وحرثک یہزل کلا وکلت اکلا ہما مفرد لفظا ومثنی معنی ویکون لہ ضمیر المفرد الغائب مذکرا او مونثا سواء اضیف الی المضمر او المظہر قال تعالی کلتا الجنتین آتت اکلہا والافاتہ یعدے الی مفعولین فان الفوت یتعدے الی مفعول واحد ویحذف احد مفعولیہ کما فی قول الحماسی عرافاتہ ہوزید بن عمرو ای افاتتہ الناس والحرث الکسب کالاحتراث ویہزل مجہول من الہزال یقال ہزل الرجل مجہولا اذا اصابہ الہزال ویجوز ان یکون مضارعا مجہولا من ازلہ اذا وجدہ ہازلا لا عبا من الہزل نقیض الجد ثم لا یخفی علیک ان ہذہ الابیات الاربعۃ المذکورۃ لا توجد فی دیوانہ وسلکہا صاحب العقد الثمین فی المحولات یقول کل منا اذا نال شیئا من الاشیاء افاتہ نفسہ حیث لا ینتفع بہ لشامتہ

ربّ کما فی قولہ بیت غرق کجوف العیر قفر مضلۃ * قطعت بسام سامہ الوجہ
حسان وتحمل انیکون نعتا للوادی واخرت عن الجواب کما فی قولہ بیت الارب
حضم بیک الوی ردتہ ضبیح علی نعذالہ غیب مؤتل وانما خص الذئب بالذکر
لانہ یختل ویکید ولاسیما اذا کان جایعا والعرب تفتخر بلقائہ فی الصحراء وانقارہم
ایاہ ویریدون باظہار حسنہم وتیقظہم ولولا مخافۃ التطویل لاوردت عدۃ
ابیات للشماخ والفرزدق والمرقش لیتضح ان العرب یفتخرون بذلک یصف
نفسہ بالحزم والتیقظ ویقول وربّ وادخل من المار والکلاء مثل جوف حمار
ابن مویلع الملقب بالعیر او کبطن موضع العیر قطعتہ وحدی وقد کان الذئب یعوی
فیہ کالمقام الذی قبر لہ عیال کثیرا وورب وادکجوف العیر وبہ الذئب یعوی
قطعتہ سے مے گوید کہ بسی ازچنین وادیہا در نوشتیم کہ چون وادی حمار بن مویلع
یمانی دیا مثل بطن عیر خراب وپریشان وخالی از آب وگیاہ بود گرگے گرسنہ
در وچنان مے نالید کہ عیالدار قرار نتوانستہ مینالد ویا چنین وادی نوردیدم وحال
این بود کہ دران گرگ گرسنہ آنچنان مے نالید یعنے مینے بہت ایسے وادی
وہر پٹی جو وادی حمار بن مویلع ملقب بعیر کی مثل یا موضع عیر کے مانند گہاس
پانی سے خالی اور اوجار تہی اور وہاں ایک بھوکا بھیڑیا بھوک کی مارے ہارے
ہوئی جوارے بال بچون والے کی طرح چلاتا تہا قال فقلت لہ لما عوی
ان شانک قلیل الغنی ان کنت لما تمول لما الاستغراق النفی الماضی

ذکرہ فی الاغانی بذکر خدمتہ للرفاق فی السفر ویقول ربّ زق من
ازفاق اقوام رُفاق کانوا معی فی الاسفار وصفعت عصاھا علی کاھل کانین
منی منقادٍ لھم ومجعولٍ لھم راحلۃ میگوید کہ بسے از مشکہائے فیقان کہ ہمراہ من
بودند دوشش را بر دوش خود نہادم کہ مطیع و بارکش آنان بود یعنے ہین سفر
ہین یارون کا خدمتگذار رہا چنانچہ بہت سے اونکی مشکین اپنے کہندے پر
اوٹھائین جو اونکی لئے بارکش بنایا گیا تھا قال وداد کجوف العیر قفر
قطعتہ بہ الذئب یعوی کالخلیع المعیّل الواو واو رب والواد
کل منفرج بین الجبال والرمال والجوف علم واد فی بلاد الیمن کان قد حماہ حمار بن
مویلع الملقب بالعیر فارسل اللہ علیہ نارا فاحترق فصار خالیا من الماء والکلاء
وایضا کان العیر موضعا ذا خصب وسعۃ فغیرہ الدہر فصار قفرا وکلا الامرین
منصوص فی القاموس والجوف علی المعنے الثانی بمعنے البطن ثمن اخذ
العیر ہہنا بمعنے الحمار الوحشی فہو کمشلہ او دونہ والقفر المکان الخالی عن
الماء والکلاء واللام فی الذئب للعہد الذہنے والعواء صوت الذئب والخلیع
المقامر الذے قمر وہو الانسب للذئب فان الخلیع من اسمائہ ایضا و
المعیل اسم فاعل من عییل عیالہ وہم کثیر ولا بد لہ من البکاء اذا کان قلیل
المال قال تابط شرا بیت بکی اذ رأنا نازلین بیاہہ وکیف بکا ذی العییل المعیل
والجملۃ الظرفیۃ تحتمل ان یکون حالا من الضمیر المنصوب فی قطعتہ وہو جواب

ای بہ الذئب یعوی

وتكثير الكتمان والجندل للجنبس والجار والمجرور متعلق بمجذوف نحو شدت و
علقت والمغار بالمعجمة فالمهملة الجبل المفتول والمصام المقام والمقرو يذبل جبل
وجملة التشبيه تتمة مبالغة ليل على التاويل اى مقول فى حقه فان الجملة
انشائية يقول تعجبت من طوله وقلت يا عجبى منك من ليل طويل مقول فى
حقه كان نجومه الراكدة شدت بحبال محكمة من كتان الى صلاب من الجارة
الغلاظ حيث لا تتحرك عن مواضعها ميگويد كه پس از طولش در شگفت
افتادم و بگفتم كه من در شگفتم از تو كه تو چنين شب هستى كه گويا ستارگانش
بر سنهاى استوار كتان بسنگهاى سخت و گران بسته شده كه از جاى خود
نمى جنبد يعنى بهر من طول او سكا ديكه كرحيران و سرگردان هوا
اور يهه كهاكه من بتجهى جو تو ايسى رات هے جسكے تارے گويا مضبوط
رسيون سے بهارے پتهرون سے باندهے گئى هيں جنبهى نهين جو قا

وقربه اقوام حلبت عصاها على كاهل منى ذلول مرحص
الواو واو رب والقربة الزق وعصام القربة الجبل الذى شد به ويقال
له فى الفارسية دوال مشك والكاهل ما بين الكتفين والذلول المنقاد و
المرحل بالمهملتين كمعظم من رحله اذا جعله راحلة تحمل الاثقال ومن ذهب
الى ان المراد به تحمل الديات والغرامات فلعله لم ينظر فى القربة والعصام
فقد كانت العرب تحمل قرب الرفاق فى الاسفار اذا كانوا عطاشا

انکشف عن صبح واضح وتفرق عنه ليطهر لنا ولاكن ليس ذلك منافع
لی فان الصبح ليس بخير منك فان الهموم لا تندفع به میگوید که چون آن
شب تیره پشت خود را دراز و سر بن خود را بیرون کرد و سینه خود را بالا برداشت
یعنی خمیازه کشید و دراز شد بدو گفتم که اے شب دراز آگاه باش و از روے
صبح روشن دور شو اگرچه حاصل که با بداد از تو بهتر نیست چه هموم و احزان
بدو مندفع نمیشود یعنی جب اوس کالی رات نے انگڑای لی اور
وہ پیٹ بھر کر بڑے ہوئی تو مین نے اوس سے پکار کر یہہ کہا کہ ارے
او بڑے رات اب لوز کاٹر کا چاہے تو اوس سے الگ ہو جا مگر کیا فایدا
اسلئی کہ وہ تجھ سے بہتر نہین قال فیالك من لیل کان نجومه
بامراس کتان الی صم جندل کذا یوجد فی الشروح و امّا فی دیوانه
کذا بیت فیالك من لیل کان نجومه لکل مغار الفتل شدت بیذبل +
کان الثریا علقت فی مصامها بامراس کتان الی صم جندل الفاء للعطف
و یا کلمة النداء و اللام للتعجب کما فی قولهم یا للماء و یا للدواهی و کاف الخطاب
مفتوحة و هو ضمیر مبهم یفسره جنسه ما بعده و من للتبیین و الامراس جمع مرس و
هو الحبل المحکم الشدید الفتل و الکتان شجر معروف تتخذ الحبال من لحاءه و
هو فی الهندی السی علی الاشهر و قد یقال انه ما یقال له فی الفارسی لاذنه
و فی الهندی سن و سنی و الصم جمع الاصم و هو الحجر الصلب و الجندل الحجارة

سبی از شبعا کہ بس تیرہ و تاریک و چون موج دریا از ہر جانب جوشان و
خروشان می آمد با نواع ہموم و احزان ہجوم آوردہ پردہ ہاے حوادث بر من
فرو ہشت کہ مرا بیازماید یعنی بہت سے راتین جو بڑی اندھیری اور
موج دریا کے مانند امڈے چلی آتے تہین طرح طرح کی غمون فکرون کے
ساتھہ اپنے پردے مجھہ پر چھوڑے تاکہ مجکو جانچین تولین قال فقلت لہ
لما تمطی بصلبہ وارد ف اعجازا ونا ربکلکل الا ایہا اللیل
الطویل الا انجل بصبح وما الاصباح منک بامثل
التمطی التمدد والباء للتعدیۃ والصلب الظہر وارد فہ اتبعہ اے اخرجہ الی الخارج
کانہ التابع والاعجاز جمع عجز وہو الکفل وارد ما فوق الوجہ والجار
والمجرور محذوف اے اعجازا منہ وناء بہ حملہ علی جہد ومشقۃ ورفعہ والکلکل
الصدر والالا الثانیۃ تاکید للاولے والانجلاء الانکشاف یقال جلاہ عنہ
اذا کشفہ فانجلی اے فانکشف عنہ وتفرق والباء بمعنے عن کما فی
قولہ تعالی سال سایل بعذاب واقع والاصباح الصبح اسم لہ وضع
علی وزن المصدر کالاعصار والامثل الافضل والخبرہ للضرورۃ
والجملۃ خرجت مخرج قولہ تعالی واسئلہ القریۃ یقول فلما طال علی ذلک
اللیل البہیم بان مد ظہرہ واخرج اکفالہ اے الخارج ورفع صدرہ
اے فوق اے فعل فعل المتمطی قلت لہ الا ایہا اللیل الذی طال علی

اے خلصوا لہما والتعذال العذل مبالغۃ وعلی علے معناہا او بمعنے فی و
المؤتلی اسم فاعل من ائتلی الرجل اذا قصّر ومجرّدہ الالو وبہ فسر قولہ تعالی و
لایاتل اولوالفضل منکم و ردّدتہ جواب رب یقول الارب خصم نخاصمنی فی امرک
شدید الخصومۃ مخلص خالص علے عذلہ او فی عذلہ غیر مقصر فیہ ردّدتہ عنی
ولم اطع امرہ میگوید کہ آگاہ باش کہ بسی کس را کہ در معاملہ تو با من جنگ و
جدل میکردند و شدید الخصومۃ و در عذل و ملامت ناصح مشفق و مخلص خالص
بودند و در وعظ و نصیحت کمی کوتاہے روا نمی داشتند از پیش خویش او را
براندم و بر قول آنان عمل نکردم یعنی مین نے بہت سے ایسے لوگون کو
دھتا بتا دیے جو تیرے معاملہ مین مجھ سے لڑتی جھگڑتے تھی اور بڑے جھگڑالو تھی
اور میرے سمجھانے مین میرا بھلا چاہتی تھے اور برے بھلے کہنے مین کمی نہین
کرتی تھے قال ولیل کموج البحر ارخی سدولہ علی بانواع الہموم
لیبلی الواو واو رب والتشبیہ بموج البحر فی الاضطراب والسکون مع نوع
من الظلمۃ والسدول جمع سدل وہو الستر وکنی بارخاء السدول عن الطول
والسکون والجملۃ جواب رب ویجوز ان یکون صفۃ ثانیۃ وجواب رب محذوف
نحو فاسمعت امرہ والبا للملابسۃ والہم الحزن وما یہتم بہ والابتلاء الامتحان
والفعل منصوب باللام ولاکن سقط لضبہ للضرورۃ یقول ورب لیل مظلم
طویل منبسط کموج البحر طال علی بانواع الہموم لیبلونی فیہا میگوید کہ

تسلت عما یات الرجال عن الصبی ولیس فوادی عن
ہواک بمنسل یقال سلی عنہ اذا ذہل عنہ ونسیہ کانسلے عنہ والعمایۃ الغوایۃ
والصبی جہالۃ الشباب قیل ان فیہ قلبا والاصل تسلت الرجال عن
عمایات الصبی وہذا علی ان یراد بالصبی نفس الشباب والفتوۃ و
قیل عن ہنا بمعنے بعد وہو علی ان یوخذ التسلی بمعنی الزوال والانکشاف
مع انہ لا یلایم المصراع الثانی فان کلمۃ عن ثم علی معناہا بل بنا سبہ ان
یراد بعمایات الرجال الرجال الغواۃ وان کان لا یخلو عن شئے وکاف
الخطاب بکسورۃ وفیہ التفات وروے عن ہواک کما ہو فی دیوانہ و
علی ہذا الالتفات فیہ یقول ذہل الرجال الغواۃ عن جہالات شبابہم من
حب النساء ونحوہ ولم یذہل فوادی عن ہواک او عن ہواہا میگوید کہ
ہمہ عشقبازان جوش وخروش جوانے فراموش کردند کہ محبت
زنان بگذاشتند مگر دل دیوانہ ام عشق ترا فراموش نمی کنند یعنی سارے
عشقباز اپنے جوانیون کے اومنگون کو بہول گئی اور عشقبازے کی قسمی
قضائی چھوڑ بیٹھی مگر مین تیرے محبت مین ویسا ہی ہون جیسا کہ پہلے

تہا قال الارب خصم فیک الوی ردوتہ نصیح علی تعذالہ
غیر مؤتل الاحرف التشبیہ والخصم المخاصم والظرف متعلق بہ والالوی
شدید الخصومۃ والنصح الخلوص وارادۃ الخیر ومنہ نصحوا للہ ورسولہ

کما شرقت صدر القناۃ من الدم علی ان المراد بمثلها ہے المرءۃ الجمیلۃ
وبین بمعنی فی والجار والمجرور فی محل النصب علی الحالیۃ من المستکن فی
والدرع قمیص المرءۃ ویقال لہ فی الفارسی پیراہن وفی الہندیہ کرتے والمجول
بالجیم کمنبر الصدرۃ ویقال لہ فی الفارسیۃ شاماکچہ وسینہ بند زنان ونیم تنہ
وقیل ہے فی الہندیۃ انگیا ولاکن کون ہذا النوع من الثیاب فی عہدہم فی
حیز الخفاء نعم کان فی عہدہم ثوب صغیر کانت نساءہم یلبسنہ ویشددن بہ وکان
قد یبلغ السرۃ ویقال لہ فی الفارسی نیم تنہ وقیل ان المجول قمیص الجاریۃ کالخمر
والدرع قمیص الکبیرۃ ولاکن لایخفی علیک ان ہذا یحتاج الی تقدیر المضاف
بان یقال بین ذات درع وذات مجول وانکان ہذا الصنف محجوبا الیہم کما
یدل علیہ قول الشماخ ع نواعم بین الکاردعون یقول الی مثل ہذہ الجمیلۃ
دون غیرہا ینظر العاقل المتین نظرا متصلا متواترا اصابتہ بہا او صبابہا
اذا امتدت فی درع ومجول ا کانت بین بکر وعوان ممیگوید کہ در
چنین پیرہے پیکر مرد زیرک ودانا بکمال میل خاطر وقتی برابر ے نظر
کہ پیراہن وسینہ بند بر خود کشیدہ خود را بالا بکشد ویا در میانہ باشد
نہ خورد باشد نہ کلان یعنی ایسے نکیلے چہیلی کو بڑا سیانا مجھہ پوچھہ کا پورا
بڑی چاہت سے ٹکٹکی باندہ کر جب دیکھتا ہے کہ وہ کرتی اور چھوٹی کپڑے
مین تنکر کھڑے ہووے یا نہ بہت بڑے ہو نہ بہت چھوٹی ہو قال

بها من ضل عن الطریق ویفعلون ذلک حین یمسون فی کنایسهم فشبه الشعراء
بها الحسان من النساء قال المخزومی فقلت اشمس ام مصابیح بیعة بدت لک خلف
السحف ام انت حالم والبیعة معبد النصاری یقول تزیل الظلمة او تضئی المکان
المظلم فی اول اللیل بوجهها المنیر وکانها سراج منارة او سراج یوقده
الراهب المنقطع عن الدنیا فی کنیسته حین المساء میگوید که در اول شب
تیره که ظلمتش گرد جهان می شتابد بروے تابان خود تیرگے میزداید و
یا مکان تیره را منور میگرداند و بچراغی میماند که عابد ترسایان که از دنیا بریده
باشد هنگام شام او را بر منارهٔ معبد خود می افروزد یعنی وه جهان هوتی
هے وهان شام کی هوتے هی اندهیرے کے جگهه اوجالا هوجاتا هے اور ایسے
چمکتی هے جیسے کسے نصرانی تارک دنیا کا چراغ اوسکی منارے پر شام کو
جلتا هے قال الی مثلها یرنو الحلیم صبابة اذا ما اسبکرت
بین درع ومجول کنے بالمثل عن نفسها کما فی قولهم مثلک لا یبخل او
اراد من یماثلها من النساء وتقدیم الظرف لافادة التخصیص ورنا الیه اذا
نظر الیه متصلا والحلیم العاقل المتین والصبابة میل القلب ونصبه علی انه
مفعول له او علی انه حال ان ارید به الصفة والاسبکرار الارتفاع والامتداد
والضمیر فی یفعل لها نفسها او لمثلها وتانیث الفعل علی التقدیر الثانی
لاکتساب لفظ المثل التانیث من المضاف الیه کما فی قول الاعشی ع

ایراد اسم کان مفرداً وخبرہا جمعاً شایع فی لسانہم وعلیہ قولہ تعالی کانہ رؤس الشیاطین وفی الحدیث کانہا عمایم الرجال والضمیر الشمشن وقال الحماسی بیت لقد حلقوا منی غداۃ کانہ عناقید کرم ابیعت فاسبکرت یقول وتناخذ بنان لین ناعم لاصلب کانہا سار یع وادی طبی او مساویک شجر الاسحل والحاصل ان لہا نبانا مثلہا میگوید کہ ہرچہ میگیرد بانگشتہای میگیرد کہ در نرمی ونازکی بکرمہای نرم وسفید وادی طبی میرسد ویا مسواکہای درخت اسحل می ماند یعنی ایسے نرم ونازک انگلیون سے چیزون کو لیتی اوٹھاتی ہے جو وادی طبی کے چیٹی للسری کیڑون یا درخت اسحل کی عمدہ مسواکون کی مانند ہین قال تقضی الظلام بالعشی کانہا منارۃ ممسے راہب مبتل الاضارۃ ہہنا مقدد الظلام بالفتح الظلمۃ وعنی باضارۃ الظلام ازالتہ او بالظلام المکان المظلم فان اضارۃ نفس الظلمۃ غیر معقولۃ والعشی آخر النہار وعنی بہ اول اللیل وفی دیوانہ بالعشار بدل العشی وہو اول اللیل والمنارۃ بضم المیم المسرجۃ اسم ظرف من انار نارۃ والظاہر انہ بتقدیر المضاف ویجوز ان یراد بہ السراج علی التجوز والممسی بالضم الماء واضافۃ المنارۃ بادنی ملابسۃ والراہب من ترہب من الفضاء فترک اللذات ولبس المسوح والتبتل الانقطاع ومنہ البتول من اسماء النساء وخصہ بالذکر لما ان رہبان الشام کانوا یوقدون المصابیح علی المنارات لیہتدی

وتنام الضحی لاعتیادہا بہ من غیران تشد النطاق بعد التفضل حیث لاتحتاج
الی ان تفعل شیئا بنفسہا لکثرۃ الخوادم میگویند کہ شب می خسپد تا اینکہ
قریب چاشت میرسد وریزہ ہاے مشک خالص بر بستر خوابش پیدا شد و باز
بعادت خود می خسپد و میان بند بر پارچہ پوشیدنی نمی بندد چہ خود کنیزک
نیست وکنیزگان بسیار دارد یعنے وہ جو بن کے باقی نیندوں کی متوالی
ہے جو پہر دن چڑھے ہی تک سوتی رہتی ہے اور مشک کی ریزے اوسکی
بچھونے پر بکھری ہوتے ہیں اور پہر دوپہر کو اپنے عادت پر سوتی ہے اور سونے
کے کپڑوں پر لونڈی باندیوں کے طرح پٹکا نہیں باندہتے غرض کہ وہ
پہلی بی بی لاڈوں پلی ہوئے سہیلیوں والے ہے قال ولتعطو برخص
غیر شثن کانہ اساریع ظبی اومساویک اسحل العطو الاخذ
والتناول والرخص اللین الناعم لغت البنان والشثن بالمعجمۃ فالمثلثۃ الغلیظ
الصلب فغیر رخص تاکید کما فی قولہ تعالی اموات غیر احیاء والاساریع جمع
اسروع وہو دود ابیض اللون احمر الرأس لین الجسد یوجد فی الرمل
والتشبیہ فی اللین واللون وحمرۃ الرأس ولا اعرف فارسیتہ ولا ہندیتہ
وظبی واد علی قرب من عرعر وہو موضع قال ع وحلت سلیمی بطن
ظبی فعرعرا وکلۃ اوللتساوی والمساویک جمع مسواک والاسحل بالمہملتین
کدرہم اوکزبرج شجر تتخذ منہ المسواک والتشبیہ فی اللین والاستواء ثم ان

سے ہری اور سفید ہے تیے دکھاتی ہے قال وتضحی فتیت المسک
فوق فراشها نؤوم الضحی لم تنتطق عن تفضل یقال اضحی اذا
دخل فی الضحی کامسی واصبح والضحی فوق الضحوة وہے وقت ارتفاع النہار
والفتیت المفتوت من فتہ اذا کسرہ مرفوع علی الابتداء والظرف خبرہ والجملة
حال من المستکن فی الفعل وخص المسک بالذکر لما انہ کان اجود الطیوب عندہم
ولاسیما عندنسائہم قالت بیت نحن نبات طارق والمسک فی المفارق
وقال ع وبیت یفوح المسک فی حجراتہ والنؤوم مبالغة النیام کالصبور مبالغة الصابر
یستوی فیہ المونث والمذکر یمدح بہ لہنا حیث یکنی بہ عن التنعم والسمن قال
النمری بیت رمتہ اناة من ربیعیة عامر نؤوم الضحی فی ماتم لیّ ماتم وقد
یقال انہا مثال الضحی ویکنی بہا تنعم عن الحسن والجمال فان ضنت العیش یذہب
بالجمال قال ع لم یغذہن شقاعیش ولا یتیم والانتطاق لبس النطاق و
شدہ علی الوسط وہو شقة ثوب تلبسہا المرءة بان تشد وسطہا بشیء ثم ترسل
اعلاہا علی اسفلہا وکلمة عن بمعنی بعد کما فی قولہم کابرا عن کابر والتفضل
ان تلبس الانسان الفضلة وہے ثیاب النوم وجملة النفی حال من المستکن
فی النؤوم وکنی بہ عن حریتہا وکثرة خوادمہا فان شد النطاق علی التفضل
من افعال الاماء خاصة فانہا للتفرغ عن الخدمة یقول تنام فی اللیل الی
ان یدخل فی الضحی والحال ان کسار المسک مکون منتشرا فوق فراشہا

مایل وبلند و موہاے پیچیدہ او در موہای دو تو بافتہ و موہای فروشتہ غایب و پوشیدہ
بود غرض کہ موی سرش بسیاری و انبوہے داشت یعنی گندہی ہوئی مل
اوسکی اوپر کو اوبھری ہوئے اور اوسکی جوڑی دوہری گندہے اور ٹکتی
ابون مین چبھی ہوئی تہے غرض کہ بال اوسکے اتنی بہت تہی کہ کئی قسم پر ہوگئی تہی

قال الشیخ لطیف کالجدیل مخضر وساق کانبوب السقی المذلل

الکشح الخصر مجرورا عطفا علی السابق والجدیل زمام البعیر والمخضر کمعظم الدقیق
یقال کشح مخضر ومتن مخضر والانبوب مابین العقدتین فی القصب ونحوہ و
السقی البردی وہو نبت ینبت فی الماء یقال لہ فی الفارسی لخ بضم اللام وسکون
المعجمۃ وفی الہندی نرکل ونرسل ونل علی اختلاف اللغات وسمی بہ
لانہ ینبت فی الماء وکان الماء یسقیہ وشبہ بہ الساق قال حسان بیت مکورۃ
الساقین شبہما بردیتا متجر غمراے مستدیرۃ الساقین شبہ بہما بردیتا مار
ساکن کثیر والبردیۃ واحد البردی ومن قال ان السقی بمعنی المسقی والتقدیر کانبوب
النخل المسقی فقد ضل واضل فان النخل لایکون لہ انبوب والمذلل الملین
اللین یقول ومکشف لی عن حضر لطیف دقیق کزمام البعیر وعن ساق طریۃ
مستویۃ ملساء کانبوب البردی الملین میگوید کہ ظرفہ میانے کہ جون مہارشتر
باریک تازہ وساقی کہ سان میان دو پہوندلخ تازہ درست وراست بود
می نماید یعنی وہ کمر جو مہارشتر سے پتلی اور وہ پنڈلی جو نرکل کے پورے

الظهر اسود شدید السواد کثیر مجتمع متکاثف مثل کباسة النخلة التی لها کباسات میگوید که
جعدے مینمود که تا کمرش رسیده و با وصف غایت سیاہی چون خوشہ درخت
خرمای خوشہ دار بسیار و انبوہ افتادہ بود یعنی وہ ایسے چوٹی دکھاتی تھی
جو کمر تک پہونچی ہوئے اور بڑی گہری کالی اور خوشوں والے کھجور کی خوشہ کی طرح
گنہی اور گنجان تھے قال غدایرہ مستشزرات الی العلی تضل العقاص
فی مثنی ومرسل الغدایر الذوایب جمع غدیرة فارسیہ گیسوے بافتہ والضمیر
المجرور للفرع ویؤیدہ قولہ فی موضع آخر ع باسود ملتف الغدایر وارد الفرع سود ملتف
غدایر قوروے غدایر ہا علی ان الضمیر للمذکورة واستشزرات الجبل فاستشزر ای افتتل
من الخارج ثم ردہ ای الطبنة فانفتل لازم ومتعد وکلاہما محتمل واستعیر للشعر
المفتول وعدی بالی لتضمنہ معنی المیل والارتفاع والعلی جمع علیا صفة الامکنة
العالیة کالسموات العلی وکنی بہ عن جانب الفوق وضلّ فیہ غاب قال تعالی
أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ والعقاص جمع عقیصة من عقص الشعر او اصفرہ وجمعہ والمثنی
ما فتل منہ مثنی والمرسل ما لم یفتل وارسل غیر مفتول ولا مجموع وتنکیرہما للتکثیر
والجملة حال من الضمیر المجرور یقول ذوایبہ او ذوایبہا مرتفعات بالفتل او مرفوعات
بہ الی جانب الفوق وقد غابت عقاصہ فی مثناہا الکثیرة ومرسلہ الوافر
معناہ ان شعرہا کثیر وافر وہ اقسام مختلفة وہو وصف ممدوح فانہ یقال
جاریة خدلة الساقین کثیرة میگوید کہ گیسوہای بافتہ او بجانب بالا

فی وصف الجاریۃ عیطاء عریضۃ الصدر العیطاء طویلۃ العنق والفاحش
ما تجاوز القدر المعتدل والمفرط الرفیع والطرف متعلق بفاحش والمعطل الخالی
عن الحلی وقال فی موضع آخر ع وجید الکجید الرئیم المعطال یقول وتکشف
لے عن عنق طویل کعنق الظبی الا انہ لیس بمتجاوز عن الحد المعتدل اذا رفعتہ
الی شیٔ والمعطل عن الحلی بخلاف جید الظبی میگوید کہ گردنے می نمود
کہ بگردن آہو می ماند مگر فرق اینقدر بود کہ خالی از زیور و تناسب بود و ہنگام
برداشتن بسیار دراز نمیشد یعنی وہ ایک ایسی گردن دکھاتی تھی جو
ہرن کے گردن کی لگ بھگ تھی مگر اوٹھانی پر بہت بڑھتی نہتی اور زیور سے
خالی تھے قال و فرع یزین المتن اسود فاحم اثیث کقنو النخلۃ
المتعثکل الفرع شعر راس المرءۃ واللفظ المستعمل لہ فی الفارسی جعد
والمجموع فی الہندی چوٹی مجرور عطفا علی ما سبق والزین نقیض الشین متعلق بفرع و
المتن الظہر وفیہ اشعار بطول الفرع والفاحم الشدید السواد والاثیث الکثیر
المجتمع والقنو بالکسر الکباسۃ ویقال فی الفارسی خوشہ وفی الہندی
گہو زگہڑ بالکاف الفارسیۃ وراء الہندیۃ وتعثکل النخل اذا ظہرت عثاکیلہ
ای کبائسہ والاصل انہ بالتاء علی انہ نعت النخلۃ ولکن حذفت
التاء ضرورۃ قال الشماخ الا اصبحت عرسی من العیث جاحما وقال ع
کانہ حیۃ بالسیف مقتول یقول وتکشف لے عن فرع تام طویل یزین

ورب اسید الخدین بکر منعته لها فرع وجید ویقال التقی به اذا جعله حاجزا او النظرة
المقبرة الوحشیة والظبیة تصید مطفل فانه نعته وکنی به عن نفسها ومن اراد بها العین
فیلزم علیه احد الامرین اما ان یقیع مطفل نعتا لناظرة بمعنی العین وهو کما تری
او تقع نعتا لوحش وجرة فیلزم علیه وقوع النکرة المفرد نعتا للجمع المعرفة فان
الوحش جمع اصیف الی وجرة وهو علم موضع معین منع عن الصرف لاجتماع
التانیث والعلمیة فهو المطفل ذات الطفل من الظباء والبقرات وخصها بالذکر لان
المطفل منها تنظر یمینا وشمالا علی خوف یقول تصدعنی وتکشف عن خدها سیل و
تجعل نفسها بینی وبینها وهی تنظر نظر وحشیة من وحش وجرة ذات طفل
صغیر یمینا وشمالا میگوید کہ بحکم ناز و دلال از من روگردانی میکرد و در روے
طولانے خود را من میسنود و در من چنان می نگریست کہ بچہ دار آہو مادہ و یا مادگاو
وحشی از وحشیان موضع وجرة در چپ و راست می نگرد غرضکہ بیباکانہ میدید
یعنی وہ بظاہر مجھ سے روکتی تھے اور اپنے لاہنی چہرہ کو دکھاتی تھے اور
آنکھیں کھولکر ایسے دیکھتی تھے جیسے وحشیان موضع وجرة کی کوے بچہ والے
ہرنے یا سوراگاہی اودہر کو دیکھتی ہے قال وجید کجید الریم لیس
ببا حش اذا ہے نضته ولا معطل مجرور عطفا علی سیل والریم
الظبی الابیض والتشبیه فی الطول وطول العنق مدح عندهم قال اعرابی
عم بعیده هوے القرط طیبة النشر وهوے القرط بالعنق قال النعمان

اقول لا بعد فی ذلک فان العرب تشبہ النسار بالتمر والیاقوت قال
بیت کانما الذفاریا قوتہ اخرجت من کیس ریحان وقال تعالی کانہن الیاقوت
والمرجان وقال کاشال اللولو المکنون ومن قال ان المراد بہا البردی وہو
نوع من النبت فقد ذہب غیر مذہب فان العرب لا تشبہ النسار بالبردی نعم
یشبہ بہ الساق السمینۃ الضخمۃ قال حسان بیت ممکورۃ الساقین بشبہہما بردیا
متیسر غمر وقال ع وساق کانبوب السقی المذلل کالسیاتی والبیاض منصوب
ومجرور وہذا فعل ماض والنمیر الماء العذب الصافی والضمیر المنصوب لبیضۃ الخدر
والمرۃ اذا کانت لطیفۃ الجسد یقال لہا الماویۃ نسبۃ الی الماء کانہا لا تطعم دون
الماء والمحل کل ماء یکدر بحبول الابل فیہ وغیر منصوب علی انہ حال تقول
نقیۃ اللون کاول بیضۃ من بیضات النعام او کدرۃ میتۃ من درر الصدف
غذاہا الماء العذب وہو غیر مکدر میگوید کہ چون اول بیضہ ہای شتر مرغ
صاف وپاکیزہ رنگ ویا سبان در کیتاے صدف تابان وخشان وبجز آب
لطیف وشیرین چیزے مخزونہ یعنی شتر مرغ کے جیسی انڈی کی سی چکنی
چیری یا سیپ کی اکلوتی موتے کی سے چمکتی دمکتی اور میٹھی زلال پانے سے
پلی ہوئے قال تصد وتبدی عن اسیل وتتقی باطرۃ مرد
وحش وجبرۃ مطفل الصدود الاعراض واحدے عنہ کشف عنہ و
الاسیل من الخدود ما فیہ نوع من الطول وہو مدح عندہم قال مرتش بیت

اى منصوب على الذم
ومجرور على الاضافة
اى بيضة نقية اللون
يشبهها

فی النساء وکل نساء الثعلب ہکذا والترائب جمع ترئبۃ وہو موضع القلادۃ
من الصدر والجمیعۃ علی ان کل جزء منہا ترئبۃ مستقلۃ وفیہ اشعار بسعۃ صدرہا
وہو وصف ممدوح قال النعمان الاکبر فی وصف الجاریۃ وسیعۃ الصدر و
المصقولۃ المصفاۃ المجلاۃ والسبنجل المرآۃ لغۃ رومیۃ والعرب تمدح النساء باشراق
الصدر قال بیت ونحر مشرق اللون کان ثدیاہ حقان وقال ع کان علی لبانہا
جمر مصطل یقول دقیقۃ الکشح ضامرۃ البطن نقیۃ اللون مشرقۃ النحر کان صدرہا
مرآۃ مصقولۃ میگوید کہ باریک میان و پاکیزہ رنگ و چسپیدہ شکم
و سینہ او بسان آئینہ صاف و روشن یعنی کمر کی پتلی رنگت کی گوری پیٹ
سپاٹ چکتا سینہ جیسا آئینہ قال کبکر المقاناۃ البیاض بصفرۃ غذاہا
نمیر الماء غیر محلل الکاف اسمیۃ والبکر من کل شیء ما لم یسبقہ مثلہ والمقاناۃ
تانیث المقانی اسم مفعول من قاناہ بہ اذا خلطہ بہ واراد بہ بیض النعام فانہا
تکون علی ہذا اللون وہو احد الالوان عندہم قال بیت اشربت لونہن صفرۃ
بیاض وہی فی ذاک لذتہ غیداء وعنی ببکرہا اول بیضۃ من بیض النعام
والعرب تشبہ النساء بہا قال النابغۃ ع نواعم مثل بیضات بمجنۃ وقال تعالی
کانہن بیض مکنون علی ان الصفرۃ من احسن الالوان عندہم قال آخر
بیت قد علمت صفراء من بنی فہر وقال آخر بیت قد علمت صفراء بیضاء
الاصل وقیل ان المراد بالمقاناۃ المذکورۃ الصدقۃ وببکرہا درتہا الیتیمۃ

واحد الدوم وهو شجر المقل واستعير عضنا با للغودين كما استعار في موضع
آخر في بيان هذه القصة بيت فلما تناهى الحديث واسمحت بمصرت
بعضين ذے شمايخ ميال ۔ وروے اذا قلت هاتي نولني تمايلت اتى معناه
اعطى اسم فعل ونوله اعطاه والفعل المذكور بدل من اتى ومفعول الاعطار محذوف
وجواب لما على هذه الرواية الما انتهى بزيادة الواو او محذوف والهضيم فعيل من الهضم
محركة وهو دقة الكشح وضمور البطن مدح في النساء قال بيت وقد كنا نخل بها
وبها ۔ هضيم الكشح جايلة البديم منصوب على الحالية من المستكن في تمايلت
والريا ما نبت الربيان من روى ريا وكنى به عن الضخامة السمينة ومنه ريا الروادف اذا كانت
الاكفال والمخلخل موضع الخلخال كناية عن الساق وتقابل نعمة الساق وشبته الخلخال حال بعد حال
بقول عند بها اياه بقرب وصافقا تمايلت الى بلا كلفة وهي دقيقة الكشح ضامرة البطن
ضخمة الساق يعنى كه هر دو گيسوش گرفته بطرف خويش اورا در كشيدم چنانچه
بي عنف وتكلف برمن باين صفت مايل شد كه ميانش لاغر وساقش فربه بود
يعنى من نے اوسكى زلفين پكڑ كر اپنے طرف اوسكو كهينچا چنانچه وه بي كهر
كهنچ آئے اور حال يه تها كه كمر كے پتلى اور پنڈليون كے موٹى تهى قال
مخصرة بيضاء غير مفاضة ترائبها مصقولة كالسجنجل المهنهة اللطيفة
اخر ضامرة البطن بتحويل النصب على انه حال بعد حال والرفع على انه خبر محذوف
وكذا ما بعده والبيضاء نقية اللون صافية والمفاضة مسترخية البطن وهو عيب في

وبطن الشئ جوفه والجنبت المطمئن من الارض قال فی القاموس المتسع من بطون
الارض والخفاف جمع خف وهو الرمل المعوج او المستدیر والمستطیل و فی
دیوانه ذے قفاف وهو جمع قف معناه ما ارتفع من الارض وغلظ والعقنقل
کسفرجل الکثیب المتراکم والوادی الوسیع فعلی الاول بدل من خفاف وعلی الثانی
بدل من جنبت ویجوز ان یکون وصفاله لافادته معنی الوسعة ولایشترط فی النعوت
ان یکون صفة مشتقة ومنه قولهم مررت برجل اسد صرح به الرضی یقول فبینما نحن
محلة هولاء القوم واستوینا علی بطن مکان مطمئن متسع ذے تلال من الرمل منزلة
محیطة به میگوید که چون از محلهٔ آنقوم در گذشتیم و در وسط زمینی که قدرے پست
وکشاده و درمیان پشتهاے ریگ بوده واقع بود باطمینان خاطر نشستیم یعنی جب
ہم اون لوگون کی گھرون سے گذر کر ایک ایسے جگہ مین پہنچے ہوکر بیٹھے کہ وہ
کچھ نیورے سے نیچا اور چوڑے چکلی اور بڑے بڑے ٹیلون کی بیچ مین واقع

تهی قال بصرت بفودے راسها فتمایلت الی منسیم الکشح ریا
المخلخل الهصر الجذب والاماله ومنه الهصور للاسد فانه یجذب الصید الی
نفسه وضمیر المفعول محذوف ویجوز ان یکون مفعوله مدخول بالباء والباء داخلة علی
المفعول زایدة کما فی قوله ع نضرب بالسیف ونرجو بالفرج ای نرجو الفرج
والجملة جواب لما وقیل انتهی والواو زایدة وقیل محذوف والفود معظم شعر
الراس من جانب الاذن وروے بفضنی ودونه الغصن معروف والدونة

قال خرجت بها امشی تجر وراءنا علی اثرہا ذیل مرط مرحل
ودوی دیوانہ قمت بہا وعلی اثرہا ذیل مرط البارد للتعدیۃ او المصاحبۃ وجملۃ امشی
حال من ضمیر المتکلم والجر الجذب علی الارض وقیل مطلقا والجملۃ حال والاثر
بالفتح والتحریک بقیۃ الشیء وخرج علی اثرہ ای بعدہ وعفی بالاثر نقش القدم
والمرط بالکسر الکساء من الخز والمرحل بالمہملۃ فالجیم کمعظم ما فیہ صور الرجال وبالمہملتین
ما فیہ تصاویر الرجال وکلاہما صحیح یقول اخرجتہا من خدرہا او خرجت متلبسا بہا
او تبعت معہا وانا امشی قدامہا وہی تجر وراءہا علی آثارہا قدامنا ذیل
کساء مرحل لئلا یعلم بنا احد من الاہل والاحراس میگوید کہ او را از پردہ
بیرون آوردم یا با او بدر آمدم و یا با او بر خاستم وحال این بود کہ من پیش پیش او
میرفتم وذیل جامہ منقش ریشمی بر نقش پای من وخود کشان کشان می آمد تا
کہ سراغ ما بدست نیاید یعنی مبنی او سکو پردہ سے باہر نکالا جیسا کہ
اگلی اگلی میں تھا پیچھے پیچھے وہ تھے اور وہ اپنے خیمہ ای سے میرے اور اپنے
پانو کے نشانوں پر بوٹی دار چادر کے پلو کو کھینچتی چلے آتی تھی تاکہ کھوجیوں کو
پتا نہ لگے قال فلما اجزنا ساحۃ الحی وانتحی بنا بطن خبت
ذی قاف عقنقل الاجازۃ التجاوز وساحۃ القوم محلتہم والحی الرہط
واللام فیہ للعہد والانتحاء الاستمداد یعدے بالباء وصل الکلام انتحینا بہ ولکنہ
قلب الامر کما فی قولہ تعالی لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ والاصل لتنوء بہا العصبۃ

اوسکی پاس آیا کہ وہ پردہ کی آڑ مین کپڑے اوتار کر سونے کو تیار تھی کہ سونے
کے کپڑے پہنے تھے قال فقالت یمین اللہ مالک حیلۃ وما
ان ارے عنک الغوایۃ تجلی الیمین فی الاصل الید وسمی بہ القسم
لانھم کانوا یتماسحون ایدیھم عند الحلف وروے مرفوعاً ومنصوباً فالرفع علی
انہ خبر محذوف المبتداء او مبتدء محذوف الخبر ای یمینی یمین اللہ او یمین اللہ
یمینی والنصب علی انہ مفعول مطلق لاے احلف یمین اللہ ومعناہ الیمین باللہ
او باسمائہ وقیل بما حلف بہ اللہ وکلمۃ ان زایدۃ لتوکید النفی والغوایۃ جب
النساء ومنہ قول الطماح الاسدی فیہ ان امرء القیس غوی یے عاہر والانجلاء
الانکشاف وتتضمن معنی الزوال یقول فسلمارائتنی لدیھا قالت اقسم باللہ
مالک حیلۃ ولاسبیل الی سے فی ہذا الوقت مع کثرۃ الاحراس وھجوم الاعداء
فکیف حبتنی وما ارے ان تزول الغوایۃ عنک ما دمت حیا میگوید کہ
چون مرا بزد خود دید بی ساختہ بر زبان براند کہ سوگند مجد ااست کہ برای تو
ہیچ حیلہ وبھانہ نیست کہ بذریعہ او درین تاریکی از رقیبان و دشمنان گذشتہ
تا بایخا برسے ومی بینم کہ محبت زنان از خاطر تو زایل نگردد یعنی چون ہی
کہ او سنی مجھکو دیکھا تو بیساختہ یہہ کہا اوہٹی کہ خدا کی قسم تیرے لئے کوی حیلہ بھانہ ایسا نہین
کہ جس سے تو ایسے وقت مین نگہبانون سے چھوٹ کر یہان تک پہونچے
اور مین نہین دیکھتے ہون کہ مرتے دم تک عورتون کی محبت تجھ سے چھوٹے

الجاریۃ اے حین انتصف اللیل میگوید کہ من ازہمہ درگذشتہ وقتی
باور سیدم کہ عقد پروین در وسط گردون گردان چون سلکھاے وشاے
کہ درمیان سرودمھرہای او جوہر مخالف دیا دانہ سیم وزر کردہ باشند دا
جلوہ گرے میداد یعنی مین سب سے گذر کر ایسے وقت مین اوس
تک پہونچا کہ آدہے رات آگئی تھی چنانچہ ہرنیان آسمان کی چپاچ ایسے
نمایان تھین جیسے موتی کے مالا کی لڑین ہوتے ہین قال فجئت وقد
نصفت لنوم ثیابھا لدے الستر الا للبستہ المتفضل عطف علی تجاوزت
والحال او حالیۃ ونصفت بالتخفیف من نضا الثوب اذا نزعہ وزن المصرع
فعول مفاعلن فعولن مفاعلن وہو مقبوض مفاعیلن وتنکیر نوم للتحقیر
والستر بالکسر معروف واللبستہ بالکسر ضرب من الثیاب کما ہو فی
القاموس ولیس بمعنی ہیئۃ لبس الثیاب او حالۃ اللابس کما توہم بعض الشراح
فانہ ح لا یصح استثناءہ من الثیاب فانہ لیس من جنس الثیاب و
المتفضل اسم فاعل من تفضل اذا لبس الفضلۃ وہی ثیاب النوم قال فی القاموس
والثیاب التی تبتذل للنوم والخمر یقول فانتہیا وقد کانت نزعت ثیابھا
للنوم عند الستر الا الثیاب التی کانت تلبسھا عند النوم میگوید کہ پس
نزد او بدین حال آمدم کہ بجز جامہ خواب ہمہ جامھای خود را قریب پردہ
کشیدہ آہنگ خفتن کردہ بود یعنی پہر مین ایسے حال مین پاس

میتوانستند مرا بکشتند رخت خود سلامت برده بدان خندره رسیدم یعنی
من چوکیدارون اور ایسے لوگون سے گذر کر جو میرے لہو کے پیاسے تہے
اور اگر وہ مجھون کو دیکھ سکتے تو بی مارے پہور تے خاص اوس پردہ نشین
تک پہونچا قال اذا اما الثریا فی السمار تعرضت تعرض اثنار الوشاح
المفصل اذا للظرفیۃ المحضۃ وما زایدۃ والثریا تصغیر ثروی من الثروۃ
وہو کثرۃ العدد وسمی بہ النجم لکثرۃ کواکبہ ویقال لہ فی الفارسیۃ پروین و
پرن وہ فی الہندیۃ ہرنیان وجمکا وتعرض فی الشیٔ تمکن فی عرضہ وظہرہ
تعرض النجم فی وسط السمار کنایۃ عن نصف اللیل قال حسان بیت نغل بہ بنو
انیابہا + اذا النجم وسط السمار استقل اے قام وتمکن والاثنار جمع شنر وہو
احد سے طاقات الشیٔ اذا کان ذا طاقات کالحبل المفتول مثلا ویقال لہ
فی الفارسیۃ تای وفی الہندیۃ لڑ ولڑے والوشاح بالکسر والضم کریمان
ای سلکان او اکثر ینظمان من اللولو وغیرہ من الجواہر وینخالف بینہما فیعطف احدہما
علی الآخر ویقال لہ عند العامۃ بدھنے اذا کان من الاثمار وحمایل بحسب الاستعمال
وقد یقال لہ مالا اذا کان من نحو اللآلی وقد یفصل بین خرزاتہ بمایخالفہا من
الذہب والفضۃ وغیرہما فیقال لہ مفصل والتشبیہ فی التمکن فی الوسط مع
لحاظ ان بعض خرزاتہ یکون اشد ظہورا وبعضہا اخفی بالنجم الثریا ویقول تبادر نجم
الیہما حین تمکن النجم فی وسط السمار کما تبادر اثنار الوشاح المفصل فی وسط

وربّ جارية مستورة مخدّرة نقيّة اللون كبيض النعام منيعة البيت كثيرة الاحراس
لا يقصدها احد من الغواة لهيوت بها غير معجل عنها حيث لم اكن ابالي باهلها ولا
باحراسها ميگويد كه بسے از دوشيزگان نوخيز كه در پرده عصمت مستور
ومحفوظ وچون بيضه شتر مرغ خوشرنگ بود وهيچكس قصد او نميكرد بكمال
اطمينان خاطر بر دوشتم باوفر وباهشتم بعينه بهت سے نئے عمر كے كوان
جو پردون مين رهتى تهين اور شتر مرغ كے انڈهى كے طرح چكنى چپرى تهين
اور كوى مرد اوسكے گهرون كو جهانك بهى نسكتا تها مين ساته اونى بى كهيلكے
بنسا كيهلا كيا قال تجاوزت احراسا اليها ومعشرا على حراصا
لو يسيرون مقتلى الاحراس جمع حرس جمع حارس وحراص جمع
حريص وعلى متعلق به فان الحرص يعدى بعلى يقال حرص عليكم وقال
الكميت ان تحرص على باهلها والمعشر كسكن اهل الرجل والجماعة فان عنى بيضة الخدر سلمى
وهو الغالب فهم بنو خوف بن كعب بن عامر بن ليث بن بكر بن عبد مناة بن كنانة
ويسيرون بالسين المهملة من اسرى اذا انسقاد ورواه بالشين المعجمة من اشرى
اذا اظهره ويؤيد الاول قول الآخر عجولة تقتلى لساقيها قتلى والقتل بمعنى
القتل والبيت وما بعده بيان لما سبق يقول تجاوزت اليها احراسا شدادا
وانا مع حراصا على قتلى لو سعهم ان يمشوا ومى مقتلونے ميگويد كه
از گهبانان هوشيار ومردان خونخوار كه تشنه خون من بودند واگر اختيار خونم

جو کہ قمار بازان صاحب رقیب و معلی کہ عمدہ تیرہاے قمار اند تمام حصص بزور را
بلکہ خود می گیرد یعنے توجہ روتے ہے سو تیر ارو ناصرف اس غرض سے
ہے کہ میرا دل جو پامال و تباہ ہوگیا ہے پورا پورا تیرے قبضہ مین آجاوے جیسی بھاکون
جو ہارے کی قبضہ مین بازے کی ونٹی سارے حصے آجاتی ہین قال و بیضۃ حذر
لا یرام خباؤہا تمتعت من لہو بہا غیر معجل . الواو واو رب واحد
بالکسر ستر المجاریۃ یمد لھا فی ناحیۃ من نواحی البیت فتکون ہی فیہ و
بیضۃ الخدر جاریۃ نفیس علیہ فی القاموس لا تھا نصان فیہ کالبیضۃ او تکون کالبیضۃ
فی حسن اللون ویراد بالبیضۃ بیضۃ النعام فانھا تکون احسن لونا قال ع و من ا تمع
من بیض النعام ولعل المراد بھا سلعۃ الکنانیۃ فانہ ذکر ہا بھذا المضمون فی موضع آخر و من
عادتھم انھم یذکرون معینا بلفظ یدل علی الکثرۃ و منہ قولہ تعالی وکم قصمنا من
قریۃ فقیل اراد بھم اصحاب الرس وقیل عنی بھم بنی حصینہ وھم الذین بعث الیھم
شعیب بن ذی مھدم علیہ السلام الرحل المقصد الاشعل مجہول والخبار البیت یکون
من وبر او صوف او شعر یقام علی عمودین او ثلاثۃ وسمی بہ عن کثرۃ الاعراب
الاخوان والظرف الاول متعلق بتمتعت والثانی بلہو فان التمتع قید لہو قال
ع تمتعن شمیم عرار نجد واللہو تعییب بالباطل قال ع و لقد لہوت بطفلۃ
میالۃ و نصب غیر علی الحالیۃ والمعجل اسم مفعول من العجلۃ اذا استعجلہ
یقول بذلہ علی النساء لستوات الحصانات علی ما ہو الاجمل بالفتیان

قال وما ذرفت عيناك الا لتضربي بسهميك في اعشار
قلب مقتّل يقال ذرفت العين اذا سالت دموعها واختلف في معنى
السهمين والاعشار فقيل ان المراد بالسهمين الرقيب والمعلّى من سهام الميسر
وبالاعشار حصص الجزور فانها يكون عشرة على عدد سهام القمار فهو جمع عشر ويكون
للرقيب ثلثة من الانصباء وللمعلّى سبعة منها لجموعها عشرة وهي كلّ حصص
الجزور فمن ضرب بهذين السهمين وفاز بهما فقد ملك جميع حصص الجزور فنكّى
بضربهما في اعشار القلب عن ملكه بتمامه ويؤيّده تعدية الضرب بالباء فانّه
يقال فلان يضرب بالقداح اي بسهام القمار وقيل ان المراد بالسهمين الدمع
ولحظ العين وكلاهما استعارة والاعشار بمعنى الاجزاء والقطعات ولا يخفى
ما فيه فان الضرب لا يلائم السهم بل انما يلايم السيف كما ان الرمي يلايم السهم فانه يقال
رماه بالسهم وضربه بالسيف على انه يستلزم القول بزيادة كلمة في فان الضرب
يستعقب مضيه وهذا الشعر من اجود كلامه عند البلغاء نصّ عليه في الاغاني
والمقتّل اسم مفعول من قتّله الحب اذا ذلّله قال في القاموس ومن القلوب
المذلّل الذي قتّله العشق يقول وما ملكت الا تملّكي قلبي المذلّل بتمامه كما
يملك الضارب بالرقيب والمعلّى جميع حصص الجزور ميگويد كه تو گريه
نمي كني مگر باين غرض كه دل ديوانه ام را كه خوار وخراب كرده عشق
خانه خراب است بتمامه در ملك وتصرّف خود در آري چنانكه در

مهما تامرے قلبی شئے یفعله طوعاً و رغبة اے لا تقترے بذلک فانے وصال
و قطاع میگوید که شاید تو باین فریفته شدے که محبت تو قاتل من است و آنچه
که دلم را بفرمائے بجا آرد زنهار باین عزه نشوے چه من مے گسلم و مے آمیزم یعنی
شاید بجهکو یهه دهوکا لگا که تیرے محبت نے مجهکو مار لیا اور میرا دل تیرے کهنے
مین ہے جو تو حکم کریگی وه مانیگا اور حقیقت مین یون نہین بلکه مین جوڑ توڑ کا آدمی
ہون قال وان تک قد سارت منی خلیقة فسلی ثیابی
عن ثیابک تنسل یقال ساره ضرنه وضده سرّه والخلیقة العادة والخصلة
وسلة نزعه برفق ومهلة وکنے بسل الثیاب عن القطع وقیل الثیاب کنایة عن النفس
و به فسر قوله تعالے وثیابک فطهر ویقال لمن یقول نفسه زکیة کریمة نقی الثوب و
نسل الصوف اذا سقط استعارة والفعل مجزوم علی انه جواب الامر وعلی تقدیر
ان یکون الثیاب کنایة عن النفس یحتمل ان یکون سلی امراً من سلی تسلیة وتنسل
من الانسلاء سقطت الیاء فی حالة الجزم ویقول وان تکن خصلة من خصالے
قد سارت قاطعی عنے برفق وتودة انقطع عنک انقطاعاً بلا حدّ وکد
او سلی نفسی عن نفسک تنسل بلا کلفة ومشقة میگوید که اگر بالفرض
عادتے از عاداتم ترا خوش نیامده باشد تو از من بسبل من از تو خواهم گسیخت
چه پروائے تو ندارم یعنے اگر کوئے بات اپنے تجهکو برے لگی تو تو راه
اپنے مین اپنے راه لونگا مین وه نہین ہون جو یار کے بگڑنے پر توبه کرون

ریت کی تہلی پر مجھہ سے بڑے سخت بڑے اور ایسے سخت قسم کھائے جسمین
انشاء اللہ نکھایا ٹوٹ کر کفارہ اوسکا ندیا قال اقاطم مھلا لبعض ہذا التدلل
وان کنت قد ازمعت صرمی فاجملی الہمزۃ للنداء و فاطم ترخیم فاطمۃ
ومھلاً معناہ امہلی یستوی فیہ المذکر والمونث والمفرد والجمع من امہلہ اذا ترکہ
والتدلل ان تریک المراۃ ان بہا خلافا وما بہا خلاف فی الواقع وازمع الامر وعلیہ
اذا عزم علیہ جزماً والصرم القطع البائن واجمل الرجل اذا اتی بالامر الجمیل یقول فقلت
لہا یا فاطمۃ دعی شیئا من ہذا التدلل فانی لا ارے بک خلافا فی الواقع
وان کنت قد عزمت علے القطع والفراق فاقطعینی بالمعروف ولا تسلکی مسلک
الجور والاعتساف میگوید کہ چون تشدد او معاینہ کردم بدو این سخن بگفتم کہ
اے فاطمہ قدرے ازین خلاف نمائے بگذار کہ من خوب میدانم واگر ہمین
میخواہے کہ تو ازمن بریدہ شوے باید کہ بطرز معقول ازمن بیرے یعنے جب
مین نے بہت بگڑتی دیکہے تو یہہ بات اوس سے کہی کہ او فاطمہ یہہ جھوٹی روکھہائی
جھوڑ اور اگر توڑنا ہی منظور ہے تو سیدھے طرح سے توڑ قال اعزک منی
ان حبک قاتلی وانک مھما تامری القلب یفعل الہمزۃ
للانکار لدخولہا علی المثبت دون التقریر کما توہم بعضہم فانہا تدخل علی النفی کما
فی قولہ تعالی الیس اللہ بقادر وعزہ خدعہ واللام فی القلب عوض عن المضاف
الیہ وہو ہہنا ضمیر المتکلم یقول اخدعک منی ان حبک قتلنی او یقتلنی وانک

چون شیر خوارہ او در پیش بگریست بضعف بالای خود باو ملتفت گردید و نصف پائین
او کہ در تصرف من بود از جائے خود نجنبید یعنی جب وہ دودھ پیتا بچہ اوسکے
پیچھے رونے لگا تو اوسنے سر اوٹھا کر اوسکو دیکھا اور نیچے کا دھڑ اوسکا
میرے تئیں جو نکاتون رہا قال ویوما علی ظھر الکثیب تعذرت
علیّ والت حلفۃ لم تحلل نصب یوما بالفعل المذکور اے تعذرت والکثیب
التل العظیم من الرمل وظھرہ فوقہ کظھر الارض وتعذر علیہ تشدد والمستکن فی
الفعل لفاطمۃ التی نحاطبھا فی البیت الآتی وھی فاطمۃ بنت عبید مصغرا
بن ثعلبۃ بن عامر بن عوف العذری کما فی الاغانی وقیل للمرضع ولا یصح
ان یکون لغیرۃ فانہ لم تتفق لہ معھا مثل ھذا قط والایلاء الاقسام والحلفۃ
القسم ولم تحلل معروفا اصلہ لم تتحلل بتائین من تحلل فی یمینہ اذا استثنی فیھا
اے قال ان شاء اللہ تعالی قال بیت ومنا الذی سد الثنیۃ غدوۃ علی حلفۃ
لم یبق فیھا تحللا ثم حذفت احدی التائین قیاسا ولا یبعد ان یکون مجھولا من حلل الیمین
اذا کفرھا ثم ھذا الشعر تحمل ان یکون مما یقولہ فی نفسہ ویحکی عما مضی وان یکون مما قالہ
لغیرۃ لتعلم انہ جلید شدید یقول وقد تعذرت علی فاطمۃ بنت عبید یوما علی تل من
الرمل وحلفت حلفۃ لم تستثن فیھا شیئا ولم تحللھا بشئ میگوید کہ روزے
فاطمہ بنت عبید بر شتہ ریگی بر من تشدد کرد و سوگندے بخورد کہ در او انشاء اللہ
نگفت و یا او را انگشت کہ کفارہ بدہد یعنی ایک دن فاطمہ بنت عبید نے

فیہا ذات ولد رضیع قد نزلت علیہا لیلا فضرفتہا اتیٰ عن ولدہا الرضیع مع ان
مثلہا لا ترغب فی غیر ولدہا وتسلم ان اللبن یفسد بالجماع فمالک لا ترغبین فی
وتنفرین منی میگوید کہ بسے زنان باردار و مادران کودکان شیر خوار
کہ در شکل و شمایل مثل تو بودہ اند ہنگام شب برایشان نازل شدم و ہیچ یک روے
از من نگردانید و مادر شیر خوارہ را ازان بچہ باز گردانیدہ بسوے خود نگردانید
با این کہ ہر دو نوع از مردان میگریزند پس ترا چہ شد کہ تو از من میگریزے وبن
نمی آمیزے یعنے بہت سے پیٹ والیاں اور دودھ پیتی بچوں کے مایاں جو
تجھ سے نکیلی چھیلی ہیں اور مردوں کے نام سے گھبراتے ہیں رات کے وقت
اونکی پاس میں گیا اور کوئے مجھسی نگھبریے بلکہ بچہ والے کو اوسکے بچہ سے
الگ کرکے ساتھ اپنے مشغول کیا قال اذا مالی من خلفہا انصرفت
لہ بشق وتحتی شقہا لم یحوّل مازایدۃ والسکتن فی بکلے لذے
التمام واللام بمعنے الے والشق بالکسر نصف الشیٔ وعنی بالشق الاول نصفہا
الاعلی من الجید کما قال فی موضع آخر بیت یعیر علیہا ربیبی ویسورہا +
بکاہ فتثنی الجید ان تیفوغا + یقال تفوغ الصبی اذا تلوے علی نفسہ من
البکاء وبالشق الثانی نصفہا الاسفل ولم یحوّل مجہول والجملۃ حال یقول اذا
بکی ولدہا الرضیع من خلفہا انصرفت الیہ بنصفہا الاعلی بان رفعت الیہ راسہا
والتفتت بنحوہ بجیدہا وتحتی نصف الاسفل غیر متحوّل عن موضعہ میگوید کہ

اونٹ کے ڈور دھیلی ڈال اور اپنے تئیں چونوں سے مجھکو محروم کر قال
فمسک حبل قد طرقت ومرضع فالهيتها عن ذی تمایم
محول الفارق رب مشک سے فی حکم النکرۃ لما قالوان لفظ المثل لا یعرف
بالاضافۃ الی المعارف وحبل لغتہ فان رب تدخل علی نکرۃ موصوفۃ فی
الاغلب ویجوز ان یکون بدلا منہ وطرقت اتاہا لیلا وضمیر المفعول محذوف والجملۃ جواب رب
ومرضع بالجر عطف علی حبل ورویٰ بالنصب عطفا علی الضمیر المجذوف وہی
ماکون من النساء ذات ولد رضیع والمرضعۃ بالتاء من تلقم ثدیہا ولد ہا بالفعل
ولذا قال تعالی تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت والتشبیہ فی الحسن والجمال وریعان
الشباب وخصہا بالذکر لما انہما لا ترغبان فی الرجال والہاہ عنہ شغلہ عنہ
وصرفہ قال تعالی لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ والتمایم جمع تمیمۃ وہی
عدۃ خرزات تنظم فی السیر وتعلق فی اعناق الاطفال لدفع النظر قال
بیت واذ المنیۃ انشبت اظفارہا الفیت کل تمیمۃ لا تنفع وذو التمایم الطفل الصغیر
کمنظوم التمایم قال ع تراقب منظوم التمایم مرضعا والمحول المسن ما اتی علیہ الحول
ورویٰ محیل اسم مفعول من اعنیلت المرۃ اذا ارضعت ولدہا العنیل وہو
اللبن الذی ترضعہ المرۃ ولدہا فی عین الجماع تحض غنیزۃ علی ان
ترغب فیہ ولا تنفر عنہ فیقول ورب امرۃ مشک فی الحسن والجمال ذات
حبل قد اتیتہا لیلا فلم تکرہنی مع ان مثلہا تکرہ الرجال ورب امرۃ مشک

یعقر الظهر ویقال اعتقر الظهر اذا وبر او مصدر عقر الابل اذا اتعبها ومنه رجل معقر وعقر اذا کان یعقر الابل من شدة التعابه ایاما یقول وتقول وقد مال هود جهاتی وبها اسے جانب لقد جرحت ظهر یعبرے واتعبته فانزل منه یا امرء القیس شفقة علی وعلیه میگوید که چون بود او باهر دو بطرف مایل میشد من این می گفت که پشت شتر مرا ریش کردے واورا در رنج وتعب افگندے برای عذاب من چاره بجنبش سے راز پشت او نمرد آسے یعنے چب بود اهم دو نوسمیت ایک بهنب کو بهگتا تها تو وه یون کهتی هے که او امرء القیس میرے اونٹ کو تونے آفت مین ڈالدیا اوسکی بیٹی کو بهولهان کیا هذا کے لئے زرا

اور کهڑا هو قال فعلت لها سیرے وارحمی سے زمامه

ولا تبعدینی من جنابک المعلل المجی الرطب وثمر الطرے وقال فی الاغانے وکل شے تحبه فهو الجنی وهو من الانسان کالقبلة ونحوها والمراد به ههنا فانه کان یقبلها وکاف الخطاب مکسورة والمعلل اسم مفعول الطرے الکثیر الطراوة کانه سقی الماء عدة مرات یقول فقلت لها سیرے کما تشتهین وارخی زمام البعیر فسیر کما یسیر ولا تجعلینی بعیداً من وجهک الطرے وقبلاتک اللذیذة میگوید که پس بجوابش همین گفتم که میرو چنانکه میروے وهمان شتر بطور اونگذار واز بوسه هاے روے بهشتی خود مرا دور مکن یعنے جب وه کهه چکے تو مین نے یه بات اوس سے کهے که سیدهے چلی چل اور

بٹی ہوے سفید ریشم کے پھوکے مانند تھے ایک دوسری کو مارتے تھین
قال ویوم دخلت الخدر خدعنیزۃ فقالت لک الویلات انک مرجل
الخدر بالکسر خشبات تضب فوق قتب البعیر وتستر بالثوب وقیل ہو الہودج
والثانی بدل من الاول وصرف عنیزۃ للضرورۃ والویلۃ الفضیحۃ والجملۃ اعتراض
والمرجل اسم فاعل من ارجلہ اذا جعلہ راجلا اے ماشیا یقول ولا سیما
حین دخلت او واذکر یوم دخلت ہودج عنیزۃ فقالت لی فضحک اللہ انک
جاعل لے ماشیۃ حیث لا یستطیع بعیری ان یحملنی وایاک علی انی اکرہ ان
تکون معی وتقبلنی مرۃ بعد اخری میگوید کہ خصوص روزے ویا یاد میکنم
روزے راکہ در ہودہ عنیزۃ در آمدم پس گفت از من کہ خدا ترا رسوا کند تو مرا
پیادہ خواہی کرد چہ شتر من تاب دو کس ندارد و نیز نے خواہم کہ تو با من نشینی و
دمبدم روے من ہوے یعنی خصوص وہ دن یا ہمیں دن کہ نہ ہو لگا کہ مین عنیزۃ
کے ہودہ مین گھس بیٹھا پھر اونٹنی زچ ہو کر یہہ کہا کہ خدا تجھکو سنوارے
تو اب مجھکو پانوچلا دیگا میرے سوارے مین دوکے اوٹھا نیکا بوتا نہین اور
مین ہے تیرے پاس پٹھنی اور چوسنے چاٹنے سے گھبرا کے ہوں قال تقول وقد
مال الغبیط بنا معا عقرت بعیری یا امرأ القیس فانزل
الغبیط بالمعجمۃ فالموحدۃ فالمہملۃ نوع من الرحل وقیل ضرب من الہودج
والبار للمصاحبۃ والعقر اما مصدر عقر الظہر اذا جرحہ وسقط رحل متقاربا ذا کان

مع آلاته علی رکابهن حیث لم یکن ذلک مظنونا ولا موهوما میگوید که
خصوص روزے یا یاد روزی میکنم که بپاس خاطر آن دوشیزگان تبی
شتر ماده خود بریدیم وبعد ازان شگفت خود را نداده ادم ویا دیگران را نگفتم که شگفت
مرا بگیرید ازین که من کجا واین دولت کجا که پالان شتر ماده مرا شتران انیان
بردارند یعنی خصوص وه دن یا وه وقت جبکه مین نے اون کو اریون
کے لئے اپنے اونٹنی کے کوچین کاٹین اور پھر اپنے تعجب گویا لوگون کو اس
اچنبھی کے بات کے دیکھنے کے لئے پکارا که میرے اونٹنی کے رخت وپالان
کو اون پر زادون کے سواریان اوٹھاوین قال فطل العذاری یرتمین
بلجمها وشحم کهداب الدمقس المفتل اللام للعذاری للعهد الخارجی
والارتماء المرامات والهداب ککتاب رخل الثوب ویقال له فی الفارسی پرزه جامه
ومنه دمقس مهذب والدمقس الابریسم الابیض والمفتل المفتول الشدید
الفتل نعت للدمقس یقول فظلت تلک العذاری یرمین بعضهن بعضا بلجمها
وشحمها التی کان مثل هداب الابریسم الابیض المفتول فی اللون والشکل و
لا یخفی ما فی وضع العذاری مظهرا موضع المضمر نوع التفات میگوید که
پس آن دوشیزگان شوخ وشنگ بگوشت وپیه آن شتر ماده که چون پرزه
ابریشم سفید یافته بود باهم فرو باختند که یکی بر دیگرے میزد یعنی پهروه
کواریان آپسمین یون کهیلنے لگین که گوشت کے ٹکڑی اور پرزی کے ٹکڑے جو

فابشر بذکرہ فان ذکر الایام الصالحۃ یسلی الحزین عن الحزین میگوید کہ غمگین مشو
و آگاہ باش کہ بسیار روزہا نیک و مبارک از ایشان نصیب تو گردیدہ و خصوص
روزیکہ در دارۃ جلجل واقع شدہ بود یعنے گذشتہ پر افسوس مکن و آگاہ و
خبردار ہو کہ بہت سے اچھے دن تجھکو اونہون سے نصیب ہوئے اور خاصکر وہ
دن جو دارۃ جلجل مین تجھکو ہاتھ آیا جب کہ تو نے اونکو ننگے کھلی دیکھا اور خاص خود
عنیزۃ کو چوما چاٹا قال ویوم عقرت للعذاری مطیتی ۔ فیا عجبی
من کورہا المتحمل الظاہر انہ معطوف علی یوم بدارۃ عطف عنوان علی عنوان مع
اتحاد المصداق فان کلا الیومین واحد ویجوز ان یراد بالیوم الوقت فیکون من
عطف البعض علی الکل فان یوم الدارۃ کان مشتملا علی اوقات مختلفۃ وہکذا
قولہ الاتے ویوم دخلت الخدر الخ وکل من المعطوفین اعراب المعطوف
علیہ رفعا ونصبا وجرا ولا یظہر فیہما للبناء علی الفتح من حیث الاضافۃ الی
مبنی الاصل اعنے الماضی ویجوز ایکون منصوبا بفعل مقدر نحو اذکر او لا اسے
والعقر جرح قوایم الدابۃ وکان ذلک من عاداتہم والعذاری جمع عذاری
وہی الجاریۃ البکر وعجبی منادی اے او مفعول فعل محذوف والالف مبدلۃ
من یاء التکلم والکور بالضم الرحل مع الآلات وروی من رحلہا والمتحمل اسم
مفعول من تحمل یقول ولا سیما یوم عقرت اوولا انسی یوم عقرت ناقتی لتلک
العذاری فقلت یا عجبی او نادیت الناس ان انظروا عجبی من رحلہا المحمول

اے علی حذف المضاف

ما شاق الامر علیها و اخذت ثوبها بیدها ثم قلن له قد جبستنا و جوعتنا و عریتنا فقال
اما کلن ان عقرت لکن ناقتی قلن نعم فعقر ناقته و صاح بالخدم فجمعوا له الحطب
فجعل یقطع من سنامها و کبدها و یلقیها علی الجمر فیاکلن و یاکل و یغنیهن حتی
شبعن و رویں و طربن ثم لما اردن الرحیل قالت احدیهن انا احمل طنفسته
و قالت الاخری انا احمل حبله و قالت الاخری انا احمل خشبته و انساعه ففعلن
لما انه لم یکن له ناقة و بقیت عنیزة لم تحمل شیئا فقال لها ان تحملینی معک فحملته علی
غارب بعیرها فکان یدخل راسه فی خدرها و یقبلها فاذا انتعت مال حدجها الی جانب
فتقول عقرت بعیری فانزل منه انتهی العینی حدیث واره حلجل این است که
عنیزة مع همراهیان خود در اگیر این واره که زمینی در میان کوهها واقع بود برای
غسل زدن در آمده بودند امرء القیس این فرصت را غنیمت شمرده جامهای
ایشان برداشت و از همه برهنه برامدن طلب کرد آخر کار تنگ و تاریک شده
همه برهنه ازان آب برآمدند و حرف گرسنگی بر زبان راندند امرء القیس
شتر ماده خود را پیاس خاطر ایشان بکشت و همه را بخورانید و چون امرء القیس
بی سوارے بماند همه زنان اسباب پالانش برداشتند و خود عنیزة امرء القیس را
برداشت و چون نوبت بانجاے رسید امرء القیس بوسه گرفتن آغاز نهاد و
او نهایت تنگ میشد و تکلیف فرود آمدن میداد و هذا یقول لاتحزن علی ما فاتک
منها او منهن فانه ربما یوم صالح کان لک منهن و لاسیما یوم کان لک بدارة حلجل

طنفسة فرش
کبیر لب س ۱۲

ولا سیما لیس من کلمات الاستثناء حقیقۃ بل ما یذکر بعدہا ینبہ علی اولویۃ الحکم السابق وانما عد من کلمات الاستثناء لان ما بعدہا مخرج من حیث اولویۃ الحکم السابق والسیّ کالمثل لفظا ومعنی وقال بہ فی موضع آخر لیت الآیوم صالح قد شہدتہ + ولا مثل یوم فی قدار ان ظلمتہ + وقدار ان موضع ویوم منصوب ومرفوع ومجرور فالنصب علی ان ما نکرۃ غیر موصوفۃ ونصب یوما بفعل مقدر ای اعنی بہ وقیل بنصبہ علی التمیز والرفع علی انہ خبر مبتدا محذوف وما موصولۃ او موصوفۃ ای لا مثل شیء ہو یوم او لا مثل الذی ہو یوم والجر علی ان ما زائدۃ والسیّ مضاف الی یوم او ما نکرۃ غیر موصوفۃ ویوم بدل منہا نص علیہ الرضی والدارۃ کل ارض واسعۃ بین الجبال ودارات العرب کثیرۃ منہا ہذہ وجلجل بالجیمین کقنفذ وفیہا غدیر ولذا یقال لہذا الیوم یوم الغدیر وحدیثہ علی ما نقل فی الاغانی عن الفرزدق الشاعر کان قد وقع لہ مثل ذلک ان امرأ القیس کان یہوی عنیزۃ بنت عمہ شرحبیل وکان یطلب غرۃ اہلہا حتی کان یوم الغدیر فاحتمل الرجال وتعدموا وبقیت الخدم والنساء فتخلف امرأ القیس عن الرجال وقعد فی مکمن حتی مرت بہ النساء وفیہن عنیزۃ فلما وردن الغدیر نزلن عن الرحال ودخلن المارمجردات فاتاہن علی غفلۃ منہن وأخذ ثیابہن وقال لا اعطی ثیابکن حتی تخرجن مجردات من المار ففعلن ذلک حتی ارتفع النہار ثم خفن ان لا یلبثن المنزل فخرجت احداہن ثم تتابعن وبقیت عنیزۃ فخرجت بعد

ع ذرفت دموعک فوق ظهر المحمل یقول فسالت دموع العین وهے منے
عند ذکرہا او ذکرهما او ذکر من علی صدرے صبابته بهما او بهما او بهن حتی بلّ دمعی
السایل حمالة سیفے میگوید که چون ذکر او یا ذکر ایشان بر زبان آوردم
اشکہاے روان از چشمان من بباعث جوش محبت بر سینه من چندان فرو ریخت
که حمالة شمشیر من همه تر گردید یعنے جون ہی که وہ یاد آئے یا وہ یاد آگئین
تو محبت کی مارے اتنے آنسو میرے آنکھون سے میرے چھاتی پر ٹپکی که تلوار
کا پٹہ تلا شور بور ہوگیا قال الاربّ یوم کان منهن صالح ولا
سیّما یوم بدارة جلجل وروے ع الاربّ یوم لک منهن صالح و فی دیوانه
ع الاربّ یوم صالح لک منهما + الا کلمة تنبیه تدل علی تحقق ما بعدها وربّ للتکثیر و
ضمیر جمع المونث للاتی اجهن فے اوقات مختلفة وتمتع منهن فے ایام متفرقة
ومن عنیزة وفاطمة واسماء رواویه وسلمے وهرّ و فرتنا وهند وسلامة وسعاد
وسیاسته ولابدّ ان تکون عنیزة فیمن فروایته منهما علی ان یکون الضمیر لام الحویرث
وام الرّباب بخفیفة لان یوم دارة جلجل لم یکن من ایامهما والتخصیص بلا سیّما
یقتضی ان یکون الیوم المذکور من ایّامهما ایضا وصالح مجرور علی انّه نعت
یوم ویؤیّده ما قال فے موضع آخر ع الاربّ یوم صالح قد شهدته وعلی الروایة
الثانیة یحتمل الرفع علی الخبریة والواو فے ولا سیّما اعتراضیة کما فے قوله
ع فانت طلاق والطّلاق البتّة وهے مع ما بعدها جملة مستقلة نصّ علیه الرّضی

وصفها بالطيب لما انه احب عندهم في الاسمار قال ع وجدت بها طيبا وان لم
تطيب وقال ع بعيدة مهوى القرط طيبة النشر + وخص المسك والقرنفل
لما انهما اجود الطيوب عندهم قال مرقش بليث والنشر مسك والوجوه
دنانير واطراف الاكف عنم وقال آخر بيت باطيب من ريح القرنفل ساطعا +
لما التف من درع لها وخمار يقول وكانتا بحيث اذا قامتا على وجه الريح تضوع
المسك منهما تضوع نسيم الصبا او كنسيم الصبا وقد جاءت بريح القرنفل ولا يبعد ان
يقال تضوع المسك منهما على نسيم الصبا وهي متكيفة بريح القرنفل على معنى ان
كلتا الرائحتين تأتي منهما مختلطة ويؤيده الشعر المذكور فانه جمع فيه تضوع المسك
ورائحة القطر اى العود الهندي يعني كه آنچنان بودند كه چون از جاى خود
مى خاستند بوى مشك از ايشان بدماغ اين وآن ميرسيد چنانكه از نسيمى كه بوى
قرنفل داشته باشد ميرسد ويا بوى مشك از ايشان بنسيمى ماند كه بوى قرنفل
آورده باشد يعنى وه ايسى تهين كه جون اوٹهتى تهين تو كستورے كى لپيٹين اونهون
سے آتے تهين جيسے پرواے هوالونگ كى خوشبو لاوے يا كستورے
اور لونگ دونو كى خوشبويان ملى جلى آتے تهين قال فقاصت دموع
العين مني صبابة + على النحر حتى بل دمعي محملي + الظرف اعني مني حال
من الدموع والصبابة الحب الشديد مفعول له والنحر الصدر والمحمل كمنبر حمالة السيف
والعرب تكني بابتلال حمالة السيف عن كثرة سيلان الدموع قال عنترة وطبيف

اذا قامتا تضوع المسک منهما ورائحة من اللطیمة والقطر ۔ وکانت ام الرباب
من بنی نبهان وهم بطن من الطی وام الحویرث بنت الحارث بن حصین الکلبی من کلب وهی هرّ والمجرور
فی قبلها للمحبوبة الذال علیها لفظ الحبیب الجاریة تانیث الجار وقد یراد البضع ۔ وماسل هو زمالطی وصغره شاعرهم
حیث قال ع لئن لبن المعزی بمارمویل ۔ وقال بعضهم انه اسم جبل وفی
البیت التفات من المتکلم الی الخطاب وفی البیت الثالث عکسه یخاطب نفسه
ویقول ان حظک من هذه المحبوبة التی تذکرها فی هذه المواضع مثل حظک
من ام الحویرث قبلها ومثل حظک من ام الرباب بماسل اسم لقیت منها
مثل مالقیت منهما میگوید که نصیب تو ازین محبوبه همان است که پیش ازو
از ام حویرث بتو رسیده واز ام رباب بما یه او بر آب ماسل قسمت تو گردیده
یعنی چنانکه در فراق آنان مرا نالی در فراق این هم مینالی لعینی
بحبکوا این محبوبه سے وہی پہونچا جو اوس سے پہلے ام حویرث اور اوسکی پڑوسن
ام رباب سے آب ماسل پر پہونچا قال اذا قامتا تضوع المسک منهما
نسیم الصبا جاءت بریا القرنفل ۔ ضاع المسک وتضوع اذا انتشرت
رائحته بعد تحرکه والنسیم نفس الریح اذا کان ضعیفا یذکر ویؤنث منصوب علی
المصدریة او تقدیر حرف الجر والصبا ریح تهب من المشرق الی المغرب
والقبال لما فی لسانها من رواسب وجملة جاءت حال بتقدیر قد او نفت عمل
اذ یکون اللام فی الصبا للعهد الذهنی فان المعهود الذهنی عندهم کالنکرة

هذا لا یترتب علی مضمون الصدر علی انه یخالف داهم فانهم یذکرون فی اشعارهم
لبکاءهم عند الرسوم الدارسة فهی هواضع البکاء عندهم والدارس اسم فاعل
من درس الرسم اذا عفا وتقادم مستعمل فی الاستقبال کما فی قوله تعالی انی جاعل
فی الارض خلیفة ومن زایدة فان الکلام غیر موجب والمعوّل مصدر میمی من عوّل
الرجل اذا رفع صوته بالبکاء ولیس بمعنی الاعتماد او المعتمد فانه بعید غیر ملایم للمقام
یقول وکیف اصبر عن البکاء علی قولهم والحال ان شفائی قلیل من البکاء او
کثیره فهل من رفع صوت البکاء عند رسم یدرس عن قریب وان لم یندرس
بعد اتمنّی ذلک لیکون لی شفاء مے گوید کہ چگونہ نگریم وحال انست کہ
شفای من گریہ است قلیل باشد یا کثیر پس میخواهم کہ نزدیک این نشانها کہ بعد چند
نیست ونابود خواهد شد خیلے گریہ وزارے وزار نالی کردہ شود یعنی مین
کیسے نروؤن اور حال یہہ ہے کہ رونا میرے شفا ہے پس جی جان سے چاہتا ہون
کہ پاس ان نشانون کے جو مٹنے والے ہین تھوڑا بہت رو یا جاوے قال

کذابک من ام الحویرث قبلها + وجارتها ام الرباب بماسل +

الذاب الحظ والشان والجار والمجرور فی محل الرفع علی الخبریة من محذوف
وکذلک یستعمل غالبا قال تعالی کذاب آل فرعون والذین من قبلهم وکلمة
من متعلقة بذاب فانه بمعنی الحظ وقال الرضی معناه التمتع وکلاهما بعید
بمن ولعل المراد بهما هزو وقد ذکرناه فی موضع آخر ثم قال بیت

بالصبر الجميل وجملة القول حال من الضمير المجرور في مطيهم يقول
فقاسانك في هذه المواضع وقد حبس فيها سايرا صحابي على راسي او لاجلي
دوابهم وهم يقولون لي لصحابك الهلاك غما وحزنا على ما مضى وتزين بما يليق بالرجال
من التجلد والصبر الجميل ميگويد كه قدري بايستيد كه ما درينمواضع بگريم و
حال انكه جمله يارا ن من سواريهاي خود را برمن و يا براي من باز داشته اند
وميگويند كه درغم جدائي مگداز و دامن صبر و شكيبائي مگذار يعني كچهه ٹهروكه
هم يهان رو دين اور حال يهه هے كه ميرے سارے يار اپنے اپنے
سواريون كو ميرے سر پر يا ميرے لئے روكے كهڑے هين اور محبت سے
كهتے هين كه رنج والم مين جان اپنے نكهو اور صبر كو اپنے هاته سے نه دے
قال وان شفاي عبرة مهراقة فهل عند رسم دارس من معول
الواو حالية وان مكسورة والعبرة الدمع والتنكير للتقليل او التكثير و
المهراق بفتح الهاء اسم مفعول من هراق الماء اذا صبه وهل للتمني والفاء
للترتيب كما في قوله تعالى فهل لنا من شفعاء بعد قوله قد جاءت رسل ربنا بالحق
فانهم تمنون الشفاعة بعد ما تحقق لهم المجازات على الاعمال كذلك هذا تمنى المعول
عند رسم دارس بعد ما تحقق له ان البكاء شغل وله وهم يمنعونه عنه و
من ذهب الى ان اهل هذه للاستفهام الانكاري فقد وهم فانه يتضمن معنى
النفي وح يكون معناه فما من بكاء او موضع بكاء عند رسم دارس و

تدعی ولا یدیم لنقف الحنظل یحکی ما کان قد عراہ یوم الفراق ویقول ان الماء
کان یسیل من عینی عند ثمرات القوم یوم تحملوا من ہذہ المواضع غداۃ الفراق کما تسیل من
عین ناقف الحنظل فکانے گفت ایاہ میگوید کہ روزے کہ رہط حبیب و یار و
فراق از ینمواضع رخت سفر بستہ آمادہ رحلت شدند آب از چشمان من چنان میرفت
کہ از چشمان حنظل شکن میرود گویا کہ من خود حنظل معیشکستم یعنی جب وہ لوگ
ان منزلون سے صبح کو چلنے لگی تو میرے آنکھین ایسی بہنی لگین جیسے اندرائن
کے پھلو کی توڑنے والے کی آنکھین بہتی ہین یہان تک کہ گویا مین ہی اون پھلو
کو توڑتا تھا و اعلم ان ہذین البیتین لا یوجدان فی شرح
الزوزنی وسلکہا فی العقد الثمین فی الاشعار المخوتہ اے امر القیس
والعلم عند اللہ قال وقوفا بہا صحبی علی مطیہم یقولون لا تہلک
اسی و تجمل الوقوف جمع واقف من وقفہ وقفا اذا حبسہ منصوب علی انہ
حال من ضمیر المتکلم فی نبک فہو قید للبکاء ولا یبعد ان یکون حالا من الموصوف
لوجود ضمیرہا فیہ ولما کان الوقوف جمع مکسر علی وزن مفرد وقد خرج عن وزن
الفعل جاز اسنادہ الی الفاعل الظاہر وہو صحبی جمع صاحب والیاء
للظرفیۃ وعلی متعلق بالوقوف فان الوقف تعدی بعلی قال تعالی ولو ترے
اذ وقفوا علی النار ویجوز ان یکون علی بمعنی اللام والطی جمع مطیۃ وہی الدابۃ
التی تمطی فی السیر منصوب علی المفعولیۃ والاسی آخرین مفعول لہ التجمل التزین

کالفلفل وہذا اقرب فانہ یقال لہ حب قلقل فی العرف وکلاہما محتمل فی قول
عنترۃ بیت فاستبدلت عفر الظباء کانما ایعارہا فی الصیف حب القلقل
والتشبیہ فی اللون والشکل والانتشار یقول خلت منازل تلک المواضع عن
اہلہا وسکنت الظباء فسیحہا حتی انک ترے بعرا تہا فی ساحاتہا واراضیہا الخ
کانہا حبات الفلفل او القلقل میگوید کہ منازل ایمواضع سکن وحشیان گردید
چنانچہ پسکہاے آہوان سفید اردصحن وصیدان آنہا چنان مے بینی کہ دانہاے
فلفل ویا دانہاے حب قلقل افتادہ یعنی یہہ منزلین اب وحشیونکی جگہہ ہوگئیں
چنانچہ تو اونکی صحنون اور میدانون مین ہوے ہرنونکی مینگیون کو گول پرچ
کی دانون یا حب قلقل کے طرح جگہہ جگہہ پڑے دیکہتا ہے قال کانی

عذاۃ البین یوم تحملوا لدے سمرات الحی ناقف حنظل

العذاۃ مابین ظہور الفجر وطلوع الشمس والتحمل کنایۃ عن قرب الارتحال
والضمیر المرفوع لرہط الحبیب وروے لما تحملوا والسمرۃ بضم المیم شجر معروف
فارسیہ مغیلان وہندیہ ببکیر وبہول ولیس بشجرۃ الطلح کما توہم
بعضہم فانہ یقال لہ فی الفارسی موز وفی الہندے کیلا والحی القوم و
اللام فیہ للعہد والسنقف کسر الحنظل ویلزمہ سیلان الماء من العین
لحدۃ مالصیل منہ الی العین کما ترے فی البصل ولذا یفوض امرہ الی العبید و
الاماء قال حسان یمدح آل جفنہ بیت یسقون دریاق الرحیق ولم تکن

هذا النمط يمنع الخفار دون العفاء فعلى هذا كان المنقول لم يخف رسمها ميگويد
قدری بایستید ای دو یاران من که ما و شما باهم بگریيم از یاد محبوبیکه داشتیم
و ذکر منازل او که در منقطع ریگ پیچیده از موضع دخول تا موضع حومل و تا توضح
و تا مقرات بوده و حال این است که آثار آنها باوصف تواتر جنوب و شمال نیست و نابود شده
یعنی آو میرسے یار و کچھ ٹھہرو کہ ہم تم مل کر دوین ایکدوست کی ذکر اور اوسکی منزلونکی
یاد سے جو کبھی موضع دخول سے لیکر موضع حومل تک اور موضع توضح تک
اور موضع مقرات تک تھین اور حال یہہ ہے کہ نشان اونکی اوتر ہوے دکھنای
ہواؤن کے مار مار پر بھی ابتک باقی ہین قال ترى بعر الارام في
عرصاتها وقيعانها كانه حب فلفل الظاهر ان الخطاب لكل واحد
من الخليلين المتقدم خطابهما ويجوز ان يكون الخطاب لغير معين فان الغرض بيان
خلو المواضع عن اهلها والبعر محركة روث ذوات الخف والظلف من الدواب ويقال
له في الفارسية پشک وسگل وفي الهندية ميگنى والارام مقلوب الاراء جمع رئم
بالكسر مهموز العين وهو الظبي الابيض وروى الشيران وهو جمع ثور وعنى به
الثور الوحشي والعرصات محركة جمع عرصة وهي كل بقعة من الارض خالية بين
البناء والقيعان جمع قاع وهي الارض المستوية الخالية قال تعالى فيذرها قاعا صفصفا
والضمير المجرور للمواضع المذكورة بالتاويل المذكور والفلفل معروف ويجوز
ان يكون حب القلقل بالقافين وهو كزبرة بزرنيت يكون اسودا مستديرا

نص الرضی علی وجوب الحذف فی امثاله فی بحث الغار والدخول کالقبول
وتوضح کتوعد معروفا والمقراة کالمرماة وحول کجوهر مواضع بین امرة واسود
العین وعفا الرسم اذا اندرس لازم والضمیر المجرور للمواضع بتقدیر المضاف
وجملة النفی حال من المواضع واللام للتعلیل وما موصولة والنسج استعارة لهبوب
الجنوب والشمال علی الاختلاف والمستکن فی الفعل للموصول لانه بین بالجنوب
والشمال وکلاهما مونث قال البیضاوی فی تفسیر قوله تعالی فلما اضارت
ما حوله ان تانیث الفعل لان ما حوله اماکن واشیاء وروی نسجته فالضمیر
المنصوب للرسم والشمال لجعفر نعت فی الشمال ثم انما خاطب الخلیلین للبکاء لان
من دأب العرب ان یستعینوا الاحبة علی البکاء لیکون الحزن خفیفا قال احمایی
بیت خلیلی ان لم تبکیا لی استعن خلیلا اذا فنیت دمعی بکی لیا یقول
قفا خلیلی بک معا من اجل ذکری حبیب کانت لی ومنزل کان لها بسقط
اللوی من الدخول الی حول والی توضح والی المقراة لم یعف بعد رسوم
منازلها بمرور الجنوب والشمال علیها مرة بعد اخری مع ان هبوب الریاح من
اسباب التغیر والعفاء وهذا المعنی اقرب فان العرب یعدون الریاح والامطار
مما یغیر الرسوم والاطلال قال زهیر عرفت بلی وغیرها الاریاح والدیم وقال
عفتها الریح بعدک والسماء وما قتیل فی معناه انه لم یعف رسمها لما ان احد
الریحین اذا استرتها کشفتها الاخری فهی مافیه فان اختلاف الریحین علی

اخر ع خليلي عوجا انها حاجة لنا وتحمل انيكون خطابا للواحد فانهم قد يخاطبون
الواحد بخطاب الاثنين وقال سويد بن كراع ع فان تزجراني يا بن عفان
انزجر اي ان تزجرني تزجر في على التكرار كما قيل في قوله تعالى رب ارجعون
وقيل ان الالف بدل من النون الخفيفة والاصل قفن وبنك مجزوم على
انه جواب الامر ومن سبيته والذكر اسم الذكر ولا يبعد انيكون مشتق الذكر
اضيف الى المعطوف والمعطوف عليه كما في قول طرفة ع مظاهر سمطي
لولو وزبرجد والحبيب بمعنى المفعول يستوي فيه المونث والمذكر والتنكير للوحدة
والسقط مثلثة منقطع معظم الرمل واللوى بالكسر ما التوى من الرمل ثم استدق
وقيل هو كل ارض تفصل بين الحزن والرمل والجار والجرو رمجرور محلا على انه نعت
منزل وتنكير منزل للتنكير والوحدة
وكلمة بين في امثال هذا التركيب مثل من الابتدائية والى بمعنى الفاء قال
في الاغاني يقال مطرنا بين الكوفة فالبصرة كما يقال من الكوفة الى البصرة على معنى
ان المطر لم يتجاوزهذين الموضعين وقال في الرضى وقد يجي الفاء العاطفة بمعنى
الى ثم قال ومثل قوله ع قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل اي الفاء فيه بمعنى
الى اقول وقد يصرح بها قال ع كان لم يكن بين الحجون الى الصفا وقال الحجدي
ع وسكنها بين العروب الى اللوى ثم ان اصل الكلام الى حومل والى توضح
والى المقراة ولاكن حذف العاطف تخفيفا مخصا على ان المقصود تعداد الامكنة و

بن لامك وقد يحذف الالف بن متوشلخ بالفوقانية فالمعجمتين بن اخنوخ بالمعجمتين بينهما النون وقيل خنوخ فالحاء المهملة فالنون فالمعجمة وهو ادريس النبي عليه السلام بن اليارد وقيل يرد بالتحتانية فالمهملتين او الذال المعجمة بن مهلاييل بن قينان بالقاف فالتحتانية فالنون بن انوشر بالنون فالمعجمة بن شيث بن آدم عليه السلام والقيل الشدة ومعناه رجل الشدة وهو لقبه وانما اسمه سليمان وقيل حندج وكنيته ابو الحارث وقيل ابو وهب ويقال له ذو القروح لتقرح بدنه من لباس قيصر الروم وقيل ذو الفروح لما انه كانت له بنات ويقال له الملك الضليل لكيت لضلاله في حب النساء وكانت امه فاطمة بنت ربيعة اخت مهلهل وكليب وكان اصغر اولاده وبه يكنى وكان شغفه بالشعر وكانت الملوك تأنف من الشعر وتستقبحه وكان يسير في البلاد مع شذاذ من العرب حتى قتل ابوه فاخذ ثاره وهذه القصيدة من اجود كلامه يذكر فيها بعض النساء ويومه مع عنيزة بنت عمه شرحبيل الذي قتل يوم الكلاب ويصف فرسه وصيده ولقاء الذيب الجريح واحتماله شدايد السفر وخدمته الرفقة ومقاساته الشدة في الليل المظلم وعند كثرة المطر على ما هو دأب الشعراء الجاهلية كما يظهر ذلك عند التوغل في اشعارهم وهذه القصيدة لامية قال

قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل ... بسقط اللوى بين الدخول فحومل

فتوضح فالمقراة لم يعف رسمها ... لما نسجتها من جنوب وشمأل

من ثاني الطويل والقافية متدارك والظاهر ان الامر للمثنى من وقف وقوفا فان العرب اكثر ما نخاطب الاثنين قال ع خليلي مرا بي على ام جندب وقال

فان بيان الصلات ونحوها على من لا يعلم العربية ولو كان بلسانه لا يرجع الى حاصل ثم انى
كتبت قبل كل قصيدة منها ترجمة صاحبها وما يذكر فيها ليكون بصيرة لمن ينظر فيها و
انما سميت هذه القصايد معلقات لانها كانت معلقة على ركن من اركان الكعبة فى الجاهلية
وكانت الاولى اولى المعلقات واولى بالتعليق ثم علقت الستة الباقية لما ان الاولى
احسن نظما واجود سبكا فان امرء القيس كان من ابناء الملوك وقد قيل ان كلام الملوك
ملوك الكلام واما سايرهم فكانوا من الاعراب هذا ولا ارجوا الا القبول فى جوابى والدعاء

بعد مماتى وكل شئ هالك الا وجهه

القصيدة الاولى

هى لامرء القيس بن حجر بالضم بن الحارث بن عمرو بن حجر آكل المرار بن معاوية
بن ثور اعنى كندة وقيل هو بن حجر بن عمرو بن معاوية بن الحارث بن ثور
وقيل هو ابن حجر بن الحارث الملك بن عمرو آكل المرار بن عمرو بن معاوية
بن الحارث بن يعرب بن ثور بن مرتع بن معاوية بن عفير بالمهملة مصغرا ابن
عدى بن الحارث بن مرة بن أدد بالدالين المهملتين كزفر بن زيد بن يشجب بالمعجمة
فالجيم فالموحدة كينصر بن عريب بالمهملتين بن زيد بن كهلان بن سبا وهو عبد
شمس بن يشجب بن يعرب بن قحطان كعثمان بن عابر وهو هود النبى
عليه السلام بن شالخ بالمعجمتين بن ارفخشد بن سام بن نوح وقيل هود بن
عبد الله بن رباح بن الخلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدري لشرح الكتب ورفع عني الاستتار والحجب فلله الحمد على ما اقل او اكثر ولا احجم عما صغر او كبر والصلوة على من هو الصادق المصدوق والسابق المسبوق وهو خاتم الرسل وخير من بعث الى السبل وعلى آله الكرام واصحابه العظام ومن تبعهم الى يوم القيام لمولفه بيت قم هم السادة البيض الكرام لهم فضل وفوز بما شاؤا من المرتب كل اغر كريم صالح حسن * حلو صبيب شريف النفس والنسب * تحصى النجوم ولا تحصى مناقبهم * فان اخذت فقد القيت في التعب وبعد يقول الفقير المهار نفوسي القرشي الحنفي انه لما كانت السبع المعلقات كالسبع الشداد ولم يسلك شارح من شراحها مسلك السداد وقد تناولها المرلغون بفنون الادب وتداولها المعربون بلسان العرب اردت ان اشرحها شرحا وافيا واكشف عنها كشفا كافيا ثم سميته بحسنة زمانه المشهور في المشارق والمغارب بحسن الشمائل وكرم المناقب جي دبليو ميشر صاحب بيت له هم لو كان في الدهر مثلهم * لكان لنا ما كان حتما واصلحا * اتيناه من ارض بعيدة نياطها * فلولاه لم نرنو ماكن رزحا * فشرحتها على ان ضمرت بالعربية لغاتها وما تعلق بها من صلاتها ومحاورتها وترجمتها اولا بالعربية ثم بالفارسية ثم بالهندية جمعا لبياتها لتسابيطول الكتاب بلا طايل

PJ
7642
A2F3
1882

al-Muʾallaqāt
Kiyād al-Fayḍ

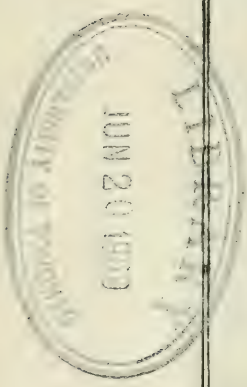

الحمد للہ الذی خلق سبع سموات طباقا

للمولف

ابن گل تازہ کہ در غنچگیست باد صبا — شمۂ بوی وی از جاے بجائی مے برد

کلی از گلشن ابن بیت علوم است کہ ہیچ — فضل گلزار مثالش نتواند آورد

الحمد للہ و المنہ کہ کتاب مستطاب مایۂ فضل تام چشمہ

فیض عام کاشف معضلات فاتح مغلقات شرح سبعہ معلقات المسمّی بہ

ریاض الفیض

تصنیف ادیب اریب فاضل متبحر زمن مولوی فیض الحسن مدرس اوّل عربی

کالج علوم شرقی لاہور کہ بنظر استصواب فیض معلمان و متعلمان ترجمہ ابیات

بہ شرح لغات بزبان عربی فارسی ہندی ساختہ و دیگر شروح فارسی بی راکہ فی زمانہ در بلاد ہند نامی

فضلا و پس گوش زد خاصہ و عامہ است بمحکم جناب فیضمآب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر

در جسر اریب العلوم مذکور

در مطبع انجمن لاہور

بتاریخ ۲۲ ماہ مئی ۱۸۸۴ء مطابق ۱۰ جمادی الاولی ۱۳۰۱ھ جلیہ انطباع پذیرفت

PJ 7642 A2F3 1882

al-Mu'allaqat
Riyad al-Fayd

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY